تسهیل الدُرّۃ
شرح
الدُرّۃ المضیۃ
تالیف
قسمت اللہ
مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی
تلمیذ استاذ المقرئین ڈاکٹر قاری احمد میاں تھانوی صاحب
ادارہ اسلامیات
کراچی۔لاہور

تسہیل الدُّرَّة

شرح

الدُّرَّةُ المُضِیئة

تالیف

قسمت اللہ عفا اللہ عنہ

مدرس جامعہ دار العلوم کراچی

تلمیذ أستاذ المقرئین الدکتور قاری **احمد میاں تھانوی صاحب** حفظہ اللہ

برائے رابطہ :
+923333925742
+923013925740
+923153925740

Email.....qismat2014@hotmail.com

ملنے کے پتے

مکتبہ سید احمد شہیدؒ لاھور اردو بازار لاھور

قاری فیصل محمود اوکاڑوی استاذ جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاون لاہور۔۔۔ 03037619709

قاری محمد اسحاق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی۔۔۔03332082923

انتساب

یادگارِ اسلاف

شاطبیِ وقت الشیخ المقری الدکتور قاری احمد میاں تھانوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

الشیخ المقری حضرت مولانا قاری عبدالملک صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

نمونہ اسلاف حضرت مولانا راحت علی ہاشمی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

اور

اپنے والدین کریمین کے نام

دعائیہ کلمات

أستاذ المقرئین الدکتور قاری أحمد میاں تھانوی حفظہ اللّٰہ تعالٰی

نائب مدیر و رئیس قسم القراءات جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور

الحمد للّٰہ رب العلمین ، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اما بعد!

عزیز القدر قاری قسمت اللہ صاحب کی ساعی جمیلہ بصورت

''تسهيل الدرة شرح الدرة المضيئة''

مختلف مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا، اللہ تعالی ان کی ساعی کو منظور و مقبول فرمائیں اور ان سے استفادہ کو عام فرمائیں

(ألشیخ ألمقرئ ألدکتور) أحمد میاں تھانوی (مدظلہم)

(رئیس قسم القراءات جامعہ دار العلوم الاسلامیہ)

۲۰۱۶ء/ ۹/ ۹

پیش لفظ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡقَدِيۡرِ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهِ الۡمُصۡطَفَى الۡاَمِيۡنِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزۡوَاجِهٖ وَصَحَابَتِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ

پاک ہے وہ ذات جو قادر مطلق ہے کہ جس سے جو کام چاہے اور جس وقت چاہے لے لے، اور بلاشبہ اسی ذات نے اپنی خصوصی توفیق وعنایت سے یہ شرح لکھوائی، جس کا تعلق براہ راست الفاظ قرآن سے ہے، اللہ قبول ومنظور فرمائیں۔

علم قراءات کے میدان میں پہلا مرحلہ قراءات سبعہ کا ہے، جس کے لئے شاطبیہ پڑھی پڑھائی جاتی ہے، اس کے بعد دوسرا مرحلہ قراءات ثلاثہ کا ہے، اس کے لئے علامہ جزریؒ کی کتاب الدرة المضيئة پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے سے قراءات عشرہ کی تکمیل ہوجاتی ہے، الدرة المضيئة کو اللہ تعالی نے ''شاطبية'' کی مانند بے پناہ مقبولیت سے نوازا ہے، البتہ درّۃ کا متن انتہائی مغلق اور اختصار پر مبنی ہے، اور اس کا سمجھنا شاطبیہ پر موقوف ہے، اس لئے طلباء کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ درّۃ پڑھتے وقت شاطبیہ کو سامنے رکھیں تاکہ آئمہ ثلاثہ (امام ابوجعفرؒ، امام یعقوبؒ، اور امام خلف بن ہشامؒ) کا اپنی اصل (امام نافعؒ، امام ابوعمرو بصریؒ اور امام حمزہؒ) سے اختلاف یا موافقت پیش نظر رہے۔

متعدد علماء اور قراء نے ''الدرة المضيئة'' کی عربی اور اردو شروح لکھیں ہیں، اُن سب میں صرف دُرّۃ کا حل تو موجود ہے، مگر شاطبیہ کا تذکرہ یا تو سرے سے نہیں یا پھر استشہاد کے طور پر صرف اشعار درج ہیں، مگر موجودہ زمانہ میں ہم جیسے کند ذہن طالب علموں کی اکثریت پائی جاتی ہے، جو درّۃ حل کرنے کیلئے شاطبیہ کو دوبارہ حل کرتے ہیں، تاکہ آئمہ ثلاثہ کی اپنی اصل سے قراءات میں موافقت یا مخالفت واضح ہوجائے، اس میں ایک تو وقت بہت صرف ہوتا ہے اور دوسرا طالب علم کو دگنی محنت کرنی پڑتی ہے، اور درّۃ سمجھنے میں بھی مشکل پیش آتی ہے؛ اس لئے ایک ایسی شرح کی ضرورت تھی، جس میں درّۃ کے ہر اختلاف کے حل کے ساتھ آئمہ ثلاثہ کا اپنی اصل کے ساتھ اختلاف بھی واضح ہو اور پھر اُسی اختلاف کے ذیل میں شاطبیہ کے اشعار اور اُن کا حل بھی موجود ہو۔

احقر نے جب ۲۰۰۵ء میں الدکتور قاری احمد میاں تھانوی صاحب حفظہ اللہ سے قراءات ثلاثہ پڑھنا شروع کی تو اسی وقت ذہن میں ایسی شرح لکھنے کا خیال پیدا ہوا، اور دورانِ سال درّۃ کے یومیہ سبق کے ساتھ استشہاد کے طور پر شاطبیہ کے اشعار لکھنا شروع کیے، سال کے اختتام پر شاطبیہ کے استشہاد والے اشعار حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ کی خدمت میں پیش کیے اور ساتھ شرح کی خواہش کا بھی اظہار کیا، جس پر حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔

۲۰۱۰ء میں جامعہ دارالعلوم کراچی سے تخصص فی القراءات سے فراغت کے بعد الحمدللہ جامعہ میں ہی تقرر ہوا اور پہلے سال ہی حضرت قاری عبدالملک صاحب حفظہ اللہ کے ساتھ ''الدرة المضيئة'' میں بطور معاون گھنٹہ ملا، جس کو اللہ کی طرف سے خصوصی فضل سمجھ کر

بندہ نے شکرادا کیا کہ اللہ نے شرح لکھنے کا موقع فراہم کیا، پھر شرح کے متعلق الدکتور قاری احمد میاں تھانوی صاحب حفظہ اللہ سے مشورہ کیا، حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ بہت خوش ہوئے اور شرح کے متعلق مفید مشورے دیے اور پھر وقتا فوقتا شرح کے متعلق کام چیک بھی کرتے رہے، حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ نے ہر موقع پر بندہ کے ساتھ خصوصی شفقت فرمائی، اور ہمیشہ رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی، اور حضرت کی یہ امتیازی شان ہے کہ وہ اپنے تلامذہ کی ہر موقع پر حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اور علمی وتحقیقی کام کرنے کی ہمت بڑھاتے ہیں اور ساتھ بہت ہی مفید مشورے بھی دیتے ہیں، جس پر ہم جیسے نالائق تلامذہ ان کے بہت احسان مند ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ کا سایہ ہم پر تا دیر قائم ودائم رکھیں آمین۔

احقر کی کوئی علمی قابلیت نہیں ؛ اور نہ اس سے پہلے کوئی تصنیف کی ہے، طالب علم ہونے کی حیثیت سے یہ شرح لکھی، اور کوشش رہی ہے کہ سہو وخطا کا ارتکاب نہ ہو مگر پھر بھی لغزشوں کا ڈر ہے؛ کیونکہ انسان بھول چوک کا پتلا ہے، اس لئے اہل علم سے عاجزانہ التماس ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اصلاح فرمادیں، اور چونکہ یہ شرح طلباء کی سہولت کیلئے آسان انداز میں لکھی ہے؛ اس لئے اہل علم سے عفو کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے اسے قبول فرمائے اور زاد آخرت بنائے آمین۔

قسمت اللہ

استاذ جامعہ دار العلوم کراچی

﴿خُطْبَةُ الْكِتَابِ﴾

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى وَحْدَهُ عَلَا ❁1❁ وَمَجِّدْهُ وَاسْأَلْ عَوْنَهُ وَتَوَسَّلَا

تو کہہ کہ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، جو (اپنی خوبیوں) میں یکتا ہوتے ہوئے سب سے بلند ہے، اور (ہر طرح سے) اس کی تعظیم کرو اور اس کی مدد کا سوال کرو اور تمام معاملات میں ان کی طرف وسیلہ اور قرب بھی ضرور تلاش کرو۔

وَصَلِّ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدٍ ❁2❁ وَسَلِّمْ وَآلٍ وَالصِّحَابِ وَمَنْ تَلَا

اور مخلوق میں بہترین ذات محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجو اور آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر بھی اور اُن [تابعین] پر بھی جنہوں نے ان کی پیروی کی۔

وَبَعْدُ فَخُذْ نَظْمِى حُرُوفَ ثَلَاثَةٍ ❁3❁ تَتِمُّ بِهَا الْعَشْرُ الْقِرَاءَاتُ وَانْقُلَا

حمد وصلوۃ کے بعد تم میری قراء ثلاثہ کی ان وجوہ کی نظم کو قبول کرلو جن کے ذریعے سے دس قراءات (متواترہ) مکمل ہوجاتی ہیں، اور ان قراءات کو ان معتبر اماموں سے دوسروں تک بھی منتقل کر۔

ناظم اس شعر میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ میں اپنی اس نظم میں تین آئمہ کی قراءات کو بیان کرونگا، جو شاطبیہ میں مذکور سبعہ قراءات سے مل کر دس قراءات متواترہ مکمل ہوجائیں گی۔

كَمَا هُوَ فِى تَحْبِيرِ تَيْسِيرِ سَبْعِهَا ❁4❁ فَأَسْأَلُ رَبِّى أَنْ يَمُنَّ فَتَكْمُلَا

یہ درہ کا مضمون اسی طرح کا ہے، جس طرح تیسیر قراءات سبعہ کی تحبیر میں ہے، پس میں اپنے رب سے عنایت کی درخواست کرتا ہوں کہ یہ نظم بھی مکمل ہوجائے۔

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ علامہ جزریؒ نے قراءات ثلاثہ اپنی کتاب تحبیر التیسیر کے مطابق نظم کی، جو ناظمؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے، جس میں انہوں نے قراءات عشرہ کو بطریق تیسیر بیان فرمایا ہے، جو علامہ دانیؒ کی کتاب ہے اور اس میں انہوں نے سبعہ قراءات کو نثر میں لکھا ہے، اور تحبیر عشرہ میں ہے، اس طرح علامہ جزریؒ کی کتاب سے علامہ دانیؒ کی کتاب التیسیر مکمل اور مزین ہوگئی۔ ''کماھو'' کی تشبیہ کا مطلب یہ ہے کہ درہ اور تحبیر کے طرق ایک ہیں۔

أَبُو جَعْفَرٍ عَنْهُ ابْنُ وَرْدَانَ نَاقِلٌ ❁5❁ كَذَاكَ ابْنُ جَمَّازٍ سُلَيْمَانُ ذُو الْعُلَا

ائمہ ثلاثہ میں پہلے امام ابوجعفر یزید بن قعقاع مخزومی مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اور ان سے نقل کرنے والے دو راویوں میں سے ایک ابن وردان رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرا ابن جماز سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

ناظم نے اس شعر میں پہلے امام ابوجعفرؒ اوران کے دونوں راویوں کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ائمہ ثلاثہ میں سے پہلے امام ابوجعفر ہیں جو ابوالحارث مخزومیؒ کے آزادکردہ غلام ہیں، آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، اور حضرت ام سلمہؓ نے بچپن میں آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ۶۳ھ ہجری میں آپ ہی مسجد نبوی ﷺ میں علم قراءت کے سب سے بڑے شیخ اور امام تھے، اور اس دوران بڑے بڑے شیوخ نے آپ سے استفادہ کیا، جن میں سرفہرست امام نافعؒ ہیں، اور آپ کے شیوخ اور اساتذہ میں حضرت عبداللہ بن عیاش مخزومیؒ، حضرت عبداللہ بن عباس ہاشمیؒ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنھم ہیں، جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۳۰ھ میں مدینہ میں ہوئی، امام نافعؒ فرماتے ہیں کہ جب آپ کو غسل دیا گیا تو لوگوں نے آپ کے سینے اور دل کے درمیان قرآن مجید کے ورق کے مانند ایک چیز دیکھی اس سے حاضرین نے بلاشک جان لیا کہ یہ قرآن کا نور ہے پھر خواب میں آپ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا۔

امام ابوجعفرؒ کے پہلے راوی عیسٰی بن وردان مدنیؒ ہیں، جو اپنے زمانے میں علم قراءت میں ماہر اور محقق تھے اور انکی وفات ۱۶۰ھ میں ہوئی۔

دوسرے راوی ابن جماز سلیمانؒ ہیں، ان کا پورا نام سلیمان بن سلیمان بن مسلم زہیری اور کنیت ابوالربیع ہے، آپ اپنے وقت میں علمِ قراءت میں بڑا اعالی مقام رکھتے تھے، اور سب کیلئے مرجع تھے، آپ کا وصال ۱۷۰ھ میں ہوا۔

وَيَعۡقُوبُ قُلۡ عَنۡهُ رُوَيۡسٌ وَرَوۡحُهُمۡ 6 وَإِسۡحَاقُ مَعۡ إِدۡرِيۡسَ عَنۡ خَلَفٍ تَلَا

اور دوسرے امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان سے نقل کرنے والے دو راویوں میں رویس رحمہ اللہ اور روح رحمہ اللہ ہیں، اور تیسرے امام خلف رحمہ اللہ ہیں کہ اسحاق رحمہ اللہ اور ادریس رحمہ اللہ نے ان سے پڑھا ہے۔

اس شعر میں ناظم امام یعقوبؒ اور امام خلفؒ اور ان کے راویوں کے بارے میں فرمایا کہ ٔمہ ثلاثہ میں دوسرے امام یعقوب بن اسحاق خضرمیؒ ہیں اور یہ امام ابوعمرو بصریؒ کے بعد بصرہ میں سب سے بڑے شیخ قراءت کہلانے لگے، نیز آپ نحو میں منفرد اور حروف قرآن اور فقہاء کی احادیث کی روایت میں ہمعصروں پر فائق اور ثقہ تھے۔ آپ کے اساتذہ میں ابومنذر سلام ابن سلیمان مدنیؒ، شہاب بن شرنفہؒ، ابوالاشہب جعفر بن حیان عطارویؒ، مہدی بن میمونؒ اور امام ابوعمرو بصریؒ ہیں، آپ کی وفات ۲۰۵ھ ہوئی۔

امام یعقوبؒ کے پہلے راوی ابوعبداللہ محمد بن متوکل لؤلؤی عرف رویسؒ ہیں، اور ان کی وفات ۲۳۸ھ میں ہوئی۔ اور دوسرے راوی ابوالحسن روح بن عبدالمؤمنؒ ہیں، اور ان کی وفات ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں ہوئی۔

تیسرے امام خلف بن ہشام بزار بغدادیؒ ہیں، اور یہ وہ امام خلفؒ ہے، جو شاطبیہ میں امام حمزہؒ کے راوی ہیں، دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا تھا، پھر تیرہ سال کی عمر میں علم کی تحصیل شروع کردی، آپ سے منقول ہے کہ مجھے نحو کے ایک باب میں مشکل پیش آئی تو میں نے اس کے سمجھنے کیلئے اسی ہزار روپیہ یا درہم خرچ کئے یہاں تک کہ میں نے اس کو سمجھ لیا، آپ نے سُلیمؒ سے پڑھا جو امام حمزہؒ کے شاگرد ہیں اور ان کی سند نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے، اور ان کی وفات ۲۲۹ھ میں ہوئی۔

امام خلف رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے راوی ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم مَرۡوَزِی وراقؒ ہیں، جو ثقہ تھے اور یہ صرف امام خلفؒ کی

اختیار کردہ دسویں قراءت پڑھتے تھے اس کے سوا اور کوئی قراءت نہیں جانتے تھے اور غالباً معنی یہ ہے کہ اکثر و بیشتر اسی قراءت کو پڑھتے تھے اور ان کی وفات ۲۸۶ھ میں ہوئی۔ اور دوسرے راوی ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم حدادؒ ہیں اور آپ بھی امام ماہر قوی الحافظ تھے آپ نے امام خلفؒ سے ان کی روایت اور قراءت دونوں کو نقل کیا ہے اور ان کی وفات ۲۹۲ھ میں ہوئی۔

لِثَـانٍ أَبُـو عَـمْـرٍو وَالْأَوَّلِ نَـافِـعٌ 7 وَثَـالِثُهُـمْ مَـعْ أَصْـلِـهِ قَـدْ تَـأَصَّلَا

دوسرے امام یعقوبؒ کیلئے امام ابوعمرو بصریؒ، اور پہلے امام ابوجعفرؒ کیلئے امام نافعؒ اصل ہیں، اور تیسرے امام خلفؒ نے امام حمزہؒ کے ساتھ اپنی قراءات کو اصل ٹھہرایا ہے۔

اس شعر میں ناظمؒ نے ائمہ ثلاثہ کے اصول کو بیان فرمایا کہ یہاں ثانی، اول اور ثالث نظم کے اعتبار سے ہیں یعنی ان تینوں کیلئے سبعہ میں سے تین کو اصل قرار دے کر ان تینوں کی قراءت کو انہیں پر مرتب کیا ہے، پس ان تین میں سے دوسرے امام یعقوبؒ کی قراءت اکثر کلمات میں امام ابوعمرو بصریؒ کی قراءت کی طرح ہے، کیونکہ امام یعقوبؒ نے شیخ ابوالمنذرؒ سے اور ابوالمنذرؒ نے امام ابوعمرو بصریؒ سے پڑھا ہے۔ اور پہلے امام ابوجعفرؒ کی قراءت اکثر الفاظ میں امام نافعؒ کی قراءت کی طرح ہے، کیونکہ امام نافعؒ نے خود امام ابوجعفرؒ سے پڑھا ہے، اور تیسرے امام خلفؒ کی قراءت کا مدار امام حمزہؒ کی قراءت پر ہے، کیونکہ امام خلفؒ نے سُلَیم رحمہ اللہ سے پڑھا اور سُلَیمؒ نے امام حمزہؒ سے پڑھا ہے۔

وَرَمْــزُهُــمْ ثُــمَّ الــرُّوَاةُ كَـأَصْـلِهِمْ 8 فَــإِنْ خَــالَـفُـوا أَذْكُـرْ وَإِلَّا فَـأُهْمِلَا

ان ائمہ کی اور ان کے راویوں کی رموز ان کے اصل ہی کی طرح ہیں، پس اگر یہ اصل کے خلاف پڑھیں تو میں وہاں اس کو ذکر کر دوں گا، ورنہ چھوڑ دوں گا۔

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ائمہ ثلاثہ اور ان کے راویوں کی رموز کے بارے میں فرمایا کہ ان ائمہ کیلئے وہی رموز ہیں، جو شاطبیہ میں ان کے اصل کے رموز ہیں، جو درج ذیل ہیں:

[اَبَجْ] میں سے [ا] ابوجعفر کیلئے، [ب] ابن وردان کیلئے اور [ج] ابن جماز کی رمز ہوگی۔

[حُطِّیْ] میں سے [ح] یعقوب کیلئے، [ط] رویس کیلئے اور [ی] روح کیلئے رمز ہے۔

[فَضَقْ] میں سے [ف] خلف کیلئے، [ض] اسحاق کیلئے اور [ق] ادریس کیلئے رمز ہوگی۔

لیکن قصیدہ میں صرف فاء ہی استعمال ہوا ہے کیونکہ امام خلفؒ کے دونوں راویوں نے باہم اختلاف نہیں کیا، اور کسی لفظ میں بھی اپنے امام سے جدا نہیں ہوئے۔

ناظم کا ائمہ ثلاثہ کو شاطبیہ کے شیوخ [امام نافعؒ، امام ابوعمرو بصریؒ، امام حمزہؒ] کی فرع قرار دینے کا مقصد قصیدہ کو طوالت سے بچانا ہے؛ اس لئے ناظمؒ نے فرمایا کہ اگر کسی کلمہ میں آئمہ ثلاثہ نے اپنے اصول کے موافق پڑھا ہے تو وہاں موافق صورتوں کو ذکر نہیں کروں گا اور مخالفت کی صورت میں خلاف کو ذکر کیا جائے گا، اور اس کی تین صورتیں بنتی ہیں [۱] اصل سے اختلاف کلی طور پر ہو، یعنی امام کے دونوں راویوں نے اصل کی مخالفت کر کے پڑھا ہو، جیسے (ویتخذوا خاطب حلا) میں پورے یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے خطاب سے پڑھا ہے، جبکہ ابوعمرو بصری نے غیب سے پڑھا تھا۔ [۲] اصل سے اختلاف جزوی طور پر ہو، یعنی امام کے دونوں راویوں نے اصل کے کسی ایک راوی کی مخالفت اور دوسرے کی موافقت کر کے پڑھا ہو، جیسے (سکن

ارنــــــا وأرن حــــز) میں یعقوب نے دوری بصری کی مخالفت اورسوسی کی موافقت کرتے ہوئے را کا سکون پڑھا ہے، کیونکہ دوری بصری نے اختلاس اورسوسی نے اسکان پڑھا تھا۔[۳] ائمہ ثلاثہ میں سے کوئی امام یا کسی راوی نے اصل کے دونوں راویوں کی مخالفت کرکے پڑھا ہو، اور ائمہ سبعہ میں سے کسی امام نے بھی یہ قراءۃ نہ پڑھی ہو، ایسی قراءۃ کو قراءۃ عشری یا منفرد قراءۃ کہا جاتا ہے، علامہ ابن الجزریؒ نے اپنی کتاب میں [فَإِنۡ خَالَفُوا أَذۡكُرۡ] سے ان تین صورتوں کی طرف اشارہ کیا۔

وَإِنۡ كِلۡمَةً أَطۡلَقۡتُ فَالشُّهۡرَةَ اعۡتَمِدۡ 9 كَذَلِكَ تَعۡرِيۡفًا وَتَنۡكِيۡرًا اسۡجِلَا

اور اگر میں کوئی کلمہ مطلق (بلا قید) بیان کروں تو تم اس کی شہرت پر اعتماد کرلو، اور اسی طرح معرف باللام اور نکرہ لانے کی صورت میں بھی مطلق سمجھو۔

قوله:......﴿وَإِنۡ كِلۡمَةً أَطۡلَقۡتُ فَالشُّهۡرَةَ اعۡتَمِدۡ﴾

اس شعر میں ناظمؒ نے اپنی کتاب کے اسلوب کے بارے میں دو بہت اہم اصول بیان فرمائے ہیں، جن میں پہلا اصول اس مصرعہ میں مذکور ہے، اور وہ یہ ہیں:

[۱] اگر کوئی کلمہ بلا قید لاؤں تو اس کو بلا قید نہ سمجھنا، بلکہ اس کی قیود کو خود سوچ کر لگا لینا۔

اور اس قاعدہ کی چار صورتیں ہیں: [۱] کلمہ اختلافی ایک سے زائد جگہ آرہا ہو اور قاری نے اپنی اصل کے خلاف ہر جگہ پڑھا ہو، مگر ناظمؒ نے نظم میں عموم کے اظہار کے لئے [مَعًا، حَيۡثُ وَقَع] جیسا کوئی لفظ یا قید ذکر نہیں کی، جس سے تمام نظائر کی شمولیت اور عموم کا پتہ چلتا ہے، جیسے شعر نمبر ۸۲ (سورۂ بقرہ) [دِفۡعُ حُز] میں کلمہ [دِفۡعُ اللّٰه] کو یعقوبؒ نے اپنی اصل کے خلاف دال کے کسرہ، فاء کے فتحہ اور اس کے بعد اثبات الف سے [دِفٰعُ اللّٰه] پڑھا ہے، اور یہ کلمہ سورۂ بقرہ اور حج دونوں جگہ آیا ہوا ہے، [مَعًا، حَيۡثُ وَقَع] جیسے کسی لفظ کی قید نہیں ہے، وہاں بھی یعقوبؒ نے اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، مگر ناظمؒ نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے مطلق ذکر کیا۔

[۲] کلمہ تو کئی جگہ آرہا ہے اور حکم میں عموم بھی ہے، لیکن قاری نے ہر جگہ اپنی اصل کے خلاف نہیں پڑھا، بلکہ کسی خاص جگہ خلاف کیا ہے، مگر نظم میں کسی خاص جگہ کے اختلاف کے اظہار کے لئے [هُنَا] جیسا لفظ نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں [۱] اس کلمہ کی دوسری نظیریں اختلافی ہوں، لیکن یہ قاری ان نظیروں میں اپنی اصل کے موافق پڑھتا ہو، جیسے [وَحُز كَلِمَتُ] میں ناظمؒ نے لفظ [كَلِمَتُ] کی قراءت کا بیان فرمایا ہے کہ سورۂ انعام میں [وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ] کو یعقوبؒ نے اپنی اصل کے خلاف میم کے بعد حذفِ الف سے پڑھا ہے، اور اس مقام پر سورۂ انعام کی تخصیص کیلئے ناظمؒ نے نظم میں کوئی قید بھی ذکر نہیں کی، شہرت پر اکتفا کرتے ہوئے مطلق ذکر کیا اور اس سے یہی سورۂ انعام والا مراد ہے، کیونکہ سورۂ یونس میں دو جگہ اور سورۂ غافر میں یعقوبؒ اپنی اصل کے موافق حذف الف سے پڑھتے ہیں [۲] اس کلمہ کی دوسری نظیریں اجماعی ہوں، جن کو سب نے ایک ہی طرح پڑھا ہو، جیسے باب الهمزتين من كلمة میں ناظمؒ نے [وَإِنَّكَ لَأَنۡتَ اُذۡ] فرمایا کہ ابوجعفرؒ کیلئے سورۂ یوسف میں [إِنَّكَ لَأَنۡتَ] ایک ہمزہ سے ہے، البتہ سورۂ ھود میں [إِنَّكَ لَأَنۡتَ] سب قراء کیلئے ایک ہمزہ سے ہے، اس لئے ناظمؒ نے [إِنَّكَ لَأَنۡتَ] کے ساتھ یوسف کی قید نہیں لگائی، شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے تخصیص کرنے والا کوئی لفظ ذکر نہیں کیا۔

[۳] کوئی کلمہ ایسا ہو کہ جس میں رفع اور نصب یا تذکیر اور تانیث یا غیب اور خطاب کا احتمال ہو تو مذکورین کیلئے رفع یا تذکیر یا غیب مراد لینا اور غیر مذکورین کیلئے اس کی ضد سے نصب، تانیث اور خطاب متعین کرنا۔ یہ صورت شاطبیہ میں بابِ اطلاق کے نام سے رائج ہے۔
[۴] کلمہ کی قیود کو بیان نہ کریں، صرف اس کے تلفظ پر اکتفاء کریں، اس صورت میں مذکورین کیلئے تلفظ والی قراءۃ ہی متعین ہوگی ، جیسے [وَمٰلِکُ حُزۡ فُزۡ] میں ناظمؒ نے لفظ [مٰلِکُ] کی قراءت کا تذکرہ فرمایا ہے کہ یعقوبؒ اور خلفؒ نے لفظ [مٰلِکُ] کو اثباتِ الف سے پڑھا ہے، اور یہ قراءت تلفظ سے نکلی ہے، لیکن اگر [مٰلِکُ] کو [مَلِکُ] پڑھیں تو شعر کا وزن درست نہیں رہتا۔ اور یہ صورت شاطبیہ میں بابِ استغناء کے نام سے جاری ہے، لیکن ناظم علامہ ابن الجزریؒ درّہ میں ان چاروں صورتوں کو بابِ شہرت کے نام سے ذکر کریں گے۔

قولہ:......﴿کَذٰلِكَ تَعۡرِیۡفًا وَتَنۡکِیۡرًا اسۡجلاَ﴾

یہاں سے دوسرا اصول بیان فرمایا ہے کہ اگر کوئی کلمہ معرفہ یا نکرہ لاؤں تو میری مراد معرفہ اور نکرہ دونوں کلمات ہوں گے یعنی جو حکم معرفہ کیلئے ہوگا وہی نکرہ کیلئے بھی ہوگا، مگر شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے بلا قید ذکر کروں گا، جس سے آپ معرفہ ونکرہ دونوں قسم کے کلمات مراد لیں، جیسے [وَالۡعُسۡرُ وَالۡیُسۡرُ اُثۡقِلاَ] یہاں دونوں اسموں کو معرفہ لائے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ [اَلۡعُسۡرُ، اَلۡیُسۡرُ] دونوں معرفہ ہوں، جیسے [یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر] یا خواہ نکرہ، جیسے [وان کان ذوا عُسۡرَۃٍ] [فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا] یہاں ناظم نے معرفہ اور نکرہ کی کوئی قید ذکر نہیں کی، بلکہ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے مطلق چھوڑ دیا، جس سے یہ دونوں حکم کو شامل ہے، یعنی ابوجعفر نے دونوں میں سین کا ضمہ پڑھا ہے۔ اسی طرح ناظمؒ نے [بیوت اضمما] میں کلمہ [بُیُوۡت] کو نکرہ بیان کیا، اور معرفہ کی کوئی قید لائے، بلکہ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے معرفہ کو بھی اسی حکم میں شامل کیا کہ ابوجعفر کلمہ [بیوت] خواہ معرفہ ہو یا نکرہ دونوں کو باء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

﴿بَابُ الۡبَسۡمَلَةِ وَأُمِّ الۡقُرۡاٰنِ﴾

وَبَسۡمَلَ بَیۡنَ السُّوۡرَتَیۡنِ اِۤئِمَّةٌ ‏ 10 ‏ وَمَالِكِ حُزۡ فُزۡ وَالصِّرَاطَ فَأَسۡجلاَ
وَبِالسِّیۡنِ طِبۡ وَاکۡسِرۡ عَلَیۡهِمۡ إِلَیۡهِمُ ‏ 11 ‏ لَدَیۡهِمۡ فَتًی وَالضَّمُّ فِی الۡهَاءِ حُلِّلاَ

قولہ:......﴿وَبَسۡمَلَ بَیۡنَ السُّوۡرَتَیۡنِ اِۤئِمَّةٌ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف دو سورتوں کے درمیان قالون کی طرح صرف بسم اللہ پڑھی ہے، (جبکہ امام نافعؒ سے ورشؒ نے بین السورتین بسملہ، وصل بلا بسم اللہ اور سکتہ تینوں وجوہ اور قالون نے صرف بسملہ پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوبؒ نے وصل اور سکتہ دونوں وجوہ اور خلفؒ نے صرف وصل بلا بسم اللہ پڑھی ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی دو سورتوں کے درمیان وصل بلا بسم اللہ اور سکتہ دونوں وجوہ اور امام حمزہ نے صرف وصل پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دو سورتوں کے درمیان صرف بسملہ اور یعقوب کیلئے وصل بلا بسم اللہ اور سکتہ دونوں وجوہ اور خلف کیلئے صرف وصل بلا بسم اللہ ہے۔
نیز یاد رہے کہ باب البسملہ کے باقی تمام مسائل میں ائمہ ثلاثہ اپنے اصول کے موافق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبَسۡــمَـلَ بَيۡـنَ السُّـوۡرَتَيۡـنِ بِسُـنَّةٍ	۱۰۰	رِجَـالٌ نَّـمَـوۡهَـا دِرۡيَةً وَّتَـحَـمُّلاَ
وَوَصۡـلُكَ بَيۡـنَ السُّـوۡرَتَيۡـنِ فَـصَـاحَةٌ	۱۰۱	وَصِـلۡ وَاسۡـكُتَنۡ كُـلٌّ جَلاَيَـاهُ حَـصلا
وَلاَ نَـصَّ كَلاَّ حُـبَّ وَجۡـهٌ ذَكَـرۡتُـهٗ	۱۰۲	وَفِيۡهَـا خِلاَفٌ جِيۡـدُهٗ وَاضِـحُ الـطُّلاَ

ناظم نے ان اشعار میں دوسورتوں کے درمیان بسملہ اور ترک بسملہ میں قراءِ سبعہ کا اختلاف بیان فرمایا کہ قراءِ سبعہ میں قالون، کسائی، عاصم اور ابن کثیر مکی کیلئے دوسورتوں کے درمیان فقط بسم اللہ ہے، اور امام حمزہ کیلئے بغیر بسم اللہ کے وصل ہے، اور ابن عامر شامی، ورش اور ابوعمرو بصری کیلئے بغیر بسم اللہ کے وصل اور سکتہ دونوں وجوہ ہیں، البتہ ورش کیلئے ایک تیسری وجہ بھی ہے، یعنی بسملہ۔ لہٰذا ابن عامر شامی اور ابوعمرو بصری کیلئے وصل اور سکتہ دو وجوہ ہیں اور ورش کیلئے وصل، سکتہ اور بسملہ تین وجوہ ہوگئیں۔

نیز یاد رہے کہ بعض حضرات نے ورش کی طرح ابوعمرو بصری اور ابن عامر شامی کیلئے بھی بین السورتین تین وجوہ کا تذکرہ فرمایا ہے، جو تیسیر اور شاطبیہ کے طرق کے خلاف ہے، تفصیل عنایات رحمانی جلد اص ۲۰۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

قولہ:......﴿وَمَالِكِ حُزۡ فُزۡ﴾

یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف (مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ)[۳] میں لفظ [مٰلِکِ] کو میم کے بعد اثباتِ الف سے [مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے حذفِ الف سے [مَلِکِ یَــوۡمِ الــدِّیۡــنِ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق حذفِ الف سے (مَــلِکِ یَــوۡمِ الــدِّیۡــنِ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی حذفِ الف سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے اثبات الف سے [مٰـلِکِ یَـوۡمِ الـدِّیۡـنِ] اور ابوجعفر کیلئے حذفِ الف سے [مَلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـالِكِ يَـوۡمِ الـدِّيۡـنِ رَاوِيۡـهِ نَـاصِـرٌ	۱۰۸	....

(مٰلِکِ یَـوۡمِ الـدِّیۡنِ) کو کسائی اور عاصم نے میم کے بعد اثبات الف سے [مٰـلِکِ یَـوۡمِ الـدِّیۡنِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حذف الف سے (مَلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَالصِرَاطَ فَأَسۡجِلاَ وَبِالسِّيۡنِ طِبۡ﴾

(اَلـصِّـرٰطَ، صِـرٰطَ، صِـرٰطًا، صِرٰطِیۡ) جیسے بھی آئے، پورے قرآن میں ہر جگہ خلف اور رویس نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی خلف نے خالص صاد سے [اَلـصِّرٰطَ، صِرٰطَ] اور رویس نے خالص سین سے [اَلسِّرٰطَ، سِرٰطَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ سے راوی خلف نے ہر جگہ اور خلاد نے صرف پہلے والے میں صاد کا زاء کے مانند اشمام سے اور امام ابوعمرو بصری نے خالص صاد سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وروح نے اصل کے موافق خالص صاد سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی خالص صاد سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے خالص صاد سے اور رویس کیلئے خالص سین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-------------------------------	۱۰۸	وَعِـنْـدَ السِّـرَاطِ وَّالسِّـرَاطِ لِـقُـنْبُلاَ
بِـحَيْـثُ اَتٰـى وَالـصَّـادَ زَايًـا اَشِـمَّهَـا	۱۰۹	لَـدٰى خَـلَفٍ وَّاشْـمِـمْ لِـخَلَّادِالْاَوَّلاَ

(اَلصِّرٰطَ ،صِرٰطَ) خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو ہر جگہ قنبل نے صاد کے بجائے سین سے [اَلسِّرٰطَ ،سِرٰطَ] پڑھا ہے،اور خلف نے ہر جگہ اور خلاد نے صرف پہلے والے کو زاء کے مانند اشمام سے پڑھا ہے،اور باقیین نے ہر جگہ خالص صاد سے [اَلصِّرٰطَ ،صِرٰطَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاكْسِرْ عَلَيْهِمْ إِلَيْهِمْ لَدَيْهِمْ فَتًـىً ﴾

خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ حالین میں (عَلَيْهُمْ، اِلَيْهُمْ، لَدَيْهُمْ) تینوں کلموں کی ضمائر کو ھاء کے کسرہ سے [عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے ھاء کے ضمہ سے [عَلَيْهُمْ، اِلَيْهُمْ، لَدَيْهُمْ] پڑھا تھا)اور ابوجعفر نے اصل کے موافق تینوں کلموں کی ھاء کو خلف کی طرح کسرہ سے [عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی ھاء کو کسرہ سے پڑھا تھا)اور یعقوب کی قراءت آگے آرہی ہے۔

نیز یاد رہے کہ خلف کیلئے ان کلمات میں ھاء کا کسرہ اس وقت ہے،جبکہ یہ کلمات متحرک سے پہلے ہوں اور اگر ان کے بعد حرفِ ساکن ہو تو ان کا حکم آگے آرہا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالضَّمُّ فِى الْهَاءِ حُلِّلَا عَنِ الْيَاءِ إِنْ تَسْكُنْ سِوَى الْفَرْدِ ﴾

ہر وہ ھاءِ ضمیر جو تثنیہ مذکر غائب،جمع مذکر غائب،تثنیہ مؤنث غائب اور جمع مؤنث غائب کی ہو،اور ھاء سے پہلے یاء ساکنہ ہو،جیسے (عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ ،فِيْهِمْ، مِثْلَيْهِمْ ،عَلَيْهِنَّ ،اِلَيْهِنَّ ، فِيْهِنَّ،اَيْدِيْهِنَّ ،عَلَيْهِمَا ،اِلَيْهِمَا ، فِيْهِمَا)تو یعقوب نے اصل کے خلاف وصلاً ووقفاً ان تمام ھاءِ ضمیر کو ضمہ سے [عَلَيْهُمْ، اِلَيْهُمْ ، لَدَيْهُمْ ،فِيْهُمْ، مِثْلَيْهُمْ ،عَلَيْهُنَّ ،اِلَيْهُنَّ ، فِيْهُنَّ،اَيْدِيْهُنَّ ،عَلَيْهُمَا ،اِلَيْهُمَا ، فِيْهُمَا] پڑھا ہے،البتہ مفرد کی وہ ھاءِ ضمیر جس سے پہلے یاء ساکنہ ہو،ایسی ھاء ضمیر کو تمام قراءِ عشرہ نے کسرہ سے [فِيْهِ ،اِلَيْهِ،عَلَيْهِ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عَـلَيْهِـمْ اِلَيْهِـمْ حَـمْـزَةُ وَّلَـدَيْهِـمُـوْ	۱۱۰	جَـمِيْـعًـا بِـضَمِّ الْهَـاءِ وَقْـفًـا وَّمَـوْصِلاَ

(عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ) کو ہر جگہ امام حمزہؒ نے وصلاً ووقفاً ھاء کے ضمہ سے [عَلَيْهُمْ، اِلَيْهُمْ ، لَدَيْهُمْ] پڑھا ہے،اور باقیین نے ھاء کے کسرہ سے [عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَاضْمُمِ اِنْ تَزُلْ طَابَ إِلَّا مَنْ يُوَلِّهِمْ فَلاَ ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ کلمات جن میں جمع کی ھاءِ ضمیر سے پہلے یاء ساکنہ حرف جزم کی وجہ سے رسماً محذوف ہو تو اس کو رویس نے اصل کے خلاف وصلاً ووقفاً ھاء کے ضمہ سے پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ نے ھاء کے کسرہ سے پڑھا ہے،البتہ (وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ)[انفال:۱۶] کی ھاء کو قراءِ عشرہ کی طرح رویس نے بھی کسرہ سے پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ پورے قرآن میں وہ پندرہ کلمات ہیں،جن میں یاء حالت جزمی کی وجہ سے رسماً محذوف ہے:

[۱](فَـاٰتِهِـمُ عَذَابًا)[۲](وَاِنۡ یَّـأۡتِهِـمُ عَـرَضٌ مِّثۡلُهٗ)[۳](وَاِذَالَـمُ تَـأۡتِهِمُ بِاٰیَۃٍ)[اعراف:۳۸/۱۶۹/۲۰۳][۴](وَیُـخۡزِهِمُ)[۵](اَلَمُ یَأۡتِهِمُ)[توبۃ:۱۴/۷۰][۶](وَلَمَّایَاۡتِهِمُ تَاۡوِیۡلُهٗ)[یونس:۳۹][۷](وَیُلۡهِهِمُ الۡاَمَلُ)[حجر:۳][۸](اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمُ)[طٰہٰ:۱۳۳][۹](یُغۡنِهِمُ اللّٰهُ)[نور:۳۲][۱۰](اَوَلَمۡ یَكۡفِهِمُ)[عنکبوت:۵۱][۱۱](رَبَّنَااٰتِهِمُ)[احزاب:۶۸][۱۲،۱۳](فَاسۡتَفۡتِهِمُ)[صافات:۱۱/۱۴۹][۱۴](وَقِهِمُ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ)[۱۵](وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ)[غافر:۷/۹]

تَــزُلُ طَـــابَ إِلَّا مَـــنُ يُـوَلِّهـــمُ فَلاَ 12 عَنِ الۡيَاءِ إِنۡ تَسۡكُنۡ سِوَى الۡفَرۡدِ وَاضۡمُمِ اِنۡ

كِـنِ أَتۡبِعَـا حُزۡ غَيۡـرُهُ أَصُـلَـهُ تَلاَ 13 وَصِلۡ ضَمَّ مِيۡمِ الۡجَمۡعِ أَصِلۡ وَقَبۡلَ سَا

قوله:......﴿ وَصِلۡ ضَمَّ مِيۡمِ الۡجَمۡعِ أَصِلۡ ﴾

یہاں سے ناظمؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ میم جمع اگر متحرک حرف سے پہلے واقع ہوتو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ایسے میم جمع کو صلہ سے [عَـلَیۡهِمۡ غَیۡرِ الۡـمَغۡضُوۡبِ،ءَ اَنۡتُمۡ اَشَدُّ،عَلَیۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے میم جمع کوسکون اورصلہ دونوں طرح اورورش نے میم جمع کے بعدصرف ہمزہ قطعی آنے کی صورت میں صلہ سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق میم جمع کوعدم صلہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی میم جمع کوعدم صلہ سے پڑھا تھا)لہٰذاوہ میم جمع جس کے بعدمتحرک حرف ہو،ابوجعفر کیلئے صلہ سےاوریعقوب وخلف کیلئے عدم صلہ سے ہے۔

نیزیادرہے کہ صلہ سے مراد یہ ہے کہ میم جمع کے ضمہ کوواو مدہ کی طرح ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جائے اس سے کم مقدارنہیں اور یہ صرف حالتِ وصل میں ہوتا ہے،حالتِ وقف میں کسی کیلئے بھی صلہ نہیں ہوگا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصِـلۡ ضَـمَّ مِیۡـمِ الۡـجَـمۡـعِ قَبۡلَ مُـحَـرِّكٍ	۱۱۱	دِ رَاكًـــاوَّقَـــالُـــوۡنٌ بِتَـخۡیِیۡــرِهٖ جَلاَ
وَمِـنۡ قَبۡـلِ هَـمۡـزِالۡقَـطۡعِ صِلۡهَـالِوَرۡشِهِـمۡ	۱۱۲	وَاَسۡـكَـنَهَـا الۡبَـاقُوۡنَ بَعۡدُ لِتَكۡمُلاَ

میم جمع جب متحرک حرف سے پہلے واقع ہو،جیسے(عَـلَیۡهِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ،ءَ اَنۡتُمۡ اَشَدُّ،عَلَیۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ)تو ابن کثیرمکی کیلئے فقط صلہ اورقالون کیلئے صلہ اورعدم صلہ دونوں ہیں،جیسے [عَـلَیۡهِمۡ غَیۡرِ الۡـمَغۡضُوۡبِ،ءَ اَنۡتُمۡ اَشَدُّ،عَلَیۡكُمۡ اَنۡـفُسَـكُمۡ] پڑھا ہے،اورورش کیلئے میم جمع کے بعدصرف ہمزہ قطعی آنے کی صورت میں فقط صلہ ہے،اورہمزہ قطعی سے پہلے میم میں صلہ کرنے سے مدمنفصل پیدا ہوجاتا ہے،جس میں ابن کثیر کیلئے صرف قصر اورقالون کیلئے قصراورتوسط دونوں اورورش کیلئے صرف طول ہوگا،جیسے(عَـلَیۡـكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ)اور باقیین نے متحرک سے پہلے ہرمیم جمع کوسکون سے پڑھا ہے،اوراگرمیم جمع کے بعدساکن حرف ہو،جیسے [عَلَیۡهِمُ الۡقِتَالُ] تواس میں کسی کیلئے بھی صلہ نہیں ہے۔

قوله:......﴿ وَقَبۡلَ سَاكِنٍ أَتۡبِعَا حُزۡ ﴾

یہاں سے ناظمؒ یہ فرمارہے ہیں کہ اگرمیم جمع ساکن حرف سے پہلے واقع ہواور یہ میم ھاء کے بعدہواورھاء سے پہلے کسرہ ہویایاءساکنہ ہو،جیسے [بِهِـمِ الۡاَسۡبَـابُ،عَـلَیۡهِـمُ الۡـقِتَـالُ] تویعقوب نے میم جمع کی حرکت کوھاء کی حرکت کے تابع کرکے پڑھا ہے،یعنی کسرہ کے بعدہونے کی صورت میں وفاقًالااصل ھاءاورمیم دونوں کومکسور پڑھا ہے،جیسے [بِهِمِ الۡاَسۡبَابُ] اوریاءساکنہ کے بعدہونے کی صورت میں خلاف للااصل ھاءاورمیم دونوں کاضمہ پڑھا ہے،جیسے [عَلَیۡهُمُ الۡقِتَالُ] (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے میم

جمع میں ھاء سے پہلے کسرہ یایاء ساکنہ ہونے کی صورت میں ھاءاور میم جمع دونوں کومکسور پڑھا تھا)

لہٰذا یعقوب نے ماقبل ھاء کے کسرہ ہونے کی صورت میں اپنی اصل کی موافقت کی ہے،یعنی ھاء اور میم جمع دونوں کا کسرہ پڑھا ہے،البتہ ھاء سے پہلے یاء ساکنہ کے اثبات یا حذف ہونے کی صورت میں اپنی اصل سے مخالفت کی ہے،یعنی یاء ساکنہ کے اثبات کی صورت میں یعقوب کیلئے ھاءاور میم دونوں کا ضمہ اور حذف ہونے کی صورت میں صرف رویس کیلئے ھاءاور میم جمع دونوں کا ضمہ ہے، جیسے [یُغۡنِهُمُ اللّٰه] پڑھا ہے، جو پورے قرآن میں پندرہ کلمات واقع ہوئی ہے،اوراس میں یہ منفرد ہیں، جیسا کہ ماقبل گزرا،البتہ روح کیلئے ھاءاور میم جمع دونوں کا کسرہ ہے،[یُغۡنِهِمِ اللّٰه]

قولہ:......﴿ غَیۡرُهُ أَصۡلَهُ تَلاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے یعقوب کے علاوہ باقی دواماموں ابوجعفر اور خلف کیلئے ساکن حرف سے پہلے میم جمع میں مذہب بیان فرمایا کہ ابوجعفر اور خلف نے میم جمع جس کے بعد ساکن حرف واقع ہو،اس کو اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے مطلقاً ھاء کے کسرہ اور میم جمع کے ضمہ سے [بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ،عَلَیۡهِمُ الۡقِتَالُ] اور خلف نے مطلقاً ھاءاور میم جمع دونوں کے ضمہ سے [بِهُمُ الۡاَسۡبَابُ،عَلَیۡهُمُ الۡقِتَالُ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمِـنۡ دُوۡنِ وَصۡـلٍ ضُـمَّـهَـاقَبۡلَ سَـاكِـنٍ	۱۱۳	لِـكُـلٍّ وَّبَـعۡـدَالۡهَـاءِ كَسۡـرُفَتَـی الۡعَلاَ
مَـعَ الۡـكَسۡـرِقَبۡـلَ الۡهَـاۤاَوِالۡیَـاءِ سَـاكِـنًـا	۱۱٤	وَفِـی الۡـوَصۡـلِ كَسۡـرُالۡهَـاءِ بِـالضَّمِّ شَـمۡلَلاَ
كَـمَـــابِهِـمُ الۡاَسۡبَـــابُ ثُـمَّ عَـلَیۡهِـمُ	۱۱٥	الۡـقِتَـالُ وَقِفۡ لِـلۡـكُـلِّ بِـالۡـكَسۡـرِمُـكۡـمِلاَ

ان تین شعروں میں اس صورت کا بیان ہے، جس میں میم جمع کے بعد کا حرف ساکن ہو جیسے [لَهُمُ الرَّسُوۡل،سَمّٰكُمُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ] پس اس صورت میں تمام قراء اس میم کو صلہ کے بغیر ضمہ دیتے ہیں،لیکن اگر یہ میم ھاء کے بعد ہو اور ھاء سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، جیسے [بِهِـمُ الۡاَسۡبَـابُ،عَلَیۡهِمُ الۡقِتَالُ] تو ان دوقسموں کو ابوعمرو بصری نے ھاءاور میم دونوں کے کسرہ سے [بِهِمِ الۡاَسۡبَـابُ،عَـلَیۡهِمِ الۡقِتَـالُ] اور حمزہ،کسائی نے ھاءاور میم دونوں کے ضمہ سے [بِهُـمُ الۡاَسۡبَـابُ،عَـلَیۡهُمُ الۡقِتَـالُ] پڑھتے ہیں،اور باقی نافع،ابن کثیر،ابن عامر اور عاصم ھاء کو کسرہ سے اور میم جمع کو ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

نیز یاد رہے کہ اگر میم جمع پر وقف کر دیا تو سب کیلئے ھاء کا کسرہ اور میم کا سکون ہے،لیکن حمزہ کیلئے [عَـلَیۡهُـمۡ، اِلَیۡهُـمۡ، لَدَیۡهُمۡ] میں ھاء کا ضمہ ہے۔

﴿ اَلۡاِدۡغَامُ الۡكَبِیۡرُ ﴾

وَبِالصَّاحِبِ ادۡغِمۡ حُطۡ وَأَنۡسَابَ طِبۡ نُسَبۡ 14 بِـحَكَ نَـذۡكُـرَكَ إِنَّكَ جَعَلَ خُلۡفُ ذَا وَلَا

بِـنَـحۡـلٍ قِبَـلُ مَعۡ أَنَّهُ النَّجۡمِ مَعۡ ذَهَبۡ 15 كِتَـــابَ بِــأَیۡـدِیۡهِـمۡ وَبِـالۡـحَـقِّ أَوَّلَا

قولہ:......﴿وَبِالصَّاحِبِ ادۡغِمۡ حُطۡ﴾

یعقوب نے بروایت دوری اصل کے خلاف (وَالصَّـاحِبِ) کی باء کو(بِـالۡـجَنۡبِ) کی باء میں ادغام سے (وَالصَّـاحِبۡ

بِّالۡجَنۡبِ)پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری سے دوری بصری نے اظہار سے[وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡبِ]پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر وخلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق اظہار سے[وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡبِ]پڑھا ہے(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی اظہار سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے ادغام سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے اظہار سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَدُوۡنَكَ الۡإِدۡغَامَ الۡكَبِيۡرَوَقُطۡبُهٗ	١١٦	اَبُوۡعَمۡرٍوالۡبَصۡرِيُّ فِيۡهِ تَحَفَّلَا
فَفِيۡ كِلۡمَةٍ عَنۡهُ مَنَاسِكَكُّمۡ وَمَا	١١٧	سَلَكَكُّمۡ وَبَاقِي الۡبَابِ لَيۡسَ مُعَوَّلَا
وَمَا كَانَ مِنۡ مِّثۡلَيۡنِ فِيۡ كِلۡمَتَيۡهِمَا	١١٨	فَلَابُدَّ مِنۡ اِدۡغَامِ مَا كَانَ اَوَّلَا
كَيَعۡلَمُ مَافِيۡهِ هُدًى وَطُبِعَ عَلٰى	١١٩	قُلُوۡبِهِمۡ وَالۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ تَمَثَّلَا
اِذَا لَمۡ يَكُنۡ تَا مُخۡبِرٍ اَوۡ مُخَاطَبٍ	١٢٠	اَوِ الۡمُكۡتَسِيۡ تَنۡوِيۡنَهٗ اَوۡ مُثَقَّلَا
كَكُنۡتُ تُرَابًا اَنۡتَ تُكۡرِهُ وَاسِعٌ	١٢١	عَلِيۡمٌ وَاَيۡضًا تَمَّ مِيۡقَاتُ مُثِّلَا

ان اشعار میں ادغام کبیر کا بیان ہے،اور ناظم نے پہلے شعر میں اگرچہ ادغام کبیر کی نسبت ابوعمرو بصری کی طرف کی ہے،لیکن عملاً ادغام کبیر شاطبیہ کے طریق سے صرف سوسی ہی کے لئے پڑھا پڑھایا جاتا ہے،اور انہیں کی روایت کے ساتھ خاص ہے۔لہٰذا مثلین،متجانسین اور متقاربین تینوں میں سوسی کے لئے بطریق شاطبی صرف ادغام ہے،اور دوری کے لئے اظہار ہے۔

دوسرے شعر میں ناظم نے مثلین کے ادغام کا بیان فرمایا ہے،اور یہ ایک کلمہ میں بھی ہوتا ہے،اور دوکلموں میں بھی،ایک کلمہ والے مثلین میں سوسی نے صرف (مَنَاسِكَكُّمۡ)[بقرہ]اور(وَمَاسَلَكَكُّمۡ)[مدثر]میں ادغام کیا ہے،اور ان دوجگہوں کے علاوہ ایک کلمہ میں مثلین کا ادغام نہیں ہے،لہٰذا(بِاَعۡيُنِنَا،بِشِرۡكِكُمۡ)میں صرف اظہار ہوگا۔

تیسرے شعر سے دوکلموں میں مثلین کے ادغام کا بیان ہورہا ہے کہ جب مثلین دوکلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ مدغم پہلے کلمہ کے آخر میں اور مدغم فیہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور دونوں متحرک ہوں اور چار موانع میں سے کوئی مانع بھی نہ ہو تو سوسی نے ادغام سے(يَعۡلَمُ مَّابَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ ،فِيۡهُ هُّدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ،طُبِعَ عَّلٰى قُلُوۡبِهِمۡ ،خُذِالۡعَفۡوَ وَّاۡمُرۡ)پڑھا ہے،اور وہ چار موانع ادغام یہ ہیں:[۱] مدغم(پہلا حرف)متکلم کی تاء ہو،مثلاً[كُنۡتُ تُرَابًا][۲] پہلا حرف تاءِ مخاطب ہو،جیسے[اَنۡتَ تُكۡرِهُ][۳] پہلے حرف پر تنوین ہو،جیسے[وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ][۴] پہلے حرف پر تشدید ہو،[فَتَمَّ مِيۡقَاتُ]پس ان چاروں صورتوں میں ادغام نہ ہوگا۔

قولہ:......﴿ وَأَنسَابَ طِبۡ نُسَبِّحَكَ نَذۡكُرَكَ إِنَّكَ ﴾

رویس نے بروایت دوری بصری اصل کے خلاف(فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ)[مؤمنون:۱۰۱]،(نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا)،(وَنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا)،(اِنَّكَ كُنۡتَ)[طٰہٰ:۳۳،۳۴،۳۵]چاروں کلموں کو سوسی کی طرح ادغام سے[فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَّيۡنَهُمۡ ، نُسَبِّحَكَ كَّثِيۡرًا ،وَنَذۡكُرَكَ كَّثِيۡرًا ،اِنَّكَ كُّنۡتَ]پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری سے دوری بصری نے چاروں کلموں کو اظہار سے اور سوسی نے ادغام سے پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر،خلف اور روح نے مذکورہ کلمات کو اصل کے موافق اظہار سے [فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ،نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا،وَنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا،اِنَّكَ كُنۡتَ]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿جَعَلَ خُلْفُ ذَا وِلَا بِنَحْلٍ﴾

یہاں سے ناظمؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ لفظ (جَعَلَ لَكُمْ) جوسورۂ نحل میں آٹھ جگہ آیا ہوا ہے، ان آٹھوں مقامات کو رویس نے اصل کے خلاف ادغام اور اظہار دونوں طرح سے پڑھا ہے اور وہ کلمات یہ ہیں: (جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ)[۷۲]، (جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ)[۷۲]، (جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ)[۷۸]، (جَعَلَ لَكُمْ مِّنْم بُيُوْتِكُمْ)[۸۰]، (جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعٰمِ)[۸۰]، (جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا)[۸۱] (جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا)[۸۱]، (جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ)[۸۱] (جبکہ ان تمام کلمات کو امام ابوعمرو بصری سے دوری نے اظہار سے اور سوسی نے ادغام سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر، خلف اور روح مذکورہ تمام کلمات کو اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿قِبَلْ مَعْ اَنَّهُ النَّجْمِ مَعْ ذَهَبْ كِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ وَبِالْحَقِّ أَوَّلَا﴾

اس شعر میں بھی ناظم نے رویس کیلئے ادغام کبیر میں خُلف بیان فرمایا یعنی رویس نے اصل کے خلاف آنے والے آٹھوں کلمات کو ادغام اور اظہار دونوں طرح سے پڑھا ہے، اور وہ کلمات یہ ہیں (لَاقِبَلَ لَهُمْ)[نمل:۳۷] اور سورۂ نجم کے چاروں مواقع میں (اَنَّهُ هُوَ) یعنی (اَنَّهُ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى)[۴۳] (وَاَنَّهُ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا)[۴۴] (وَاَنَّهُ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى)[۴۸] (وَاَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى)[۴۹] اور سورۂ بقرہ کے (لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ)[۲۰] (كِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ)[۷۹] اور (الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ)[۱۷۶] (جبکہ ان تمام کلمات کو امام ابوعمرو بصری سے دوری نے اظہار سے اور سوسی نے ادغام سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر، روح اور خلف نے اصل کے موافق ان تمام کلمات کو اظہار سے پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ (الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ) کے ساتھ [أَوَّلَا] کی قید احترازی ہے، اور اس سے بقیہ مواضع کو نکالنا مقصود ہے، یعنی قرآن میں جو پہلی مرتبہ (الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ) آیا ہوا ہے، صرف اس میں ادغام ہے، اس کے علاوہ باقی مواضع میں اظہار ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ [وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ] میں پورے یعقوب کیلئے صرف ادغام ہے، اور [فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ] سے [اِنَّكَ كُنْتَ] تک کے چار کلمات میں رویس کیلئے ادغام بلا خُلف اور [جَعَلَ لَكُمْ] سے [الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ] تک کے سولہ کلمات میں رویس کیلئے ادغام بالخُلف ہے۔

وَ أُدُ مَحْضَ تَأْمَنَّا تَمَارٰى حُلًا تَفَكَّ 16 كَرُوا طِبْ تِمدُّوْنَنْ حَوٰى أَظْهِرَنْ فُلَا

كَذَا التَّاءُ فِى صَفًّا وَزَجْرًا وَتِلْوِهِ 17 وَذَرْوًا وَصُبْحًا عَنْهُ بَيَّتَ فِىْ حُلَا

قولہ:......﴿وَ أُدُ مَحْضَ تَأْمَنَّا﴾

یہاں سے ناظم نے ادغام مثلین کا بیان شروع فرمایا کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لَا تَاْمَنَّا)[یوسف:۱۱] کو روم اور اشمام کے بغیر خالص نون کی تشدید سے پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے ادغام مع الاشمام یا اظہار مع الروم سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۷۷۳	وَتَـأْمَنُـنَـا لِلْكُلِّ يُخْفٰى مُفَصَّلَا
وَاَدْغَمَ مَعْ اِشْمَامِهِ الْبَعْضُ عَنْهُمُ	۷۷۴	....

(لَا تَـاْمَنَّـا) کو تمام قراء نے دو طرح پڑھا ہے، [ا] پہلے نون کو دوسرے نون سے جدا پڑھتے ہوئے روم کیا ہے، یعنی

اظہار مع الروم[۲] دونوں نونوں کا ادغام مع الاشمام۔

قوله:......﴿تمَارٰی حُلاً ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَبِـاَیِّ اٰلآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی)[نجم:۵۵] کو حالتِ وصل میں پہلی تاء کا دوسری تاء میں ادغام سے (فَبِـاَیِّ اٰلآءِ رَبِّکَ تُتَّمَـارٰی) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں جبکہ باقی قراءعشرہ نے دونوں تاؤں کواظہار سے [فَبِاَیِّ اٰلآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تفکّـرُوا طِبۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (ثُـمَّ تَتَـفَـکَّـرُوۡا)[سبا:۴۶] کو حالتِ وصل میں پہلی تاء کا دوسری تاء میں ادغام سے (ثُمَّ تُتَّفکَّرُوۡا) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ بھی منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے دونوں تاؤں کواظہار سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تُمِدُّوۡنَنُ حَوَیِ أَظۡهِرَنۡ فُلاَ﴾

یعقوب اور خلف نے (اَتُـمِـدُّوۡنَـنِ)[نمل:۳۶] کواصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے نون کا نون میں ادغام سے (اَتُـمِدُّوۡنّ) اور خلف نے دونوں نونوں کے اظہار سے (اَتُـمِـدُّوۡنَنِ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں نونوں کے اظہار سے [اَتُـمِـدُّوۡنَـنِ] اور امام حمزہ نے ادغام سے [اَتُـمِـدُّوۡنّ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر نے اپنی اصل کے موافق اظہار سے [اَتُـمِـدُّوۡنَـنِ] پڑھا ہے، جوعدم ذکر سے نکلا، (کیونکہ امام نافعؒ نے بھی دونوں نونوں کے اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر وخلف کیلئے دونوں نونوں کے اظہار سے [اَتُمِدُّوۡنَنِ] اور یعقوب کیلئے ادغام سے [اَتُمِدُّوۡنّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۳۷	تُـمِـدُّوۡنَـنِـيۡ الۡإِدۡغَـامُ فَـازَ فَثَـقَّـلا

حمزہ نے (اَتُمِدُّوۡنَنِ)[نمل:۳۶] کو پہلے نون کا دوسرے نون میں ادغام سے [اَتَمِدُّوۡنّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے اظہار سے [اَتُمِدُّوۡنَنِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿كَذَا التَّاءُ فِي صَفًّا وَزَجۡرًا وَتِلۡوِهِ وَذَرۡوًا وَصُبۡحًا عَنۡهُ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے ادغام متقاربین کا بیان شروع فرمایا، اور [عَـنۡهُ] کی ضمیر خلف کی طرف راجع ہے، فرماتے ہیں کہ خلف نے اصل کے خلاف سورۂ صافات میں تاء کا صاد، زاء اور ذال میں (وَالـصّٰـفّٰـتِ صَـفًّـا، فَـالـزّٰجِـرٰتِ زَجۡـرًا، فَـالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا)[۱/۲/۳] اور سورۂ ذاریات میں تاء کا ذال میں (وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا)[۱] اور سورۂ عادیات میں تاء کا صاد میں (فَـالۡـمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًـا)[۳] اظہار سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ان تمام کلمات میں تاء کے بعد آنے والے الفاظ کوادغام سے [وَالـصّٰـفّٰـتّ صَّـفًّـا، فَـالـزّٰجِـرٰتّ زَّجۡـرًا، فَالتّٰلِيٰتّ ذِّكۡرًا، وَالـذّٰرِيٰتّ ذَّرۡوًا، فَـالۡـمُغِيۡرٰتّ صُّبۡـحًـا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح اظہار سے پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ان تمام کلمات میں اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصَــفًّــاوَزَجۡـرًاذِكۡـرًاادۡغَـمَ حَـمۡـزَـةٌ	۹۹۳	وَذَرۡوًابِلَارَوۡمٍ بِهَـــاالتَّـــافَثَـــقَّلَا
وَخَلَّادُهُـمۡ بِـالۡـخُلۡفِ فَالۡمُـلۡقِيَاتِ فَالۡ	۹۹۴	مُـغِيۡـرَاتِ فِـيۡ ذِكۡرًا وَصُبۡـحًـافَـحَـصِّلَا

امام حمزہ نے سورۂ صافات میں تاء کا صاد، زاء اور ذال میں (وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا، فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا، فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا)[۳/۲/۱] کو ادغام سے پڑھا ہے، یعنی ادغام کے سبب صاد، زاء اور ذال کو تشدید والا بنا دیا ہے، اور سورۂ ذاریات میں بھی امام حمزہ نے تاء کا ذال میں (وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا)[۱] ادغام بلا روم کیا ہے، البتہ سورۂ مرسلات میں تاء کا ذال میں اور عادیات میں تاء کا صاد میں خلاد نے بالخُلف ادغام کیا ہے، یعنی (فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذِکۡرًا)[فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا][۳/۵] اور سوسی کے علاوہ باقیین نے ان تمام لفظوں کو اظہار سے پڑھا ہے، اور سوسی نے ادغام سے پڑھا ہے، جیسا کہ ادغام کبیر کے باب میں بیان ہوا ہے۔

قولہ:......﴿ بَیَّتَ فِیۡ حُلاَ ﴾

خلف اور یعقوب نے اصل کے خلاف (بَیَّتَ طَآئِفَةٌ)[نساء:۸۱] کو اظہار سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے اور امام ابو عمرو بصری نے ادغام سے [بَیَّتۡ طَّآئِفَةٌ] پڑھا تھا) اور باقی ابو جعفر نے اصل کے موافق اظہار سے [بَیَّتَ طَآئِفَةٌ] پڑھا ہے ،(کیونکہ امام نافع نے بھی اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۰۲	ـــ اِدۡغَـــامُ بَیَّـــتَ فِـــیۡ حُلاَ

امام حمزہ اور امام ابو عمرو بصری نے (بَیَّتَ طَآئِفَةٌ) کو تاء کا طاء میں ادغام سے (بَیَّتۡ طَّآئِفَةٌ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے اظہار سے پڑھا ہے۔

﴿هَاءُ الۡكِنَايَةِ﴾

وَسَكِّنۡ يُؤَدِّهٖ مَعۡ نُوَلِّهٖ وَنُصۡلِهٖ 18 وَنُؤۡتِهٖ وَأَلۡقِهٖ اِلَ وَالۡقَصۡرُ حُمِّلَا

قولہ:......﴿وَسَكِّنۡ يُؤَدِّهٖ مَعۡ نُوَلِّهٖ وَنُصۡلِهٖ وَنُؤۡتِهٖ وَأَلۡقِهٖ اِلَ وَالۡقَصۡرُ حُمِّلَا﴾

ابو جعفر، یعقوب اور خلف نے حسبِ ذیل کلمات کے ہاء کنایہ کو اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، اور وہ کلمات یہ ہیں: سورۂ آل عمران میں دو جگہ [یُؤَدِّهٖ اِلَیۡکَ][۷۵]، سورۂ نساء میں [نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهٖ][۱۱۵]، سورۂ آل عمران اور شوریٰ میں [وَنُؤۡتِهٖ مِنۡهَا][۱۴۵، ۲۰] اور سورۂ نمل میں [فَاَلۡقِهۡ اِلَیۡهِمۡ][۲۸] یعنی ابو جعفر نے ان تمام کلمات کی ہاء کنایہ کو سکون سے [یُؤَدِّهۡ اِلَیۡکَ]، [نُوَلِّهۡ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهۡ]، [وَنُؤۡتِهۡ مِنۡهَا]، [فَاَلۡقِهۡ اِلَیۡهِمۡ] اور یعقوب نے ہاء کے قصر سے [یُؤَدِّهِ اِلَیۡکَ]، [نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهِ]، [وَنُؤۡتِهِ مِنۡهَا]، [فَاَلۡقِهِ اِلَیۡهِمۡ] اور خلف نے اشباع یعنی صلہ سے [یُؤَدِّهٖ اِلَیۡکَ]، [نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهٖ]، [وَنُؤۡتِهٖ مِنۡهَا]، [فَاَلۡقِهٖ اِلَیۡهِمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے قصر اور ورش نے صلہ سے پڑھا تھا اور امام ابو عمرو بصری اور امام حمزہ نے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا ان تمام کلمات کی ہاء کنایہ میں ابو جعفر کیلئے ہاء کا سکون، یعقوب کیلئے قصر اور خلف کیلئے اشباع یعنی صلہ ہے۔

نیز یادر ہے کہ ھاء کنایہ میں خلف کا مذہب اشباع یعنی صلہ ہے، جس کو خود ناظم نے تیسرے شعر میں [وَفِي الْكُلِّ فَانْقُلاَ] میں بیان فرمایا، آسانی کی خاطر یہاں پہلے بیان کر دیا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسَكِّنْ يُؤَدِّهْ مَعْ نُوَلِّهْ وَنُصْلِهْ	۱۶۰	وَنُؤْتِهْ مِنْهَا فَاعْتَبِرْ صَافِيًا حَلاَ
وَعَنْهُمْ وَعَنْ حَفْصٍ فَأَلْقِهْ ...	۱۶۱	....
وَفِي الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَانَ لِسَانُهُ	۱۶۳	بِخُلْفٍ وَفِي طَهٰ بِوَجْهَيْنِ بُجِّلاَ

حمزہ، شعبہ اور بصری نے حسب ذیل کلمات کی ھاء کنایہ کو سکون سے پڑھا ہے، یعنی [يُؤَدِّهْ اِلَيْكَ]، [نُوَلِّهْ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهْ]، [وَنُؤْتِهْ مِنْهَا] اور قالون نے بلاخُلف قصر سے [يُؤَدِّهِ اِلَيْكَ]، [نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ]، [وَنُؤْتِهِ مِنْهَا] اور ہشام نے قصر اور صلہ دونوں طرح سے پڑھا ہے اور باقی ورش، مکی، ابن ذکوان، حفص اور کسائی نے صلہ سے [يُؤَدِّهٖ اِلَيْكَ]، [نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ]، [وَنُؤْتِهٖ مِنْهَا] پڑھا ہے، اور [فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ] میں بھی وہی مذاہب ہیں، جو اوپر بیان ہوئیں، صرف اتنا فرق ہے کہ حفص نے اس کو شعبہ کی طرح ھاء کے سکون سے پڑھا ہے۔

كَيَتَّقْهِ وَامْدُدْ جُدْ وَسَكِّنْ بِهِ وَيَرْ 19 ضَهُ حَا وَقَصْرٌ حُمْ وَالاِشْبَاعُ يُجِّلاَ

قوله:......﴿كَيَتَّقْهِ وَامْدُدْ جُدْ وَسَكِّنْ بِهِ﴾

ماقبل قصر پر عطف کرتے ہوئے ناظمؒ نے فرمایا کہ کلمہ (وَيَتَّقِهِ) [نور:۵۲] کو بھی ائمہ ثلاثہ نے اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے قصر سے (وَيَتَّقْهِ) اور ابن جماز نے ھاء کے صلہ سے (وَيَتَّقْهٖ) اور ابن وردان نے ھاء کے سکون سے (وَيَتَّقْهْ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ھاء کے سکون سے (وَيَتَّقِهْ) اور امام نافع سے قالون نے قصر سے (وَيَتَّقِهِ) اور ورش نے صلہ سے (وَيَتَّقِهٖ) پڑھا تھا) اور خلف کیلئے ھاء کا صلہ (وَيَتَّقِهٖ) ہے، (کیونکہ امام حمزہ سے راوی خلف نے صلہ سے [وَيَتَّقْهٖ] اور خلاد نے سکون اور صلہ دونوں طرح سے (وَيَتَّقْهُ، وَيَتَّقْهٖ) پڑھا تھا) جیسا کہ آگے آرہا ہے، لہٰذا یعقوب کیلئے ھاء کے قصر سے ابن وردان کیلئے ھاء کے سکون سے اور ابن جماز و خلف کیلئے صلہ سے ہے۔

نیز یادر ہے کہ قاف کا کسرہ تینوں ائمہ کیلئے اپنی اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی قاف کو مکسور پڑھا تھا) اس لئے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

قال الشاطبیؒ:......

........................وَيَتَّقِهِ	۱۶۱	حَمَى صَفْوَهُ قَوْمٌ بِخُلْفٍ وَّاَنْهَلاَ
وَقُلْ بِسُكُونِ الْقَافِ وَالْقَصْرِ حَفْصُهُمْ	۱۶۲	....
وَفِي الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَانَ لِسَانُهُ	۱۶۳	بِخُلْفٍ وَفِي طَهٰ بِوَجْهَيْنِ بُجِّلاَ

کلمہ (وَيَتَّقِهِ) کی ھاء ضمیر کو بصری، شعبہ نے بلاخُلف سکون سے (وَيَتَّقِهْ) اور خلاد نے سکون اور صلہ دونوں طرح سے [(وَيَتَّقِهْ)، (وَيَتَّقِهٖ)] پڑھا ہے، اور حفص، قالون نے قصر سے (وَيَتَّقِهِ) اور ہشام نے قصر اور صلہ دونوں طرح سے

[(وَيتَّقِهِ)، (وَيتَّقِهِ)] پڑھا ہے، اور باقی ورش، مکی، ابن ذکوان، خلف اور کسائی نے صلہ سے (وَيَتَّقِهٖ) پڑھا ہے۔ اور قاف کو صرف حفص نے سکون سے (وَيَتَّقْهِ) اور باقیین نے قاف کے کسرہ سے پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿ وَيَرْ ضَهُ حِا وَقَصۡرٌ حُمۡ وَالاِ شۡبَاعُ يُجۡلاَ ﴾

(وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ) [زمر:۷] میں کلمہ (يَرۡضَهُ) کی ہاء ضمیر کو تینوں ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر کے دونوں راویوں میں سے ابن جماز نے ہاء کے سکون سے [يَرۡضَهۡ] اور ابن وردان نے صلہ سے [يَرۡضَهُو] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے ہاء کے قصر سے [يَرۡضَهُ] پڑھا تھا) اور یعقوب نے ہاء کو قصر سے [يَرۡضَهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے ہاء کے سکون سے [يَرۡضَهۡ] اور دوری بصری نے ہاء کے سکون اور صلہ دونوں طرح سے [يَرۡضَهۡ] اور [يَرۡضَهُو] پڑھا تھا) اور خلف نے صلہ سے [يَرۡضَهُو] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ کیلئے ہاء کا قصر تھا) جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ لہٰذا ابن وردان اور خلف کیلئے ہاء کا صلہ اور ابن جماز کیلئے ہاء کا سکون اور یعقوب کیلئے ہاء کا قصر ہے۔

قال الشاطبیؒ: ......

وَاِسۡكَانُ يَرۡضَهُ يُمۡنُهُ لُبۡسُ طَيِّبٍ	۱۶۴	بِخُلۡفِهِمَا وَالۡقَصۡرَ فَاذۡكُرۡهُ نَوۡفَلاَ
لَهُ الرَّحۡبُ....................	۱۶۵	....

کلمہ (يَرۡضَهُ) کو سوسی نے بلاخلف اور دوری بصری اور ہشام نے بالخلف ہاء کا سکون (يَرۡضَهۡ) پڑھا ہے، اور حمزہ، عاصم اور نافع نے ہاء کا قصر (يَرۡضَهُ) پڑھا ہے، اور ہشام کی دوسری وجہ بھی یہی ہے، اور باقیین نے ہاء کا صلہ (يَرۡضَهُو) پڑھا ہے، اور یہی دوری بصری کی دوسری وجہ بھی ہے۔

وَيَـأۡتِهٖ أُتَى يُسۡرٌ وَبِالۡقَصۡرِ طُفۡ وَأَرۡ 20 جِهِ بِنۡ وَأَشۡبِعۡ جُدۡ وَفِى الۡكُلِّ فَانۡقُلاَ

قوله: ......﴿وَيَأۡتِهٖ أُتَى يُسۡرٌ وَبِالۡقَصۡرِ طُفۡ ﴾

ماقبل اشباع پر عطف کرتے ہوئے ناظمؒ نے فرمایا کہ (وَمَنۡ يَّأۡتِهٖ مُؤۡمِنًا) [طٰہٰ:۷۵] میں کلمہ (يَأۡتِهٖ) کی ہاء ضمیر کو ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر اور روح نے صلہ سے (يَأۡتِهٖ) اور رویس نے قصر سے [يَأۡتِهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے ہاء ضمیر کو قصر اور صلہ دونوں طرح سے [يَأۡتِهِ، يَأۡتِهٖ] اور ورش نے صلہ سے [يَأۡتِهٖ] پڑھا تھا اور امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے سکون سے [يَأۡتِهۡ] اور دوری بصری نے صلہ سے [يَأۡتِهٖ] پڑھا تھا) البتہ خلف نے اصل کے موافق ہاء کو صلہ سے [يَأۡتِهٖ] پڑھا ہے، جیسا کہ آگے ناظم نے خود بیان کیا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے صلہ سے (يَأۡتِهٖ) اور رویس کیلئے قصر سے (يَأۡتِهِ) ہے۔

قال الشاطبیؒ: ......

.... ۱۶۲ وَيَـأۡتِـهٖ لَدٰى طٰهٰ بِالۡاِسۡكَانِ يُجۡتَلاَ

وَفِي الۡكُلِّ قَصۡرُ الۡهَاءِ بَانَ لِسَانُهُ ۱۶۳ بِخُلۡفٍ وَفِيۡ طٰهٰ بِوَجۡهَيۡنِ بُجِّلاَ

(وَمَنۡ يَّأۡتِهٖ مُؤۡمِنًا) میں کلمہ (يَأۡتِهٖ) کو سوسی نے ہاء کے سکون سے (يَأۡتِهۡ) پڑھا ہے، اور قالون اور ہشام نے ہاء کے قصر اور صلہ دونوں طرح سے (يَأۡتِهِ، يَأۡتِهٖ) پڑھا ہے، اور باقی ورش، مکی، دوری بصری، ابن ذکوان، عاصم، حمزہ، اور کسائی نے صلہ سے (يَأۡتِهٖ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَأَرۡجِهِ بِنۡ وَأَشۡبِعۡ جُدۡ وَفِي الۡكُلِّ فَانۡقُلَا ﴾

کلمہ(وَأَرۡجِــــهِ) کوابوجعفر کے دونوں راویوں نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابن وردان نے ھاء کے قصر سے (وَأَرۡجِهِ)اورابن جماز نے ھاء کے صلہ سے(وَأَرۡجِهٖ) پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے ھاء کا قصراورورش نے ھاء کا صلہ پڑھا تھا)اور یعقوب نے اصل کے موافق ہمزہ کا اثبات اور ھاء کوضمہ مقصورہ سے(وَأَرۡجِـئـۡهُ) پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کا اثبات اور ھاء کوضمہ مقصورہ سے(وَأَرۡجِئۡهُ) پڑھا تھا)

نیز یادرہے کہ ناظم نے یہاں (وَأَرۡجِهٖ) میں صرف ھاء ضمیر کا مسئلہ بیان فرمایا کیونکہ ہمزہ کے اختلاف میں تینوں آئمہ اپنی اپنی اصل کے موافق ہیں یعنی ابوجعفر وخلف کیلئے بغیر ہمزہ اور یعقوب کیلئے ہمزہ ساکنہ کے ساتھ ہے۔

لہٰذا یعقوب کیلئے ہمزہ،ھاء کا ضمہ اور عدم صلہ سے[وَأَرۡجِـئـۡهُ]اورابن وردان کیلئے ہمزہ کے بغیر،ھاء کا کسرہ اور عدم صلہ سے[وَأَرۡجِهِ]اورابن جماز اور خلف کیلئے ہمزہ کے بغیر،ھاء کا کسرہ اور صلہ سے[وَأَرۡجِهٖ] ہے۔

اور(وَفِي الۡكُلِّ فَانۡقُلَا) سے ناظمؒ خلف کی قراءت بیان فرمارہے ہیں کہ اب تک(يُؤَدِّهٖ سے أَرۡجِهٖ تک) جتنے کلمات مذکورہوئیں،ان تمام کلمات کی ھاء ضمیر کوخلف نے اشباع یعنی صلہ سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعَى نَفَرٍ اَرۡجِـئۡـهُ بِالۡهَمۡزِ سَاكِنًا	۱۶۶	وَفِي الۡهَاءِ ضَمٌّ لَفَّ دَعۡوَاهُ حَرۡمَلَا
وَاَسۡكِنۡ نَصِيۡرًا فَازَ وَاكۡسِرۡ لِغَيۡرِهِمۡ	۱۶۷	وَصِلۡهَا جَوَادًا دُوۡنَ رَيۡبٍ لِتُوۡصَلَا

(أَرۡجِهٖ) کومکی، بصری اورشامی نے ہمزہ ساکنہ سے اور باقیین نے بغیر ہمزہ پڑھا ہے، پھرمکی، بصری اورہشام نے ہمزہ ساکنہ کے ساتھ ھاء کوضمہ سے پڑھا ہے،اور عاصم ،حمزہ نے بغیر ہمزہ اور ھاءِ ضمیر کوسکون سے پڑھا ہے،اور باقی نافع ،ابن ذکوان اور کسائی نے ھاء کوکسرہ سے پڑھا ہے، پھرورش،مکی،کسائی ،ہشام نے صلہ سے پڑھا ہے،لہٰذا کل چھ قراءتیں ہوئیں،قالون کیلئے حذف ہمزہ اور ھاء کوکسرہ مقصورہ سے(أَرۡجِهِ)ورش اور کسائی کیلئے حذف ہمزہ اور ھاء کوکسرہ موصولہ سے(أَرۡجِهٖ)اور عاصم،حمزہ کیلئے حذف ہمزہ اور ھاء کوسکون سے(أَرۡجِهۡ)اورمکی، ہشام کیلئے اثبات ہمزہ کے سکون اور ھاء کوضمہ موصولہ سے(أَرۡجِئۡهُ)اور بصری کیلئے اثبات ہمزہ کے سکون اور ھاء کوضمہ مقصورہ سے(أَرۡجِئۡهُ)اورابن ذکوان کیلئے اثبات ہمزہ کے سکون اور ھاء کوکسرہ مقصورہ سے(أَرۡجِئۡهِ) ہے۔

وَفِي يَدِهِ اقۡصُرۡ طُلۡ وَبِنۡ تُرۡزَقَانِهِ 21 وَبَا أَهۡلِهِ قَبۡلَ امۡكُثُوا الۡكَسۡرُ فُصِّلَا

قولہ:......﴿ وَفِي يَدِهِ اقۡصُرۡ طُلۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف ہرجگہ کلمہ(يَدِهٖ) کوھاءِ ضمیر کے قصر سے(يَدِهِ) پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی تمام قراءِعشرہ نے صلہ سے(يَدِهٖ) پڑھا ہے۔ناظم نے مطلقاً(يَدِهِ) کوذکرکیا،جس سے قرآن میں واقع چاروں الفاظ مراد ہیں،یعنی سورۂ بقرہ میں دوجگہ(بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّكَاحِ)[۲۳۷]،(غُرۡفَةً بِيَدِهٖ)[۲۴۹]اورسورۂ مؤمنین اوریٰسین میں(بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَيۡءٍ)[۸۸][۸۳]

قوله:......﴿ وَيِنُ تُرۡزَقَانِهٖ ﴾

ماقبل قصر پر عطف کرتے ہوئے ناظمؒ نے فرمایا کہ ابن وردان نے اصل کے خلاف سورۂ یوسف میں کلمہ (تُرۡزَقَانِهٖ)[۳۷] کو ھاءِ ضمیر کے قصر سے (تُرۡزَقَانِهِ) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے ھاءِ ضمیر کے صلہ سے (تُرۡزَقَانِهٖ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَهَا أَهۡلِهِ قَبۡلَ امۡكُثُوا الۡكَسۡرُ فُصِّلاَ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف سورۂ طٰہٰ اور قصص میں کلمہ (أَهۡـلِهٖ) جولفظ [امۡكُثُوا] سے پہلے آیا ہوا ہے، اس کی ھاءِ ضمیر کو کسرہ سے (أَهۡلِهِ امۡكُثُوا) پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ھاءِ ضمیر کو ضمہ سے (أَهۡلِهُ امۡكُثُوا) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق ھاءِ ضمیر کو کسرہ سے (أَهۡـلِـهِ امۡـكُثُوا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ھاءِ ضمیر کو کسرہ سے (أَهۡلِهِ امۡكُثُوا) پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ھاءِ ضمیر کے کسرہ سے (أَهۡلِهِ امۡكُثُوا) ہے۔

نیز یاد رہے کہ ناظم نے (امۡـكُثُـوا) کے ساتھ [قَبۡـلَ] کی قید لگائی ہے، جو کہ قیدِ احترازی ہے، اوراس سے (اِذۡقَـالَ مُوۡسٰى لِاَهۡلِهٖ) اور (سَارَبِاَهۡلِهٖ) کو نکالنا مقصود ہے، کیونکہ ان کی ھاءِ ضمیر کو تمام قراءعشرہ نے مکسور پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِحَـمۡـزَةٌ فَـاضۡـمُـمۡ كَسۡـرَهَـااَهۡلِهِ امۡكُثُوا	۸۷۱	مَـعًـا------------------------

سورۂ طٰہٰ اور قصص میں امام حمزہ نے کلمہ (أَهۡـلِـهِ امۡكُثُوا) کی ھاءِ ضمیر کو مضموم (أَهۡـلِـهُ امۡكُثُوا) پڑھا ہے، اور باقیین نے ھاءِ ضمیر کو مکسور (أَهۡلِهِ امۡكُثُوا) پڑھا ہے۔

﴿ اَلۡمَدُّ وَ الۡقَصۡرُ ﴾

وَمَـدُّهُـمۡ وَسِّـطۡ وَمَا انۡفَصَلَ اقۡصُرَنۡ 22 اَ لَا حُـزۡ وَبَعۡـدَ الۡـهَـمۡـزِ وَاللِّيۡنُ اُ صِّلا

قوله:......﴿ وَمَدَّهُمۡ وَسِّطۡ ﴾

ناظم کے کلام میں لفظ [مــــد] مطلق آیا ہوا ہے، جس سے مدِ متصل اور منفصل دونوں مراد ہیں۔ اور [هُـــمۡ] کی ضمیر قراءِ ثلاثہ کی طرف راجع ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ قراءِ ثلاثہ نے اصل کے خلاف مدِ متصل اور منفصل دونوں میں توسط کیا ہے، البتہ ناظم نے آگے خود ابوجعفر اور یعقوب کیلئے مدِ منفصل میں قصر کا استثناء بیان فرمایا ہے، لہٰذا یہاں اطلاقی انداز میں مد سے مدِ متصل اور منفصل دونوں مراد ہیں۔

لہٰذا خلاصہ یہ نکلا کہ مدِ متصل میں تو تینوں ائمہ نے اصل کے خلاف توسط پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع سے قالون نے توسط اور ورش نے طول پڑھا تھا اور امام ابوعمرو بصری نے بھی مدِ متصل میں توسط اور امام حمزہ نے طول پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ ناظم کا یعقوب کیلئے متصل میں توسط کا ذکر اصل کے خلاف نہیں بلکہ توضیح کیلئے ہے۔ آگے منفصل میں استثناء کا بیان ہورہا ہے۔

قولہ:......﴿وَمَا انۡفَصَلَ اقۡصُرَنۡ اَلَا حُزۡ﴾

ناظمؒ یہاں سے استثنائی انداز میں ابوجعفراور یعقوب کے لئے مدمنفصل میں قصر کا حکم بیان فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف مدمنفصل میں قصر پڑھاہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے قصراور توسط دونوں اور ورش نے طول اورامام ابوعمروبصری سے دوری بصری نے قصراورتوسط دونوں اورسوسی نے قصر پڑھا تھا)اور باقی خلف نے اصل کے خلاف مدمنفصل میں توسط پڑھاہے، جوکہ ماقبل کی عبارت[وَمَدُّهُمُ وَسِطٌ] سے نکلا، کیونکہ اگراس سے صرف مدمتصل مرادلیں،تو مطلب یہ ہوگا کہ مدمتصل میں تو تینوں ائمہ توسط کرتے ہیں،اور مدمنفصل میں ابوجعفرو یعقوب قصر کرتے ہیں اور خلف سے خاموشی کا مطلب ہوگا کہ وہ اپنی اصل کےموافق طول پڑھتے ہیں،حالانکہ یہ صحیح نہیں، کیونکہ مدمتصل قوی اورمنفصل ضعیف ہوتاہے،اور یہ نہیں ہوسکتا کہ قوی میں توسط اورضعیف میں طول ہو،(جبکہ امام حمزہ نے مدمنفصل میں بھی طول پڑھا تھا)

لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ ابوجعفرویعقوب کیلئے مدمتصل میں توسط جوکہ[وَمَدُّهُمُ وَسِطٌ]سے نکلااور مدمنفصل میں قصر ہے، جوکہ[وَمَا انۡفَصَلَ اقۡصُرَنۡ اَلَا حُزۡ]سے نکلااورخلف کیلئے مدمتصل ومنفصل دونوں میں توسط ہے، جوکہ[وَمَدُّهُمُ وَسِطٌ]سے نکلا۔

قال الشاطبیؒ:.......

اِذَاالِفٌ اَوۡ یَـــاؤُهَـــابَـعۡـدَ كَسۡـرَةٍ	۱۶۸	اَوِالۡـوَاوُعَــنۡ ضَــمٍّ لَـقِـيَ الۡهَـمۡـزُطُـوِّلَا
فَـاِنۡ يَّـنۡـفَـصِلۡ فَـالۡقَصۡرَ بَادِرۡهُ طَالِبًا	۱۶۹	بِـخُـلۡـفِهِـمَـا يُـرۡوِيۡكَ دَرًّا وَّمُـخۡـضَلَا
كَـجِـيۡءَ وَعَـنۡ سُـوۡءٍ وَشَـاءَ اتِّصَـالُـهٗ	۱۷۰	وَمَـفۡـصُـوۡلُـهٗ فِـيۤ اُمِّهَـاۤ اَمۡـرُهٗ اِلـي

ان اشعار میں مدمتصل اورمنفصل کا بیان ہورہاہے کہ حروف مدہ کے بعد ہمزہ اُسی کلمہ میں واقع ہوتو اس کو مدمتصل کہتے ہے،مثلاً[جِـــيۤءَ]، [سُــوۡٓءٍ]، [شَــآءَ]اوراگرحروف مدہ کے بعد ہمزہ اُسی کلمہ میں نہ ہو، بلکہ دوسرےکلمہ کے شروع میں ہو تو مدمنفصل کہلاتا ہے،مثلاً:[فِيۤ اُمِّهَا]،[اَمۡرُهٗۤ اِلَي]،[اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ]

ناظمؒ نے مدمتصل اورمنفصل دونوں میں قراء کی مقداریں نہیں بتائیں،اوراس مسئلہ میں جو کچھ محققین نے بیان کیاہے،اس کا حاصل یہ ہے کہ قالون اوردوری کیلئے مدمتصل میں توسط اورمنفصل میں قصراورتوسط دووجوہ ہیں اورابن کثیرمکی ،سوسی کیلئے منفصل میں قصراورمتصل میں توسط ہے،اورورش،حمزہ کیلئے مدمتصل اورمنفصل دونوں میں طول ہے اور باقی ابن عامرشامی، عاصم اورکسائی کیلئے دونوں مدوں میں توسط ہے ۔اورناظم کے تلمیذ علامہ سخاویؒ نے ناظمؒ کا عمل اسی طرح بیان فرمایاہے۔اور ملاعلی قاریؒ نے شرح شاطبیہ میں ایک شعر بیان فرمایاہےجس سے ورش اورحمزہ کیلئے دونوں مدوں میں طول کی صراحت موجود ہے،اور باقیین کیلئےتوسط ہےاوروہ شعر یہ ہے۔:

وَقَـدۡ قَـرَأَالشَّيۡـخَــانِ طُـوۡلًالِوَرۡشِهِـمۡ   وَحَـمۡـزَةَ وَالۡوُسۡطٰی لِبَـاقِيۡهُـمُ الۡـمَلَا

یعنی ورش اورحمزہ کیلئے مدمتصل اورمنفصل دونوں میں طول ہے،اور باقیین کیلئے مدمتصل میں توسط ہے۔

لہٰذا ملاعلی قاریؒ کے شعرکو ناظمؒ کے اشعار سے یوں تطبیق دی جائیگی کہ ناظمؒ کا کلام مدمتصل میں قراء سبعہ کیلئے مد کی

مقداروں سے بالکل خاموش ہے، البتہ مدِ منفصل میں قالون اور دوری بصری کیلئے قصر اور توسط دو وجوہ اور مکی وسوسی کیلئے قصر شعر سے ثابت ہے، اور ورش وحمزہ کے علاوہ باقیین کے لئے مدِ منفصل میں توسط ضد سے نکلا، اور ملاعلی قاریؒ کے شعر سے مدِ متصل میں تمام قراء سبعہ کیلئے مد کی مقدار واضح ہوجاتی ہے، اور اسی طرح ورش وحمزہ کیلئے دونوں مدوں میں مقدار کا بیان بھی واضح ہوجاتا ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ مدِ متصل اور منفصل میں ورش اور حمزہ کیلئے طول ہے، اور ابن عامر شامی، عاصم اور کسائی کیلئے توسط ہے، ابن کثیر مکی اور سوسی کیلئے مدِ متصل میں توسط اور منفصل میں قصر ہے، قالون اور دوری بصری کیلئے متصل میں توسط اور منفصل میں قصر اور توسط دو وجوہ ہیں۔

قولہ:......﴿وَبَعۡدَ الۡهَمۡزِ وَاللِّیۡنُ اُصِّلا﴾

اس عبارت میں ناظم نے مدِ بدل یعنی ہمزہ کے بعد والے حرف مد میں کہ جس کو مدِ بدل کہتے ہیں مثلاً [اٰمَنَ] اور مدِ لین جیسے [شَیۡءٌ، سَوۡءَةَ] کا بیان فرمایا ہے کہ ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف مدِ بدل اور مدِ لین میں قصر پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع سے ورش نے مدِ بدل میں قصر، توسط، طول اور مدِ لین میں توسط اور طول پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق مدِ بدل اور مدِ لین دونوں میں قصر پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ مدِ بدل اور مدِ لین دونوں میں قصر پڑھنے پر متفق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَا بَعۡدَ هَمۡزٍ ثَابِتٍ اَوۡ مُغَیَّرٍ	١٧١	فَقَصۡرٌ وَقَدۡ یُرۡوَی لِوَرۡشٍ مُطَوَّلَا
وَوَسۡطُهٗ قَوۡمٌ کَاٰمَنَ هٰؤُلَا	١٧٢	ءِ اٰلِهَةً اٰتٰی لِلۡاِیۡمَانِ مُثِّلَا
وَاِنۡ تَسۡکُنِ الۡیَا بَیۡنَ فَتۡحٍ وَّهَمۡزَةٍ	١٧٩	بِکِلۡمَةٍ اَوۡ وَاوٌ فَوَجۡهَانِ جُمِّلَا
بِطُوۡلٍ وَقَصۡرٍ وَصۡلُ وَرۡشٍ وَوَقۡفُهٗ	١٨٠	وَعِنۡدَ سُکُوۡنِ الۡوَقۡفِ لِلۡکُلِّ اُعۡمِلَا
وَعَنۡهُمۡ سُقُوۡطُ الۡمَدِّ فِیۡهِ وَوَرۡشُهُمۡ	١٨١	یُوَافِقُهُمۡ فِیۡ حَیۡثُ لَا هَمۡزَ مُدۡخَلَا
وَفِیۡ وَاوِ سَوۡءَاتٍ خِلَافٌ لِوَرۡشِهِمۡ	١٨٢	وَعَنۡ کُلِّ الۡمَوۡؤُدَةُ اقۡصُرۡ وَمَوۡئِلَا

پہلے دو اشعار میں ناظمؒ نے مدِ بدل کا اختلاف بیان فرمایا کہ جب حرف مدہ ہمزہ سالم یا مغیرہ کے بعد ہو، تو اکثر جگہ یہ مدہ ہمزہ سے بدلا ہوا ہوتا ہے، اس لئے اس کو مدِ بدل کہتے ہیں اور اس کا حکم یہ ہے کہ تمام قراء کیلئے جن میں ورش بھی داخل ہیں قصر ہوتا ہے، لیکن ورش کیلئے طول بقدر چھ حرکات اور توسط بقدر چار حرکات بھی جائز ہے، لہٰذا مدِ بدل میں ورش کیلئے قصر، توسط اور طول تینوں ہیں اور باقیین کیلئے صرف قصر ہے، مثلاً [اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ]، [اٰتَی الۡمَالَ]، [هٰؤُلَآءِ اٰلِهَةً] [لِلۡاِیۡمَانِ]

آخری چار اشعار میں ناظم نے مدِ لین کا بیان فرمایا ہے کہ جب یاء اور واو ایک کلمہ میں اس طرح واقع ہوں کہ ان سے پہلے حرف پر فتحہ ہو اور بعد میں ہمزہ ہو تو اس یاء اور واو میں ورش کیلئے وصل ووقف دونوں حالتوں میں دو وجوہ ہیں: [١] طول پانچ الف [٢] توسط تین الف، مثلاً [شَیۡـًٔا، کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ، شَیۡءٌ، ظَنَّ السَّوۡءِ] اور اگر حرف لین کے بعد والا حرف وقف یا ادغام کی بناء پر ساکن ہوجائے عام ہے کہ وہ حرف ہمزہ ہو، جیسے [شَیۡءٍ، سَوۡءٍ] یا کوئی اور حرف ہو، جیسے [مَیۡت، خَوۡف] تو اس صورت میں ورش کے سوا سب کیلئے قصر، توسط اور طول تین وجوہ ہیں اور جن کلمات میں لین کے بعد ہمزہ نہ ہو ان میں ورش کیلئے

بھی اوروں کی طرح تین وجوہ ہیں،اور جن کلمات میں لین کے بعد ہمزہ ہوان میں وصل ووقف دونوں حالتوں میں طول وتوسط دووجوہ ہیں،قصر بالکل نہیں۔لیکن [سَوْ اٰتِهِمَا،سَوْاٰتُهُمَا اورسَوْاٰتِكُمْ] جو پانچ جگہ آیا ہے،اس کے واو میں ناقلینِ ورش کا خُلف ہے،بعض نے اسکوتوسط وطول سے مستثنیٰ کیا ہے،ان کے نزدیک اس میں [قَوْلٌ ،خَوْفٌ] کی طرح صرف قصر ہے،جبکہ بعض نے اس کو مستثنیٰ نہیں کیا ،ان کے نزدیک حسب قاعدہ توسط ،طول دونوں ہیں اور حق یہ ہے کہ خُلف قصروتوسط میں ہے، کیونکہ جوحضرات لین میں طول روایت کرتے ہیں،وہ سب [سَوْ ات] کے واوکو مستثنیٰ کرنے پر متفق ہیں اور جواس کے واو میں توسط کرتے ہیں،وہ بدل میں بھی صرف توسط بتاتے ہیں،پس [سَوْ ات] میں کل چار وجوہ ہوں گی،واو کے قصر پر [اٰتِ] کے بدل میں قصر،توسط،طول تینوں،اورواو کے توسط پر [اٰتِ] کے بدل میں بھی صرف توسط۔اور [الْمَوْءُوْدَةُ] اور [مَوْئِلاً] ان دونوں کے واولین میں تمام ناقلین کے قول پرصرف قصر ہے،ان میں توسط وطول کسی نے بھی نقل نہیں کیا،اس بناء پر کہ یہ [وَأْدٌ] اور [وَأْلٌ] سے بنے ہیں،پس ان میں واو کا سکون عارضی ہے۔

نیزیادرہے کہ ناظم کے کلام میں [بِكَلِمَةٍ] قیداحترازی ہے،کیونکہ دوکلموں میں مدنہ ہوگا،بلکہ ورش کیلئے نقل حرکت ہوگی اور ہمزہ حذف ہوجائے گا مثلاً [وَلَوْاٰمَنَ] اور [وَقَصْرٍ] سے ناظم کی مرادتوسط ہے،کیونکہ طول کے ساتھ جب لفظ قصر بولا جائے تواس سے قصر اصطلاحی مرادنہیں بلکہ عدم الطّول یعنی توسط مراد ہوتا ہے۔لہٰذاورش کیلئے مدلین میں بحالت وصل ووقف توسط اورطول دووجوہ ہیں۔

﴿اَلْهَمْزَتَانِ مِنْ كِلْمَةٍ﴾

جب کسی کلمہ میں دوہمزہ جمع ہوجائیں توان میں سے پہلا ہمزہ ہمیشہ مفتوح ہی ہوتا ہے،اور دوسرے ہمزہ پر تینوں حرکتیں آتی ہیں،اگر دوسرا ہمزہ مفتوح ہوتوذَاتُ الْفَتْحِ اوراگر مکسور ہوتوذَاتُ الْكَسْرِ اوراگر مضموم ہوتوذَاتُ الضَّمِّ کہلاتا ہے۔اور دوہمزہ قطعی متحرک کے درمیان ایک الف زائدلانے کوادخال کہتے ہیں۔

ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام نافع کے راوی قالون کیلئے تینوں قسموں کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع ادخال الف اورورش کیلئے ذَاتُ الْفَتْحِ میں ابدال اورتسہیل دووجوہ اور ذَاتُ الْكَسْرِ وَالضَّمِّ میں صرف تسہیل ہے،اورامام ابوعمرو بصری کیلئے ذَاتُ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ میں صرف تسہیل مع ادخال الف اورذَاتُ الضَّمِّ میں تسہیل مع ادخال اورتسہیل بلاادخال دووجوہ ہیں اورامام حمزہ کیلئے تینوں قسموں میں صرف تحقیق ہے۔

لِثَانِيْهِمَا حَقِّقْ يَمِيْنٌ وَسَهِّلَنْ 23 بِمَدٍّ أَتَى وَالْقَصْرُ فِى الْبَابِ حُلِّلَا

قولہ:......﴿لِثَانِيْهِمَا حَقِّقْ يَمِيْنٌ﴾

روح نے اصل کے خلاف ہر جگہ ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کوحفص کی طرح تحقیق سے پڑھا ہے،خواہ وہ ہمزتین متفق الحرکت ہوں مثلاً:[ءَ اَنْذَرْتَهُمْ] یامختلف الحرکت،مثلاً:[اَئِنَّا،ءَ اُنْزِلَ] نیزیادرہے کہ [ءَ اٰمَنْتُمْ]،[اَئِمَّةً]،[ءَ اٰلِهَتُنَا] بھی اس اطلاقی حکم میں شامل ہیں،یعنی ان میں بھی روح کیلئے مطلقاً تحقیق ہے،(جبکہ

امام ابوعمرو بصری نے تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کوتسہیل سے پڑھا تھا) اور رویس کے عدم بیان سے سمجھا جائے گا کہ وہ اصل کے موافق تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔

قولہ:......﴿ وَسَهِّلَنۡ بِمَدٍّ أَۣتَى وَالۡقَصۡرُ فِى الۡبَابِ حُلِّلَا ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کوتسہیل مع ادخال الف سے پڑھا ہے، اوراسی میں لفظ[اَئِمَّةً] بھی داخل ہے، (جبکہ امام نافع سے ورش نے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں ابدال اورتسہیل دونوں سے اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ وَالضَّمِ میں صرف تسہیل سے پڑھا تھا، اوراسی طرح امام نافع نے لفظ[اَئِمَّةً] کوتسہیل بلا ادخال پڑھا تھا) اور یعقوب نے اصل کے خلاف ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کوبغیر ادخال الف پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں ادخال الف پڑھا تھا)

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر کیلئے تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں مطلقاً تسہیل مع ادخال الف ہے، جوکہ [وَسَهِّلَنۡ بِمَدٍّ أَتَـــى] سے نکلا، اور یعقوب کے دونوں راویوں میں سے رویس نے تسہیل بغیر ادخال اور روح نے تحقیق بغیر ادخال پڑھا ہے، رویس کیلئے تسہیل اصل کے موافق سے اور عدم ادخال الف [وَالۡقَصۡرُ فِى الۡبَابِ حُلِّلَا] سے نکلا اور روح کیلئے تحقیق [لِثَانِيۡهِمَا حَــقِّقۡ يَمِيۡنٌ] سے اور عدم ادخال الف [وَالۡـقَـصۡـرُ فِى الۡبَابِ حُلِّلَا] سے نکلا اور خلف سے خاموشی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اصل کے موافق ہیں، یعنی تحقیق بلا ادخال

قال الشاطبیؒ:......

وَتَسۡهِيۡـلُ اُخۡـرٰى هَـمۡـزَتَيۡـنِ بِكِلۡـمَةٍ	۱۸۳	سَـمَـا وَبِـذَاتِ الۡـفَتۡحِ خُلۡفٌ لِّتَـجۡـمُلَا
وَ قُـلۡ اَلِـفًـا عَـنۡ اَهۡـلِ مِصۡـرَ تَبَدَّلَتۡ	۱۸۴	لِـوَرۡشٍ وَّ فِـيۡ بَـغۡـدَادَ يُـرۡوٰى مُسَهَّلَا
وَمَـدُّكَ قَبۡـلَ الۡـفَتۡـحِ وَ الۡـكَسۡـرِ حُـجَّةٌ	۱۹۶	بِهَـا لُذۡ وَقَبۡـلَ الۡـكَسۡـرِ خُلۡفٌ لَّـهٗ وَلَا
وَمَـدُّكَ قَبۡـلَ الـضَّـمِّ لَبّٰـى حَبِيۡبُـهٗ	۲۰۰	بِـخُـلۡـفِهِـمَـا بَـرًّا وَ جَـاءَ لِيَـفۡـصَلَا
وَاَئِـمَّةً بِـالۡـخُـلۡفِ قَـدۡ مَـدَّ وَحۡـدَهٗ	۱۹۹	وَسَهِّـلۡ سَـمَـا وَصۡـفًـا وَفِـى الـنَّـحۡـوِ اُبۡـدِلَا

ناظم نے پہلے دواشعار میں ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کا قاعدہ بیان فرمایا کہ نافع، مکی، بصری ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں، اور ہشام کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں تسہیل اور تحقیق دو وجوہ ہیں اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ وَالضَّمِّ میں صرف تحقیق ہے، اور ورش کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں اہل مصر سے دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اہل بغداد سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل مروی ہے، لہٰذا ان کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں دو وجوہ اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ وَالضَّمِّ میں قالون، بصری کی طرح صرف دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے اور باقی ابن عامر شامی، عاصم، حمزہ اور کسائی ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تحقیق کرتے ہیں۔

تیسرے اور چوتھے شعر میں ناظم نے ادخال الف کا قاعدہ بیان فرمایا کہ ذَاتُ الۡـفَتۡـحِ وَالۡـكَسۡـرِ میں قالون، بصری کیلئے ادخال الف ہے، اور ہشام کیلئے ذَاتُ الۡـفَتۡـحِ میں ادخال الف اور ذَاتُ الۡـكَسۡـرِ میں ادخال اور عدم ادخال دووجوہ ہیں اور ذَاتُ الضَّمّ میں ہشام، بصری کیلئے ادخال اور عدم ادخال دونوں وجوہ ہیں ،اور قالون کیلئے صرف ادخال ہے اور باقیین کیلئے تینوں قسموں میں عدم ادخال ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ قالون کیلئے تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال الف اور ورش کیلئے ذَاتُ الۡـفَتۡحِ میں ابدال اور تسہیل دووجوہ اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ وَالضَّمّ میں صرف تسہیل ہے،اور بصری کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ وَالۡكَسۡرِ میں تسہیل مع ادخال الف اور ذَاتُ الـضَّمّ میں تسہیل مع ادخال اور عدم ادخال دونوں وجوہ ہیں،اور ہشام کیلئے ذَاتُ الۡـفَتۡحِ میں تسہیل مع ادخال اور تحقیق مع ادخال دونوں وجوہ اور ذَاتُ الۡـكَسۡرِ وَالضَّمّ میں تحقیق مع ادخال اور تحقیق بغیر ادخال دونوں وجوہ ہیں،اور باقیین کیلئے تینوں قسموں میں صرف تحقیق بغیر ادخال ہے۔

ناظم نے آخری شعر میں لفظ [اَئِـمَّةً] کو بیان فرمایا جو قرآن میں پانچ جگہ آیا ہے، کہ نافع ،مکی بصری لفظ [اَئِـمَّةً] کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بلا ادخال کرتے ہیں اور ہشام ہمزہ ثانیہ میں تحقیق بلا ادخال اور تحقیق مع الا دخال دونوں وجوہ پڑھتے ہیں اور باقیین کیلئے تحقیق بلا ادخال ہے۔

ءَ آمَـنۡتُـم اَخۡبِرۡ طِـبۡ وَإِنَّكَ لَأَنۡـتَ أُدۡ 24 ءَأَنۡ كَانَ فِدۡ وَاسۡأَلۡ مَعَ اذۡهَبۡتُمۡ إِذۡ حَلَا

قولہ:......﴿ءَاٰمَنۡتُم اَخۡبِرۡ طِبۡ﴾

یہاں سے ناظمؒ ہمزہ استفہام کا قاعدہ بیان فرمارہے ہیں کہ رویس نے اصل کے خلاف لفظ [ءَ اٰمَنۡتُمۡ] کو ہمزہ استفہام کے حذف سے یعنی اخبار سے [اٰمَـــنۡتُـمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ استفہام اور ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے [ءَ اٰمَـنۡتُـمۡ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر، روح اور خلف نے اصل کے موافق ہمزہ استفہام کے اثبات سے پڑھا ہے، البتہ ابوجعفر کیلئے اصل کے موافق ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور خلف کیلئے تحقیق ہے، (کیونکہ امام نافع نے [ءَ اٰمَـنۡتُمۡ] کو ہمزہ استفہام اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور امام حمزہ نے ہمزہ استفہام اور ہمزہ ثانیہ کو تحقیق سے پڑھا تھا) اور روح کیلئے تحقیق اصل کے خلاف ہے، جیسا کہ ماقبل پہلے شعر کے [لِثَـانِيۡهِـمَـا حَـقٌّ يَمِيۡنٌ] میں گزرا۔

لہٰذا رویس کیلئے صرف اخبار یعنی ایک ہمزہ سے، ابوجعفر کیلئے استفہام اور ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بلا ادخال، روح کیلئے استفہام اور ہمزہ ثانیہ میں تحقیق بلا ادخال، اور امام خلف کیلئے استفہام اور تحقیق بلا ادخال ہے۔ نیز یادرہے کہ [ءَ اٰمَـــنۡتُـــمۡ]، [ءَ اٰلِهَتُنَا] میں ادخال الف کسی بھی قاری کیلئے نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَطٰـهٗ وَفِي الۡاَعۡرَافِ وَالشُّعَرَاءِ بِهَا	۱۸۹	ءَاٰمَنۡتُمۡ لِلۡكُلِّ ثَالِثًا اُبۡدِلَا
وَحَقَّقَ ثَانٍ صُحۡبَةٌ وَلِقُنۡبُلٍ	۱۹۰	بِاِسۡقَاطِهِ الۡاُولٰى بِطٰهٗ تُقُبِّلَا
وَفِي كُلِّهَا حَفۡصٌ وَاَبۡدَلَ قُنۡبُلٌ	۱۹۱	فِي الۡاَعۡرَافِ مِنۡهَا الۡوَاوَوَالۡمُلۡكِ مُوۡصِلَا
وَلَامَدَّبَيۡنَ الۡهَمۡزَتَيۡنِ هُنَا	۱۹۴	وَلَابِحَيۡثُ ثَلَاثٌ يَتَّفِقۡنَ تَنَزُّلَا

پہلے تین اشعار میں ناظم نے [ءَ اٰمَنۡتُمۡ] کے بارے میں فرمایا کہ [ءَ اٰمَنۡتُمۡ] جوسورۂ طٰہٰ ،اعراف اور شعراء میں آیا ہوا ہے،اصل کے لحاظ سے تین ہمزہ تھے،یعنی [ءَ ءَ اُمَنۡتُمۡ] تھا، پہلے دونوں پرفتحہ تھا اور تیسرا ساکن تھا،ان میں سے تیسرے کوسب الف سے بدلتے ہیں،اور باقی دو میں اختلاف ہے اور اس میں چار مذہب ہیں :۔[۱] شعبہ ،حمزہ ،کسائی کیلئے تینوں جگہ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔ [۲] نافع ،بزی،ابوعمروبصری ،ابن عامر شامی کیلئے دوہمزہ اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلاادخال۔[۳] حفص کیلئے تینوں جگہ ایک ہمزہ [اٰمَنۡتُمۡ]۔[۴] قنبل کیلئے طٰہٰ میں حفص کی طرح ایک ہمزہ سے اور شعراء میں بزی وغیرہ کی طرح دوہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال اور اعراف میں [فِرۡعَوۡنُ] کے ساتھ ملاکر پڑھنے کی صورت میں تو پہلے ہمزہ کا فتحہ والے واو سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال یعنی [فِرۡعَوۡنُ وَاٰمَنۡتُمۡ] اور [فِرۡعَوۡنُ] سے جدا کر کے ابتداء یا اعادہ کرنے کی صورت میں بزی کی طرح پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔

اور سورۂ ملک میں لفظ [ءَ اَمِنۡتُمۡ] میں چھ قراءتیں ہیں:۔[۱] قالون اور ابوعمرو بصری،ہشام کیلئے دوسرے کی تسہیل مع ادخال۔ [۲] ہشام کیلئے دوسری وجہ میں دونوں کی تحقیق مع ادخال۔[۳] ورش اور بزی کیلئے دوسرے کی تسہیل بلاادخال [۴] ورش کیلئے دوسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال صرف قصر کے ساتھ [اٰمِنۡتُمۡ]۔[۵] قنبل کیلئے [وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ] کے ساتھ ملاکر پڑھنے کی صورت میں پہلے ہمزہ کا فتحہ والے واو سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال [وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُوَاَمِنۡتُمۡ]۔اور [ءَ اَمِنۡتُمۡ] سے ابتدا کرنے کی صورت میں بزی کی طرح اول کی تحقیق اور ثانی کی تسہیل بلاادخال۔[۶] باقی ساڑھے تین قراء یعنی ابن ذکوان اور کوفیین کیلئے دونوں کی تحقیق بلاادخال۔

آخری شعر میں ناظم نے فرمایا کہ ادخال الف ایسے کلمات میں نہیں ہوگا جن میں اصل کے اعتبار سے تین ہمزہ جمع ہوں،اور وہ [ءَ اٰمَنۡتُمۡ] [اعراف،طٰہٰ ،شعراء]،[ءَ اٰلِهَتُنَا] [زخرف] ہے۔

قولہ:......﴿ وَإِنَّكَ لَأَنتَ أُذُ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (ءَ اِنَّکَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ)[۹۰] کوابن کثیر مکی کی طرح اخبار سے یعنی ایک ہمزہ سے (اِنَّکَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ) پڑھا ہے،اور یہ اخبار ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام نافع نے ہمزہ استفہام سے [ءَ اِنَّکَ] پڑھا تھا)اور باقی یعقوب وخلف نے اپنی اصل کے موافق ہمزہ استفہام سے [ءَ اِنَّکَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ استفہام سے [ءَ اِنَّکَ] پڑھا تھا) باقی رویس کے لئے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل

بلاادخال اور روح وخلف کیلئے تحقیق ہے۔جیسا کہ ماقبل گزرا۔نیز یادرہے،کہ یہی کلمہ سورۂ ھود میں بھی آیا ہوا ہے،جوکہ باتفاق قراءعشرہ اخبار سے پڑھا گیاہے،اس لئے ناظم نے اطلاق سے کام لیا۔

قال الشاطبیؒ:.......

---------------------------وَرُدُ	۷۸۱	بِـــالِإخۡبَـــارِ فِـــيۡ قَـــالُـوۡا اَئِـنَّکَ دَغۡـفَلاَ

(ءَ اِنَّکَ لَاَنۡتَ یُوۡسَفُ)میں لفظ[ءَ اِنَّکَ]کومکی نے ایک ہمزہ سے(اِنَّکَ لَاَنۡتَ یُوۡسَفُ)اور باقیین نے دوہمزوں سے(ءَ اِنَّکَ لَاَنۡتَ یُوۡسَفُ)پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ءَأَنۡ کَانَ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(ءَ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیۡنَ)[القلم:۱۴]میں لفظ[ءَ اَنۡ کَانَ]کواخبار سے یعنی ایک ہمزہ سے[اَنۡ کَـــانَ]پڑھا ہے،اور یہ اخبار بھی ماقبل پرعطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ استفہام سے[ءَ اَنۡ کَـــانَ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے ہمزہ استفہام سے[ءَ اَنۡ کَانَ]پڑھا ہے،جیسا کہ آگے خود آرہا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاسۡأَلۡ مَعَ اذۡهَبۡتُمُ اِذۡ حَلاَ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے اصل کے خلاف(اَنۡ کَـــانَ)[القلم:۱۴]اور(اَذۡهَبۡتُـمۡ)[احقاف:۲۰]دونوں کوہمزہ استفہام سے یعنی دوہمزوں سے(ءَ اَنۡ کَـــانَ)اور(ءَ اَذۡهَبۡتُـمۡ)پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے دونوں کلموں کواخبار سے یعنی ہمزہ واحدہ سے(اَنۡ کَـــانَ)اور(اَذۡهَبۡتُـمۡ)پڑھا تھا)اورخلف نے[اَنۡ کَـــانَ]کی طرح[اَذۡهَبۡتُـمۡ]کوبھی اخبار سے پڑھا ہے،البتہ[اَنۡ کَانَ]میں اصل کے خلاف اور[اَذۡهَبۡتُمۡ]میں اصل کے موافق ہیں،(کیونکہ امام حمزہ نے(ءَ اَنۡ کَانَ)کو ہمزہ استفہام یعنی دوہمزوں سے اور(اَذۡهَبۡتُـمۡ)کواخبار سے یعنی ایک ہمزہ سے پڑھا تھا)پھر ابوجعفر کیلئے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال الف اور رویس کیلئے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بلاادخال اور روح کیلئے تحقیق بلاادخال ہے،جیسا کہ ماقبل گزرا ہے۔لہٰذا ابوجعفر ویعقوب کیلئے دونوں کلمیں ہمزہ استفہام سے اورخلف کیلئے دونوں اخبار سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيۡ نُـوۡنَ فِـيۡ اَنۡ کَـانَ شَفَّعَ حَـمۡـزَةٌ	۱۸۷	وَشُـعۡبَةُ اَیۡـضًـــاوَالـدِّمَشۡـقِـيۡ مُسَهِّلاَ
وَهَـمۡـزَةُ اَذۡهَبۡتُـمۡ فِـيۡ الۡاَحۡـقَـافِ شُفِّعَتۡ	۱۸۶	بِـاُخۡرٰی کَـمَـا دَامَـتۡ وِصَـالًا مُـوَصَّلاَ

سورۂ قلم میں لفظ[اَنۡ کَـانَ]کوحمزہ،شعبہ اورابن عامر شامی نے ہمزہ استفہام سے یعنی دوہمزوں سے[ءَ اَنۡ کَـانَ] پڑھا ہے،پھر حمزہ،شعبہ کیلئے دوسرے ہمزہ کی تحقیق اور ابن عامر کیلئے تسہیل ہے،اور باقی ساڑھے چار کیلئے ایک ہمزہ ہے،پس اس میں چار قراءتیں ہیں[۱] شعبہ،حمزہ کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔[۲]ہشام کیلئے دوسرے کی تسہیل مع ادخال [۳]ابن ذکوان کیلئے تسہیل بلاادخال[۴]باقیین کیلئے ایک ہمزہ اوراس کی تحقیق سے[اَنۡ کَانَ]ہے۔اور(اَذۡهَبۡتُمۡ)[احقاف:۲۰] کوابن کثیر مکی اورابن عامر شامی نے ہمزہ استفہام سے یعنی دوہمزوں سے(ءَ اَذۡهَبۡتُـمۡ)پڑھا ہے،اور باقی پانچ قراء نے اخبار

سے یعنی ہمزہ واحدہ سے (اَذْهَبْتُمْ) پڑھا ہے، پس اس میں پانچ قراءتیں ہیں: [۱] ابن کثیر مکی کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال ۔[۲][۳] ہشام کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل مع ادخال اور تحقیق مع ادخال [۴] ابن ذکوان کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تحقیق بلا ادخال۔[۵] باقی پانچ کیلئے ایک ہمزہ اور اس کی تحقیق سے ہے۔

وَأَخْبِرْ فِي الْأُولَى إِنْ تَكَرَّرَا إِذَا سِوَى 25 إِذَا وَقَعَتْ مَعْ أَوَّلِ الذِّبْحِ فَاسْأَلَا

قوله: ......﴿وَأَخْبِرْ فِي الْأُولَى إِنْ تَكَرَّرَا إِذَا....﴾

یہاں سے ناظم نے استفہام مکرر کا قاعدہ بیان فرمایا اور استفہام مکرر کا مطلب یہ ہے کہ قریب قریب دو دو ہمزہ آرہے ہوں، یعنی اگر ایک جگہ پر دو ہمزوں والا کلمہ آیا ہوا ہے، اور اس کے بعد دوبارہ دو ہمزوں والا کلمہ آجائے خواہ ایک آیت میں ہو جیسے [ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًاءَ اِنَّا][الرعد:۵] یا دو آیتوں میں ہو، جیسے [يَقُوْلُوْنَ ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ءَ اِذَا كُنَّا عِظٰمًا نَّخِرَةً][النازعات:۱۰،۱۱] تو یہ استفہام مکرر کہلاتا ہے، اور یہ قرآن میں گیارہ جگہ ہے، جو نو سورتوں میں ہے:

[۱][ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًاءَ اِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ][الرعد:۵][۲][۳][ءَ اِذَا كُنَّا عِظٰمًا وَّرُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ][الاسراء:۴۹][۴][ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ][مؤمنون:۸۲][۵][ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَاءَ اِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ][نمل:۶۷][۶][اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۔۔ءَ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ][عنکبوت:۲۸،۲۹][۷][وَقَالُوْا ءَ اِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَ اِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ][سجدہ:۱۰][۸][ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ][صافات:۱۶][۹][ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًاءَ اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ][صافات:۵۳][۱۰][ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ][واقعہ:۴۷][۱۱][يَقُوْلُوْنَ ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ءَ اِذَا كُنَّا عِظٰمًا نَّخِرَةً][نازعات:۱۰،۱۱]

اس شعر میں ناظم نے استفہام مکرر میں ابو جعفرؒ کا قاعدہ بیان فرمایا کہ ابو جعفر نے استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں سورۂ واقعہ اور صافات کے پہلے والے کے علاوہ باقی نو میں پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو ایک ہمزہ سے اور دوسرے کلمہ کو دو ہمزوں سے پڑھا ہے، مثلاً [اِذَا كُنَّا تُرٰبًاءَ اِنَّا] اور سورۂ واقعہ اور سورۂ صافات کے پہلے والے کو برعکس یعنی پہلے کلمہ کے استفہام سے اور دوسرے کلمہ کے اخبار سے پڑھا ہے، یعنی [ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ][واقعہ، صافات:۴۷،۱۶] اور سورۂ صافات کے ساتھ [اَوَّلُ] کی قید احترازی ہے، اس سے دوسرا والا [ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًاءَ اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ] کو نکالنا مقصود ہے، جس کو ابو جعفر نے پہلے کلمہ کے اخبار سے اور دوسرے کلمہ کے استفہام سے پڑھا ہے۔

لہٰذا استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں سے نو میں ابو جعفر نے پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے، اور دو جگہ [واقعہ، صافات کے پہلے والے] میں پہلے کلمہ کو استفہام سے اور دوسرے کو اخبار سے پڑھا ہے۔

استفہام مکرر کے باب میں ابو جعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، البتہ سورۂ صافات کے پہلے موقعہ پر، سورۂ واقعہ، سورۂ نمل اور عنکبوت میں اصل کے موافق رہے، (کیونکہ امام نافع نے سورۂ نمل اور عنکبوت کے علاوہ ہر جگہ پر پہلے کلمہ کو استفہام سے اور دوسرے کو اخبار سے جبکہ سورۂ نمل اور عنکبوت میں پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کو استفہام سے پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ ہمزتین فی کلمۃ میں ابوجعفر کا جو تسہیل مع الادخال کا مذہب ہے، استفہام پڑھنے کی صورت میں اس اصول کی پابندی ضرور کرنا ہوگی۔

وَفِى الثَّانِ أَخۡبِرۡ حُطۡ سِوَى الۡعَنۡكَبُ اعۡكِسَا 26 وَفِى النَّمۡلِ الاسۡتِفۡهَامُ حُمۡ فِيۡهِمَا كِلَا

قولہ:......﴿وَفِى الثَّانِ أَخۡبِرۡ حُطۡ﴾

اس شعر میں ناظم نے استفہام مکرر میں یعقوب کا قاعدہ بیان فرمایا کہ یعقوب نے استفہام مکرر میں دوسرے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے، تو لازماً پہلا کلمہ استفہام سے ہوگا ہے، کیونکہ دونوں کلموں میں اخبار کسی بھی قاری کیلئے نہیں، البتہ دونوں کلموں میں استفہام ہوسکتا ہے، تو جب ناظم نے دوسرے کلمہ میں اخبار ذکر کر دیا تو خود بخود پہلے کلمہ میں استفہام عدم بیان سے نکلا۔

قولہ:......﴿سِوَى الۡعَنۡكَبُ اعۡكِسَا وَفِى النَّمۡلِ الاسۡتِفۡهَامُ حُمۡ فِيۡهِمَا كِلَا﴾

اوپر ناظم نے یعقوب کا استفہام مکرر میں عام مذہب بیان کیا کہ یعقوب کیلئے استفہام مکرر میں ہر جگہ پہلے کلمہ میں استفہام اور دوسرے میں اخبار ہے، اب یہاں سے ان کے لئے عام مذہب سے مستثنیٰ مقامات کو ذکر فرما رہے ہیں کہ یعقوب نے سورۂ عنکبوت اور سورۂ نمل میں استفہام مکرر کو اپنے عام مذہب کے برعکس پڑھا ہے یعنی سورۂ عنکبوت میں پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کو استفہام سے [اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۔۔۔ءَ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ] اور سورۂ نمل میں دونوں کلموں کو استفہام سے [ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَ اِنَّا لَمُخۡرَجُوۡنَ] پڑھا ہے۔

استفہام مکرر کے باب میں یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، البتہ سورۂ نمل میں اصل کے موافق رہے (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں دونوں جگہ استفہام پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ رویس کیلئے تسہیل بلا ادخال اور روح کیلئے تحقیق بلا ادخال ہے۔

ناظمؒ نے خلف کی قراءت سے سکوت فرمایا، جس سے معلوم ہوا کہ وہ پورے استفہام مکرر کے باب میں اصل کے موافق پڑھتے ہیں یعنی دونوں مواقع میں دو ہمزہ پڑھتے ہیں (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہر جگہ استفہام مکرر میں دونوں مواقع میں دو ہمزہ پڑھے تھے)

قال الشاطبیؒ:......

وَ مَا كُرِّرَا سْتِفْهَامُهُ نَحْوُ اَئِذَا	۷۸۹	اَئِنَّا فَذُو ا سْتِفْهَامِ الْكُلُّ اَوَّلَا
سِوٰى نَافِعٍ فِي النَّمْلِ وَالشَّامِ مُخْبِرٌ	۷۹۰	سِوَى النَّازِعَاتِ مَعْ اِذَا وَقَعَتْ وِلَا
وَدُوْنَ عِنَادٍ عَمَّ فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُخْبِرًا	۷۹۱	وَهُوَفِي الثَّانِيْ اَتَي رَاشِدًاوَلَا
سِوَى الْعَنْكَبُوْتِ وَهُوَفِي النَّمْلِ كُنْ رِضًا	۷۹۲	وَزَادَاهُ نُوْنًا اِنَّنَا عَنْهُمَا اعْتَلَا
وَعَمَّ رِضًا فِي النَّازِعَاتِ وَهُمْ عَلٰى	۷۹۳	اُصُوْلِهِمْ وَامْدُدْ لِوَى حَافِظٍ بَلَا

ناظم ان اشعار میں فرماتے ہیں کہ تمام وہ مواقع جن میں استفہام مکرر ہو جیسے [ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًاءَ اِنَّا] میں [ءَ اِذَا] اور [ءَ اِنَّا] استفہام مکرر ہے، یہ پورے قرآن میں گیارہ جگہ آیا ہے، اور اس میں اختلاف کی نوعیت کچھ یوں ہے کہ تمام قراء سبعہ میں

نافع ،مکی ، بصری ، عاصم ،حمزہ ،اور کسائی نے استفہام مکرر میں ہر جگہ پہلے کلمہ کواستفہام سے یعنی دو ہمزہ سے پڑھا ہے ،البتہ نافع نے سورۂ نمل اور سورۂ عنکبوت میں پہلے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے،اور سورۂ عنکبوت میں نافع کے ساتھ مکی اور حفص بھی شامل ہیں ،اور دوسرے کلمہ کو مکی ، بصری ، عاصم ،حمزہ نے ہر جگہ استفہام سے پڑھا ہے،اور نافع ،کسائی نے ہر جگہ دوسرے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے،البتہ سورۂ نمل اور عنکبوت میں نافع نے دوسرے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے،اور سورۂ عنکبوت میں نافع کے ساتھ کسائی بھی شامل ہیں۔باقی شامی نے ہر جگہ پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کو استفہام سے پڑھا ہے،البتہ تین جگہیں ان کیلئے مستثنیٰ ہیں ،سورۂ نزعٰت ، واقعہ اور نمل میں شامی نے پہلے کلمہ کو استفہام سے اور دوسرے کو اخبار سے پڑھا ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ نافع اور کسائی کیلئے ہر جگہ پہلا کلمہ استفہام سے اور دوسرا کلمہ اخبار سے ہے،البتہ نافع کیلئے سورۂ نمل اور عنکبوت میں پہلا اخبار سے اور دوسرا استفہام سے اور کسائی کیلئے صرف سورۂ عنکبوت میں دونوں جگہ استفہام سے اور باقی مواقع میں پہلا استفہام اور دوسرا اخبار سے ہے۔اور ابن عامر شامی کیلئے ہر جگہ پہلا کلمہ اخبار سے اور دوسرا استفہام سے ہے ،البتہ سورۂ نمل اور نازعات میں پہلا استفہام سے اور دوسرا اخبار سے اور سورۂ واقعہ میں دونوں استفہام سے ہیں۔اور باقی بصری ،شعبہ،حمزہ ،مکی اور حفص کیلئے ہر جگہ دونوں استفہام سے ہیں،البتہ مکی اور حفص کیلئے سورۂ عنکبوت میں پہلا کلمہ اخبار سے اور دوسرا کلمہ استفہام سے ہے،اور باقی مواقع میں دونوں استفہام سے ہیں۔

﴿اَلْهَمْزَتَانِ مِنْ كِلْمَتَيْنِ﴾

اگر دو کلموں میں دو ہمزہ قطعی اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ پہلے کلمہ کے آخر میں اور دوسرا ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو،اور دونوں کی حرکت یکساں ہوں تو اس کو متفقتین کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں:[۱] دونوں مفتوح ہو، جیسے [جَآءَ اَجَلُهُمْ][۲] دونوں مکسور ہو، جیسے [هٰٓؤُلَآءِ اِنْ][۳] دونوں مضموم ہو، جیسے [اَوْلِيَآءُ اُولٰئِكَ]

اور اگر دونوں کی حرکت مختلف ہو تو اس کو مختلفتین کہتے ہیں،اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:[۱] پہلا مفتوح اور دوسرا مکسور،مثلا:[تَفِيْٓءَ اِلٰى][۲] پہلا مفتوح اور دوسرا مضموم،مثلا:[جَآءَ اُمَّةً][۳] پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح،مثلا: [اَلْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ][۴] پہلا مکسور اور دوسرا مفتوح،مثلا:[مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً][۵] پہلا مضموم اور دوسرا مکسور،مثلا:[يَشَآءُ اِلٰى]

ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام ابوعمرو بصری نے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کو حذف کر کے اس سے پہلے والے حرف مد کو قصر اور مد سے پڑھا ہے،اور قالون نے مفتوحتین میں امام ابوعمرو بصری کی طرح پہلے ہمزہ کو حذف کر کے قصر و مد سے پڑھا ہے،اور مکسورتین میں یاء کی طرح اور مضمومتین میں واو کی طرح پہلے ہمزہ کو تسہیل سے پڑھا ہے،اور تسہیل کی صورت میں ہمزہ سے پہلے والے مدہ میں پہلے مد اور پھر قصر ہوگا۔اور ورش کیلئے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور خالص حرف مد سے ابدال دونوں وجوہ ہیں۔اور مختلفتین میں امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے پہلی قسم میں تسہیل بالیاء اور دوسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالواو، تیسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالواو، چوتھی قسم میں

ابدال بالیاء، اور پانچویں قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ابدال بالواو دونوں وجوہ ہیں، اورامام حمزہ کیلئے ہمزتین فی کلمتین کے پورے باب میں تحقیق ہے۔

نیز یادرہے کہ تسہیل یا ابدال صرف وصل میں ہوتا ہے، پس اگر پہلے ہمزہ پر وقف کردیں تو پھر دونوں ہمزوں کی تحقیق ہوگی، البتہ امام حمزہ وقفاً تخفیف کرتے ہیں، جن کا بیان کرنا یہاں مقصود نہیں ہے۔

وَحَالَ اتِّفَاقٍ سَهِّلِ الثَّانِ اِذْ طَرَا 27 وَحَقِّقْهُمَا كَالإِخْتِلافِ يَعِيْ وِلَا

قوله:……﴿وَحَالَ اتِّفَاقٍ سَهِّلِ الثَّانِ اِذْ طَرَا﴾

ابوجعفراوررویس نے اصل کے خلاف ہمزتین فی کلمتین میں متفقتین کی تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے پڑھاہے۔ نیز یادرہے کہ تسہیل یاابدال صرف وصل میں ہوتاہے، پس اگرپہلے ہمزہ پروقف کردیں توپھرتینوں ائمہ کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق ہوگی۔

قال الشاطبیؒ:……

وَاَسۡقَطَ الۡاُوۡلٰى فِي اتِّفَاقِهِمَا مَعًا	۲۰۲	اِذَا كَانَتَا مِنۡ كِلۡمَتَيۡنِ فَتَى الۡعُلَا
كَجَآ اَمۡرُنَا مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ اَوۡلِيَآءُ	۲۰۳	اُولٰٓئِكَ اَنۡوَاعُ اتِّفَاقٍ تَجَمَّلَا
وَقَالُوۡنُ وَالۡبَزِّيُّ فِي الۡفَتۡحِ وَافَقَا	۲۰۴	وَفِي غَيۡرِهٖ كَالۡيَا وَكَالۡوَاوِ سَهَّلَا
وَبِالسُّوۡءِ اِلَّا اَبۡدَلَا ثُمَّ اَدۡغَمَا	۲۰۵	وَفِيۡهِ خِلَافٌ عَنۡهُمَا لَيۡسَ مُقۡفَلَا
وَالۡاُخۡرٰى كَمَدٍّ عِنۡدَ وَرۡشٍ وَّقُنۡبُلٍ	۲۰۶	وَقَدۡ قِيۡلَ مَحۡضُ الۡمَدِّ عَنۡهَا تَبَدَّلَا
وَفِيۡ هٰٓؤُلَآ اِنۡ وَالۡبِغَا اِنۡ لِوَرۡشِهِمۡ	۲۰۷	بِيَآءٍ خَفِيۡفِ الۡكَسۡرِ بَعۡضُهُمۡ تَلَا

جب دوہمزہ قطعی دوکلموں میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ہمزہ کلمہ اُولیٰ کے آخرمیں اوردوسراہمزہ کلمہ ثانیہ کے شروع میں ہو، اوردونوں کی حرکت یکساں ہوں تو اس کو متفقتین کہتے ہیں اوراس کی تین قسمیں ہیں: [۱] دونوں مفتوح ہو، جیسے [جَآءَ اَجَلُهُمۡ] [۲] دونوں مکسور ہو، جیسے [هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ] [۳] دونوں مضموم ہو، جیسے [اَوۡلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ]

ناظمؒ نے ان اشعار میں پہلے متفقتین کو بیان فرمایا، کہ ابوعمروبصری نے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کو ساقط کیا ہے، جس کی وجہ سے مد منفصل بن جاتی ہے، اوراس میں قصر ومد ہوگا اور قالون، بزی نے مفتوحتین میں بصری کی طرح پہلے ہمزہ کو حذف کرکے قصر ومد سے پڑھاہے، اور مکسورتین میں یاء کی طرح اور مضمومتین میں واو کی طرح پہلے ہمزہ کی تسہیل سے پڑھاہے، اور تسہیل کی صورت میں ہمزہ سے پہلے والے مدہ میں پہلے مد اور پھر قصر ہوگا۔ اور ورش، قنبل کیلئے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کی تحقیق اوردوسرے ہمزہ کی تسہیل اور خالص حرف مد سے ابدال دونوں وجوہ ہیں، البتہ [بِالسُّوۡءِ اِلَّا]، [عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ] میں ورش کے لئے تین وجوہ ہیں: [۱] تسہیل [۲] یاء مدہ سے ابدال [۳] یاء مکسور سے ابدال اور قنبل کیلئے تسہیل اور یاء مدہ سے ابدال دووجوہ ہیں، اور باقی شامی، کوفیین نے متفقتین کی تین صورتوں میں دونوں ہمزوں کو تحقیق سے

پڑھا ہے، البتہ ہشام، حمزہ کیلئے وقفاً تخفیف ہوگی۔

قولہ:......﴿وَحَقِّقُهُمَا كَالإِخُتِلافِ يَعِيۡ وِلا﴾

روح نے اصل کے خلاف مختلفتین کی طرح متفقتین میں بھی تحقیق سے پڑھا ہے، یعنی جس طرح مختلفتین میں روح نے تحقیق سے پڑھا ہے، اسی طرح متفقتین میں بھی تحقیق سے پڑھا ہے، باقی خلف نے اصل کے موافق روح کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے وصلاً ہمزتین فی کلمتین کے پورے باب میں تحقیق پڑھا تھا)

ناظم نے ابوجعفر اور رویس کے لئے متفقتین کا اختلاف تو بیان فرمایا، مگر مختلفتین سے سکوت اختیار کیا ہے، کیونکہ ابوجعفر اور رویس مختلفتین کی پانچوں قسموں میں اصل کے موافق ہیں، یعنی پہلی اور دوسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل، تیسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالواو، چوتھی قسم میں ابدال بالیاء سے اور پانچویں قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ابدال بالواو دونوں وجوہ سے پڑھتے ہیں۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ ہمزتین فی کلمتین میں متفقتین کی تینوں قسموں کو ابوجعفر اور رویس نے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل سے اور روح وخلف نے تحقیق سے پڑھا ہے، اور مختلفتین کی پانچوں قسموں کو ابوجعفر ورویس نے اصل کے موافق اور روح وخلف نے تحقیق سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتَسۡهِيۡلُ الۡاُخۡرٰى فِي اخۡتِلاَ فِهِمَا سَمَا	۲۰۹	تَفِيۡٓ ءَاِلٰى مَعۡ جَآءَ اُمَّةً اُنۡزِلاَ
نَشَآءُ اَصَبۡنَا وَ السَّمَآءِ اَوِئۡتِنَ	۲۱۰	فَنَوۡعَانِ قُلۡ كَالۡيَاءِ وَكَالۡوَاوِ سُهِّلاَ
وَنَوۡعَانِ مِنۡهَا اُبۡدِلاَ مِنۡهُمَا وَقُلۡ	۲۱۱	يَشَآءُ اِلٰى كَالۡيَاءِ اَقۡيَسُ مَعۡدِلاَ
وَعَنۡ اَكۡثَرِالۡقُرَّاءِ تُبۡدِلُ وَاوَهَا	۲۱۲	وَكُلٌّ بِهَمۡزِ الۡكُلِّ يَبۡدَا مُفَصَّلاَ

اگر دو ہمزہ قطعی دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ پہلے کلمہ کے آخر میں اور دوسرا ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوں اور دونوں ہمزوں کی حرکت مختلف ہو تو اس کو مختلفتین کہتے ہیں، اور اس کی پانچ قسمیں ہیں: [۱] پہلا مفتوح اور دوسرا مکسور، مثلاً: [تَفِيۡٓ ءَ اِلٰى] [۲] پہلا مفتوح اور دوسرا مضموم، مثلاً: [جَآءَ اُمَّةً] [۳] پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح، مثلاً: [اَلۡمَلاُ اَفۡتُوۡنِيۡ] [۴] پہلا مکسور اور دوسرا مفتوح، مثلاً: [مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ئۡتِنَا] [۵] پہلا مضموم اور دوسرا مکسور، مثلاً: [يَشَآءُ اِلٰى]

ناظم نے ان اشعار میں ہمزتین فی کلمتین میں مختلفتین کی پانچ قسموں میں قراءِ سبعہ کا اختلاف بیان فرمایا، کہ نافع، ابن کثیر مکی اور ابوعمرو بصری نے پہلی قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالیاء، دوسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالواو سے پڑھا ہے، (ناظم کے کلام [فَنَوۡعَانِ قُلۡ] سے یہی دو قسمیں مراد ہیں) اور ان تینوں نے تیسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالواو، جیسے [اَلۡمَلاُ وَفۡتُوۡنِيۡ] اور چوتھی قسم میں ابدال بالیاء سے [مِنَ السَّمَآءِ يَوا ئۡتِنَا] پڑھا ہے، اور [نَوۡعَانِ مِنۡهَا اُبۡدِلاَ] سے یہی دو قسمیں مراد ہیں۔ اور انہیں کیلئے پانچویں قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالیاء اور ابدال بالواو [يَشَآءُ وِلٰى] دونوں وجوہ ہیں، اور باقیین نے متفقتین کی طرح مختلفتین کو بھی تحقیق سے پڑھا ہے، البتہ ہشام، حمزہ کیلئے وقفاً تخفیف ہوگی۔

ناظم نے آخر میں فرمایا کہ یہ تغیرات اس وقت ہیں، جب ہمزتین کو ملا کر پڑھا جائے اور اگر پہلے ہمزہ پر وقف کر کے

دوسرے سے ابتداء کی جائے، تو پھر کسی کیلئے بھی تغیر نہیں، سب ہی کیلئے ہمزہ محققہ پڑھا جائے گا۔

﴿اَلۡهَمۡزُ الۡمُفۡرَدُ﴾

ہمزہ مفردہ سے وہ ہمزہ مراد ہے، جس کے ساتھ دوسرا ہمزہ نہ ہو، یعنی اکیلا ہمزہ ہو، اور اس باب میں صرف ہمزہ کے ابدال کا بیان ہوگا، اور ایسا ہمزہ کبھی ساکن بھی ہوتا ہے اور کبھی متحرک، اور حرکت والے ہمزہ سے پہلا حرف کبھی متحرک ہوتا ہے اور کبھی ساکن، پس ہمزہ کی کل تین قسمیں ہوگئیں: [۱] ساکنہ [۲] وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو [۳] وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔

ہمزہ ساکنہ کے بارے میں ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام نافع کے راوی ورش نے صرف اُس ہمزہ ساکنہ کا ابدال کیا ہے، جو فاء کلمہ میں ہو، البتہ مادہ [اِیْـوَاء] کے مشتقات ورش کیلئے ابدال سے مستثنیٰ ہیں، اور امام ابوعمرو بصری کے راوی سوسی نے ہر ہمزہ ساکنہ کا ابدال کیا ہے، خواہ فاء کلمہ میں ہو، یا عین کلمہ میں یا لام کلمہ میں ہو، البتہ پانچ قسم کے ہمزہ ساکنہ سوسی کے لئے ابدال سے مستثنیٰ ہیں، [۱] وہ ہمزہ ساکنہ جس کا سکون جزم کی وجہ سے ہو، جیسے [تَسُؤْ، يَشَأْ، يُهَيِّئْ، نَنۡسَأْهَا، يُنَبَّأْ] [۲] وہ کلمات جن میں ہمزہ کا سکون صیغہ امر ہونے کی بناء پر ہو، جیسے [هَيِّئْ، نَبِّئْ، اَرْجِئْهُ، اِقْرَأْ، اَنۡبِئۡهُمۡ] [۳] وہ کلمات جن میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے، اور نہ کرنے سے خفیف رہتا ہے، جیسے [تُؤْوِيۡهِ، تُؤْوِیۡ] [۴] کلمہ [وَرِئۡيًا] [۵] کلمہ [مُؤْصَدَةٌ] باقی قالون، دوری بصری اور امام حمزہ نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، البتہ امام حمزہ نے ہمزہ ساکنہ کو صرف وقف میں ابدال سے پڑھا ہے۔

ہمزہ متحرکہ جس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو، اس کی چھ صورتیں ہیں: [۱] ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے [مُؤَجَّلاً] [۲] کسرہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے [فِئَةً] [۳] کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ جس کے بعد واو ہو، جیسے [مُسْتَهۡزِءُوۡنَ] [۴] کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ، جس کے بعد یاء ہو، جیسے [خٰطِئِيۡنَ] [۵] فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ، جس کے بعد واو ہو، جیسے [وَلَا يَطَئُوۡنَ] [۶] فتحہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، مثلا: [اَرَءَيۡتُمۡ]

اور وہ ہمزہ جو ساکن کے بعد متحرک ہو اس کی تین صورتیں ہیں: [۱] ہمزہ زاء ساکنہ کے بعد ہو، جیسے [جُزۡءًا] [۲] ہمزہ یاء ساکنہ کے بعد ہو، جیسے [كَهَيۡئَةِ] [۳] ہمزہ الف کے بعد ہو، جیسے [اِسۡرَآءِيۡلَ]

وَسَاكِنَهُ حَقِّقْ حِمَاهُ وَأَبْدِلَنْ ۞ 28 إِذًا غَيْرَ أَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ فَلا

قوله: ......﴿وَسَاكِنَهُ حَقِّقْ حِمَاهُ وَأَبْدِلَنْ إِذًا﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے ہمزہ ساکنہ کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، خواہ فاء کلمہ میں ہو یا عین کلمہ میں یا لام کلمہ میں ہو (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے ہر ہمزہ ساکنہ کا ابدال پڑھا تھا، البتہ پانچ قسمیں مستثنیٰ ہیں، جو اوپر مذکور ہیں) اور ابوجعفر نے مطلقاً ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو ابدال سے پڑھا ہے یعنی فتحہ کے بعد الف سے، کسرہ کے بعد یاء سے اور ضمہ کے بعد واو سے ابدال کیا، جیسے [يَالۡمُوۡنَ، هَيِّیۡ، تَسُوۡكُمۡ]، البتہ ان کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کی شرط یہ ہیں کہ ہمزہ کا سکون اصلی ہو، عارضی نہ ہو، کیونکہ عارضی سکون میں ابدال نہیں ہوگا، مثلا: [قَالَ الۡمَلَاُ] وقف میں ہمزہ کا ابدال نہیں ہوگا، کیونکہ ہمزہ پر وقف میں

سکون عارضی ہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے اور ورش نے صرف فاء کلمہ والے ہمزہ ساکنہ کو ابدال سے پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے موافق ہر ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، البتہ [اَلـذِّئۡـبُ][یوسف] کو اصل کے خلاف ابدال سے [اَلـذِّیۡـبُ] پڑھا ہے، جیسا کہ آگے آ رہا ہے (جبکہ امام حمزہ نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو وصل میں تحقیق سے اور وقف میں ابدال سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ تحقیق سے اور ابو جعفر کیلئے ابدال سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

اِذَا سَكَنَتۡ فَاءً مِّنَ الۡفِعۡلِ هَمۡزَةٌ	۲۱۴	فَوَرۡشٌ يُرِيۡهَا حَرۡفَ مَدٍّ مُبۡدِلاَ
سِوَى جُمۡلَةِ الۡاِيۡوَاءِ وَالۡوَاوُ عَنۡهُ اِنۡ	۲۱۵	تَفَتَّحَ اِثۡرَ الضَّمِّ نَحۡوُ مُؤَجَّلاَ
وَ يُبۡدَلُ لِلسُّوۡسِىۡ كُلُّ مُسَكَّنٍ	۲۱۶	مِنَ الۡهَمۡزِ مَدًّا غَيۡرَ مَجۡزُوۡمٍ اهۡمِلاَ

ناظم نے پہلے دو اشعار میں ورش کیلئے ہمزہ ساکنہ میں اصول بیان فرمایا کہ جب ہمزہ ساکنہ فعل یا ءشبہ فعل کے فاء کلمہ میں واقع ہو یعنی اصلی حروف کے اعتبار سے وہ فاء کلمہ میں واقع ہو تو ایسے ہمزہ ساکنہ کو ورش ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدلتے ہیں، یعنی فتحہ کے بعد الف مدہ سے، کسرہ کے بعد یاء مدہ سے اور ضمہ کے بعد واو مدہ سے، البتہ اس اصول سے مادہ [اِیۡوَاء] کے مشتقات ورش کیلئے ابدال سے مستثنیٰ ہیں، اور [وَالۡوَاوُ عَنۡهُ اِنۡ تَفَتَّحَ] سے ناظم نے ورش کیلئے ہمزہ متحرکہ مفتوح بعد الضم کا اصول بیان فرمایا کہ اگر فاء کلمہ میں ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہو، جیسے [مُـؤَجَّلاَ] تو اس ہمزہ کو ورش نے واو مفتوح کے ابدال سے پڑھا ہے، جیسے [مُوَجَّلاَ]

تیسرے شعر میں ناظم نے سوسی کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کا اصول بیان فرمایا کہ سوسی ہر ہمزہ ساکنہ کو حرف مد سے بدلتے ہیں، خواہ فاء کلمہ میں ہو، یا عین کلمہ میں یا لام کلمہ میں ہو، البتہ پانچ قسم کے ہمزہ ساکنہ سوسی کے لئے ابدال سے مستثنیٰ ہیں، [۱] وہ ہمزہ ساکنہ جس کا سکون جزم کی وجہ سے ہو، جیسے [تَسُـؤۡ، يَشَـأۡ، يُهَيِّـئۡ، نَنۡسَأۡهَا، يُنَبَّأۡ][۲] وہ کلمات جن میں ہمزہ کا سکون صیغہ امر ہونے کی بناء پر ہو، جیسے [هَيِّئۡ، نَبِّئۡ، اَرۡجِئۡـهُ، اِقۡرَأۡ، اَنۡبِئۡهُمۡ][۳] وہ کلمات جن میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے اور نہ کرنے سے خفیف رہتا ہے، جیسے [تُـؤۡيِهِ، تُؤۡوِیۡ][۴] کلمہ [وَرِئۡيًا][۵] کلمہ [مُـؤۡصَدَةٌ] جبکہ باقیین نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، البتہ حمزہ نے وقف میں ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرف مد کے ابدال سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿غَيۡرَ أَنۡبِئۡهُمۡ وَنَبِّئۡهُمۡ فَلاَ﴾

ماقبل ناظم نے ابو جعفر کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کا بیان فرمایا، اب یہاں سے ان کیلئے مستثنیٰ الفاظ کو بیان فرما رہے ہیں کہ ابو جعفر نے اصل کے موافق [اَنۡبِئۡهُمۡ][بقرہ:۳۳] اور [نَبِّـئۡهُمۡ][حجر:۵۱] کو ابدال کے بجائے تحقیق سے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع کے دونوں راویوں نے بھی ان دونوں لفظوں کو تحقیق سے پڑھا تھا) البتہ اس میں [نَبِّئۡنَا] اور [نَبَّاۡتُكُمَا][یوسف:۳۶،۳۷] شامل نہیں ہے، کیونکہ ان میں ابو جعفر کیلئے عام قاعدہ کے موافق ابدال ہے، اور باقی یعقوب و خلف نے اصل کے موافق [اَنۡبِئۡهُمۡ] اور [نَبِّئۡهُمۡ] کو تحقیق سے پڑھا ہے (کیونکہ امام ابو عمرو بصری کے دونوں راویوں نے حالین میں اور امام حمزہ نے وصلاً ان کو تحقیق

سے پڑھا تھا)۔

وَرِئْيًا فَأَدْغِمْهُ كَرُؤْيَا جَمِيْعِهِ 29 وَأَبْدِلْ يُؤَيِّدْ جُدْ وَنَحْوَ مُؤَجَّلا

قوله:......﴿ وَرِئْيًا فَأَدْغِمْهُ كَرُؤْيَا جَمِيْعِهِ ﴾

[رِئْيًا] اور باب [رُؤْيَا] کے تمام الفاظ خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو، مثلاً: [رُؤْيَا، اَلرُّؤْيَا، رُؤْيَاكَ، رُؤْيَایَ] ان کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ابدال وادغام سے پڑھا ہے، یعنی [رِئْيًا] میں تو ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام کر تو [رِيًّا] ہوگا اور باب [رُؤْيَا] میں ہمزہ کو واو سے بدل کر پھر واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر، تو [رُيَّا] ہوگا، البتہ لفظ [تُؤْوِیْ] اور [تُؤْوِيْهِ] میں ان کیلئے ہمزہ کا ابدال بالواو تو ہے، مگر ادغام نہیں ہے، بلکہ دونوں واو بالاظہار پڑھے جائیں گے (جبکہ امام نافع نے ان تمام کلمات کو تحقیق سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب وخلف نے بھی ان سب کلمات کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تحقیق سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَتُؤْوِيْ وَتُؤْوِيْهِ اَخَفُّ بِهَمْزِهٖ	۲۱۹	وَرِئْيًا بِتَرْكِ الْهَمْزِيُشْبِهُ الْاِمْتِلَا

اس شعر میں ناظم نے ان کلمات کو بیان فرمایا، جوسوسی کیلئے ابدال سے مستثنیٰ ہے، ان میں لفظ [تُؤْوِیْ]، [تُؤْوِيْهِ] اور [رِئْيًا] ہے، ناظم نے [تُؤْوِیْ]، [تُؤْوِيْهِ] میں استثناء کی وجہ یہ بتلائی کہ ان دوکلموں میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہوجاتا ہے، اور نہ کرنے سے خفیف رہتا ہے، اور ثقالت کی وجہ یہ ہے کہ ابدال کی صورت میں ایک جنس کے دوحرف یعنی دوواو جمع ہوں گی، اول ساکن، دوسرا متحرک، اور یہ زیادہ ثقیل ہے، ہمزہ ساکنہ کے بہ نسبت، اس لئے ان میں ابدال نہیں ہوگا۔ اور لفظ [رِئْيًا] کی وجہ یہ بتلائی کہ جب اس میں ہمزہ کا یاء سے ابدال کریں گے تو اس میں دو یائیں جمع ہوجائیں گی، پھر پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام ضروری ہوگا تو [رِيًّا] ہوجائے گا، جو [رَوِیَ] سے بنا ہے، اور سیراب کرنے کے معنی میں ہے، حالانکہ یہ معنی مراد نہیں، بلکہ حسن منظر کا معنی مراد ہے، اور یہ اس وقت ہوگا کہ جب یہ لفظ [رَوَاءٌ] سے ماخوذ مانا جائے، جس کے معنی حسن منظر کے ہیں، لہٰذا اس لفظ کو بقاء ہمزہ کے ساتھ پڑھنے میں معنی مراد پر نصاً دلالت ہوتی ہے، اور ابدال کی صورت میں دلالت احتمالاً ہوتی ہے، لہٰذا ہمزہ کو باقی رکھنا ابدال کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے۔ اور باقی ائمہ نے بھی تینوں کلموں کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَأَبْدِلْ يُؤَيِّدْ جُدْ وَنَحْوَ مُؤَجَّلَا۔۔۔اِلَا﴾

یہاں سے ناظم نے ابوجعفر کیلئے ہمزہ متحرکہ کا بیان شروع فرمایا، یعنی وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو، اس کی چھ صورتیں ہیں: [۱] ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے [مُؤَجَّلًا] [۲] کسرہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے [فِئَةً] [۳] کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ، جس کے بعد واو مدہ ہو، جیسے [مُسْتَهْزِءُوْنَ] [۴] فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ، جس کے بعد واو مدہ ہو، جیسے [وَلَا يَطَئُوْنَ] [۵] فتحہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، مثلاً: [اَرَءَيْتُمْ] [۶] کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ، جس کے بعد یاء مدہ ہو، جیسے [خٰطِئِیْنَ]

[وَأَبۡـدِلۡ یُـؤَیِّـدُ جُدۡ] سے ناظم نے ہمزہ کی پہلی صورت کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ کلمات جن میں ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ فاءِ کلمہ میں ہو، تو صرف لفظ [یُؤَیِّدُ] کو ابن جماز نے ابدال سے [یُوَیِّدُ] اور ابن وردان نے تحقیق سے [یُؤَیِّدُ] پڑھا ہے۔

اور [وَنَحۡوَ مُؤَجَّلاً] سے ناظمؒ پورے ابوجعفر کیلئے مذکورہ صورت کو بیان فرما رہے ہیں کہ ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے خلاف ہمزہ کو واو سے بدل کر پڑھا ہے، جیسے [مُوَجَّلاً، مُوَذِّنٌ ،اَلۡمُوَلَّفَةِ](کیونکہ امام نافع سے قالون نے تحقیق سے اور ورش نے ابدال سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق تحقیق سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تحقیق سے پڑھا تھا) نیز یادر ہے کہ [اَلۡفُؤَادُ، فُؤَادَکَ ،بِسُؤَالِ] میں ابدال نہیں ہوگا، کیونکہ ان میں ہمزہ فاءِ کلمہ کے بجائے عین کلمہ میں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------ وَالۡـــوَاوُ عَـــنۡـــــهُ اِنۡ	۲۱۵	تَـفَتَّـحَ اِثۡـرَالـضَّـمِّ نَـحۡـوُ مُـؤَجَّلاً

ناظمؒ نے یہاں سے ورش کے لئے ایک اصول بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ فاءِ کلمہ میں ہو، تو ورش نے ایسے ہمزہ کو واو مفتوح سے بدل کر پڑھا ہے، جیسے [مُـوَجَّلاً، مُـوَذِّنٌ ،اَلۡمُوَلَّفَةِ ،یُـوَیِّدُ] جبکہ باقیین نے ہمزہ کو تحقیق سے [مُؤَجَّلاً، مُؤَذِّنٌ ،اَلۡمُؤَلَّفَةِ، یُؤَیِّدُ] پڑھا ہے۔

کَـذَاكَ قُـرِی اسۡتُهۡـزِیۡ وَنَـاشِیَةً رِیَـا 30 نُبَـوِّیۡ یُبَطِّـیۡ شَـانِئَكُ خَـاسِئًـا اٍلَا

قولہ:......﴿ کَذَاكَ قُرِی اسۡتُهۡزِیۡ وَنَاشِیَةً رِیَا نُبَوِّیۡ یُبَطِّیۡ شَانِئَكُ خَاسِئًا اٍلَا ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے ہمزہ کی دوسری صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہو تو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کو یاء سے بدل کر پڑھا ہے، مثلاً: [قُـرِیَ، اُسۡتُهۡـزِیَ، وَنَـاشِیَةَ، رِیَـآءَ النَّـاسِ، لَنُبَـوِّیَنَّهُمۡ ،لَیُبَطِّیَنَّ ،شَـانِیَکَ، خَاسِیًا، مُلِیَتۡ](جبکہ امام نافع نے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا تھا)

کَـذَا مُـلِـئَـتۡ وَالۡـخَـاطِئَـهُ وَمِئَـهُ فِئَـهُ 31 فَـأَطۡـلِـقۡ لَهُ وَالۡخُلۡفُ فِی مَوۡطِئًا اٍلَی

قولہ:......﴿ وَالۡخَاطِئَهُ وَمِئَهُ فِئَهُ فَأَطۡلِقۡ لَهُ ﴾

اس کا تعلق ماقبل سے ہے، کہ لفظ [خَـاطِـئَةِ، فِئَةٌ، مِـا ئَةٌ] کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف مطلقاً یاء کے ابدال سے پڑھا ہے، خواہ معرف باللام ہو یا نکرہ، مفرد ہو یا مثنیٰ جیسے [خَاطِیَةٍ، اَلۡخَاطِیَة، فِیَةٌ، فِیَتَانِ ،مِایَةٌ، مِایَتَیۡنِ] جبکہ باقی دو ائمہ نے ان کو بھی ہمزہ کی تحقیق سے [خَاطِئَةٍ، اَلۡخَاطِئَة ،فِئَةٌ، فِئَتَانِ ،مِائَةٌ، مِائَتَیۡنِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالۡخُلۡفُ فِی مَوۡطِئًا اٍلَا ﴾

لفظ [مَـوۡطِـئًـا] کا تعلق بھی ماقبل سے ہے، مگر اس میں ابوجعفر نے ابدال اور تحقیق دونوں طرح سے پڑھا ہے، اور باقی

دوائمہ نے تحقیق سے پڑھا ہے۔

وَيَحۡذِفُ مُسۡتَهۡزُونَ وَالۡبَابَ مَعۡ تَطَوۡ 32 يَطَـوۡا مُتَّكَـا خَـاطِيۡنَ مُتَّكِئِى اُُولا

كَمُسۡتَهۡزِئِىۡ مُنۡشُونَ خُلۡفٌ يَدٍا وَجُزۡ 33 ءًا ادۡغِمۡ كَهَيۡئَـةِ والنَّسِىءُ وَسَهِّلا

قولہ:......﴿ وَيَحۡذِفُ مُسۡتَهۡزُونَ وَالۡبَابَ ۔۔۔ اُ ولاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے ہمزہ کی تیسری صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہو اور اس کے بعد واو مدہ ہو، اور[وَالۡبَابِ] سے یہی مراد ہے، جیسے[مُسۡتَهۡزِءُ وۡنَ،مُتَّكِئُوۡنَ ،اَلصَّابِئُوۡنَ،فَمَالِئُوۡنَ ،اَلۡخَاطِئُوۡنَ]وغیرہ تو ان کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کے حذف اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ کے بجائے ضمہ پڑھا ہے، جیسے[مُسۡتَهۡزُوۡنَ،مُتَّكُوۡنَ ،فَمَالُوۡنَ ،اَلۡخَاطُوۡنَ ،اَلصَّابُوۡنَ،اَنۡبُوۡنِىۡ ،لِيُوَاطُوۡا،اَنۡ يُّطۡفُوۡا،قُلِ اسۡتَهۡزُوۡا](جبکہ امام نافع نے[اَلصَّابُوۡنَ]کو ہمزہ کے حذف سے اور باقی الفاظ میں ہمزہ کو اثبات سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق تمام الفاظ میں ہمزہ کو اثبات سے پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ ابوجعفر کیلئے[اَلصَّابُوۡنَ] میں ہمزہ کا حذف اصل کے موافق اور بقیہ الفاظ میں اصل کے خلاف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي الصَّابِئِيۡنَ الۡهَمۡزَوَالصَّابِئُوۡنَ خُذۡ	۴۶۰	....

[اَلصّٰبِئِيۡنَ]اور[اَلصّٰبِئُوۡنَ] کو نافع کے سوا باقی چھ قراء نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے، اور نافع نے ہمزہ کے حذف سے[اَلصّٰبِيۡنَ]اور[اَلصّٰبُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ مَعۡ تَطَوۡيطوا۔۔ اُ ولاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے ہمزہ کی چوتھی صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہو، اور اس کے بعد واو مدہ ہو، اور یہ صرف تین کلمات ہیں[وَلا يَطَئُوۡنَ،اَنۡ تَطَئُوۡهُمۡ،لَمۡ تَطَئُوۡهَا]ان کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف حالین میں ہمزہ کے حذف اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ پڑھا ہے، جیسے[وَلا يَطَوۡنَ،اَنۡ تَطَوۡهُمۡ،لَمۡ تَطَوۡهَا](جبکہ امام نافع نے حالین میں ہمزہ کے اثبات سے [وَلا يَطَئُوۡنَ،اَنۡ تَطَئُوۡهُمۡ،لَمۡ تَطَئُوۡهَا]پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق حالین میں ہمزہ کے اثبات سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ مُتَّكَا ۔۔۔ اُ ولاَ ﴾

یہاں سے ہمزہ کی پانچویں صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں فتحہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہو، جیسے[مُتَّكَـأً]اس کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کے حذف سے[مُتَّكَـا] پڑھا ہے، اور حذف ما قبل پر عطف سے نکلا ہے، (جبکہ امام نافع نے ہمزہ کے اثبات سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق ہمزہ کے اثبات سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خَاطِيۡنَ مُتَّكِئِى اُ ولا كَمُسۡتَهۡزِئِىۡ ﴾

یہاں سے ناظم نے ہمزہ کی چھٹی صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہو، اور اس

کے بعد یاءمدہ ہو،اور یہ صرف تین کلمات ہیں، وہ یہ ہیں: [خَاطِئِیۡنَ ،مُتَّکِئِیۡنَ ،مُسۡتَهۡزِءِ یۡنَ] ان کوابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کے حذف سے [خَاطِیۡنَ ،مُتَّکِیۡنَ ،مُسۡتَهۡزِ یۡنَ] پڑھاہے،(جبکہ امام نافع نے مذکورہ الفاظ کوہمزہ کے اثبات سے پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے مذکورہ الفاظ کواپنی اصل کے موافق ہمزہ کے اثبات سے پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نے بھی ہمزہ کے اثبات سے پڑھاتھا) نیز یادرہے کہ ابوجعفر کیلئے [خَاسِئِیۡنَ] میں حذف نہیں ہے،البتہ [اَلصّٰبِیۡنَ] میں اصل کے موافق حذف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي الصَّابِئِيۡنَ الۡهَمۡزَ وَالصَّابِئُوۡنَ خُذۡ	۴۶۰	....

[اَلصّٰبِئِیۡنَ]اور[اَلصّٰبِئُوۡنَ] کونافع کے سواباقی چھ قراء نے ہمزہ کے ساتھ پڑھاہے،اورنافع نے ہمزہ کے حذف سے[اَلصّٰبِیۡنَ]اور[اَلصّٰبُوۡنَ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ مُنۡشُونَ خُلۡفٌ بِدَا ﴾

ماقبل ناظم نے ہمزہ کی تیسری صورت میں فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعدضمہ والاہمزہ ہواوراس کے بعدواومدہ ہو،اس کوپورےابوجعفر نےہمزہ کےحذف سے پڑھاہے،اب یہاں[الۡمُنۡشِئُوۡنَ] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ابن وردان نے ہمزہ کے حذف واثبات دونوں طرح سےاورابن جماز نےصرف حذف سے پڑھاہے،اور باقی دوائمہ نےہمزہ کےاثبات سے پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ وَجُزۡءًا ادۡغِمۡ ۔۔۔اُ دۡ ﴾

ناظمؒ نے یہاں سے ہمزہ کی تیسری قسم کابیان شروع فرمایا،یعنی وہ ہمزہ جوساکن کے بعدمتحرک ہو،اوراس کی تین صورتیں ہیں:[۱]ہمزہ زاءساکنہ کے بعدہو،جیسے[جُزۡءًا][۲]ہمزہ یاءساکنہ کے بعدہو،جیسے[کَهَیۡئَةِ][۳]ہمزہ الف کے بعدہو،جیسے[اِسۡرَآءِ یۡلَ]اورتینوں میں ابوجعفر کیلئے تخفیف ہے۔

ناظم نےکلمہ [جُزۡءًا] سے پہلی صورت کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ہمزہ جوزاءساکنہ کے بعدہو،توابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کوزاء سے بدل کرپھرزاءکازاءمیں ادغام کرکے پڑھاہے،جیسے[جُزًّا،جُزٌّ](جبکہ امام نافع نے [جُزۡءًا،جُزۡءٌ] پڑھاتھا)اور باقی یعقوب اورخلف نے اصل کے موافق اظہارسے پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نےبھی اظہارسے پڑھاتھا)

قال الشاطبیؒ:......

وجزءا و جزء ضم الاسكان صف	۵۲۴	----------------------------------

[جزءا و جزء]کوشعبہ نے زاءکےضمہ سےاور باقیین نے اسکان سے پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ كَهَيۡئَةَ والنَّسِیۡءُ ۔۔۔اُ دۡ ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے ہمزہ کی تیسری قسم میں دوسری صورت کو بیان فرمایا کہ وہ ہمزہ جو یاء ساکنہ کے

بعد ہو، جیسے [کَهَیۡــــئَةِ،وَالـــنَّسِــــیۡ ءُ]تو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر کے پڑھا ہے، جیسے [کَهَیَّةِ،وَالنَّسِیُّ] (جبکہ امام نافع سے قالون نے دونوں کو اظہار سے [کَهَیۡئَةِ،وَالنَّسِیۡ ءُ]اور ورش نے پہلے کو اظہار سے اور دوسرے کو ادغام سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق اظہار سے [کَهَیۡئَةِ، وَالنَّسِیۡ ءُ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَدۡغَــمَ فِـيۡ یَــاءِ الـنَّسِــی ءِ فَثَـقَّلَا	۲۲۴	وَوَرۡشٌ لِـئَلَّاوَالـنَّسِــی ءُ بِیَـائِـــهِ

ورش نے [لِئَلَّا] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر [لِیَلَّا] اور [وَالنَّسِیۡ ءُ] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام کر کے [وَالنَّسِیُّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [لِئَلَّا] اور [وَالنَّسِیۡ ءُ] پڑھا ہے۔

أَرَیۡــتَ وَإِسۡــرَائِیۡلَ کَـائِـنُ وَمَـدَّ أُدُ 34 مَـعَ اللَّاءِ هَـا أَنۡتُـمۡ وَحَـقِّـقۡهُـمَـا حَلا

قولہ:......﴿ وَسَهِّلَا أَرَیۡتَ ـــ أُدُ ﴾

یہاں سے ناظم نے ابوجعفر کے لئے پانچ کلمات [اَرَءَیۡتَ،اِسۡرَائِیۡلَ ، کَآئِنۡ ،اَلّٰٓـاءِ ،هٰاَنۡتُمۡ] میں تسہیل کا بیان شروع فرمایا، جن کی تفصیل ترتیب وار درج ذیل ہے: کہ [اَرَءَیۡـتَ] جس کی راء سے پہلے ہمزہ استفہام ہو، خواہ ہمزہ استفہام کے بعد فاء ہو یا نہ ہو، ایسے ہی تاء کے بعد کاف یا میم ساکن یا [کُـــــمۡ] میں سے کوئی حرف ہو یا نہ ہو، اور ایسے کلمات صرف یہ چھ آئیں ہیں [اَرَءَیۡـتَ،اَرَءَیۡتَـکُمۡ، اَرَءَیۡتَکَ،اَرَءَیۡتُمۡ، اَفَرَءَیۡتَ اَفَرَءَیۡتُمۡ]ان سب کو ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف تسہیل سے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور ورش نے تسہیل اور ہمزہ ثانیہ کا الف سے ابدال دونوں طرح سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب وخلف نے اصل کے موافق ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تحقیق سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَعَــنۡ نَــافِـعٍ سَهِّـلۡ وَکَـمۡ مُبۡـدِلٍ جَلَا	۲۳۸	اَرَیۡـــتَ فِــي الۡاِسۡتِـفۡهَــامِ لَاعَیۡـنَ رَاجِـعٌ

[اَرَءَیۡـتَ،اَرَءَیۡتَکُمۡ، اَرَءَیۡتَکَ،اَرَءَیۡتُمۡ، اَفَرَءَیۡتَ اَفَرَءَیۡتُمۡ]ان سب کو کسائی نے دوسرے ہمزہ کے حذف سے [اَرَیۡـتَ] پڑھا ہے، قالون نے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور ورش نے تسہیل اور دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال دونوں طرح پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَإِسۡرَائِیۡلَ کَائِنۡ وَمَدَّ أُدُ مَعَ اللَّاءِ ﴾

یہاں سے دوسرے، تیسرے اور چوتھے لفظ کا بیان ہو رہا ہے، کہ ابوجعفر نے [اِسۡرَائِیۡلَ ، کَآئِنۡ ،اَلّٰٓـاءِ] تینوں لفظوں کو ہر جگہ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے پڑھا ہے، اس لئے تینوں میں مد متصل ہونے کی وجہ سے ہمزہ میں تسہیل کے سبب پہلے مد اور پھر

قصر دو دو وجوہ ہیں۔

نیز یاد رہے کہ [اَللّٰٓاءِ] پر وقف کی صورت میں تین وجوہ ہیں [۱] ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال مع مد طویل یعنی [اَللّٰٓایۡ] [۲] تسہیل بالروم مع التوسط [۳] تسہیل بالروم مع القصر

قال الشاطبیؒ:......

وَاِنۡ حَـــرۡفُ مَـــدٍّقَبۡـــلَ هَـــمۡـــزٍ مُـغَیَّـــرٍ	۲۰۸	یَـجُـــزۡ قَـصۡـــرُہُ وَ الۡـمَـدُّ مَـا زَالَ اَعۡـدَلَا
....	۵۷۰	وَمَـعۡ مَـدِّ کَـائِـنۡ کَسۡـرُ هَـمۡـزَتِـهٖ دَلَا
وَلَا یَـــاءَ مَـــکۡسُـــوۡرًا---------------	۵۷۱	....
وَ بِـالۡهَـمۡـــزِ کُـلُّ الّٰٓاءِ وَالۡیَـاءِ بَعۡـدَهٗ	۹۶۵	ذَکَـا وَ بِیَـاءٍ سَـاکِنٍ حَجَّ هُـمَّلَا
وَکَـالۡیَـاءِ مَـکۡسُـوۡرًا لِوَرۡشٍ وَعَـنۡهُـمَـا	۹۶۶	وَقِفۡ مُسۡـکِـنًـاوَالۡهَـمۡـزُ زَاکِیۡـهِ بُـجِّلَا

ناظم نے پہلے شعر میں ایک نہایت اہم اصول بیان فرمایا کہ اگر مدہ کے بعد ایسا ہمزہ پایا جائے، جس میں کسی قسم کا تغیر ہو گیا ہو تو وہاں ہمزہ سے پہلے حرف مد میں قصر و مد دونوں وجوہ جائز ہیں، رہا یہ کہ ان میں سے اولیٰ کیا ہے، سو ناظمؒ اور علامہ دانیؒ کی رائے پر تو ہر صورت میں مد اولیٰ ہے، پھر قصر ہے، جیسا کہ [وَ الۡـــمَـــدُّ مَـــا زَالَ اَعۡـــدَلَا] میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور علامہ ابن الجزریؒ کی رائے میں تفصیل ہے، کہ اگر تغیر بصورت تسہیل ہو تو مد اولیٰ وارجح ہوگا، کیونکہ ہمزہ کا کچھ نہ کچھ اثر باقی ہے، لیکن اگر تغیر اسقاط ہمزہ کی شکل میں ہو تو جائز تو مد بھی ہے، مگر قصر اولیٰ وارجح ہے، کیونکہ سبب مد کالعدم ہو گیا ہے۔

دوسرے شعر میں ناظم نے لفظ [کَـــآئِـنۡ] کے بارے میں فرمایا کہ یہ لفظ جہاں بھی ہو، ابن کثیر مکی نے اثبات الف اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ سے بروزن [کَـــاهِـنۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور یاء مشددہ مکسورہ سے [کَاَیِّنۡ] بروزن [کَصَیِّبٍ] پڑھا ہے۔

تیسرے شعر میں ناظم نے چوتھے لفظ [اَللّٰٓاءِ] کو بیان فرمایا کہ ہر جگہ پر لفظ [اَللّٰٓاءِ] کو حالین میں شامی، عاصم اور کسائی نے الف کے بعد ہمزہ محققہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے [اَللّٰٓائِـــیۡ] پڑھا ہے، اور حمزہ کیلئے وصلاً انہیں تینوں کی طرح ہے، البتہ وقفاً ہمزہ مسہّلہ کے بعد یاء ساکنہ مع مدوقصر دونوں کے ساتھ ہے۔ اور قالون، قنبل کیلئے وصلاً بغیر یاء کے ہمزہ محققہ کے ساتھ [اَللّٰٓاءِ] اور وقفاً ہمزہ محققہ ساکنہ سے [اَللّٰٓاءۡ]۔ اور ورش کیلئے وصلاً بغیر یاء کے ہمزہ کی تسہیل مدوقصر کیساتھ [اَللّٰٓاءِ]، اور وقفاً ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے [اَللّٰٓایۡ]۔ اور ابو عمرو بصری و بزی کیلئے وصلاً دو دو وجوہ ہیں: [۱] یاء ساکنہ سے ابدال [اَللّٰٓایۡ] [۲] تسہیل مدوقصر کیساتھ۔ پس تسہیل کیساتھ دو دو وجوہ ہوں گی، اور وقفاً صرف ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے [اَللّٰٓایۡ] ہے۔

قولہ:......﴿ وَسَهِّلَا ـــ هَا أَنتُمۡ وَحَقِّقۡهُمَا حَلا ﴾

یہاں سے پانچویں کلمہ کا بیان شروع ہو رہا ہے، کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف [هٰٓاَنۡتُمۡ] کو ھاء کے بعد اثبات الف اور

ہمزہ کی تسہیل سے پڑھا ہے۔

اور یعقوب نے اصل کے خلاف [اَللّٰٓءِ] اور [هٰٓاَنۡتُمۡ] دونوں کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، البتہ [اَللّٰٓءِ] میں ہمزہ کے بعد یاء کا حذف اور [هٰٓاَنۡتُمۡ] میں [هَا] کے بعد الف کا اثبات اصل کے موافق ہے، اور خلف نے اصل کے موافق هاء کے بعد اثبات الف سے اور ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی اثبات الف اور ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا تھا)۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسَهِّلۡ اَخَا حَمۡدٍ وَكَمۡ مُبۡدِلٍ جَلَا	۵۵۹	وَلَا اَلِفٌ فِيۡ هَا هَأَنۡتُمۡ زَكَا جَنًا

[هٰٓاَنۡتُمۡ] جو چار جگہ آیا ہوا ہے، اس میں شار جگہ پانچ قراءتیں ہیں [۱] کو قنبل نے الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے [هَاَنۡتُمۡ] پڑھا ہے، ان کیلئے الف کا حذف [وَلَا اَلِفٌ] سے نکلا اور تحقیق [وَسَهِّلۡ] کی ضد سے نکلی۔[۲][۳] ورش کیلئے دو وجوہ ہیں، ایک حذف الف اور ہمزہ کی تسہیل [هَاَنۡتُمۡ]، الف کا حذف [وَلَا اَلِفٌ] سے نکلا، اور ہمزہ کی تسہیل [وَسَهِّلۡ اَخَا حَمۡدٍ] سے، اور دوسری وجہ حذف الف اور ہمزہ کا الف سے ابدال مد لازم کے ساتھ، ان کیلئے ابدال [وَكَمۡ مُبۡدِلٍ جَلَا] سے نکلا۔[۴] قالون بصری کیلئے هاء کے بعد الف کا اثبات اور ہمزہ کی تسہیل سے [هٰٓاَنۡتُمۡ]، ان کیلئے الف کا اثبات [وَلَا [اَلِفٌ] کی ضد سے اور تسہیل [وَسَهِّلۡ اَخَا حَمۡدٍ] سے نکلی۔[۵] بزی، شامی، کوفیین کیلئے الف کا اثبات اور ہمزہ کی تحقیق سے [هٰٓاَنۡتُمۡ] ہے، اور یہ دونوں ضد سے نکلے۔

لِئَلَّا أَجِدُ بَابَ النُّبُوَّةِ وَالنَّبِيُّ 35 أَبۡدِلُ لَهُ وَالذِّئۡبَ أَبۡدِلُ فَيَجۡمُلَا

قولہ:......﴿ لِئَلَّا أَجِدُ ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف ہر جگہ کلمہ (لِئَلَّا) کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، اور یہ قراءت تلفظ سے نکلی یا ماقبل [حَقِّقۡهُمَا] پر عطف ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے ہمزہ کی تحقیق اور ورش نے ہمزہ کو یاء سے بدل کر (لِيَلَّا) پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے بھی اصل کے موافق ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَدۡغَمَ فِيۡ يَاءِ النَّسِيۡءِ فَثَقَّلَا	۲۲۴	وَوَرۡشٌ لِئَلَّا وَالنَّسِيۡءُ بِيَائِهِ

ورش نے [لِئَلَّا] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر [لِيَلَّا] پڑھا ہے، اور [وَالنَّسِيۡءُ] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام کر کے [وَالنَّسِيُّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [لِئَلَّا] اور [وَالنَّسِيۡءُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ بَابَ النُّبُوَّةِ وَالنَّبِيُّ أَبۡدِلُ لَهُ ﴾

[لَهُ] کی ضمیر ابوجعفر کی طرف راجع ہے، یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف مادہ [اَلنُّبُوۡءَةِ] کے تمام الفاظ [اَلنَّبِيۡئُوۡ

ن،اَلنَّبِيُءِ،اَلْاَنْبِئَآءَ]وغیرہ کوابدال سے پڑھا ہے،یعنی[اَلنُّبُوْءَ ةِ] میں ہمزہ کاواو سے ابدال اور پھر واو کاواو میں ادغام ہوگا یعنی [اَلــنُّبُــوَّةِ]اوراسی طرح[اَلـــنَّبِيْــئُــوْ نَ،اَلــنَّبِـــيُءِ] میں ہمزہ کایاء سے ابدال اور پھر یاء کایاء میں ادغام ہوگا یعنی[اَلنَّبِيُّوْنَ]،[اَلـنَّبِيّ]البتہ [اَ لْاَنْبِـئَآءَ] میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر[اَلْاَنْبِيَآءَ]پڑھا ہے،اورادغام نہیں کیا،کیونکہ اس میں ایک ہی یاء ہے۔(جبکہ امام نافع نے ان سب کلمات کو ہرجگہ اور ہرحال میں ہمزہ سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی حفص کی طرح پڑھا ہے،لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ کا ابدال ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَجَـمْـعًــا وَفَـرْدًافِي الـنَّبِيءِ وَفِي الـنُّبُو	۴۵۸	ءَةِ الْهَـمْـزَ كُـلٌّ غَيْـرَ نَـافِـعٍ ابْـدَلاَ
وَقَــالُــوْنُ فِـي الْاَحْزَابِ فِي لِـلـنَّبِيِّ مَعْ	۴۵۹	بُيُــوْتَ الــنَّبِــيِّ الْيَـــاءَ شَــدَّدَمُبْــدِلاَ

لفظ[نَبِيٌّ]واحد ہو یا جمع،اس کونافع کے علاوہ باقی چھاماموں نے ہرجگہ یاء سے اور[اَلْـنُّبُوْءَ ةِ] میں ہمزہ کوواو سے بدل کر پھر واو کاواو میں ادغام اوراسی طرح[اَلـنَّبِيْـوْنَ،اَلـنَّبِيْءِ] میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کایاء میں ادغام کرکے حفص کی طرح پڑھا ہے،البتہ[اَ لْاَنْبِيَــآءَ] میں ایک یاء ہونے کی وجہ سے ادغام نہیں کرتے،اور نافع نے سب کلمات کوہمزہ سے پڑھا ہے،البتہ قالون نے سورۂ احزاب میں دوجگہ [لِـلـنَّبِيْءِ اِنْ اَرَادَ][بُيُـوْتَ الـنَّبِيْءِ اِلَّآ] کو جمہور کی طرح ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کایاء میں ادغام سے[لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ]اور[بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَالذِّئْبَ أَبْدِلْ فَيَجْمُلاَ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَلـذِّئْبُ) کوابدال سے(اَلـذِّيْبُ) پڑھا ہے،اوراس لفظ کے علاوہ باقی تمام الفاظ میں اپنی اصل کے موافق ہمزہ کوتحقیق سے پڑھا ہے(جبکہ امام حمزہ نے اس لفظ کوبھی ہمزہ کی تحقیق سے (اَلـذِّئْـبُ) پڑھا تھا)اورابوجعفر نے بھی اصل کے خلاف یاء کے ابدال سے پڑھا ہے،البتہ یعقوب نے اصل کے خلاف ہمزہ کوتحقیق سے پڑھا ہے،جیسا کہ ماقبل دونوں آئمہ کے بارے میں گزرچکا ہے،لہٰذاابوجعفروخلف کیلئے ابدال سے اور یعقوب کیلئے ہمزہ کی تحقیق سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوَالاَ هُ فِـيْ بِـئْــرٍ وَفِـيْ بِـئْــسَ وَرْشُـهُـمْ	۲۲۲	وَفِـي الـذِّئْـبِ وَرْشٌ وَالْـكِسَـائِـيُ فَـأَبْـدَلاَ

ورش کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کا اصول یہ تھا کہ وہ ہمزہ ساکنہ فاءِ کلمہ میں ہو،مگرانہوں نے تین ایسے کلموں میں ابدال کیا ہے،جس میں ہمزہ عین کلمہ میں ہے،ایک[بِـئْـرٍ] جوسورۂ حج میں آیا ہے،دوسرے لفظ[بِـئْــسٍ] جہاں بھی ہو،اور تیسرے لفظ [اَلذِّئْبُ] میں جوسورۂ یوسف میں تین جگہ آیا ہے،اورلفظ[اَلذِّئْبُ] میں کسائی بھی سوسی کے موافق ابدال کرتے ہیں،لہٰذاورش،سوسی کیلئے تینوں میں ہمزہ کایاء سے ابدال اور[اَلــذِّئْــبُ] کے ابدال میں کسائی بھی ورش اورسوسی کے ساتھ شامل ہیں اور باقی قالون،مکی،دوری بصری،ابن عامرشامی،عاصم اورحمزہ نے تینوں کلموں کوہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے۔

﴿اَلنَّقْلُ وَ السَّكْتُ وَ الْوَقْفُ عَلَى الْهَمْزِ﴾

اگرحرکت والا ہمزہ قطعی کلمہ کے شروع میں ہواوراس سے پہلے کلمہ کے آخر میں حرف صحیح ساکن ہو،یعنی مدہ نہ ہواور نہ جمع کی میم ہوتو ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام نافع کے راوی ورش تخفیف کی غرض سے حالین میں اورامام حمزہ صرف وقف کی حالت میں ہمزہ کی حرکت اس سے پہلے ساکن کودیکر ہمزہ کوحذف کردیتے ہیں،اوراس کونقل حرکت کہتے ہیں،مثلا:[قَدْاَفْلَحَ ،مَنْ اٰمَنَ، عَذَابٌ اَلِيْمٌ]باقی قالون اورامام ابوعمرو بصری کیلئے حالین میں ترک نقل ہے۔

اورآئمہ ثلاثہ کے اصول میں صرف امام حمزہ کیلئے حالین میں سکتہ اور وقفا ہمزہ کی تخفیف ہے۔

وَلَا نَقْلَ إِلَّا الآنَ مَعْ يُوْنُسٍ يَدًا 36 وَرِدْءًا وَأَبْدِلْ أَمّ مِلْءُ بِهِ انْقُلا

قوله:......﴿وَلَا نَقْلَ إِلَّا الآنَ مَعْ يُوْنُسٍ يَدًا﴾

ناظم نے[وَلَا نَقْلَ]فرما کراس طرف اشارہ فرمایا کہ تینوں اماموں میں کسی کے لئے بھی ورش کی طرح نقل حرکت عام نہیں ہے،البتہ چندکلمات میں ائمہ ثلاثہ نےنقل حرکت کی ہے،جن کوناظم نے[إِلَّا]حرف استثناء کے بعد بیان کیا ہے یعنی ان میں ایک لفظ[ءَآلْـئٰنَ]جہاں بھی واقع ہو،اوراس میں سورۂ یونس کے دونوں بھی شامل ہیں،ابوجعفر کے راوی ابن وردان نے اصل کے موافق ہرجگہ پرلفظ[ءَآلْئٰنَ]کونقل حرکت سے پڑھا ہے،البتہ ابن جماز نے اصل کے خلاف ترک نقل سے پڑھا ہے(جبکہ امام نافع سےقالون نے صرف سورۂ یونس کے دونوں[ءَآلْئٰنَ]اورورش نے ہرجگہ لفظ[ءَآلْئٰنَ]کونقل حرکت سے پڑھا تھا)اورباقی دوآئمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق ترک نقل سے پڑھا ہے۔لہٰذا ابن وردان کے لئےنقل حرکت اورابن جماز،یعقوب اورخلف کیلئے ترک نقل یعنی تحقیق سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَـرِّكْ لِـوَرْشٍ كُـلَّ سَـاكِـنٍ اٰخِـرٍ	۲۲۶	صَحِيْحٍ بِشَكْلِ الْهَمْـزِوَاحْـذِفْهُ مُسْهِلَا
----------------وَلِـنَـافِـعٍ	۲۲۹	لَـدَى يُـوْنُـسٍ آلآنَ بِـالـنَّـقْـلِ نُـقِّلَا

[ءَآلْـئٰـنَ]جوسورۂ یونس میں دوجگہ آیا ہوا ہے،اس کو پورے نافع نےنقل حرکت سے پڑھا ہے،گویا سورۂ یونس کے دونوں جگہ پرقالون نے بھی نقل حرکت پڑھنے میں ورش کی موافقت کی ہے،البتہ اس لفظ کے علاوہ باقی مواقع پرقالون کے لئے ترک نقل اورورش کیلئےنقل حرکت ہے،اور باقیین نے ہرجگہ ترک نقل یعنی تحقیق سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَرِدْءًا وَأَبْدِلْ أَمّ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف(رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْ)کوحالین میں نقل مع الابدال سے[رِدَا يُصَدِّقُنِيْ]پڑھا ہے،یعنی ہمزہ کی تنوین دال کونقل کرکے ہمزہ کو حذف کیا پھر وقف کی طرح وصل میں بھی دال کی تنوین کو الف سے بدل کر

[رِدَا يُصَدِّقُنِيۡ] پڑھا ہے۔(جبکہ امام نافع نے وصل میں ہمزہ کی حرکت دال کو دیکر ہمزہ کو حذف کر کے [رِدًايُّصَدِّقُنِيۡ] اور وقف میں تنوین کو الف سے بدل کر [رِدَا] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اپنی اصل کے موافق نقل کے بغیر دال کے سکون اور ہمزہ محققہ سے [رِدۡءًا يُّصَدِّقُنِيۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی نقل کے بغیر دال کے سکون اور ہمزہ کے اثبات سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

....	۷۳۴	وَنَقۡلُ رِدًا عَنۡ نَافِعٍ------

[رِدَ ايُصَدِّقُنِيۡ] کو پورے نافع نے وصل میں ہمزہ کی حرکت دال کو دیا اور ہمزہ کو حذف کیا ہے، یعنی [رِدًايُّصَدِّقُنِيۡ] اور وقف میں تنوین کو الف سے بدل کر [رِدَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے بھی نقل کے بغیر دال کے سکون اور ہمزہ کے اثبات سے [رِدۡءًا يُّصَدِّقُنِيۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿مِلۡءُ بِهِ انۡقُلَا﴾

ابوجعفر کے راوی ابن وردان نے اصل کے خلاف (مِلۡءُ الۡاَرۡضِ) [آل عمران:۹۱] کو نقل حرکت سے (مِلُ الۡاَرۡضِ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں (جبکہ امام نافع کے دونوں راویوں نے ترک نقل سے پڑھا تھا) اور باقی ابن جماز، یعقوب اور خلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق ترک نقل سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ترک نقل سے (مِلۡءُ الۡاَرۡضِ) پڑھا تھا) لہٰذا ابن وردان کے لئے نقل حرکت اور ابن جماز، یعقوب اور خلف کیلئے ترک نقل یعنی تحقیق سے ہے۔

مِنِ اسۡتَبۡرَقٍ طِبۡ وَسَلۡ مَعۡ فَسَلۡ فَشَا 37 وَحَقِّقَ هَمۡزَ الۡوَقۡفِ وَالسَّكۡتَ أَهۡمَلَا

قولہ:......﴿مِنِ اسۡتَبۡرَقٍ طِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ) میں ہمزہ کی حرکت نون کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا یعنی [مِنِ اسۡتَبۡرَقٍ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ترک نقل سے پڑھا تھا) اور باقی روح، ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق ترک نقل سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَسَلۡ مَعۡ فَسَلۡ فَشَا﴾

مادہ [سَأَلَ] سے امر حاضر کے واحد مذکر یا جمع مذکر کے صیغہ سے پہلے فاء یا واو آ جائے، جیسے [وَسۡئَلۡ، فَسۡئَلَ] تو خلف نے اصل کے خلاف ان سب میں ہمزہ کا فتحہ نقل کر کے سین کو دیا اور ہمزہ کو حذف کیا، یعنی [وَسَلۡ، فَسَلۡ] (جبکہ امام حمزہ نے ترک نقل سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق ترک نقل سے [وَسۡئَلۡ، فَسۡئَلَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ترک نقل سے پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ یہ قاعدہ امر حاضر کے واحد مذکر اور جمع مذکر حاضر کے صیغوں کیساتھ ہی خاص ہے، اور دوسری شرط یہ بھی ہے، کہ اس سے پہلے واو یا فاء بھی ہو، اور یہ دونوں شرطیں تلفظ سے نکلی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-----------------وَسَـــــــلُ	۵۹۸	فَسَـلُ حَــرِّكُـوا بِــالنَّـقْـلِ رَاشِـدُهٗ دَلَا

جب مادہ [سَـــأَلَ] سے امر حاضر کے واحد مذکر یا جمع مذکر کے صیغہ سے پہلے فاء یا واو آجائے، جیسے [وَسُـئَـلُ ، فَسْـئَـلَ] تو ابن کثیر مکی اور کسائی ہمزہ کا فتحہ نقل کر کے سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں ہے، یعنی [وَسَـلُ ،فَسَـلُ] اور باقیین نے حفص کی طرح ترک نقل سے [وَسْـئَـلُ ، فَسْئَلَ] پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہ قاعدہ امر کے واحد اور جمع مذکر حاضر ہی کیساتھ خاص ہے، اور دوسری شرط یہ ہے، کہ اس سے پہلے واو یا فاء بھی ہو۔

قولہ:......﴿وَحَقَّقَ هَمۡزَ الۡوَقۡفِ وَالسَّكۡتَ أَهۡمَلا﴾

اس شعر میں ناظم نے خلف کیلئے ایک اہم اصول بیان فرمایا کہ خلف نے اصل کے خلاف وقف کی حالت میں ہمزہ کی تمام قسموں کو تحقیق سے اور اُس حرفِ ساکن پر ترک سکتہ کیا ہے، جو ہمزہ متحرکہ سے قبل واقع ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے وقفاً ہمزہ کو تخفیف سے اور حرف ساکن قبل الھمز میں سکتہ پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و یعقوب نے اصل کے موافق ہمزہ کی تمام قسموں کو وقفاً تحقیق سے اور حرف ساکن قبل الھمز میں مطلقاً ترک سکتہ پڑھا ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے وقف کی حالت میں ہمزہ کو تحقیق سے اور حرف ساکن قبل الھمز میں ترک سکتہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعَـنۡ حَـمۡـزَةٌ فِـى الۡـوَقۡفِ خُـلۡفٌ وَعِنۡدَهٗ	۲۲۷	رَوَى خَـلَفٌ فِـى الۡـوَصۡـلِ سَـكۡـتًـا مُـقَـلَّلَا
وَيَسۡـكُـتُ فِـىۡ شَـىۡءٍ وَشَيۡـئًـا وَبَعۡضُهُمۡ	۲۲۸	لَـدَى الَّـلامِ لِـلتَّـعۡـرِيۡفِ عَـنۡ حَـمۡـزَةٍ تَلَا
وَشَـىۡءٍ وَشَيۡـئًـا لَمۡ يَزِدۡ-------------	۲۲۹	....

وہ تمام کلمات جن میں ورش حالین میں نقل حرکت کرتے ہیں، ان میں پورے حمزہ کے لئے صرف وقفاً نقل اور عدم نقل دونوں ہیں، جو خُلف سے معلوم ہوئیں، اور وصلاً سکتہ ہے، جیسا کہ آگے معلوم ہو جائے گا، اور خلف نے وصلاً اُس حرفِ ساکن پر سکتہ کیا ہے، جو ہمزہ متحرکہ سے قبل واقع ہو رہا ہے، جیسے [عَـذَابٌ اَلِيۡمٌ] اور اس طرح لفظ [شَيۡءٍ] اور [شَيۡـئًا] میں بھی خلف نے سکتہ کیا ہے، اور ذوالّلام جیسے (اَلۡاَرۡض) اور موصول جیسے [شَيۡءٍ]، [شَيۡـئًا] میں پورے حمزہ کیلئے سکتہ ہے۔

تینوں شعروں میں تطبیق کچھ یوں ہے کہ خلف کے لئے ذوالّلام اور موصول میں صرف سکتہ ہے، کیونکہ دونوں روایتوں میں سکتہ کی دونوں قسموں کا ذکر ہے، اور مفصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، کیونکہ خلف کیلئے پہلی روایت میں مفصول کا ذکر ہے، لیکن دوسری روایت میں [لَـمۡ يَزِدۡ] نے اس کو خارج کر دیا ہے، اس لئے پہلی روایت میں سکتہ اور دوسری روایت میں عدم سکتہ نکلا۔ خلاد کیلئے ذوالّلام وموصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، کیونکہ ان کا پہلی روایت میں تو کوئی ذکر نہیں ہے، اور دوسری روایت میں [وَبَــعۡــضُهُــمۡ] فرمایا ہے، جس کا مطلب ہے کہ خلاد کیلئے ذوالّلام وموصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، اور چونکہ اس روایت میں [لَـمۡ يَــزِدۡ] کہہ کر مفصول کو سکتہ کی بحث سے خارج کر دیا ہے، اس لئے مفصول میں صرف عدم سکتہ ہے۔

﴿اَلۡاِدۡغَامُ الصَّغِيۡرُ﴾

وَأَظۡهَــرَ إِذۡ مَــعۡ قَــدۡ وَتَــاءِ مُـؤَنَّــثٍ 38 أَلَا حُـزۡ وَعِـنۡـدَ الثَّــاءِ لِـلتَّــاءِ فُـصِّـلَا

قوله:......﴿وَأَظۡهَرَ إِذۡ مَعۡ قَدۡ وَتَاءِ مُؤَنَّثٍ أَلَا حُزۡ وَعِنۡدَ الثَّاءِ لِلتَّاءِ فُصِّلَا﴾
ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف ذال اِذۡ کا اس کے تمام چھ حروف [تاء، زاء، صاد، دال، سین ،جیم] میں، اور دال قَـدۡ کا ان کے تمام آٹھ حروف [سین، ذال، ضاد، ظاء، زاء، جیم، صاد، شین] میں اور تاء تانیث کا اس کے تمام چھ حروف [سین، ثاء، صاد، زاء، ظاء، جیم] میں اظہار سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے ذال اِذۡ کا اس کے تمام چھ حروف میں اظہار اور دال قَـــدۡ اور تاء تانیث کا اس کے تمام حروف میں ادغام سے پڑھا تھا اور امام ابوعمرو بصری نے تینوں قسموں کے تمام حروف میں ادغام سے پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے خلاف تاء تانیث کا صرف ثاء میں اظہار اور باقی تینوں قسموں کے تمام حروف کو اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ذال اِذۡ کا تاء اور دال میں ادغام اور باقی حروف میں اظہار اور دال قَـــدۡ کا تمام آٹھ حرفوں میں ادغام اور تاء تانیث کا ثاء کے علاوہ باقی حروف میں ادغام سے پڑھا ہے، اس لئے ناظمؒ نے صرف تاء تانیث کا ثاء میں اظہار کو بیان کیا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے تاء تانیث کا تمام چھ حرفوں میں ادغام اور ذال اِذۡ کا تاء اور دال میں ادغام اور باقی حروف میں اظہار اور دال قَدۡ کا تمام آٹھ حرفوں میں ادغام کیا تھا)

نیز یاد رہے کہ ناظم کا ابوجعفر کیلئے ذال اِذۡ میں اظہار ذکر کرنا توضیح اور اختصار کی بناء پر ہے، اس لئے ناظم پر اپنی اصطلاح سے خروج کا اعتراض نہ کیا جائے۔

قال الشاطبیؒ:......

نَـعَـمۡ إِذۡ تَـمَشَّـتۡ زَيۡنَـبٌ صَـالَ دَلُّهَـا	۲۵۹	سَـمِـيُّ جَـمَـالٍ وَاصِلاً مَـنۡ تَـوَصَّلَا
فَـإِظۡهَـارُهَـا أَجۡـرَى دَوَامَ نَسِيۡـمِهَـا	۲۶۰	وَأَظۡهَـرَ رَيَّـا قَـوۡلِـهِ وَاصِفٌ جَلَا
وَأَدۡغَـمَ ضَـنۡـكًـا وَاصِـلٌ تُـومَ دُرِّهِ	۲۶۱	وَأَدۡغَـمَ مَـوۡلًـى وُجۡـدُهُ دَائِـمٌ وِلَا

ان اشعار میں ناظم نے ذال اِذۡ کا چھ حروف [تاء، زاء، صاد، دال، سین، جیم] میں ادغام اور اظہار کو بیان فرمایا ہے کہ نافع، مکی، عاصم کیلئے ہر جگہ ذال اِذۡ کا اس کے تمام چھ حرفوں میں اظہار ہے، اور خلاد، کسائی کیلئے جیم سے پہلے اظہار اور باقی پانچ میں ادغام ہے، اور خلف کیلئے تاء اور دال میں ادغام اور باقی چار میں اظہار ہے، اور ابن ذکوان کیلئے دال میں ادغام اور باقی پانچ میں اظہار ہے، اور ابوعمرو بصری، ہشام کیلئے چھ کے چھ میں ہر جگہ ادغام ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقَـدۡسَـحَبَـتۡ ذَيۡلاً ضَـفَـا ظَـلَّ زَرۡنَـبٌ	۲۶۲	جَـلَتۡـهُ صَبَـاهُ شَـائِـقًـا وَ مُـعَـلَّلاَ
فَـاَظۡهَـرَهَـا نَـجۡمٌ بَـدَا دَلَّ وَاضِـحًـا	۲۶۳	وَاَدۡغَـمَ وَرۡشٌ ضَـرَّ ظَـمۡـاٰنَ وَامۡتَلاَ
وَاَدۡغَـمَ مُـرۡوٍ وَاكِفٌ ضَيۡـرَ ذَابِـلٍ	۲۶۴	زَوَی ظِـلَّـهٗ وَغۡـرٌ تَسَـدَّاهُ كَـلۡـكَلاَ
وَفِـيۡ حَـرۡفِ زَيَّـنَـا خِلاَ فٌ وَمُـظۡهِـرٌ	۲۶۵	هِشَـامٌ بِـصَـادٍ حَـرۡفَـهٗ مُتَحَمِّلاَ

ان اشعار میں ناظم نے دال قَـدۡ کا آٹھ حروف [سین، ذال، ضاد، ظاء، زاء، جیم، صاد، شین] میں ادغام اور اظہار کو بیان فرمایا ہے کہ ورش کیلئے ضاد، ظاء میں ادغام اور باقی چھ حروف سے پہلے اظہار ہے، اور ابن ذکوان کیلئے ذال، زاء، ضاد، ظاء میں ادغام اور باقی چار سے پہلے اظہار ہے، اور ہشام کیلئے صرف ظاء سے پہلے ایک جگہ [لَقَدۡظَلَمَكَ] [ص] میں اظہار ہے، اور باقی آٹھوں حروف میں ہر جگہ ادغام ہے، البتہ ابوعمرو بصری، حمزہ اور کسائی کیلئے آٹھوں حرفوں میں ہر جگہ ادغام اور قالون، مکی اور عاصم کیلئے ہر جگہ اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَبۡـدَتۡ سَـنَـاثَـغۡرٍصَـفَـتۡ زُرۡقُ ظَـلۡـمِـهِ	۲۶۶	جَـمَـعۡـنَ وُرُودًا بَـارِدًا عَـطِـرَ الـطِّلاَ
فَـاِظۡهَـارُهٗ دُرٌّ نَـمَتۡـهُ بُـدُوۡرُهٗ	۲۶۷	وَاَدۡغَـمَ وَرۡشٌ ظَـافِـرًا وَمُـخَـوِّلاً
وَاَظۡهَـرَ كَهۡفٌ وَافِـرٌ سَيۡـبُ جُـوۡدِهٖ	۲۶۸	زَكِـيٌّ وَفِـيۡ عُـصۡـرَةٍ وَمُـحَـلِّلاَ
وَاَظۡهَـرَ رَاوِيۡـهِ هِشَـامٌ لَهُـدِّمَـتۡ	۲۶۹	وَفِـيۡ وَجَبَـتۡ خُـلۡفُ ابۡنِ ذَكۡوَانَ يُفۡتَلاَ

ان اشعار میں ناظم نے تاء تانیث کا چھ حروف [سین، ثاء، صاد، زاء، ظاء، جیم] میں ادغام اور اظہار کو بیان فرمایا ہے کہ قالون، مکی، عاصم کیلئے چھ حرفوں سے پہلے ہر جگہ اظہار ہے، اور ورش کیلئے صرف ظاء میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار ہے، اور ابن عامر شامی کیلئے سین، جیم، زاء سے پہلے ہر جگہ اظہار اور ثاء، ظاء اور صاد میں ہر جگہ ادغام ہے، اور [حَـصِـرَتۡ صُـدُوۡرُهُمۡ] میں ہشام اور ابن ذکوان دونوں کیلئے ادغام ہے، اور [لَهُـدِّمَـتۡ صَـوَامِعُ] میں ہشام کیلئے اظہار اور ابن ذکوان کیلئے ادغام ہے، البتہ [وَجَبَـتۡ جُنُوۡبُهَا] میں ابن ذکوان کیلئے صرف اظہار ہے، ناظم نے اس میں جو خُلف بتایا ہے، جس سے اظہار وادغام دونوں سمجھے جاتے ہیں، یہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے، پس اس کو اظہار ہی سے پڑھنا چاہیئے، اور باقی ابوعمرو بصری، حمزہ اور کسائی کیلئے چھ حرفوں میں ہر جگہ تاء تانیث کا ادغام ہے۔

وَهَـلۡ بَلۡ فَتًـى هَـلۡ مَـعۡ تَـرَى وَلِبَـا بِفَا 39 نَبَـذۡتُ وَكَـاغۡـفِـرۡ لِی يُرِدۡ صَادَ حُـوِّ لاَ

قـولـه:......﴿ وَهَلۡ بَلۡ فَتًـى هَلۡ مَعۡ تَرَى ﴾

خلف نے اصل کے خلاف [هَـلۡ] اور [بَـلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں [تاء، ثاء، ظاء، زاء، سین، نون، طاء، ضاد،] میں اظہار کیا ہے، اور اظہار ماقبل پر عطف سے نکلا، البتہ تاء، ثاء اور سین میں اظہار اصل کے خلاف اور باقی پانچ

حرفوں میں اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [هَلۡ] اور [بَلۡ] کے لاموں کا تاء، ثاء اور سین میں ادغام اور باقی پانچ حرفوں میں اظہار کیا تھا) اور یعقوب نے اصل کے خلاف [هَلۡ] کے لام کا دو جگہ تاء میں یعنی [هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ] [ملک:۳] اور [فَهَلۡ تَرٰی لَهُمۡ مِّنۡ بَاقِيَةٍ] [حاقہ:۸] میں اظہار کیا ہے، اور اس کے علاوہ باقی [هَلۡ] اور [بَلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں میں اصل کے موافق اظہار ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے [هَلۡ تَرٰی] [ملک حاقہ:۳،۸] میں ادغام اور باقی سب جگہ آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار کیا تھا) باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق [هَلۡ] اور [بَلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں میں اظہار کیا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی سب جگہ آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار کیا تھا) لہٰذا تینوں آئمہ کیلئے تمام حرفوں میں اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

اَلَا بَـلۡ وَهَـلۡ تَـرُوِیۡ ثَـنَـاظَعۡنِ زَیۡنَبٍ	۲۷۰	سَـمِیۡـرَ نَـوَاهَـا طِلۡحَ ضُـرٍّ وَمُبۡتَلَا
فَـاَدۡغَـمَهَـا رَاوٍ وَ اَدۡغَـمَ فَـاضِلٌ	۲۷۱	وَقُـوۡرٌ ثَـنَـاهُ سَـرَّ تَیۡـمًـا وَقَـدۡ حَلَا
وَبَـلۡ فِـی الـنِّسَـا خَلَّادُهُـمۡ بِـخِلَا فِـهٖ	۲۷۲	وَفِـیۡ هَـلۡ تَرَی الۡاِدۡغَـامُ حُـبَّ وَحُـمِّلَا
وَاَظۡهِـرۡ لَـدٰی وَاعٍ نَبِیۡـلٍ ضَـمَـانُـهٗ	۲۷۳	وَفِـی الـرَّعۡـدِهَـلۡ وَاسۡتَـوۡفِ لَا زَاجِـرًاهَلَا

[هَلۡ] اور [بَلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں میں کسائی کیلئے ہر جگہ ادغام ہے، اور حمزہ کیلئے تاء، ثاء، سین میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار ہے، لیکن [بَـلۡ طَّبَـعَ الـلّٰـهُ] [نساء] میں خلف اور خلاد دونوں کیلئے اظہار اور ادغام دونوں ہیں، اور بصری کیلئے [هَـلۡ تَـرٰی] [ملک حاقہ:۳،۸] میں ادغام اور باقی سب جگہ آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے، اور ہشام کیلئے نون سے پہلے دونوں لاموں کا اور ضاد سے پہلے صرف [بَـلۡ] کا اظہار ہے، اور [هَـلۡ یَسۡتَـوِیۡ] [رعد] میں بھی اظہار ہے، ان کے سوا ہر جگہ ادغام ہے، باقی نافع، مکی، ابن ذکوان اور عاصم کیلئے آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے۔

قوله:......﴿ وَلِبَا بِفَا ... حُوِّلَا ﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ فاء سے پہلے جو پانچ جگہ پر باء مجزومہ آئی ہوئی ہے، یعنی [یَـغۡـلِـبۡ فَسَوۡفَ] [نساء:۷۴] [وَاِنۡ تَـعۡـجَـبۡ فَعَجَبٌ] [رعد:۵] [قَـالَ اذۡهَـبۡ فَمَنۡ] [اسراء:۶۳] [قَـالَ اذۡهَـبۡ فَاِنَّ لَکَ فِی الۡـحَیٰـوۃِ] [طٰہ:۹۷] [وَمَـنۡ لَّـمۡ یَتُـبۡ فَـاُولٰـئِکَ] [حجرات:۱۱] ان سب میں یعقوب نے اصل کے خلاف باء ساکنہ کا فاء میں اظہار کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے باء ساکنہ کا فاء میں ادغام سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے اور امام حمزہ سے راوی خلف نے بھی اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں آئمہ کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَادُغَـامُ بَـاءِ الْـجَـزْمِ فِي الْفَـاءِ قَـدْ رَسَا	۲۷۷	حَـمِيْـدًا وَخَيِّـرْ فِيْ يَتُـبْ قَـاصِدًا وَلَا

فاء سے پہلے جو پانچ جگہ پر باءِ مجزومہ آئی ہوئی ہے، یعنی [یَـغْـلِـبْ فَسَـوْفَ][نساء:۷۴][وَاِنْ تَـعْـجَـبْ فَعَـجَبٌ][رعد:۵][قَـالَ اذْهَـبْ فَمَنْ][اسراء:۶۳][قَـالَ اذْهَـبْ فَـاِنَّ لَکَ فِـی الْحَیٰوۃِ][طٰہ:۹۷][وَمَـنْ لَّـمْ یَتُبْ فَـاُولٰئِکَ][حجرات:۱۱]ان سب میں بصری، کسائی نے باءِ ساکنہ کا فاء میں ادغام کیا ہے، اور خلاد کیلئے پہلے چار میں صرف ادغام اور حجرات والے میں خُلف یعنی اظہار اور ادغام دونوں ہیں، اور باقیین کیلئے پانچوں جگہ صرف اظہار ہے۔

قوله:......﴿نَبَذْتُ ۔۔۔ حُوِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَنَبَذْ تُهَا)[طٰہ:۹۶] کے ذال ساکنہ کا تاء میں اظہار سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ذال ساکنہ کا تاء میں ادغام سے [فَـنَبَـذْ تُّـهَـا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے اظہار سے اور خلف نے ادغام سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے اظہار سے اور امام حمزہ نے ادغام سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے اظہار سے اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

--------وَنَبَـــذْتُهَـــا	۲۷۹	شَـــوَاهِـــدُ حَـــمَّـــادٍ--------

سورۂ طٰہ میں (فَنَبَذْ تُهَا) جو آیا ہوا ہے، بصری، حمزہ، کسائی نے ادغام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے اظہار سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿کَاغْفِرْ لِی ۔۔۔ حُوِّلَا﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ لام سے پہلے جو چار کلمات میں راءِ مجزومہ آیا ہوا ہے، یعنی [وَاغْـفِـرْ لَـنَـا]، [اَنِ اشْکُرْلِیْ][لقمان:۱۴][وَاصْبِرْ لِحُکْمِ][طور:۴۸][یَنْشُرْ لَکُمْ] ان سب میں یعقوب نے اصل کے خلاف راءِ ساکنہ کا لام میں اظہار کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے راءِ ساکنہ کا لام میں ادغام کیا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں آئمہ کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....وَالـــرَّاءُ جَــــزْمًـــا بِلَامِهَـــا	۲۸۰	کَـوَاصْبِـرْ لِـحُکْـمِ طَـالَ بِـالْـخُلْفِ یَذْبُلَا

[وَاغْـفِرْ لَنَا]، [اَنِ اشْکُرْلِیْ]، [وَاصْبِرْ لِحُکْمِ]، [یَنْشُرْ لَکُمْ] میں راءِ ساکنہ کا لام میں دوری کیلئے بالخُلف اور سوسی کیلئے بلا خلف ادغام ہے، اور باقیین کیلئے ہر جگہ صرف اظہار ہے۔

قوله:......﴿یُرِدْ ۔۔۔ حُوِّلَا﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ دال ساکنہ کے بعد جب ثاء آجائے، جیسے [یُـــرِدْ ثَـــوَابَ

الـدُّنۡيَا]اور[یُـرِ دۡثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ][آل عمران:۱۴۵]تو یعقوب نے اصل کے خلاف دال ساکنہ کا ثاء میں اظہار سے پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ادغام کر کے [یُـرِدُثَّوَابَ الدُّنۡيَا]،[یُـرِدُثَّوَابَ الۡاٰخِرَةِ] پڑھا تھا)اور باقی دو آئمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے اظہار سے اور خلف نے ادغام سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے اظہار سے اور امام حمزہ نے ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے اظہار سے اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قولہ:......﴿ صَادَ حُوِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكۡرُ] میں صاد کی دال کا ذال میں اظہار کیا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ادغام سے [كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكۡرُ] پڑھا تھا)اور باقی دو آئمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے اظہار سے اور خلف نے ادغام سے [كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكۡرُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے اظہار سے اور امام حمزہ نے ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے اظہار سے اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحِـرۡمِـيٌّ نَـصۡـرٌ صَـادَ مَـرۡيَـمَ مَنۡ يُـرِدۡ	۲۸۲	ثَـــــــــوَابَ---------------------

نافع،مکی،عاصم نے [كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكۡرُ] میں صاد کی دال کا ذال میں اور [یُـرِدۡثَـوَابَ الـدُّنۡيَـا]،[یُـرِدۡثَوَابَ الۡاٰخِـرَةِ] میں دال کا ثاء میں اظہار کیا ہے،اور باقیین نے ان تمام مواقع میں ادغام سے [كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكۡرُ]،[یُـرِدُثَّوَابَ الدُّنۡيَا]،[یُرِدُثَّوَابَ الۡاٰخِرَةِ] پڑھا ہے۔

أَخَذۡتُ طُلۡ أُورِثۡتُمۡ حِمًى فِدۡ لَبِثۡتُ عَنۡـ 40 ـهُـمَا وَادَّغِمۡ مَعۡ عُذۡتُ إِبۡ ذَا اعۡكِسًا حَلَا

قولہ:......﴿ أَخَذۡتُ طُلۡ ﴾

باب(اَخَـذۡتُ) سے وہ تمام الفاظ مراد ہیں،جن میں ذال ساکنہ کے بعد تاء ہو،جیسے[اِتَّـخَـذۡتُ،اَخَـذۡتُـمۡ]وغیرہ وغیرہ،پس رویس نے اصل کے خلاف ان سب الفاظ کو اظہار سے پڑھا ہے،اور اظہار ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ادغام سے پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر،روح اور خلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق ادغام سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع،امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا رویس کیلئے اظہار سے اور ابوجعفر،روح اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....اِتَّـــــــخَـــــــذۡ تُــــــــمُـــــــوۡ	۲۸۳	اَخَـذۡتُـمۡ وَفِـي الۡاِفۡـرَادِ عَــاشَـرَ دَغۡـفَلَا

باب(اَخَذۡتُ) کے وہ تمام کلمات جن میں ذال ساکنہ کے بعد تاء ہو،سب میں مکی،حفص کیلئے اظہار اور باقیین کیلئے ادغام ہے۔

قولہ:......﴿أُورِثۡتُمۡ حِمًى فِدۡ لَبِثۡتُ عَنۡـهُمَا۔۔۔إِبۡ ﴾

یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف [اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا]اور[لَبِثۡتُ،لَبِثۡتُمۡ] دونوں کلمات میں ثاء کا تاء میں اظہار کیا ہے،(جبکہ

امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے دونوں کلمات کو ادغام سے پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے [اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا] کو اصل کے موافق اظہار سے اور [لَبِثۡتُ، لَبِثۡتُمۡ] کو اصل کے خلاف ادغام سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے دونوں کلمات کو اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا [اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا] میں تینوں آئمہ کیلئے اظہار ہے اور [لَبِثۡتُ، لَبِثۡتُمۡ] میں یعقوب اور خلف کیلئے اظہار اور ابوجعفر کیلئے ادغام ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

...... وَ اُوۡرِثۡتُمُوۡ حَلاَ	۲۷۹	....
....	۲۸۰	لَـهٗ شَـرۡعُـهٗ...........
-- لَبِثۡتَ الۡفَرۡدَ وَالۡجَمۡعَ وَصَّلاَ	۲۸۲	وَحِـرۡمِـيٌّ نَـصۡرٍ ....

[اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا] [اعراف وزخرف:۴۳، ۷۲] کو بصری، ہشام، حمزہ، کسائی کیلئے ثاء کا تاء میں ادغام سے اور باقیین کیلئے اظہار سے ہے۔ اور [لَبِثۡتَ، لَبِثۡتُ، لَبِثۡتُمۡ] مفرد ہو یا جمع ہو نافع، مکی عاصم نے ثاء کا تاء میں اظہار کیا ہے اور باقیین نے ادغام سے [لَبِثۡتَّ، لَبِثۡتُّ، لَبِثۡتُّمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَادَّغِمۡ مَعۡ عُذۡتُ اُبۡ ذَا اعۡكِسًا حَلاَ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (عُـذۡتُ) [غافر، دخان:۲۷، ۲۰] کو اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ذال کا تاء میں ادغام سے [عُـذۡتُّ بِـرَبِّـيۡ] اور یعقوب نے اظہار سے [عُـذۡتُ بِـرَبِّـيۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے اظہار سے [عُذۡتُ بِـرَبِّـيۡ] اور امام ابوعمرو بصری نے ادغام سے [عُـذۡتُّ بِـرَبِّـيۡ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اپنی اصل کے موافق ادغام سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ادغام سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے ادغام اور یعقوب کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

شَـوَاهِـدُ حَـمَّـادِ------	۲۷۹	وَعُـذۡتُ عَـلَـى اِدۡغَـامِـهٖ ....

دو جگہ سورۂ غافر اور دخان میں (عُـذۡتُ بِرَبِّيۡ) جو آیا ہوا ہے، ان کو بصری، حمزہ اور کسائی نے ادغام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے اظہار سے پڑھا ہے۔

وَيَـاسِيۡنَ نُـوۡنَ اَدۡغِمۡ فِدًا حُطۡ وَسِيۡنَ مِيۡـ 41 ـمَ فُزۡ يَلۡهَثَ اَظۡهِرۡ اُدۡ وَفِي ارۡكَبۡ فَشَا اَلَا

قولہ:......﴿ وَيَاسِيۡنَ نُوۡنَ اَدۡغِمۡ فِدًا حُطۡ ﴾

خلف اور یعقوب نے اصل کے خلاف (يٰـسٓ وَالۡـقُـرۡاٰنِ) میں [يٰـسٓ] کے نون کا [وَالۡـقُـرۡاٰنِ] کے واو میں اور (نٓ وَالۡقَلَمِ) میں [نٓ] کے نون کا [وَالۡقَلَمِ] کے واو میں ادغام کر کے پڑھا ہے، یعنی (يٰسٓ وَّالۡقُرۡاٰنِ) اور (نٓ وَّالۡقَلَمِ) (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے اظہار سے پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے دونوں جگہ نون کے اظہار سے پڑھا ہے، کیونکہ وہ حروف مقطعات کو سکتہ سے پڑھتے ہیں، اور سکتہ کو اظہار لازم ہے، جیسا کہ سورۂ بقرۃ میں آ رہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَیَـاسِیۡنَ اَظۡهِـرۡ عَـنۡ فَتًـی حَـقُّـهٗ بَـدَا	۲۸۱	وَنُـونَ وَفِیۡـهِ الۡـخُـلۡفُ عَـنۡ وَرۡشِهِـمۡ خَلاَ

(یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ)اور(نٓ وَالۡقَلَمِ)دونوں میں قالون مکی، بصری، حفص، حمزہ کیلئے اس نون ساکنہ کا اظہار ہے، جو دونوں کلموں میں واو سے پہلے تلفظ میں ہے اور ورش کیلئے (یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ)میں صرف ادغام اور(نٓ وَالۡقَلَمِ)میں خُلف یعنی اظہار اور ادغام دونوں ہیں، اور باقی شامی، شعبہ اور کسائی کیلئے دونوں میں صرف ادغام مع الغنہ ہے۔

قوله:......﴿ وَسِیۡنَ مِیۡـمَ فُزۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (طٰسٓمّٓ)[شعراء، قصص] میں سین کے نون کا میم میں ادغام کیا ہے، اور ادغام ماقبل پر عطف سے نکلا (جبکہ امام حمزہ نے نون کے اظہار سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر حسب قاعدہ مقطعات کو سکتہ سے پڑھتے ہیں، اور سکتہ کو اظہار لازم ہے، البتہ یعقوب نے بھی اصل کے موافق ادغام سے پڑھا ہے (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ادغام سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے ادغام اور ابوجعفر کیلئے اظہار مع سکتہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَطَـاسِیۡـنَ عِـنۡـدَالۡـمِیۡـمِ فَـازَ---	۲۸۳	....

شعراء اور قصص والے (طٰسٓمّٓ) میں حمزہ کے لئے سین کے نون کا میم میں اظہار ہے، یعنی نہ تو نون کا میم میں ادغام ہے، اور نہ غنہ ہے، اور باقیین کیلئے نون کا میم میں ادغام مع الغنہ ہے۔

قوله:......﴿ یَلۡهَثۡ اَظۡهِرۡ اُدۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (یَـلۡـهَـثۡ ذٰلِکَ)[اعراف:۱۷۶] کو ثاء کا ذال میں اظہار سے [یَـلۡـهَـثۡ ذٰلِکَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے ادغام سے [یَـلۡـهَـثۡ ذّٰلِکَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق ادغام سے (یَلۡهَثۡ ذّٰلِکَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ادغام سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے اظہار سے اور یعقوب و خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قوله:......﴿وَفِی ارۡکَبۡ فَشَا اُلَا ﴾

خلف اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (ارۡکَـبۡ مَـعَنَـا)[هود:۴۲] میں باء کا میم میں اظہار کیا ہے، اور اظہار ماقبل پر عطف سے نکلا (جبکہ امام حمزہ سے خلاد نے اظہار ور ادغام دونوں طرح سے اور خلف نے اظہار سے پڑھا تھا اور امام نافع سے قالون نے اظہار اور ادغام دونوں طرح سے اور ورش نے اظہار سے پڑھا تھا) اور یعقوب نے اصل کے موافق ادغام سے (ارۡکَـبۡ مَّـعَـنَـا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ادغام سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے اظہار سے اور یعقوب کیلئے ادغام سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ خلف کا تذکرہ توضیح کیلئے ہے، ورنہ بیان کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ راوی خلف نے بھی اظہار ہی پڑھا تھا

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي ارۡكَبۡ هُدًى بَرٍّ قَرِيۡبٍ بِخُلۡفِهِمۡ	۲۸۴	كَمَا ضَاعَ جَا[١٦]يَلۡهَثُ لَهٗ دَارَ جُهَّلَا
وَقَالُوۡنُ ذُو خُلۡفٍ ــــــــــــــــــــــــ	۲۸۵	....

(اِرۡكَبۡ مَعَنَا) میں قالون بزی اور خلاد کیلئے اظہار اور ادغام دو دو وجوہ ہیں، اور شامی، خلف، ورش کیلئے صرف اظہار ہے، اور باقی قنبل، بصری، عاصم، کسائی کیلئے صرف ادغام (ارۡكَبۡ مَّعَنَا) ہے، اور (يَلۡهَثۡ ذٰلِكَ) میں ورش، مکی، ہشام کیلئے ثاء کا ذال میں اظہار ہے، اور قالون کیلئے اظہار اور ادغام دونوں وجوہ ہیں، اور باقیین کیلئے صرف ادغام ہے۔

﴿اَلنُّوۡنُ السَّاكِنَةُ وَ التَّنۡوِيۡنُ﴾

ناظم نے اس باب میں نون ساکن اور تنوین کے دو مسئلوں کو بیان فرمایا جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے بعض نے اپنی اصل سے مخالفت کی ہے، ان میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب حروف [يَرۡمَلُوۡنَ] آجائیں تو تمام قراء ان سب حروف میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام کرتے ہیں، لیکن لام اور راء میں ادغام بلاغنہ اور باقی چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہے، البتہ امام حمزہ کے راوی خلف نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء میں ادغام بلاغنہ اور باقیین نے ادغام مع الغنہ پڑھا ہے، اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نون ساکنہ اور تنوین کے بعد حروف حلقی [اَ،ھاء، عین، حاء، غین، خاء] آنے کی صورت میں تمام ائمہ سبعہ نے اظہار سے پڑھا ہے۔ ناظم نے اس باب میں انہی دو مسئلوں کو بیان فرمایا۔

وَغُـنَّةُ يَـا وَالۡـوَاوِ فُزۡ وَبِـخَـا وَغَيۡــ 42 نِ الاِخۡـفَـا سِوَى يُنۡغِضۡ يَكُنۡ مُنۡخَنِقۡ أَلَا

قوله:......﴿وَغُنَّةُ يَا وَالۡوَاوِ فُزۡ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے پہلا مسئلہ بیان فرمایا کہ خلف نے اصل کے خلاف نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء آنے کی صورت میں ادغام مع الغنہ سے پڑھا ہے، جیسے [وَمَنۡ يَّقُلۡ، مِنۡ وَّالٍ، يَوۡمَئِذٍيَّصَّدَّعُوۡنَ، يَوۡمَئِذٍوَّاهِيَةٌ] (جبکہ امام حمزہ سے راوی خلف نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء آنے کی صورت میں ادغام بلاغنہ اور خلاد نے ادغام مع الغنہ سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق ادغام مع الغنہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ادغام مع الغنہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں آئمہ کی ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَكُلُّهُمُ التَّنۡوِيۡنَ وَالنُّوۡنَ اَدۡغَمُوۡا	۲۸۶	بِلَا غُنَّةٍ فِي اللَّامِ وَالرَّالِيَجۡمُلَا
وَكُلٌّ بِيَنۡمُوۡ اَدۡغَمُوۡامَعۡ غُنَّةٍ	۲۸۷	وَفِي الۡوَاوِ وَالۡيَادُوۡنَهَا خَلَفٌ تَلَا
وَعِنۡدَهُمَا لِلۡكُلِّ اَظۡهِرۡبِكِلۡمَةٍ	۲۸۸	مَخَافَةَ اِشۡبَاهِ الۡمُضَاعَفِ اَثۡقَلَا

نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب حروف [**يَرۡمَلُوۡنَ**] آجائیں، جیسے [**وَمَنۡ يَّقُلۡ، يَوۡمَئِذٍيَّصَّدَّعُوۡنَ، مِنۡ رَّبِّهِمۡ، ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا، مِنۡ مَّالٍ، سُنۡبُلَةٍ مِّائَةٍ، فَاِنۡ لَّمۡ، هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ، مِنۡ وَّالٍ، يَوۡمَئِذٍوَّاهِيَةٌ، مِنۡ**

نَّـفۡـسٍ ،مَلَـكًـا نُّقَاتِلَ]تو تمام قراءان سب حروف میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام کرتے ہیں لیکن لام اور راء میں ادغام بلاغنہ اور باقی [یَـنۡـمُـوۡ] کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہے،البتہ امام حمزہ کے راوی خلف نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء میں ادغام بلاغنہ اور باقی دو میں ادغام مع الغنہ پڑھا ہے،اور نون ساکن کا واو اور یاء میں ادغام اس شرط پر ہوتا ہے، کہ نون کے بعد واو اور یاء دوسرے کلمہ میں ہوں ،اور اگر نون ساکن اور واو یا یاء ایک ہی کلمہ میں جمع ہو جائیں، جوان چار کلمات میں جمع ہیں،[قِـنۡـوَانٌ] [صِـنۡـوَانٌ][بُـنۡـيَـانٌ][دُنۡيَـا] تو تمام قراء نے ان چاروں کلمات میں نون ساکن کو اظہار سے پڑھا ہے،تا کہ یہ ادغام کے سبب مشدد ہوکر مضاعف کے مشابہ نہ ہو جائیں ،اور مضاعف اس کو کہتے ہیں ،جس میں ایک ہی طرح کے دو حرف جمع ہو رہے ہوں اور خلف کی روایت میں تو بالکل مضاعف ہو ہی جائیں گے۔

قولہ:......﴿ وَبِخَا وَغَيۡـنِ الِاخۡفَا سِوَى يُنۡغِضُ يَكُنۡ مُنۡخَنِقُ اُ لاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے دوسرا مسئلہ بیان فرمایا کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہر جگہ نون ساکنہ اور تنوین کے بعد حروف حلقی کے چھ حرفوں میں سے خاء اور غین آنے کی صورت میں اخفاء سے پڑھا ہے، جیسے [هَـلۡ مِـنۡ خَالِقٍ ،يَوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ،مِنۡ غَيۡرِ كُمۡ ،قَوۡ لاً غَيۡرَ الَّذِىۡ] اور باقی چار حروف حلقی میں اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے،لیکن اس اخفاء سے تین الفاظ [فَسَيُـنۡـغِـضُـوۡنَ اِلَيۡكَ][اسراء:۵۱][اِنۡ يَّـكُـنۡ غَـنِيًّا][نساء:۱۳۵][اَلۡـمُـنۡـخَنِقَةُ][مائدہ:۳] مستثنیٰ ہیں ،یعنی ان میں ابوجعفر بھی اظہار ہی کرتے ہیں (جبکہ امام نافع نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد حروف حلقی آنے کی صورت میں مطلقاً اظہار سے پڑھا تھا) اور باقی دو آئمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد تمام حروف حلقی میں اظہار اور ابوجعفر کیلئے خاء اور غین میں اخفاء اور باقی چار حروف حلقی میں اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعِـنۡـدَ حُـرُوۡفِ الۡـحَـلۡـقِ لِلۡـكُـلِّ اُظۡهِـرَا ۲۸۹ اَلاَ هَـاجَ حُـكۡـمٌ عَـمَّ خَـالِيۡـهِ غُـفَّلاَ

نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب کوئی حرف حلقی آئے گا تو بُعد مخرج کی وجہ سے تمام قراء کیلئے اظہار ہوگا خواہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے [اَنۡعَمۡتَ] یا دوکلموں میں جیسے [اِنۡ خِفۡتُمۡ] اور دوسرے مصرعہ [اَلاَهَا جَ حُكۡمٌ عَمَّ خَالِيۡهِ غُفَّلاَ] میں کلمات کے اوائل حروف کے ذریعہ حروف حلقی کی نشان دہی کی گئی ہے۔

﴿اَلْفَتْحُ وَ الاِمَالَۃُ﴾

وَبِـالْـفَتْـحِ قَهَّـارِ الْبَوَارِ ضِعَافَ مَعُـ 43 ـهُ عَيْـنُ الثَّـلاثِي رَانَ شَـا جَـاءَ مَيَّلا

قوله:......﴿وَبِالْفَتْحِ قَهَّارِ الْبَوَارِ ضِعَافَ مَعُـهُ عَيْنُ الثَّلاثِي...فِدٖ﴾

یہاں سے ناظمؒ اُن کلمات کا تذکرہ فرمارہے ہیں جن میں خلف نے فتح پڑھاہے ،اوروہ کلمات یہ ہیں:(اَلْقَهَّارِ)جومجرورہو،(اَلْبَوَارِ)،(ضِعٰفًا)اورسات افعال ماضی ثلاثی [خَابَ]،[طَابَ]،[ضَاقَتْ]،[حَاقَ]،[زَاغَ]،[زَادَ]،[خَافَ]ان سب کلمات میں خلف نے اصل کےخلاف فتح پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے (اَلْقَهَّارِ)،(اَلْبَوَارِ)میں تقلیل اورلفظِ (ضِعٰفًا)اورسات افعال ماضی ثلاثی کےعین کلمہ میں امالہ کبریٰ پڑھاتھا)اور باقی ابوجعفرویعقوب کامذہب ناظم آگےخودبیان فرمارہے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيْ اَلِـفَـاتٍ قَبْـلَ رَا طَـرْفٍ اَتَـتْ	۳۲۱	بِـكَسْـرٍ اَمِلْ تُدْعَـى حَـمِيْدًا وَتُقْبَلَا
كَـاَبْـصَارِهِمْ وَالدَّارِ ثُمَّ الْحِمَارِمَعْ	۳۲۲	حِمَـارِكَ وَالْكُفَّـارِ وَاقْتَـسْ لِتَنْضُلَا
ـــ وَجَبَّـارِيْـنَ وَالْـجَـارِ تَـمَّـمُوْا	۳۲۴	وَوَرْشٌ جَـمِيْـعَ الْبَـابِ كَـانَ مُـقَـلِّلَا
وَهٰذَانِ عَنْـهُ بِـاخْتِلَافٍ وَمَعَهُ فِي الْ	۳۲۵	بَـوَّارِ وَفِـي الْـقَهَّـارِ حَـمْـزَةُ قَلَّلَا
....	۳۲۹	ضِـعَـافًـا وَحَرْفَـا النَّـمْلِ اٰتِيْكَ قُوِّلَا
بِـخُلْفٍ ضَـمَمْنَاهُـــــــــــــــ	۳۳۰	....

ناظم نے پہلے چاراشعارمیں فرمایاکہ جن کلمات کے آخر میں الف کے بعد راءمکسور ہوتوان میں ہرجگہ دوری کسائی،اوربصری کیلئےامالہ کبریٰ ہے،خواہ یہ الفات زائدہوں یاعین کلمہ میں ہوں،جیسے[اَبْصَارِهِمْ][اِلدَّارِ][اَلْحِمَارِ][اَلْكُفَّارِ]وغیرہ وغیرہ،اورورش کیلئےان تمام کلمات میں صرف تقلیل ہے،اور لفظ[جَبَّارِيْنَ][اَلْجَارِ]میں صرف دوری کسائی کیلئے امالہ کبریٰ ہے،اورورش کیلئےان دونوں لفظوں میں تقلیل بالخلف ہے،اور لفظ[اَلْبَوَّارِ][اَلْقَهَّارِ]میں ورش کےساتھ حمزہ کیلئےبھی تقلیل ہے،اورلفظ(ضِعٰفًا)اورسورۂ نمل کےدونوں لفظ(اٰتِيْكَ) میں خلادکیلئےبالخُلف اورخلف کیلئےبلاخُلف امالہ ہے۔

قوله:......﴿رَانَ شَا جَاءَ مَيَّلا...فِدٖ﴾

یہاں سے ناظم دس افعال ماضی ثلاثی میں باقی تین کاتذکرہ فرمارہے ہیں،کہ خلف نے اصل کے موافق ہرجگہ پر[رَانَ][شَاءَ][جَاءَ]کےعین کلمہ کوامالہ سے پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نےبھی ان تینوں لفظوں کوامالہ سے پڑھاتھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَكَيۡفَ الثُّلَاثِيۡ غَيۡرَزَاغَتۡ بِمَاضِيۡ	۳۱۸	اَمِلۡ خَابَ خَافُوۡاطَابَ ضَاقَتۡ فَتُجۡمِلَا
وَحَاقَ وَزَاغُوۡا جَاءَ شَاءَ وَزَادَ فُزۡ	۳۱۹	وَ جَاءَ ابۡنُ ذَكۡوَانَ وَفِيۡ شَاءَ مَيَّلَا
فَزَادَهُمُ الۡاُوۡلٰى وَفِي الۡغَيۡرِ خُلۡفُهٗ	۳۲۰	وَقُلۡ صُحۡبَةٌ بَلۡ رَانَ وَاصۡحَبۡ مُعَدَّلَا

ان تین اشعار میں ناظم نے دس افعال ماضی ثلاثی کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ان دس افعال کے عین کلمہ میں حمزہ کیلئے امالہ کبریٰ ہے، جبکہ یہ تین شرطیں پائی جائیں، فعل ہوں اسم نہ ہوں، دوسری شرط یہ ہے، کہ ثلاثی مجرد ہوں مزید نہ ہوں، یعنی ان کے فاء کلمہ سے پہلے کوئی زائد حرف ہمزہ وغیرہ نہ آرہا ہو، تیسری شرط یہ ہے کہ ماضی معروف کے پہلے چار صیغوں میں سے کسی ایک صیغہ سے آرہے ہوں، اور وہ دس افعال یہ ہیں: [رَانَ]، [شَاءَ]، [جَاءَ]، [خَابَ]، [طَابَ]، [ضَاقَتۡ]، [حَاقَ]، [زَاغَ]، [زَادَ]، [خَافَ] البتہ ان میں سے [شَاءَ]، [جَاءَ] کے امالہ میں حمزہ کے ساتھ ابن ذکوان بھی شریک ہیں، اور [زَادَ] میں بھی ابن ذکوان امالہ کرتے ہیں، جس کی تفصیل یہ ہے کہ قرآن میں پہلی جگہ [فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا] میں تو صرف امالہ کرتے ہیں، اور باقی قرآن میں ان کے لئے فتح اور امالہ دونوں ہیں، اور [رَانَ] میں شعبہ، کسائی نے بھی حمزہ کے ساتھ امالہ کرنے میں موافقت کی ہے۔ باقیین نے سب کلمات کو فتح سے پڑھا ہے۔

كَالۡاَبۡرَارِ رُؤۡيَا اللَّامِ تَوۡرَاةَ فِدۡ وَلَا 44 تُمِلۡ حُزۡ سِوَى أَعۡمَى بِسُبۡحَانَ أَوَّلَا

قولہ:......﴿كَالۡاَبۡرَارِ ـــ فِدۡ﴾

ناظم یہاں سے یہ بتلانا چاہتے ہیں، کہ اگر الف دو راء کے درمیان واقع ہو اور دوسری راء متطرفہ مکسور ہو، خواہ معرف باللام ہو یا نکرہ ہو جیسے [اَلۡاَبۡرَارِ، اَلۡاَشۡرَارِ، قَرَارٍ] تو خلف نے اصل کے خلاف اس الف کو امالہ کبریٰ سے پڑھا ہے، اور امالہ ماقبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام حمزہ نے اس الف کو تقلیل سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کا مذہب آگے آرہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِضۡجَاعُ ذِيۡ رَاءَيۡنِ حَجَّ رُوَاتُهٗ	۳۲۶	كَالۡاَبۡرَارِ وَالتَّقۡلِيۡلُ جَادَلَ فَيۡصَلَا

یعنی بصری اور کسائی اس الف میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں، جو دو راء کے درمیان میں واقع ہو اور دوسری راء متطرفہ مکسورہ ہو، جیسے [اَلۡاَبۡرَارِ، اَلۡاَشۡرَارِ، قَرَارٍ] اور اس الف میں ورش، حمزہ تقلیل کرتے ہیں، جبکہ باقیین فتح سے پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿رُؤۡيَا اللَّامِ ـــ فِدۡ﴾

ناظم فرماتے ہیں کہ لام تعریف والا (اَلرُّؤۡيَا) اور (لِلرُّؤۡيَا) وغیرہ جہاں بھی آئے، ان کو خلف نے اصل کے خلاف امالہ سے پڑھا ہے، اور امالہ ماقبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام حمزہ نے لام تعریف اور بغیر لام تعریف دونوں کو فتح سے پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ لام تعریف کی قید سے [رُؤۡيَاكَ] [رُؤۡيَايَ] وغیرہ نکل گئے، ان میں ان کیلئے امالہ نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيْـمَـا سِـوَاهُ لِلْـكِسَـائِـيْ مُيِّلَا	٢٩٨	وَلٰـكِـنَّ اَحْيَـا عَـنْهُـمَـا بَعْدَ وَاوِهٖ
اَتَـى وَ خَـطَـايَـا مِثْـلُـهُ مُتَـقَبَّلَا	٢٩٩	وَرُءْ يَـايَ وَالـرُّءْ يَـاوَمَـرْضَـاتِ كَيْفَـمَا
....	٣٠٥	وَرُؤْيَـاكَ مَـعْ مَثْـوَايَ عَنْـهُ لِحَفْصِهِـمْ

لفظ (اَحْيَا) میں امالہ حمزہ، کسائی دونوں کیلئے ہے، بشرطیکہ واو کے بعد ہو، جیسے [اَمَاتَ وَاَحْيٰی] اوراس کے ماسوی میں صرف کسائی کیلئے امالہ ہے، جیسے [فَاَحْيَاكُمْ] آگے ناظم وہ الفاظ بیان کرتے ہیں، جن کے امالہ میں کسائی منفرد ہیں اورامام حمزہ کیلئے امالہ نہیں، ان میں (اَلرُّؤْيَا)، (لِلرُّؤْيَا)، ([رُؤْيَایَ)(مَرْضَاتَ)(خَطَايَا)وغیرہ جس طرح بھی آئے، ان سب میں صرف کسائی نے امالہ کیا ہے، اور باقیین نے فتح سے پڑھا ہے۔ البتہ (رُؤْيَاکَ)اور(مَثْوَایَ)میں صرف دوری کسائی کیلئے امالہ ہے، باقیین کیلئے فتح ہے۔

قولہ:......﴿ تَوْرَاةَ فِدْ﴾

امام خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ لفظ (اَلتَّوْرَاةَ) کوامالہ کبریٰ سے پڑھا ہے، اور امالہ ماقبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام حمزہ نے تقلیل سے پڑھا تھا)

تو خلاصہ یہ ہوا کہ یہاں تک ناظمؒ نے اُن کلمات کا تذکرہ فرمایا، جن میں امام خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، سوائے [رَانَ]، [شَـــاءَ]، [جَــــاءَ] کے، کہ اِن میں امالہ کرنے میں اپنی اصل کے موافق ہیں ، اور [رَانَ]، [شَاءَ]، [جَاءَ] کو بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں [عَيْنُ الثُّلَاثِيْ] کے عموم سے امام خلف کیلئے فتح نکلتا تھا، جو واقع کے خلاف ہے، البتہ ان مذکورہ کلمات کے علاوہ جو الفات منقلبہ عن الیاء یا مرسوم بالیاء ہیں، جیسے [عَسٰـى ،رَمٰـى رَاٰى ،عِيْسٰـى ،مُوْسٰـى] ان سب میں امام خلف اپنی اصل کے موافق امالہ کبریٰ کرتے ہیں، یعنی ان میں سے جن میں حمزہ کیلئے امالہ ہے، ان میں امام خلف کیلئے بھی امالہ ہے، اور جن میں ان کی اصل کیلئے فتح ہے، ان میں ان کے لئے بھی فتح ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـلِّلَ فِيْ جَـوْدٍ وَبِـالْـخُـلْفِ بَـلَّلَا	٨٢١	وَاِضْـجَـاعُكَ التَّـوْرَاةَ مَـا رُدَّ حُسْـنُـهُ

(التَّـوْرَاةَ) میں ہر جگہ بصری، ابن ذکوان، کسائی کیلئے امالہ کبریٰ ہے، ورش، حمزہ کیلئے تقلیل اور قالون کیلئے فتح اور تقلیل دونوں وجوہ اور باقی مکی، ہشام اور عاصم کیلئے صرف فتح ہے۔

قولہ:......﴿ وَلَاتُمِلْ حُزْ سِوَى أَعْمَى بِسُبْحَانَ أَوَّلَا ﴾

ناظم یہاں سے یعقوب کیلئے امالہ کی بحث شروع فرمارہے ہیں کہ جن کلمات یاالفات میں امام ابوعمرو بصری امالہ کبری یاصغری کرتے تھے، یعقوب اُن تمام کلمات میں امالہ کبریٰ یاصغریٰ نہیں کرتے ہیں، بلکہ ان کیلئے صرف چند مواقع میں امالہ کبریٰ ہے، اور یہاں ناظم نے بھی صرف انہی کلمات کوذکر کیا ہے، جن میں ایک کلمہ (اَعْـمٰـى) ہے، جوسورۂ اسراء میں پہلی مرتبہ واقع

ہے،یعنی (وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى)اس میں پورے یعقوب نے امالہ کیا ہے۔آ گے مزید کلمات کا بیان آ رہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۳۱۰	وَاَعْـمٰـى فِـى الْاِسْـرَا حُـكْـمٌ صُحْبَةٍ اَوَّلَا

کلمہ(اَعْمٰى)جوسورۂ اسراء میں پہلی مرتبہ واقع ہے،یعنی (وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى)اس کوشعبہ،حمزہ، کسائی اور بصری نے امالہ کبریٰ سے پڑھا ہے،ورش نے فتح اور تقلیل دونوں طرح اور باقیین نے فتح سے پڑھا ہے۔

وَطُلْ كَـافِـرِيْنَ الْكُلَّ وَالنَّمْلَ حُطْ وَيَا 45 ءُ يَـاسِيْنَ يُمْنٌ وَافْتَـحِ الْبَابَ اِذْ عَلَا

قوله:......﴿وَطُلْ كَافِرِيْنَ الْكُلَّ وَالنَّمْلَ حُطْ وَيَاءُ يَاسِيْنَ يُمْنٌ ﴾

ناظم یہاں سے یعقوب کیلئے مزید امالہ والے کلمات بیان فرمارہے ہیں،کہ رویس نے ہرجگہ لفظ(كٰـفِـرِيْـنَ) کوامالہ سے پڑھا ہے،خواہ معرف باللام ہو یا منکر،اور روح کے عدم ذکر سے معلوم سے ہوا کہ وہ فتح سے پڑھتے ہیں،جو[وَلَا تُـمِـلْ حُـزْ]سے نکلا،البتہ سورۂ نمل والا(كٰفِرِيْنَ)جو(اِنَّـهَـا كَـانَـتْ مِـنْ قَـوْمٍ كٰفِرِيْنَ)[۴۳]میں آیا ہوا ہے،اس کو پورے یعقوب نے امالہ سے پڑھا ہے،اور لفظ[يٰسٓ]کے الف کوروح نے امالہ سے پڑھا ہے،جبکہ رویس کیلئے اس میں فتح ہے،جوکہ[وَلَا تُمِلْ حُزْ]سے نکلا۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ یعقوب نے اصل کے موافق صرف چند مواقع میں امالہ کبریٰ کیا ہے،یعنی سورۂ اسراء کے پہلے (اَعْـمٰـى) میں،اور سورۂ نمل کے(كٰفِرِيْنَ)میں پورے یعقوب کیلئے اور لفظ[كٰفِرِيْنَ]میں ہرجگہ رویس کیلئے اور لفظ[يٰسٓ]میں یاء کے بعد الف میں روح کیلئے امالہ کبریٰ ہے،ان مواقع کے علاوہ یعقوب کیلئے کسی جگہ پر امالہ کبریٰ یا صغریٰ (تقلیل)نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيْ اَلِـفَـاتٍ قَبْـلَ رَا طَـرَفٍ اَتَـتْ	۳۲۱	بِـكَسْـرٍ اَمِلْ تُدْعَـى حَـمِيْدًا وَتُقْبَلَا
كَـاَبْـصٰرِهِـمْ وَالـدَّارِ ثُـمَّ الْـحِـمَـارِمَعْ	۳۲۲	حِـمَـارِكَ وَالْـكُـفَّـارِ وَاقْتَـسْ لِتَـنْـضُلَا
وَمَـعْ كَـافِـرِيْـنَ الْـكَـافِـرِيْـنَ بِيَـائِـهٖ	۳۲۳	....
واضـجـاع را كـل الـفـواتـح ذكـره	۷۳۸	حـمًى غيـر حـفـص طـاويـا صحبة ولا

جن کلمات کے آخر میں الف کے بعد راء مکسور ہوتو ان میں ہرجگہ دوری کسائی،اور بصری کیلئے امالہ کبریٰ ہے،خواہ یہ الفات زائد ہوں یا عین کلمہ میں ہوں،جیسے[اَبْـصٰـرِهِـمْ][اِلـدَّارِ][اَلْـحِـمَـارِ][اَلْـكُـفَّـارِ]وغیرہ وغیرہ اور لفظ[كٰـفِرِيْنَ]اور[اَلْكٰفِرِيْنَ]میں بھی بصری اور دوری کسائی کیلئے امالہ ہے،بشرطیکہ یاء کے ساتھ ہو یعنی[كٰفِرُوْن]میں امالہ نہیں ہے،کیونکہ یاء مکسور نہیں ہے۔

تمام حرف راء والے مقطعات میں حمزہ،کسائی،شامی،شعبہ اور بصری کیلئے امالہ اور حفص،مکی،قالون کیلئے فتحہ ہے،البتہ ورش کیلئے تقلیل ہے،جس کو علامہ شاطبیؒ نے آگے بیان فرمایا ہیں اور طاء اور یاء سے شروع ہونے والے مقطعات میں حمزہ، کسائی

اورشعبہ کیلئے امالہ اور باقیین کیلئے فتحہ ہے۔

نوٹ: حرف راء سے مقطعات سورۂ یونسؑ، ہود، یوسفؑ، ابرہیمؑ، حجر اور رعد کے شروع والے اور حرف طاء سے طٰہٰ، طٰسٓمّٓ، طٰسٓ جہاں بھی ہو سب مراد ہیں اور یاء سے یٰسٓ والا حرف مراد ہے۔

قولہ: ......﴿ وَافۡتَحِ الۡبَابَ إِذۡ عَلَا ﴾

ناظم یہاں سے ابوجعفر کیلئے امالہ کی بحث شروع فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر کیلئے کسی کلمہ میں امالہ کبریٰ یا صغریٰ نہیں ہے، بلکہ ہر جگہ فتح سے پڑھا ہے، یعنی پورے امالہ کے باب میں اور اسی طرح اُن تمام الفات میں جن میں امام نافع کے دونوں راویوں کیلئے یا کسی ایک کیلئے اس میں امالہ کبریٰ یا صغریٰ تھا، اُن تمام الفات کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف فتح سے پڑھا ہے۔

﴿ الرَّاءَاتُ وَاللَّامَاتُ وَالۡوَقۡفُ عَلَى الۡمَرۡسُوۡمِ ﴾

كَقَالُونَ رَاءَاتٍ وَلَامَاتٍ اِتۡلُهَا 46 وَقِفۡ يَا أَبَهۡ بِالۡهَا أَلَا حُمۡ وَلِمۡ حَلَا

وَسَائِرُهَا كَالۡبَزِّ مَعۡ هُوَ وَهِيَ وَعَنۡـ 47 ـهُ يعقوب نَحۡوُ عَلَيۡهُنَّهۡ إِلَيَّهۡ رَوَى الۡمَلَا

قولہ: ......﴿ كَقَالُونَ رَاءَاتٍ وَلَامَاتٍ اِتۡلُهَا ﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ ورش نے جن راءات اور لامات کی مفخم اور مرقق پڑھنے میں باقی قراء سے اختلاف کیا ہے، ابوجعفر نے اُن تمام راء ات اور لامات کو قالون کی طرح پڑھا ہے، یعنی جن راء ات کو قالون مفخم پڑھتے ہیں، ابوجعفر نے بھی مفخم پڑھا ہے، اور جن کو قالون نے مرقق پڑھا ہے، ابوجعفر بھی ان کو مرقق پڑھتے ہیں، اور اسی طرح جن لامات میں قالون کیلئے تغلیظ ہے، ان میں ابوجعفر کیلئے بھی تغلیظ ہے، اور جن کو وہ باریک پڑھتے ہیں، ابوجعفر بھی باریک پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف پڑھا ہے، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق تمام راءات اور لامات کو ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے، لہٰذا تینوں کی قراءت ایک ہی ہے۔

قال الشاطبیؒ: ......

وَرَقَّقَ وَرۡشٌ كُلَّ رَاءٍ وَ قَبۡلَهَا	٣٤٣	مُسَكَّنَةً يَاءٌ اَوِ الۡكَسۡرُ مُوصَلَا
وَلَمۡ يَرَ فَصۡلًا سَاكِنًا بَعۡدَ كَسۡرَةٍ	٣٤٤	سِوٰى حَرۡفِ الۡإِسۡتِعۡلَا سِوَى الۡخَافَكَمَّلَا
وَ غَلَّظَ وَرۡشٌ فَتۡحَ لَامٍ لِصَادِهَا	٣٥٩	اَوِ الطَّاءِ اَوۡ لِلظَّاءِ قَبۡلُ تَنَزُّلَا
اِذَا فُتِحَتۡ اَوۡسُكِّنَتۡ كَصَلَاتِهِمۡ	٣٦٠	وَمَطۡلَعِ اَيۡضًا ثُمَّ ظَلَّ وَيُوصَلَا
وَفِيۡ طَالَ خُلۡفٌ مَعۡ فِصَالًا وَعِنۡدَمَا	٣٦١	يُسَكَّنُ وَقۡفًا وَالۡمُفَخَّمُ فُضِّلَا

پہلے دو اشعار میں ناظم نے راء کی تفخیم اور ترقیق کا مسئلہ بیان فرمایا کہ ورش نے ہر اس راء کو باریک پڑھا ہے، جس کے ماقبل یاء

ساکنہ یا کسرہ ہو، خواہ راء ساکن ہو، جیسے [اَبۡصِرۡ] یا متحرک ہو جیسے [خَيۡرٌ لَّكُمۡ ،فَاقِرَة] اور ورش نے کسرہ متصلہ اور راء کے درمیان حرف ساکن کا اعتبار نہیں کیا اور اس وجہ سے راء کی ترقیق بھی مانع نہیں، البتہ اگر یہ حرف ساکن خاء حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی حروف استعلاء میں سے کوئی حرف ہوتو پھر راء باریک نہ ہوگی ، بلکہ مفتوح یا مضموم ہونے کی وجہ سے ورش کیلئے بھی پُر پڑھی جائیگی ، جیسے [مِصۡـرًا ،اِصۡرَهُمۡ ،فِطۡرَتُ ،وِقۡرًا] اور خاء ساکنہ کی موجودگی میں ورش نے راء کو باریک پڑھا ہے، جیسے [اِخۡرَاجُهُمۡ] اور باقی قراء نے راء مفتوح یا مضموم ہونے کی صورت میں پُر اور مکسور ہونے کی صورت میں باریک پڑھا ہے۔

اور آخری تین اشعار میں ناظم نے لام کی تغلیظ اور ترقیق کے بارے میں بیان فرمایا کہ ورش نے اُس لام مفتوح کو مغلظ پڑھا ہے، جو صاد، طاء، ظاء تین حرفوں کے بعد واقع ہو، خواہ وہ لام مخفف ہو یا مشدد، بشرطیکہ یہ حروف ثلاثہ مفتوح یا ساکن ہوں ورنہ لام مغلظ نہ ہوگا۔ جیسے [صَلاَتِهِمۡ ،يُوۡصَلَ ، يُصَلَّبُوۡا ،مَطۡلَعِ ،اَلطَّلاَقُ ،طَلَّقۡتُمُ ،اَظۡلَمَ ، ،ظَلَّ ، وَظَلَّلۡنَا] اور اگر صاد، طاء، ظاء، اور لام کے درمیان الف فاصل ہو، جو صرف ان تین کلمات [طَالَ]، [فِصَالاً] اور [اَنۡ يَّصّٰلَحَا] میں آیا ہے، تو ورش کیلئے مفخم اور مرقق دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، اور اسی طرح ان حروف ثلاثہ کے بعد لام کلمہ کے آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے ، جیسے [يُـوۡصَـلَ ،بَـطَلَ ،ظَـلَّ] تب بھی ورش کیلئے پُر اور باریک دونوں جائز ہیں۔ جبکہ باقیین نے تمام لامات کو باریک پڑھا ہے، سوائے لفظ [اَلـلّٰــهُ] اور [اَللّٰهُمَّ] کے لام کو، بشرطیکہ ان سے ماقبل فتحہ یا ضمہ ہو اور اگر اس سے ماقبل کسرہ ہو تو اس کو بھی مکسور پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ وَقِفۡ يَا أَبَهۡ بِالۡهَا أُ لَا حُمۡ ﴾

ابو جعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف ہر جگہ لفظ (يَـــــــااَبَــــــتِ) کو شامی کی طرح وقف میں ھاء کے ساتھ (يَااَبَهۡ) پڑھا ہے، البتہ وصل میں اصل کے موافق تاء سے (يَااَبَتِ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابو عمرو بصری نے حالین میں تاء سے (يَااَبَتِ) پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے موافق حالین میں تاء سے (يَااَبَتِ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی حالین میں تاء سے پڑھا تھا) لہٰذا ابو جعفر و یعقوب کیلئے وصلاً تاء سے اور وقفاً ھاء سے ہے، اور خلف کیلئے حالین میں تاء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۳۸۰	وَقِفۡ يَـــا اَبَـــهۡ كُـفۡـؤًا دَ نَـــا--------

شامی، مکی نے ہر جگہ لفظ (يَااَبَتِ) کو وقف میں ھاء کے ساتھ (يَااَبَهۡ) اور وصل میں تاء سے (يَااَبَتِ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں تاء سے (يَااَبَتِ) پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ وَلِمۡ حِلَا وَسَائِرُهَا كَالۡبَزِّ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [لِمَ] [عَمَّ] [فِيۡمَ] [مِمَّ] [بِمَ] ان سب الفاظ کو وقف کی حالت میں بزی کی طرح ھاء سکتہ کے اضافہ سے [لِمَهۡ] [عَمَّهۡ] [فِيۡمَهۡ] [مِمَّهۡ] [بِمَهۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے حالین میں ھاء سکتہ کے اضافہ کے بغیر [لِمَ] [عَمَّ] [فِيۡمَ] [مِمَّ] [بِمَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق حالین میں ھاء سکتہ کے اضافہ کے

بغیر[لِمَ][عَمَّ][فِيۡمَ][مِمَّ][بِمَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے وقفاً ھاء سکتہ کے اضافہ سے اورابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حفص کی طرح ھاءسکتہ کے اضافہ کے بغیر ہے۔

نیز یادرہے کہ [وَسَائِرُهَا] سے [لِمَ] کے علاوہ باقی الفاظ کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡمَـهُ وَمِمَّـهُ قِفۡ وَعَمَّـهُ لِمَـهُ بِمَـهُ	۳۸۲	بِـخُـلۡفٍ عَـنِ الۡبَـزِّيِّ وَادۡفَـعۡ مُـجَهِّلَا

بزیؒ نے [لِمَ][عَمَّ][فِيۡمَ][مِمَّ][بِمَ] ان پانچ کلمات پر دوطرح وقف کیا ہے، ایک ھاءسکتہ کے اضافہ سے [لِمَهۡ][عَمَّهۡ][فِيۡمَهۡ][مِمَّهۡ][بِمَهۡ] اور دوسرا ھاء کے بغیر، جیسا کہ باقیین نے پڑھا ہے، یعنی [لِمَ][عَمَّ][فِيۡمَ][مِمَّ][بِمَ]

قوله:......﴿مَعۡ هُوَ وَهِيَ﴾

یہاں سے ناظم فرمارہے ہیں کہ ضمیر منفصل مذکر ومؤنث (هُوَ،هِيَ) جہاں بھی واقع ہو، اور یہ ضمیریں خواہ واو کے بعد ہوں یا لام کے بعد یا فاء کے بعد یا اس کے علاوہ، غرض جس شکل میں بھی ہوں، جیسے [وَهُوَ،وَهِيَ،لَهُوَ،لَهِيَ ،فَهُوَ،فَهِيَ،ثُمَّ هُوَ،ثُمَّ هِيَ] یعقوب نے اصل کے خلاف ان پر ھاءسکتہ سے وقف کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیر ھاءسکتہ کے وقف کیا تھا) اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقیین نے بغیر ھاءسکتہ کے وقف کیا ہے۔

نیز یادرہے کہ جن کلمات پر یعقوب نے ھاءسکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے، وصل میں ھاءسکتہ کا حذف ہے۔

قوله:......﴿ وَعَنۡهُ يعقوب نَحۡوُ عَلَيۡهُنَّهۡ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ کلمات جن کے آخر میں جمع مؤنث غائب کی ضمیر ہواورنون سے پہلے ھاء ہو، جیسے [لَهُنَّ،بِهِنَّ،وَاٰتُوۡهُنَّ،مِنۡ اَبۡصٰرِهِنَّ] تو یعقوب نے اصل کے خلاف ایسے نون مشدد پر ھاءسکتہ کے اضافہ سے وقف کیا ہے، جیسے [لَهُنَّهۡ،بِهِنَّهۡ،وَاٰتُوۡهُنَّهۡ،مِنۡ اَبۡصٰرِهِنَّهۡ] اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی تمام قراءعشرہ نے بغیر ھاءسکتہ کے وقف کیا ہے، یعنی [لَهُنَّ،بِهِنَّ،فروجهن،وَاٰتُوۡهُنَّ،مِنۡ اَبۡصٰرِهِنَّ] نیز یادرہے کہ اگر نون مشدد کاف یا تاء کے بعد ہو تو وقف میں ھاءسکتہ کا اضافہ نہ ہوگا، جیسے [مِنۡكُنَّ،لَسۡتُنَّ،اِتَّقَيۡتُنَّ]

قوله:......﴿ إِلَيَّهۡ رَوَى الۡمَلا﴾

وہ کلمات پر جن کے آخر میں یاء متکلم مشدد ہو، خواہ اسم کے ساتھ ہو یا حرف کے ساتھ، جیسے [بِيَدَيَّ،بِمُصۡرِخِيَّ،اِلَيَّ،عَلَيَّ] تو یعقوب نے اصل کے خلاف ان پر بھی ھاءسکتہ کے اضافہ سے وقف کیا ہے، یعنی [بِيَدَيَّهۡ،بِمُصۡرِخِيَّهۡ،اِلَيَّهۡ،عَلَيَّهۡ] اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے حفص کی طرح بغیر ھاءسکتہ کے اضافہ سے وقف کیا ہے، یعنی [بِيَدَيَّ،بِمُصۡرِخِيَّ،اِلَيَّ،عَلَيَّ]

وَذُوۡ نُـدۡبَةٍ مَعۡ ثَمَّ طِبۡ وَلِهَـا احۡذِفَنۡ 48 بِسُـلۡـطَـانِيَـهۡ مَـالِـى وَمَا هِىَ مُوۡصِلَا

حِمَا هُ وَأَثۡبِتۡ فُزۡ كَـذَا احۡذِفۡ كِتَابِيَهۡ 49 حِسَابِى تَسَنَّ اقۡتَدۡ لَدَى الۡوَصۡلِ حُفِّلَا

قولہ:......﴿ وَذُوۡ نُدۡبَةٍ مَعۡ ثَمَّ طِبۡ ﴾

رویس نے اصل کیخلاف افسوس والے کلمات یعنی [یَـاوَيۡلَتٰى][یَـاحَسۡرَتٰى][یَـااَسَفٰى]اورلفظ[ثَمَّ]مفتوحہ ظرفیہ پرھاءسکتہ کے اضافہ سے وقف کیا یعنی [یَـاوَيۡـلَتَهۡ،یَاحَسۡرَتَهۡ،یَااَسَفٰهۡ]،[ثَمَّهۡ]اور جب افسوس والے کلمات پروقف میں ھاء سکتہ پڑھی جائیگی تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے مدلازم بقدر چھ حرکات مد ہوگا۔اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے بغیر ھاءسکتہ کے وقف کیا ہے یعنی [یَاوَيۡلَتٰى،یَاحَسۡرَتٰى،یَااَسَفٰى]،[ثَمَّ]

قولہ:......﴿وَلِهَا احۡذِفَنۡ بِسُلۡطَانِيَهۡ مَالِي وَمَا هِيَ مُوۡصِلَاحِمَا هُ وَأَثۡبِتۡ فُزۡ ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ (بِسُـلۡـطَانِيَهۡ)،(مَـالِيَهۡ)[حاقہ:۲۹،۲۸]اور(مَـاهِيَهۡ)[قارعہ:۱۰]تینوں کلمات کی ھاءسکتہ کو یعقوب نے اصل کے خلاف وصلاً امام حمزہ کی طرح حذف سے (بِسُلۡطَانِيۡ)،(مَالِيۡ)اور(مَاهِيۡ) پڑھا ہے،البتہ وقف میں اصل کے موافق ھاءسکتہ کا اثبات ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حالین میں ھاءسکتہ کواثبات سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے حالین میں ھاءسکتہ کا اثبات کیا ہے،البتہ خلف کیلئے اصل کے خلاف اورابوجعفر کیلئے اصل کے موافق ہے (کیونکہ امام حمزہ نے وصلاً ھاءسکتہ کا حذف اور وقفاً اثبات سے اورامام نافع نے حالین میں ھاءسکتہ کا اثبات پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے وصلاً ھاءسکتہ کا حذف اور وقفاً اثبات سے اورابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں ھاءسکتہ کے اثبات سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسُـلۡـطَـانِيَـهۡ مِـنۡ دُوۡنِ هَـاءٍ فَتُـوۡصَلَا	۱۰۷۹	ـــــمَـالِيَـهۡ مَـاهِيَـهۡ فَـصِـلۡ

حمزہ نے (بِسُلۡطَانِيَهۡ)،(مَالِيَهۡ)اور(مَاهِيَهۡ)ان تینوں کووصل کی حالت میں ھاءسکتہ کے حذف سے اور وقف میں ھاءسکتہ کے اثبات سے پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے حالین میں ھاءسکتہ کا اثبات پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿كَذَا احۡذِفۡ كِتَابِيَهۡ حِسَابِى تَسَنَّ اقۡتَدۡ لَدَى الۡوَصۡلِ حُفِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (كِتٰبِيَـهۡ)[حاقہ:۱۹،۲۵](حِسٰبِيَـهۡ)[حاقہ:۲۰،۲۶](لَـمۡ يَتَسَـنَّـهۡ)[بقرہ:۲۵۹] (فَبِهُـدٰهُـمُ اقۡتَـدِهۡ)[انعام:۹۰]ان چاروں کلموں کی ھاءسکتہ کووصلاً حذف سے پڑھا ہے،البتہ وقف میں اصل کے موافق اثبات ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے چاروں کلموں کوحالین میں ھاءسکتہ کے اثبات سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے چاروں کلموں کوحالین میں ھاءسکتہ کے اثبات سے اورخلف نے (لَـمۡ يَتَسَنَّهۡ)اور(فَبِهُدٰهُمُ اقۡتَدِهۡ) کووصلاً ھاءسکتہ کے حذف سے اور وقفاً اثبات سے،اور(كِتٰبِيَهۡ)اور(حِسٰبِيَهۡ) کوحالین میں ھاءسکتہ کے اثبات سے پڑھا ہے۔(کیونکہ امام نافع نے چاروں کلموں کوحالین میں ھاءسکتہ کے اثبات سے اورامام حمزہ نے (لَمۡ يَتَسَنَّهۡ)اور(فَبِهُدٰهُمُ اقۡتَدِهۡ) کووصلاً ھاءسکتہ کے حذف سے اور وقفاً اثبات سے،اور(كِتٰبِيَهۡ)اور(حِسٰبِيَهۡ) کوحالین

میں ھاءِ سکتہ کے اثبات سے پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ (کِتٰبِیَــــہۡ) اور (حِسَابِیَــــہۡ) میں وصلاً حذف ھاء میں یعقوب منفرد ہیں ۔ کیونکہ باقی سب قراء کیلئے ان دونوں میں وصلاً ھاءِ سکتہ کا اثبات ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَصِـــلُ یَتَسَـنَّـــہُ دُوۡنَ ھَـــاءٍ شَـمَـرۡ دَلاَ	۵۲۲	....
شِـفَـاءً وَبِـالتَّـحۡـرِیۡكِ بِـالۡكَسۡـرِ كُـفِّلاَ	۲۵۲	ـــــــــــــوَاقۡتَـــدِہۡ حَـــذۡفُ ھَـــائِـــہٖ
بِــاِسۡـكَــانِــہٖ یَـذۡكُـوۡعَبِیۡـرًا وَمَـنۡـدَلاَ	۲۵۳	وَمُــدَّبِـخُـلۡفٍ مَـاجَ وَالۡـكُـلُّ وَاقِفٌ

(لَمۡ یَتَسَنَّہۡ) کو حمزہ، کسائی نے وصلاً ھاءِ سکتہ کے حذف سے پڑھا ہے، اور باقیین نے اثبات سے پڑھا ہے، اور وقف میں سب کیلئے ھاء کا اثبات ہے۔ اور (فَبِھُدٰھُمُ اقۡتَدِہۡ) کو بھی حمزہ، کسائی نے وصلاً ھاءِ سکتہ کے حذف سے پڑھا ہے، اور باقیین کیلئے اثبات میں تفصیل ہے، اور وہ اس طرح کہ شامی نے ھاء کو کسرہ سے پڑھا ہے، البتہ ہشام کیلئے ھاء کا کسرہ مع عدم صلہ سے [فَبِھُـدٰھُـمُ اقۡتَـدِہٖ قُلۡ لَّآ] اور ابن ذکوان کیلئے خُلف ہیں یعنی کسرہ مع صلہ [فَبِھُـدٰھُـمُ اقۡتَـدِہٖ قُلۡ لَّآ] اور کسرہ مع عدم صلہ [فَبِھُـــدٰھُـــمُ اقۡتَـــدِہٖ قُـــلۡ لَّآ] دونوں وجوہ ہیں، البتہ تیسیر میں ان کیلئے صرف کسرہ موصولہ ہے، اور باقیین کیلئے ھاء کا سکون [فَبِھُدٰھُمُ اقۡتَدِہۡ] ہے، اور وقف میں سب نے ھاء کا سکون پڑھا ہے۔

وَأَیًّـا بِـأَیًّـا مَّـا طَـوَی وَبِـمَـا فِدَا 50 وَبِـالۡیَـاءِ إِنۡ تُـحۡـذَفۡ لِسَـاکِنِـہٖ حَلَا
کَتُغۡنِ النُّذُرُ مَنۡ یُؤۡتَ وَاکۡسِرۡ وَلامَ مَا 51 لِ مَـعۡ وَیۡکَـأَنَّـہٗ وَیۡکَـأَنَّ کَـذَا تَلَا

قولہ:......﴿وَأَیًّا بِأَیًّا مَّا طَوَی وَبِمَا فِدَا﴾

یہاں سے ناظمؒ وقف کے احکام بیان فرمارہے ہیں کہ رویس نے اصل کے خلاف (اَیًّـــامَّـــاتَـدۡعُـوۡا) [اسراء:۱۱۰] میں لفظ [اَیًّا] پر وقف کو جائز قرار دیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [مَا] پر وقف کو جائز قرار دیا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے خلاف لفظ [مَـا] پر وقف کو جائز قرار دیا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [اَیًّـا] پر وقف کو جائز قرار دیا تھا) اور باقی ابوجعفر وروح نے اصل کے موافق [مَا] پر وقف کیا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [مَا] پر وقف کیا تھا) لہٰذا رویس کیلئے [اَیًّا] پر اور ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے [مَا] پر وقف ہے۔

نیز یاد رہے کہ نشر اور طیبہ کی رو سے تمام قراء کیلئے [اَیًّـا] اور [مَـا] دونوں پر وقف درست ہے، کیونکہ دونوں رسم کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

قال الشاطبیؒ:.......

بِـــــــــمَـــــــــا--------	۳۸۵	وَاَیًّـــابِـــاَیًّـــامَّـــا شَـفَـــاوَسِـوَاھُـمَـــا

حمزہ، کسائی ضرورت کے وقت (اَیًّـامَّـاتَدۡعُوۡا) میں [اَیًّا] پر وقف کرتے ہیں، اور قاعدہ کے موافق تنوین کو الف سے

بدل لیتے ہیں اور باقی پانچ [مَا] پر وقف کرتے ہیں۔

قولہ:......﴿وَبِالْيَاءِ إِنْ تُحْذَفُ لِسَاكِنِهِ حَلَا كَتُغْنِ النُّذُرُ مَنْ يُؤْتَ وَاكْسِرُ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی جگہ لام کلمہ میں یاء ساکن ہو اور اس کے بعد لام تعریف ہو تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء رسماً محذوف ہوتی ہے، ایسے موقعوں میں یعقوب کیلئے اصل کے خلاف وقفاً یاء کا اثبات ہے، البتہ وصلاً اصل کے موافق یاء کا حذف ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے اصل کے موافق حالین میں یاء کا حذف ہے، اور وہ کلمات درج ذیل ہیں:

[**تُغْنِ النُّذُرِ**][قمر:۵]، [**وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ**][بقرہ:۲۶۹]، [**وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ**][نساء:۱۴۶]، [**وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ**][مائدہ:۳]، [**يَقْضِ الْحَقَّ**][انعام:۵۷]، [**نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ**][یونس:۱۰۳]، [**وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ**][حج:۵۴]، [**الْوَادِ الْأَيْمَنِ**][قصص:۳۰]، [**بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ**][طٰہٰ:۱۲]، [**وَادِ النَّمْلِ**][نمل:۱۸]، [**بِهَادِ الْعُمْيِ**][روم:۵۳]، [**إِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ**][یٰسین:۲۳]، [**صَالِ الْجَحِيْمِ**][صافات:۱۶۳]، [**يُنَادِ**][قٓ:۴۱]، [**وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ**][رحمٰن:۲۴]، [**الْجَوَارِ الْكُنَّسِ**][تکویر:۱۶] ان میں یعقوب نے [**وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ**] کو تاء کے کسرہ سے پڑھا ہے، اسی لئے ناظم نے [**وَاكْسِرْ**] فرمایا۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۳۸۵	ـــوَبِـوَادِي الـنَّـمْـلِ بِـالْيَـا سَـنًـا تَلَا

سورۂ نمل میں جو [**وَادِ النَّمْلِ**] آیا ہوا ہے، اس کو کسائی دال کے بعد یاء زیادہ کرکے وقفاً [**وَادِيْ**] پڑھتے ہیں اور باقیین رسم کے موافق یاء کی زیادتی کے بغیر دال پر وقف کرتے ہیں، یعنی [**وَادْ**] پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿ وَلَامَ مَالِ ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ لفظ [**مَالِ**] جو چار جگہ پر آیا ہوا ہے، یعنی [**فَمَالِ هٰؤُلَآءِ**][نساء:۷۸]، [**مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ**][کہف:۴۹]، [**مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ**][فرقان:۷]، [**فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**][معارج:۳۶] ان چاروں میں یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ [**مَالِ**] میں [**مَا**] کے بجائے [**لِ**] لام پر وقف کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے چاروں جگہ [**مَا**] پر وقف کیا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق لام پر ہی وقف کیا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی لام پر وقف کیا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ لام پر وقف کرنے میں متفق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَالِ لَدَى الْفُرْقَانِ وَالْكَهْفِ وَالنِّسَاءِ	۳۸۱	وَسَالَ عَلَى مَا حَجَّ وَالْخُلْفُ رُتِّلَا

لفظ [**مَالِ**] جو چار جگہ پر آیا ہوا ہے، یعنی [**فَمَالِ هٰؤُلَآءِ**][نساء:۷۸]، [**مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ**][کہف:۴۹]، [**مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ**][فرقان:۷]، [**فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**][معارج:۳۶] ان چاروں پر بصری نے بلاخُلف اور کسائی نے بالخُلف [**مَا**] پر وقف کیا ہے، جبکہ باقیین نے لام پر وقف کیا ہے، اور یہی کسائی کی دوسری وجہ ہے۔

قولہ:......﴿ مَعُ وَيۡكَأَنَّهُ وَيۡكَأَنَّ كَذَا تَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (**وَيۡكَاَنَّهٗ لاَ يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ**)[قصص:۸۲] میں لفظِ [**وَيۡكَاَنَّهٗ**] کی ھاء پر اور اسی طرح (**وَيۡكَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ**) میں لفظ [**وَيۡكَاَنَّ**][قصص:۸۲] میں نون مشدد پر وقف کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کلمات میں کاف پر [**وَيۡكَ**] وقف کیا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح دونوں کلموں کے آخر پر وقف کیا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی دونوں کلموں کے آخر پر ہی وقف کیا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں کلموں کے آخر پر وقف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقِفۡ وَيۡـكَـاَنَّــهٗ وَيۡـكَـاَنَّ بِـرَسۡـمِـهٖ	۳۸۴	وَبِـالۡيَـاءِ قِفۡ رِفۡـقًـا وَبِـالۡـكَـافِ حُـلِّلَا

سورۂ قصص میں (**وَيۡـكَاَنَّهٗ لاَ يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ**) اور (**وَيۡكَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ**) میں لفظِ [**وَيۡكَاَنَّهٗ**] اور [**وَيۡكَاَنَّ**] پر سب قراء سبعہ نے دونوں کلموں کے آخر پر وقف کیا ہے، یعنی [**وَيۡـكَـاَنَّـهٗ**] میں ھاء پر اور [**وَيۡـكَـاَنَّ**] میں نون مشدد پر وقف کیا ہے، اور کسائی کیلئے یاء پر وقف کرنا بھی درست ہے، کیونکہ ان کی رائے پر یہ معنی کی رو سے دو کلمہ ہیں، جن میں سے ایک [**وَیۡ**] اور دوسرا [**كَاَنَّهٗ**] اور [**كَاَنَّ**] ہے، اور ابوعمرو بصری کیلئے یاء پر تو نہیں، البتہ کاف پر وقف کرنا درست ہے، کیونکہ یہ بھی ان کو دو کلمہ مانتے ہیں، جن میں سے ایک [**وَيۡكَ**] اور دوسرا [**اَنَّ**] ہے۔

﴿یَاءَ اتُ الۡاِضَافَةِ﴾

اضافت کی یاء سے متکلم کی یاء مراد ہے، جو اکثر جگہ مضاف الیہ ہوا کرتی ہے، اور اسی بناء پر اس کو اضافت کی یاء کہتے ہیں، اور یہ اسم، فعل اور حرف تینوں کے آخر میں آتی ہے، اور مرسوم ہوتی ہے۔ یاءات اضافت کل دوسو بارہ ہیں، جن میں قراء سبعہ کا اختلاف ہوا ہے، اور ان میں اختلاف اسکان اور فتحہ کا ہوتا ہے، اور اس کی چھ قسمیں ہیں: [۱] دوسو بارہ [۲۱۲] یاءات میں سے ننانوے [۹۹] تو ایسی ہیں، جن کے بعد فتحہ والا ہمزہ قطعی آرہا ہے، جیسے [**اِنِّـیۡۤ اَعۡلَمُ**] ننانوے میں سے چونسٹھ [۶۴] یاءات میں نافع، مکی، بصری کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے۔ اور باقی پینتیس [۳۵] یاءات اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ [۲] اور دوسو با رہ یاءات میں باون [۵۲] یاءات ایسی ہیں، جن کے بعد کسرہ والا ہمزہ قطعی آرہا ہے، جیسے [**مِـــنِّـــــیۡۤ اِلَّا**] ان میں نافع اور ابوعمرو بصری کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے، البتہ کچھ یاءات اس قاعدہ سے بھی مستثنیٰ ہیں۔ [۳] وہ یاءات جن کے بعد ضمہ والا ہمزہ قطعی آرہا ہے، جیسے [**اِنِّـیۡۤ اُرِيۡدُ**] اور یہ بارہ ہیں، جن میں سے دو اجماعی سکون والی اور دس اختلافی ہیں [۴] وہ یاءات جن کے بعد ہمزہ وصلی مع لام ہے، جیسے [**عَهۡـدِی الظّٰـلِـمِيۡـنَ**] اور یہ اٹھائیس ہیں، جن میں سے چودہ اجماعی فتحہ والی اور باقی چودہ اختلافی ہیں [۵] وہ یاءات جن کے بعد ہمزہ وصلی بلا لام ہے، جیسے [**اِنِّی اصۡطَفَيۡتُكَ**] اور یہ سات ہیں، اور سب اختلافی ہیں [۶] وہ یاءات جن کے بعد ہمزہ کے سوا دوسرے حروف آرہے ہیں، جیسے [**بَيۡتِـیَ لِـلـطَّـآئِـفِيۡـنَ**] اور یہ پانچ سو [۵۰۰] ہیں، جن میں سے چار سو ستر [۴۷۰] اجماعی سکون والی اور تیس [۳۰] اختلافی ہیں۔

علامہ ابن الجزری یہاں صرف ان یاءات کا تذکر فرما رہے ہیں، جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے کسی نے اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے۔

كَقَالُونَ اُۤدْ لِیْ دِیْنِ سَكِّنْ وَإِخْوَتِیْ 52 وَرَبِّی افْتَحَ اِۤ صْلًا وَاسْكِنِ الْبَابَ حُمِّلَا

قولہ:......﴿كَقَالُونَ اُۤدْ لِیْ دِیْنِ سَكِّنْ وَإِخْوَتِیْ وَرَبِّی افْتَحَ اِۤ صْلًا﴾

ناظم یہاں سے ابوجعفر کیلئے یاءات اضافت کا تذکرہ فرما رہے ہیں کہ ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف یاءات اضافت کی چھ اقسام کو قالون کی طرح پڑھا ہے، پس جہاں قالون کیلئے فتحہ ہے، ابوجعفر بھی وہی فتحہ پڑھتے ہیں اور جہاں قالون نے ساکن پڑھا ہے، ابوجعفر بھی ساکن پڑھتے ہیں، البتہ تین یاءات میں قالون سے اختلاف کیا ہے، ان میں پہلی جگہ [وَلِیَ دِیْنِ][الکافرون:٦] ہے، ابوجعفر نے یاء کے سکون سے [وَلِیْ دِیْنِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ سے [وَلِیَ دِیْنِ] پڑھا تھا) اور دوسری جگہ [وَاِخْوَتِیْ اِنَّ][یوسف:١٠٠] ہے، اس کو ابوجعفر نے فتحہ سے [وَاِخْوَتِیَ اِنَّ] پڑھا ہے، (جبکہ قالون نے اسکان سے [وَاِخْوَتِیْ اِنَّ] پڑھا تھا) اور تیسری جگہ [وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْ اِنَّ][فصلت:٥٠] ہے، اس کو بھی ابوجعفر نے فتحہ سے [اِلٰی رَبِّیَ اِنَّ] پڑھا ہے، (جبکہ قالون نے فتحہ اور اسکان دونوں طرح پڑھا تھا) یعقوب اور خلف کا مذہب آگے آ رہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٤١٥	وَلِیْ دِیْنِ عَنْ هَادٍ بِخُلْفٍ لَّهُ الْحَلَا
وَثِنْتَانِ مَعْ خَمْسِیْنَ مَعْ كَسْرِ هَمْزَةٍ	٤٠٠	بِفَتْحٍ اُولِیْ حُكْمٍ سِوٰی مَا تَعَزَّلَا
وَفِیْ اِخْوَتِیْ وَرْشٌ------------------	٤٠٢	....
....	١٠١٧	وَیَا رَبِّیْ بِهِ الْخُلْفُ بُجِّلَا

ناظم نے پہلے شعر میں [وَلِیَ دِیْنِ] کا اختلاف بیان فرمایا ہے، کہ [وَلِیَ دِیْنِ] کی یاء کو حفص، ہشام، اور نافع نے بلا خُلف اور بزی نے بالخلف فتحہ سے [وَلِیَ دِیْنِ] پڑھا ہے۔ اور باقیین نے سکون سے [وَلِیْ دِیْنِ] پڑھا ہے، اور بزی کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔ دوسرے اور تیسرے شعر میں ناظم نے (وَاِخْوَتِیْ اِنَّ) کا اختلاف بیان فرمایا ہے، کہ دوسو بارہ یاءات اضافت میں باون کے بعد ہمزہ قطعی مکسور آیا ہے، ان یاءات میں اصول یہ ہے کہ نافع، بصری نے کچھ مواقع کے علاوہ باقی سب جگہ فتحہ سے پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے پڑھا ہے، اور وہ مستثنٰی مواقع میں ایک [وَاِخْوَتِیْ اِنَّ] بھی ہے، جس کو صرف ورش نے فتحہ سے پڑھا ہے، باقی سب نے سکون سے پڑھا ہے۔

آخری شعر میں ناظم [وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْ اِنَّ] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قالون نے [رَبِّیْ اِنَّ] کی یاء اضافت کو فتحہ اور سکون دونوں طرح سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے سکون سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَاسۡكِنِ الۡبَابَ حُمِّلَا ﴾

ناظمؒ یہاں سے یعقوب کیلئے یاءات اضافت کا تذکرہ فرمارہے ہیں کہ یعقوب نے اصل کیخلاف چند مواقع کے علاوہ باقی تمام یاءات اضافت کی چھ قسموں کوسکون سے پڑھا ہے۔اب آگے ناظمؒ خود مستثنٰی مقامات کو بیان فرمارہے ہیں:

سِوَی عِنۡدَ لَامِ الۡعُرُفِ إِلَّا النِّدَا وَغَيۡـ 53 رَ مَحۡيَایَ مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُهُ وَاحۡذِفَنۡ وِلَا

عِبَادِیَ لَا يَسۡمُو وَقَوۡمِی افۡتَحًا لَهٗ 54 وَقُلۡ لِعِبَادِی طِبۡ فَشَا وَلَهٗ وَلَا

لَدَی لامِ عُرۡفٍ نَحۡوُ رَبِّی عِبَادِ لا النۡ 55 نِدَا مِسَّنِی آتَانِ أَهۡلَكَنِی مُلا

قوله:......﴿سِوَی عِنۡدَ لَامِ الۡعُرُفِ﴾

اب یہاں سے ناظم رحمہ اللہ یعقوب کیلئے عام قاعدہ سے کچھ مستثنٰی مقامات کا تذکرہ فرمارہے ہیں کہ یعقوب نے ہر جگہ یاءات اضافت کواصل کے خلاف سکون سے پڑھا ہے، مگر جو یاء لام تعریف کے ساتھ واقع ہوگی، جیسے [عَهۡدِیَ الظّٰلِمِيۡنَ، رَبِّیَ الَّذِیۡ] اس کواصل کے موافق سکون کے بجائے فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی لام تعریف کے پاس والی یاءات کوفتحہ سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے فتحہ سے پڑھا ہے، البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق اور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، جیسا کہ ناظم خود آگے فرمارہے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِی الَّلامِ لِلتَّعۡرِيۡفِ اَرۡبَعُ عَشۡرَةٍ	۴۰۷	فَاِسۡكَانُهَا فَاشٍ وَعَهۡدِیَ فِیۡ عُلَا

ایسی یاءات جن کے بعد ہمزہ وصل مع لام تعریف آیا ہے، پورے قرآن میں ایسی چودہ یاءات ہیں، ان سب میں حمزہ کیلئے اسکان ہے، اور باقیین کیلئے فتحہ ہے، البتہ [عَهۡدِیَ الظّٰلِمِيۡن] حمزہ کے ساتھ حفص کے لئے بھی سکون ہے۔

قوله:......﴿ إِلَّا النِّدَا ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ یاءات اضافت جب لام تعریف سے پہلے واقع ہوں تو اس کو یعقوب نے اصل کے موافق فتحہ سے پڑھا ہے، جیسا کہ ماقبل گزرا، مگر جو یاءات اضافت لام تعریف سے پہلے منادی میں ہوں تو اس کو بھی یعقوب نے اصل کے موافق سکون سے پڑھا ہے اور یہ صرف دوجگہ آیا ہے، [يَاعِبَادِی الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا][عنکبوت:۵۶][قُلۡ يَاعِبَادِی الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا][زمر:۵۳](کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی لام تعریف سے پہلے نداء والی دونوں یاءات کوسکون سے پڑھا تھا) لہٰذا یہ دونوں نداء والی یاءات لام تعریف والی یاءات میں سے ہے، مگر ان کو [اِلَّا] کے ذریعہ مستثنٰی کردیا، اور جب مستثنٰی سے مستثنٰی کیا تو یہ دونوں یاءات خود بخود [وَاسۡكُنِ الۡبَابِ] میں داخل ہوگئیں، جس سے ان کا سکون نکلا، اور اگر حرف [اِلَّا] استثناء کا ذکر نہ ہوتا تو یہ دونوں یاءات [سِوٰی عِنۡدَ لامِ الۡعُرُفِ] کے عموم میں داخل ہوجاتیں، جس کی وجہ سے لام تعریف والی یاءات کی طرح یہ دو منادی والی یائیں بھی مفتوح ہوجاتیں۔اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے فتحہ سے اور خلف نے سکون سے پڑھا ہے۔اور خلف کا مذہب آگے آرہا ہے، لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے سکون سے اور ابوجعفر کیلئے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـلْ لِّعِبَادِیْ كَـانَ شَرۡعًـا وَّفِی النِّدَا	۴۰۸	جِـمًـی شَـاعَ ----------------

[وَقُلْ لِعِبَادِیْ] کی یاء کوشامی، حمزہ، کسائی نے سکون سے پڑھا ہے، اور سورۂ عنکبوت اور زمر میں لام تعریف سے پہلے نداء والی یاءات کو ابوعمرو بصری، حمزہ، کسائی نے سکون سے پڑھا ہے، اور باقی سب نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور وہ دو یاءات یہ ہیں: [یَاعِبَادِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا][عنکبوت:۵۶][قُلْ یَاعِبَادِی الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا][زمر:۵۳]

قولہ:......﴿وَغَیۡرَ مَحۡیَایَ مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُهُ﴾

ماقبل [سِوٰی عِنۡدَ لاَمِ الۡعُرُفِ] پر عطف کرتے ہوئے ناظم یہاں سے یعقوب کے عام مذہب سے مزید دو کلمات کا استثناء فرما رہے ہیں کہ [وَمَحۡیَایَ][انعام:۱۶۲] اور [مِنۡ بَعۡدِ ی اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ][صف:۶] میں دونوں یاءات اضافت کو یعقوب نے اصل کے موافق فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ان دونوں کو فتحہ سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے [وَمَحۡیَایَ] کو اسکان سے اور [مِنۡ بَعۡدِ ی اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ] کو فتحہ سے اور خلف نے پہلے کو فتحہ سے اور دوسرے کو اسکان سے پڑھا ہے، اور خلف کا مذہب آگے خود ناظم نے بیان بھی کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـعۡ غَیۡـرِهَـمۡـزٍ فِـیۡ ثَـلاَثِیۡـنَ خُـلۡـفُهُـمۡ	۴۱۳	وَمَـحۡیَـایَ جِـیۡ بِـالۡخُـلۡفِ وَالۡفَتۡحُ خُـوِّلاَ
وَسَبۡـعٌ بِهَـمۡـزِالۡـوَصۡـلِ فَـرۡدًا وَ فَتۡـحُهُـمۡ	۴۱۱	اَخِـیۡ مَـعۡ اِنِّـیۡ حَـقُّـهٗ لَیۡتَـنِـیۡ حَلاَ
وَنَـفۡسِیۡ سَمَا ذِكۡرِیۡ سَمَا قَوۡمِیۡ اَلرِّضَا	۴۱۲	حَـمِیۡـدُ هُـدًی بَعۡـدِیۡ سَـمَا صَـفۡوُهٗ وِلاَ

پہلے شعر میں ناظم نے ان یاءات اضافت کا تذکرہ بیان فرمایا، جن کے بعد ہمزہ کے علاوہ کوئی حرف واقع ہے، اور یہ کل تیس ہیں، ان میں ایک [وَمَـحۡیَـایَ] بھی ہے، جو سورۂ انعام میں آیا ہوا ہے، اس کو نافع کے علاوہ چھ قاریوں نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور نافع کے راویوں میں قالون کیلئے بلاخلف اسکان اور ورش کیلئے فتحہ اور اسکان دونوں ہیں۔

دوسرے اور تیسرے شعر میں ناظم نے ان یاءات اضافت کا تذکرہ فرمایا، جن کے بعد ہمزہ وصلی بلالام ہے، یہ کل سات ہیں، ان میں [اَخِیَ اشۡدُدۡ] اور [اِنِّیَ اصۡطَفَیۡتُكَ] کو مکی، بصری نے اور [یٰلَیۡتَنِیَ اتَّخَذۡتُ] کو صرف بصری نے اور [لِنَفۡسِیَ اذۡهَبۡ] اور [وَلاَ تَنِیَا فِیۡ ذِكۡرِیَ اذۡهَبۡ] کو نافع، مکی، بصری نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور [قَوۡمِیَ اتَّخَذُوۡا] کو نافع، بصری، بزی نے اور [مِنۡ بَعۡدِ ی اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ] کو نافع، مکی، بصری، اور شعبہ نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور غیر مذکورین نے تمام کو اسکان سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَاحۡذِفَنۡ وِلَاعِبَادِیَ لَا یَسۡمُوۡ﴾

روح نے اصل کے خلاف (یٰعِبَادِیۡ لاَخَوۡفٌ عَلَیۡكُمۡ)[زخرف:۶۸] میں کلمہ [یٰعِبَادِیۡ] کی یاء کو حالین میں حذف کر کے [یٰعِبَادِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حالین میں یاء کے سکون سے [یٰعِبَادِیۡ] پڑھا تھا) اور رویس نے اصل کے موافق حالین

میں یاء کے سکون سے پڑھا ہے،اور سکون[وَاسۡكُنِ الۡبَابِ حُمِّلاَ] سے بھی نکلا ہے۔اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے حالین میں سکون سے اور خلف نے حذف سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے حالین میں سکون سے اور امام حمزہ نے حذف سے پڑھا تھا)لہٰذروح اور خلف کیلئے حالین میں حذف سے اور رویس وابوجعفر کیلئے حالین میں سکون سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ[عِبَادِیۡ] کے ساتھ لفظ[لاَ] قیداحترازی ہے،اوراس سے باقی تمام[عِبَادِیۡ] کے الفاظ کو نکالنا مقصود ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عِبَادِیۡ صِفۡ وَالۡحَذۡفُ عَنۡ شَاكِرٍ دَلاَ	۴۱۸	ـــــــــــــــــــــــــوَيَـــــــا

(یٰعِبَادِیۡ لاَخَوۡفٌ عَلَیۡكُمۡ) میں کلمہ[یٰعِبَادِیۡ] کی یاء کو شعبہ نے فتحہ سے[یٰعِبَادِیَ] پڑھا ہے،اور حفص،حمزہ،کسائی اور مکی نے حالین میں حذف کر کے[یٰعِبَادِ] پڑھا ہے،جبکہ باقی نافع،بصری،شامی نے حالین میں سکون سے [یَاعِبَادِیۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَقَوۡمِی افۡتَحۡا لَهٗ ﴾

روح نے اصل کے موافق[اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا][فرقان:۳۰] کی یاءاضافت کو فتحہ سے [اِنَّ قَوۡمِیَ اتَّخَذُوۡا] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی یاء کے فتحہ سے[اِنَّ قَوۡمِیَ اتَّخَذُوۡا] پڑھا تھا)ناظم نے اس کو روح کیلئے اس لئے ذکر کیا تا کہ اس کو[وَاسۡكُنِ الۡبَاب حُمِّلاَ] کے عموم میں داخل نہ سمجھ لیا جائے،البتہ رویس کیلئے یاء کا سکون ہے،جو[وَاسۡكُنِ الۡبَاب حُمِّلاَ] سے نکلا،اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے فتحہ سے اور خلف نے سکون سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی فتحہ اور امام حمزہ نے سکون سے پڑھا تھا)لہٰذروح اور ابوجعفر کیلئے فتحہ سے اور رویس وخلف کیلئے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

اَخِی مَعَ اِنِّيۡ حَقُّهٗ لَيۡتَنِيۡ حَلاَ	۴۱۱	وَسَبۡعٌ بِهَمۡزِالۡوَصۡلِ فَرۡدًا وَ فَتۡحُهُمۡ
حَمِيۡدُ هُدًی بَعۡدِيۡ سَمَا صَفۡوُهٗ وِلاَ	۴۱۲	وَنَفۡسِيۡ سَمَا ذِكۡرِيۡ سَمَا قَوۡمِيۡ الرِّضَا

ناظم نے ان اشعار میں اُن یاءات اضافت کا تذکرہ فرمایا،جن کے بعد ہمزہ وصلی بلالام ہے،اور یہ کل سات ہیں،ان میں [اَخِیَ اشۡدُدۡ]اور[اِنِّیَ اصۡطَفَيۡتُكَ] کو مکی،بصری نے اور[يٰلَيۡتَنِیَ اتَّخَذۡتُ] کو صرف بصری نے اور[لِنَفۡسِیَ اذۡهَبۡ][وَلاَ تَنِيَا فِیۡ ذِكۡرِیَ اذۡهَبۡ] کو نافع،مکی،بصری نے فتحہ سے پڑھا ہے،اور[قَوۡمِیَ اتَّخَذُوۡا] کو نافع،بصری،بزی نے اور[مِنۡ بَعۡدِ ی اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ] کو نافع،مکی،بصری،اور شعبہ نے فتحہ سے پڑھا ہے،اور غیر مذکورین نے تمام کو اسکان سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَقُلۡ لِعِبَادِی طِبۡ فَشَا﴾

رویس اور خلف نے (وَقُلۡ لِعِبَادِیَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا)[ابراھیم:۳۱] میں کلمہ[وَقُلۡ لِعِبَادِیَ] کی یاءاضافت کو فتحہ سے [وَقُلۡ لِعِبَادِیَ] پڑھا ہے،اور فتحہ ماقبل پر عطف سے نکلا،رویس کی قراءت اصل کے موافق جبکہ خلف کی اصل کے خلاف ہے(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ سے اور امام حمزہ نے یاء کے سکون سے پڑھا تھا)اور روح کیلئے اسکان[وَاسۡكُنِ الۡبَابِ

حُمِّلاَ] سے نکلا، اور باقی ابوجعفر نے بھی اصل کے موافق فتحہ سے پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، رویس، خلف کیلئے فتحہ اور روح کیلئے اسکان ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـلۡ لِّـعِبَـادِىۡ كَــانَ شَـرۡعًــا -----	۴۰۸	....

شامی، حمزہ، کسائی نے (وَقُلۡ لِعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا)[ابراھیم:۳۱] میں کلمہ [وَقُلۡ لِعِبَادِىَ] کی یاء اضافت کو سکون سے [وَقُلۡ لِعِبَادِىۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے فتحہ سے [وَقُلۡ لِعِبَادِىَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَلَهُ وَلَالَدَى لامِ عُرُفٍ نَحۡوُ رَبِّى عِبَادِ لا النِّدَا مِسَّنِى آتَانِ أَهۡلَكَنِى مُلاَ ﴾

یہاں سے ناظم رحمہ اللہ خلف کیلئے یاءات اضافت کا بیان شروع فرمارہے ہیں کہ خلف نے یاءات اضافت کی چھ قسموں میں سے اُن یاءات کو اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، جن کے بعد لام تعریف ہو، جیسے [رَبِّىَ الَّذِىۡ،] اور باقی پانچ قسموں کو اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، اور لام تعریف والی یاءات کل چودہ ہیں، پہلے بارہ میں خلف نے اصل کے خلاف فتحہ اور آخری دو میں اصل کے موافق سکون پڑھا ہے، اور وہ یہ ہیں: [۱] (وَقُلۡ لِعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا)[ابراھیم:۳۱] [۲] (رَبِّىَ الۡفَوَاحِشَ)[اعراف:۳۳] [۳] (رَبِّىَ الَّذِىۡ)[بقرۃ:۲۵۸] [۴] (عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ)[انبیاء:۱۰۵] [۵] (عِبَادِىَ الشَّكُوۡرُ)[سبا:۱۳] [۶] (مَسَّنِىَ الضُّرُّ)[انبیاء:۸۳] [۷] (مَسَّنِىَ الشَّيۡطٰنُ)[ص:۴۱] [۸] (عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ)[اعراف:۱۴۶] [۹] (اٰتٰنِىَ الۡكِتٰبَ)[مریم:۳۰] [۱۰] (اَهۡلَكَنِىَ اللّٰهُ)[ملک:۲۸] [۱۱] (اِنۡ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ)[زمر:۳۸] [۱۲] (عَهۡدِىَ الظّٰلِمِيۡنَ)[بقرۃ:۱۲۴] [۱۳] (يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا)[عنکبوت:۵۶] [۱۴] (قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا)[زمر:۵۳] (ان آخری دو میں خلف نے اصل کی موافقت کی ہے، اس لئے ناظم نے [اِلَّا النِّدَا] کے ذریعہ فتحہ سے مستثنیٰ کیا، یعنی ان دو میں اصل کے موافق سکون ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ان تمام چودہ یاءات اضافت میں سکون پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ ناظم نے جو نظم میں (اٰتَانِ) کی مثال کا تذکرہ فرمایا ہیں، اس سے سورۂ مریم والا [اٰتٰنِىَ الۡكِتٰبَ] مراد ہے، نہ کہ سورِ نمل والا [اٰتٰنِىۦ اللّٰهُ]، کیونکہ یہ یاء غیر مرسوم ہے، جس کا تذکرہ آئندہ باب الزوائد میں آرہا ہے، ایسے ہی (قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا)[زمر:۵۳] کی یاء باتفاق حالین میں محذوف ہے، اور (عِبَادِ الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ) [زمر] میں بھی حالین میں یاء محذوف ہے، کیونکہ مرسوم نہیں، البتہ یعقوب اس کو وقف میں ثابت رکھتے ہیں، اس کا بھی اگلے باب میں ذکر آرہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـى الَّـلامِ لِلتَّـعۡـرِيۡفِ اَرۡبَعُ عَشۡـرَةٍ	۴۰۷	فَـاِسۡكَـانُهَـا فَـاشٍ وَعَهۡدِىَ فِىۡ عُلاَ
وَقُـلۡ لِّعِبَـادِىۡ كَـانَ شَـرۡعًـا وَّفِى النِّـدَا	۴۰۸	حِـمًـى شَـاعَ اٰيَـاتِيۡ كَـمَـا فَـاحَ مَـنۡـزِلاَ
فَـخَـمۡـسَ عِبَـادِيۡ اعۡـدُدۡ وَعَهۡدِيۡ اَرَادَنِيۡ	۴۰۹	وَرَبِّـي الَّـذِيۡ اٰتَـان اٰيَـاتِـىَ الۡحُلاَ
وَاَهۡـلَـكَنِـيۡ مِـنۡهَـا وَفِـيۡ صَادَ مَسَّنِيۡ	۴۱۰	مَـعَ الۡاَنۡبِيَـا رَبِّـيۡ فِـي الۡاَعۡـرَافِ كَـمَّلاَ

پہلے دو اشعار میں فرماتے ہیں کہ ایسی یاءات جن کے بعد ہمزہ وصل مع لام تعریف آیا ہے، پورے قرآن میں کل چودہ

ہیں، حمزہ نے سب کو سکون سے پڑھا ہے، اور باقیین نے فتحہ سے پڑھا ہے، البتہ [عَهْدِيَ الظّٰلِمِيْن] کو حمزہ کے ساتھ حفص نے بھی سکون سے پڑھا ہے۔ اور (وَقُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا)[ابراھیم:۳۱] میں کلمہ [وَقُلْ لِعِبَادِيَ] کی یاءِ اضافت کو حمزہ کے ساتھ کسائی نے بھی سکون سے پڑھا ہے، اور ندا والی دو یاءات میں (يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا)[عنکبوت:۵۶] (قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا)[زمر:۵۳] حمزہ، کسائی کے ساتھ بصری نے بھی سکون پڑھنے میں موافقت کی ہے، اور (عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ) کی یاءِ اضافت کو ساکن پڑھنے میں حمزہ کے ساتھ شامی بھی شامل ہیں، ان کے علاوہ غیر مذکورین نے سب جگہ فتحہ سے پڑھا ہے۔ البتہ ان پانچ یاءات اضافت کے علاوہ بقیہ نو میں صرف امام حمزہ کیلئے پڑھا ہے، اور باقیین کیلئے فتحہ ہے۔

آخری دو اشعار میں ناظم نے ان چودہ یاءات اضافت کو کچھ اس طرح شمار فرمایا کہ پانچ لفظ [عِبَادِيْ] کے یاءات اضافت ہیں یعنی (وَقُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا)[ابراھیم:۳۱] (يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا)[عنکبوت:۵۶] (قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا)[زمر:۵۳] (عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ)[انبیاء:۱۰۵] (عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ)[سبا:۱۳] اور بقیہ نو ان کے علاوہ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(عَهْدِيَ الظّٰلِمِيْن)[بقرۃ:] (اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ)[زمر:۳۸] (رَبِّيَ الَّذِيْ)[بقرۃ:۲۵۸] (اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ)[مریم:۳۰] (عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ)[اعراف:۱۴۶] (اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ)[ملک:۲۸] (مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ)[ص:۴۱] (مَسَّنِيَ الضُّرُّ)[انبیاء:۸۳] (رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ)[اعراف:۳۳]

خلاصہ باب: پوری بحث کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ابوجعفر نے یاءات اضافت کی چھ قسموں کو مطلقاً قالون کی طرح پڑھا ہے، البتہ تین یاءات میں ابوجعفر نے قالون کی مخالفت کی ہے، ان میں پہلی جگہ [وَلِيَ دِيْنِ][الکافرون:۶] ہے، ابوجعفر نے یاء کے سکون سے [وَلِيْ دِيْنِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ سے [وَلِيَ دِيْنِ] پڑھا تھا) اور دوسری جگہ [وَاِخْوَتِيْ اِنَّ][یوسف:۱۰۰] ہے، اس کو ابوجعفر نے فتحہ سے [وَاِخْوَتِيَ اِنَّ] پڑھا ہے، (جبکہ قالون نے اسکان سے [وَاِخْوَتِيْ اِنَّ] پڑھا تھا) اور تیسری جگہ [وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّ][فصلت:۵۰] ہے، اس کو بھی ابوجعفر نے فتحہ سے [اِلٰى رَبِّيَ اِنَّ] پڑھا ہے، (جبکہ قالون نے فتحہ اور اسکان دونوں طرح پڑھا تھا)

اور یعقوبؒ کا عام مذہب یہ ہے، کہ چند مواقع کے علاوہ باقی تمام یاءاتِ اضافت کی چھ قسموں کو سکون سے پڑھا ہے، اور وہ چند مواقع درج ذیل ہیں:۔ [۱] وہ یاءات جو لام تعریف سے پہلے واقع ہوں، جیسے [عَهْدِيَ الظّٰلِمِيْنَ، رَبِّيَ الَّذِيْ] ان کو یعقوب نے فتحہ سے پڑھا ہے۔ [۲] وہ یاءات اضافت جو لام تعریف سے پہلے منادی میں ہوں تو ان کو یعقوب نے سکون سے پڑھا ہے اور یہ صرف دو جگہ آئی ہیں، [يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا][عنکبوت:۵۶] [قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا][زمر:۵۳]۔ [۳] [وَمَحْيَايَ][انعام:۱۶۲] اور [مِنْ بَعْدِيْ اسْمُهٗ اَحْمَدُ][صف:۶] دونوں یاءات اضافت کو یعقوب نے فتحہ سے پڑھا ہے۔ [۴] (يَاعِبَادِيْ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمْ)[زخرف:۶۸] میں کلمہ [يَاعِبَادِيْ] کی یاء روح کیلئے حالین میں حذف سے [يَاعِبَادِ] اور رویس کیلئے یاء کے سکون سے [يَاعِبَادِيْ] ہے۔ [۴] [اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا][فرقان:۳۰] کی یاء اضافت کو روح نے فتحہ سے [اِنَّ قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا] پڑھا ہے اور رویس کیلئے یاء کا سکون ہے۔ [۵] (وَقُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا)[ابراھیم:۳۱] میں کلمہ [وَقُلْ لِعِبَادِيَ] کی یاء اضافت کو رویس نے فتحہ سے [وَقُلْ لِعِبَادِيَ] اور روح نے اسکان پڑھا ہے۔

اور خلفؒ کا یاءات اضافت میں عام مذہب یہ ہے کہ چند یاءات اضافت کے علاوہ باقی تمام یاءات اضافت کو اپنی اصل کے موافق سکون سے پڑھا ہے۔اور جن یاءات کے بعد ہمزہ وصل مع لام تعریف ہوں اُن کو خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے،اور ایسی یاءات کل چودہ ہیں ، پہلے بارہ میں خلف نے اصل کے خلاف فتحہ اور آخری دو میں اصل کے موافق سکون پڑھا ہے،اور وہ یہ ہیں:[۱](وَقُلْ لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا)[ابراھیم:۳۱][۲](رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ)[اعراف:۳۳][۳](رَبِّیَ الَّذِیْ)[بقرة:۲۵۸][۴](عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ)[انبیاء:۱۰۵][۵](عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ)[سبا:۱۳][۶](مَسَّنِیَ الضُّرُّ)[انبیاء:۸۳][۷](مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ)[ص:۴۱][۸](عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ)[اعراف:۱۴۶][۹](اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ)[مریم:۳۰][۱۰](اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ)[ملک:۲۸][۱۱](اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ)[زمر:۳۸][۱۲](عَھْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ)[بقرة:۱۲۴][۱۳](یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا)[عنکبوت:۵۶][۱۴](قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا[زمر:۵۳](ان آخری دو میں خلف نے اصل کے موافق سکون سے پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے ان تمام چودہ یاءات اضافت میں سکون پڑھا تھا)لہٰذا ان بارہ یاءات کے علاوہ باقی یاءات کی تمام قسموں کو اصل کے موافق سکون سے پڑھا ہے۔

﴿اَلْیَاءَاتُ الزَّوَائِدُ﴾

علم قراءات میں یاءات زوائد وہ کہلاتی ہیں ، جو مصاحف عثمانی میں لکھی ہوئی نہیں ہیں ،مگر تلاوت میں کسی نہ کسی امام کیلئے باقی ہیں ،اور یہ کبھی وسط آیت میں ہوتی ہیں،اور کبھی رؤس آیات میں ،اور ان میں قراء کا اختلاف اثبات وحذف کا ہوتا ہے، پھر اثبات کی صورت میں یاء کا حالین میں سکون ہی ہوتا ہے،البتہ کچھ یاءات ایسی بھی ہیں،جن میں وصلاً فتحہ ہے۔اور جو یاءات زوائد ابوجعفر کیلئے ثابت ہوں،ان کو وہ وصل کی حالت میں پڑھیں گے،وقف میں نہیں،اور جو یاءات زوائد یعقوب کیلئے ثابت ہوں گی ،ان کو وہ وصل ووقف دونوں حالتوں میں باقی رکھیں گے،اور خلف چند مواقع کے علاوہ اکثر دونوں حالتوں میں حذف کریں گے۔

یاءات اضافت اور یاءات زوائد میں چار فرق ہیں:۔

[۱] یہ کہ یاء زائدہ صرف اسماء اور افعال میں ہوتی ہے،جیسے [اَلدَّاعِ،اَلْجَوَارِ] جبکہ یاء اضافت اسماء اور افعال کے ساتھ ساتھ حروف میں بھی ہوتی ہے۔

[۲] یہ کہ یاء زائدہ مرسوم فی المصاحف نہیں ہوتی،جبکہ یاء اضافت مرسوم ہوتی ہے۔

[۳] یہ کہ یاءات زوائد میں قراء کا اختلاف حذف واثبات کا ہوتا ہے،جبکہ یاءات اضافت میں فتحہ اور اسکان کا اختلاف ہوتا ہے۔

[۴] یاءات زوائد حروف اصلیہ کے اعتبار سے کبھی اصلی ہوتی ہیں،[اَلدَّاعِ] اور کبھی زائد،جیسے [وَعِیْدِ] بخلاف یاءات اضافت کے کہ وہ ہمیشہ زائد ہوتی ہیں۔

وَتَ ثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ لا یَتَّقِی بِیُو 56 سُفَ حُزْ کَرُوسِ الآیِ وَاِ لْحَبْرُ مُوْصِلَا
یُوَافِقُ مَا فِی الْحِرْزِ فِی الدَّاعِ وَاتَّقُو 57 نِ تَسْأَلْنِ تُؤْتُونِیْ کَذَا اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا
وَأَشْرَکْتُمُونِ الْبَادِ تُخْزُونِ قَدْ هَدَا 58 نِ وَاتَّبِعُوْنِی ثُمَّ کِیْدُونِ وُصِّلا

قولہ:......﴿ وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ لا یَتَّقِی بِیُوسُفَ حُزْ ﴾

ناظمؒ یہاں سے امام یعقوبؒ کا یاءات زوائد میں عام مذہب بیان فرما رہے ہیں کہ امام یعقوبؒ اُن تمام یاءات زوائد کو حالین میں پڑھتے ہیں، جن کو علامہ شاطبیؒ نے حرز الامانی (شاطبیہ) میں [باب یاء ات الزوائد] میں لائے ہیں، خواہ وہ کسی بھی امام یا راوی کیلئے ہوں، اور یہ یاءات خواہ وسط آیات میں واقع ہوں یا رؤس آیات میں ہوں۔

البتہ چار یاءات زوائد ان کے عام مذہب سے مستثنٰی ہیں، جن میں دو کو خود ناظمؒ نے یہاں بیان فرمایا ہے، البتہ باقی دو میں استثناء اصل کی موافقت سے نکلا ہے۔

لہٰذا جن دو کو ناظم نے یہاں بیان کیا ہے، ان میں ایک سورۂ یوسف میں (مَنْ یَتَّقِیْ)[۹۰] ہے، جس کو امام یعقوبؒ نے حالین میں حذف کیا ہے، اور دوسری جگہ سورۂ نمل میں (فَمَا اٰتَانِ اللّٰهُ خَیْرٌ)[۳۶] ہے، جس کو خود ناظم اس باب کے آخری شعر میں بیان کریں گے، اور جن دو میں یعقوب کیلئے استثناء اصل کی موافقت سے نکلا ہے، ان میں ایک (یَرْتَعِ)[یوسف:۱۲] ہے، اس میں یاء زائدہ کو یعقوبؒ نے حالین میں حذف کرکے عین کو سکون سے [یَرْتَعْ] پڑھا ہے، اور دوسری جگہ سورۂ زمر میں (فَبَشِّرْ عِبَادِ)[۱۷] ہے، اس کی یاء زائدہ یعقوب وصل میں التقاء ساکنین سے بچنے کیلئے نہیں پڑھتے، اگرچہ وقف میں رؤس آیات ہونے کے اعتبار سے پڑھتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ دُرًّا لَوَامِعًا	۴۲۱	بِخُلْفٍ وَأُولَی النَّمْلِ حَمْزَۃُ کَمَّلَا
وَفِی الْوَصْلِ حَمَّادٌ شَکُورٌ اِمَامُہٗ	۴۲۲	وَجُمْلَتُهَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلَا
------------وَمَنْ یَتَّقِیْ زَکَا	۴۳۳	بِیُوْسُفَ وَافٰی کَالصَّحِیْحِ مُعَلَّلَا
وَفِی النَّمْلِ اٰتَانِیْ وَیُفْتَحُ عَنْ اُولِیْ	۴۲۹	حِمًی وَخِلافُ الْوَقْفِ بَیْنَ حُلًا عَلَا
وَفِیْ نَرْتَعِیْ خُلْفٌ زَکَا-----	۴۴۱	....
فَبَشِّرْ عِبَادِ افْتَحْ وَقِفْ سَاکِنًا یَدًا	۴۳۹	....

پہلے دو اشعار میں ناظم فرماتے ہیں کہ اس باب میں جو یاءات زوائد بیان ہوں ابن کثیر مکی کیلئے بلا خلف اور ہشام کیلئے بالخُلف حالین میں یاء کے اثبات سے ہیں، اور جو یاءات بصری، حمزہ کسائی اور نافع کیلئے ہوں گی تو وہ صرف وصل میں اثبات سے ہے، اور وقف میں حذف کرتے ہیں، البتہ حمزہ کیلئے سورۂ نمل کی پہلی یاء زائدہ حالین میں اثبات سے ہے، اور ایسی یاءات

کل باسٹھ ہیں، جن کے اثبات وحذف میں اختلاف ہوا ہے اور اس باب میں ذکر کی جائیں گی۔

اور سورۂ یوسف میں (مَـنۡ يَّتَّـقِـىۡ) جو آیا ہوا ہے، اس کو قنبل نے حالین میں یاءزائد کے اثبات سے پڑھا ہے، اور باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

چوتھے شعر میں ناظم نے فرمایا کہ سورۂ نمل میں [فَمَآاٰتٰـنِ اللّٰهُ خَيۡرٌ] کی یاءزائدہ کو حفص، نافع اور بصری نے وصل میں یاء کے فتحہ سے [فَمَـآاٰتٰـنِيَ اللّٰـهُ] پڑھا ہے، اور وقف میں حفص، قالون اور بصری کیلئے خُلف ہے یعنی اثبات اور حذف دونوں جائز ہیں۔ لہٰذا ورش کیلئے وصل میں اثبات اور وقف میں حذف ہے، اور باقیین کیلئے حالین میں حذف ہے۔

پانچویں شعر میں ناظم نے فرمایا کہ سورۂ یوسف میں جو (نَـرۡتَعِىۡ) آیا ہوا ہے، اس کی یاءزائدہ کو قنبل نے حالین میں بالخُلف اثبات اور حذف سے پڑھا ہے، یعنی وصل میں بھی دو وجہ اور وقف میں بھی دو وجہ ہیں اور باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

اور چھٹے شعر میں ناظم نے سورۂ زمر میں (فَبَشِّـرۡ عِبَـادِ) کی یاءزائدہ کا تذکرہ فرمایا ہے، کہ سوسی نے حالین میں یاءزائدہ کا اس طرح اثبات کیا ہے، کہ وصل میں یاء کو مفتوح اور وقف میں ساکن پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

قولہ: ......﴿ كَرُوسِ الآيِ ﴾

یہاں سے ناظم فرمارہے ہیں کہ یعقوب نے جس طرح شاطبیہ میں مذکور تمام آیات کی یاءات زائدہ کو حالین میں پڑھا ہے، اسی طرح دیگر تمام رؤس آیات کی یاءات زائدہ کو بھی حالین میں پڑھا ہے، اگرچہ علامہ شاطبیؒ نے شاطبیہ میں ان کو بیان نہیں کیا، کیونکہ یہ قراء سبعہ میں کسی کیلئے پڑھی نہیں گئی، اور اس میں یہ منفرد ہیں اور وہ چھیاسی یاءات زوائد ہیں، جو حسب ذیل کلمات میں ہیں:

تین جگہ سورۂ بقرۃ میں [فَـارۡهَبُوۡنِ] [۴۰] [فَـاتَّقُوۡنِ] [۴۱] [وَلا تَـكۡـفُرُوۡنِ] [۱۵۲]، [وَاَطِيۡـعُوۡنِ] [ال عمران:۵۰]، [فَلاَ تُنۡظِرُوۡنِ] [اعراف:۱۹۵]، [وَلا تُنۡظِرُوۡنِ] [یونس:۷۱]، [ثُمَّ لا تُنۡظِرُوۡنِ] [ھود:۵۵]، تین جگہ سورۂ یوسف میں [فَاَرۡسِلُوۡنِ] [۴۵] [وَلاَ تَقۡرَبُوۡنِ] [۶۰] [اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ] [۹۴]، چار جگہ سورۂ رعد میں [اَلۡمُتَعَالِ] [۹] [وَاِلَيۡهِ مَتَابِ] [۳۰] [كَانَ عِقَابِ] [۳۲] [وَاِلَيۡهِ مَـاٰبِ] [۳۶]، سورۂ ابراھیم میں بھی دوجگہ [وَخَـافَ وَعِيۡـدِ] [۱۴] [وَتَـقَبَّـلۡ دُعَـآءِ] [۴۰]، دوجگہ سورۂ حجر میں بھی [فَلاَ تَـفۡـضَـحُوۡنِ] [۶۸] [وَلاَ تُـخۡـزُوۡنِ] [۶۹]، سورۂ نحل میں دوجگہ [فَـاتَّـقُوۡنِ] [۲] [فَـارۡهَبُوۡنِ] [۵۱]، سورۂ انبیاء میں تین جگہ [فَـاعۡبُدُوۡنِ] [۹۲/۲۵] [فَـلاتَسۡتَـعۡـجِلُوۡنِ] [۳۷]، [فَـكَيۡفَ كَـانَ نَكِيۡرِ] [حج:۴۴]، سورۂ مؤمنون میں چھ جگہ [بِـمَـا كَذَّبُوۡنِ] [۳۹/۲۶] [فَـاتَّقُوۡنِ] [۵۲] [اَنۡ يَّـحۡضُرُوۡنِ] [۹۸] [رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ] [۹۹] [وَلاَ تُـكَلِّمُوۡنِ] [۱۰۸]، سورۂ شعراء میں سولہ جگہ [اَنۡ يُّـكَـذِّبُوۡنِ] [۱۲] [اَنۡ يَّـقۡتُـلُوۡنِ] [۱۴] [سَيَهۡـدِيۡنِ] [۶۲] [فَهُـوَ يَهۡـدِيۡنِ] [۷۸] [وَيَسۡـقِيۡنِ] [۷۹] [وَيَشۡـفِيۡنِ] [۸۰] [ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ] [۸۱] [آٹھ جگہ [وَاَطِيۡعُوۡنِ] [۱۰۸/۱۱۰/۱۲۶/۱۳۱/۱۴۴/۱۵۰/۱۶۳/۱۷۹] [اِنَّ قَوۡمِىۡ كَذَّبُوۡنِ] [۱۱۷]، [حَتّٰى تَشۡهَدُوۡنِ] [نمل:۳۲]، سورۂ قصص میں بھی دوجگہ [اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ] [۳۳] [اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِ] [۳۴]، [فَاعۡبُدُوۡنِ] [عنکبوت:۵۶]، [فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ] [سبا:۴۵]، [فَـكَيۡفَ كَـانَ نَـكِيۡـرِ] [فاطر:۲۶]، سورۂ یٰسٓ میں دوجگہ [وَلاَ يُـنۡـقِـذُوۡنِ] [۲۳] [فَـاسۡـمَعُوۡنِ] [۲۵]، سورۂ صافات میں بھی

دوجگہ [لَتُرۡدِيۡنِ][٥٦] [سَيَهۡدِيۡنِ][٩٩]،سورۂ صٓ میں بھی دوجگہ [لَمَّا يَذُوۡقُوۡا عَذَابِ][٨][فَحَقَّ عِقَابِ][١٤]، [فَاتَّقُوۡنِ][زمر:١٦]،سورۂ غافر میں تین جگہ [يَوۡمَ التَّلَاقِ][١٥][يَوۡمَ التَّنَادِ][٣٢][فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ][٥]،سورۂ زخرف میں دوجگہ [سَيَهۡدِيۡنِ][٢٧][وَاَطِيۡعُوۡنِ][٦٣]،سورۂ دخان میں بھی دوجگہ [اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ][٢٠][فَاعۡتَزِلُوۡنِ][٢١]،اورسورۂ قٓ میں بھی دوجگہ [وَعِيۡدِ][١٤/٤٥]،اورسوۂ ذاریات میں تین جگہ [لِيَعۡبُدُوۡنِ][٥٦][اَنۡ يُّطۡعِمُوۡنِ][٥٧][فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ][٥٩]،سورۂ قمر میں چھ جگہ [وَنُذُرِ][١٦/ ١٨/ ٢١/ ٣٠/ ٣٧/ ٣٩]،سورۂ ملک میں دوجگہ [كَيۡفَ نَذِيۡرِ][١٧][فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ][١٨]، [وَاَطِيۡعُوۡنِ][نوح:٣]،[فَكِيۡدُوۡنِ][مرسلات:٣٩]،سورۂ فجر میں چارجگہ [اِذَا يَسۡرِ][٤][جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ][٩][فَيَقُوۡلَ رَبِّىۡ اَكۡرَمَنِ][١٥][فَيَقُوۡلَ رَبِّىۡ اَهَانَنِ][١٦]،[وَلِىَ دِيۡنِ][کافرون:٦]

قولہ:......﴿ وَالۡحَبۡرُ مُوۡصِلَا ـــــ دَعَانِى وَخَافُوۡنِى ﴾

ناظم یہاں سے ابوجعفر کا یاءاتِ زوائد میں عام مذہب بیان فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر نے صرف وصل کی حالت میں اُن یاءات زوائد کواثبات سے پڑھا ہے،جن کو علامہ شاطبیؒ نے شاطبیہ میں ابوعمرو بصری کیلئے شمار کیا ہے،اوران کو یعقوب نے اپنی اصل کے موافق حالین میں اثبات سے پڑھا ہے،۔اوروہ یہ ہیں:

[اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ][بقرہ:١٨٦]،[يَوۡمَ يَدۡعُ الدَّاعِ][قمر:٦]،[وَاتَّقُوۡنِ يَآاُولِى الۡاَلۡبٰبِ][بقرۃ:١٩٧]، [فَلَا تَسۡئَلۡنِ مَالَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ][هود:٤٦]،[حَتّٰى تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا][یوسف:٦٦]،[وَاخۡشَوۡنِ وَلَا تَشۡتَرُوۡا][مائدۃ:٤٤](اور[وَاخۡشَوۡنِ]کو[وَلَا] کے ساتھ اس لئے مقید کیا تا کہ [وَاخۡشَوۡنِىۡ وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِىۡ][بقرۃ:١٥٠]نکل جائے ، کیونکہ یہ یاء حالین میں تمام قراء کیلئے پڑھی جاتی ہے،اوراسی طرح [وَاخۡشَوۡنِ الۡيَوۡمَ][مائدہ:٣]کونکالنا مقصود ہے، جوکہ یعقوب کے علاوہ تمام قراء کیلئے باتفاق حالین میں محذوف ہے،البتہ یعقوب وقف میں ثابت رکھتے ہیں)،[بِمَا اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ][ابراهیم:٢٢]،[سَوَآءَنِ الۡعَاكِفُ فِيۡهِ وَالۡبَادِ][حج:٢٥]،[وَلَا تُخۡزُوۡنِ فِىۡ ضَيۡفِىۡ][هود:٧٨]،[فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ][حجر:٦٩](یہ سورۂ حجر والی یاء یعقوب کے علاوہ تمام قراء کیلئے حالین میں محذوف ہے،البتہ یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے ہے)،[وَقَدۡ هَدَانِ][انعام:٨٠](اس میں لفظ [قَدۡ] قیداحترازی ہے،اوراس سے [قُلۡ اِنَّنِىۡ هَدَانِىۡ رَبِّىۡ][انعام:١٦١]اور [اَوۡ تَقُوۡلَ لَوۡ اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِىۡ][زمر:٥٧] دونوں کونکالنا مقصود ہے، جوکہ تمام قراء کیلئے وصلاً ووقفاً یاء پڑھی جاتی ہے،اوردونوں میں مرسوم بھی ہیں)،[فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ][زخرف:٦١]،[فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ][ال عمران:٣١](اس کی یاء تمام قراء کیلئے بوجہ مرسوم ہونے کے حالین میں پڑھی جاتی ہے)،[ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ][اعراف:١٩٥]،[اِذَا دَعَانِ][بقرۃ:١٨٦]،[وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ][ال عمران:١٧٥]

خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ الفاظ کی تمام یاءات زوائد کو ابوجعفر نے وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف سے پڑھا ہے،اور یعقوب نے حالین میں اثبات سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۴۲۵	وَفِـي اتَّبِـعُـوۡنِـيۡ اَهۡدِكُـمۡ حَـقُّــهٗ بَلاَ
....	۴۲۶	---وَيَـدۡعُ الـدَّاعِ هَــاكَ جَـنًــا حَلاَ
وَمَـعۡ كَـالۡجَـوَابِ الۡبَادِ حَقٌّ جَنَا هُـمَـا	۴۳۰	....
وَفِـي اتَّبَـعَـنُ فِـيۡ اٰلِ عِـمۡـرَانَ عَنۡهُـمَـا	۴۳۱	وَكِيۡـدُوۡنِ فِي الۡاَعۡـرَافِ حَـجَّ لِيُـحۡمَلاَ
بِـخُـلۡفٍ وَتُـؤۡتُـوۡنِـيۡ بِيُـوۡسُفَ حَـقُّــهٗ	۴۳۲	وَفِـيۡ هُـوۡدَ تَسۡـأَلُنِـيۡ حَـوَارِيۡـهِ جَـمَّلاَ
وَتُـخۡـزُوۡنِ فِيۡهَـا حَـجَّ اَشۡـرَكۡتُـمُـوۡنِ قَدۡ	۴۳۳	هَــدَانِ اتَّـقُـوۡنِ يَـااُولِـي اخۡشُـوۡنِ مَـعۡ وَلاَ
وَعَـنۡــهُ وَ خَـافُـوۡنِـيۡ---------------	۴۳۴	....
وَمَـعۡ دَعۡـوَةَ الـدَّاعِ دَعَـانِـيۡ حَلاَ جَـنًـا	۴۳۶	وَلَيۡسَـــالِـقَـــالُـوۡنِ عَـنِ الۡـغُـرِّسُبَّلاَ

سورۂ زخرف میں[فَلاَ تَـمۡتَـرُنَّ بِهَـا وَاتَّبِعُوۡنِ] کی یاءزائدہ کومکی، بصری اورقالون حالین میں پڑھتے ہیں، جبکہ باقیین حذف کرتے ہیں۔اور[یَـوۡمَ یَدۡعُ الدَّاعِ]کوبزی حالین میں اورورش، بصری صرف وصل میں یاء کااثبات کرتے ہیں اور باقیین حالین میں اورورش، بصری وقف میں حذف کرتے ہیں۔اورسورۂ سبامیں[وَجِفَـانٍ کَـالۡجَوَابِ]اورسورۂ حج میں[سَوَآءَ نِ الۡـعَـاكِفُ فِيۡـهِ وَالۡبَـادِ]کومکی حالین میں اور بصری، ورش صرف وصل میں یاءزائدہ کااثبات کرتے ہیں اور باقیین حالین میں اورورش، بصری وقف میں یاء کاحذف کرتے ہیں۔اورسورۂ آل عمران میں[ومــن اتبــعــن][۲۰]نافع، بصری کیلئے وصل میں یاء کا اثبات اوروقف میں حذف ہے، جبکہ باقیین کیلئے حالین میں حذف ہے۔اورسورۂ اعراف میں[ثُـمَّ کِیۡـدُوۡنِ]بصری کیلئے وصل میں اثبات یاء سے ہے، اورہشام کیلئے حالین میں خُلف ہے۔اورمکی نے سورۂ یوسف میں[حَتّٰـی تُـؤۡتُـوۡنِ مَـوۡثِقًا]کوحالین میں اوربصری نے وصل میں یاء زائدہ پڑھی ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھاہے، اوراسی طرح سورۂ ھود میں[فَلاَ تَسۡـئَـلۡنِ مَالَيۡسَ لَکَ بِهٖ عِلۡمٌ]کوبصری اورورش نے وصل میں یاءزائدہ پڑھی ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں اورورش، بصری نے وقف میں یاءزائدہ کوحذف کیاہے۔اورابوعمروبصری نے سورۂ ھود میں [وَلاَ تُـخۡـزُوۡنِ فِـيۡ ضَيۡـفِـيۡ]، سورۂ ابراھیم میں[بِـمَـااَشۡـرَكۡتُمُوۡنِ]، سورۂ انعام میں[وَقَـدۡهَدَانِ]، سورۂ بقرہ میں[وَاتَّـقُـوۡنِ يَآاُولِـي الۡاَلۡبٰـبِ]اورسورۂ مائدہ میں[وَاخۡشَـوۡنِ وَلاَ تَشۡتَرُوۡا]اورسورۂ آل عمران میں[وَخَـافُـوۡنِ اِنۡ کُـنۡتُـمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ]سب کی یاءات زوائدکووصلاً اثبات کے ساتھ پڑھاہے، جبکہ باقیین نے سب کوحالین میں حذف سے پڑھاہے۔اور[اُجِيۡـــبُ دَعۡـــوَةَ الـــدَّاعِ اِذَادَعَانِيۡ] میں لفظ[اَلدَّاعِ]اور[دَعَانِيۡ]کوبصری اورورش نے وصلاً یاء کےاثبات سے پڑھاہے، اورمشہورمشائخ قراءت سے قالون کے لئے ان دونوں میں یاء کاحذف ہے، مشہورمشائخ کہنے سے یہ اشارہ بھی ملتاہے، کہ بعض مشائخ سے قالون کیلئے اثبات بھی ہے، لہٰذاوہ بھی جائزہوامگرحذف قوی ہے۔

دَعَانِی وَخَافُونِی وَقَدۡ زَادَ فَاتِحًا 59 یُرِدۡنِ بِحَالَیۡهِ وَتَتَّبِعَنۡ أَ لَا
تَلَاقِ التَّنَادِیۡ یِنۡ عِبَادِی اتَّقُو طَمَا 60 دُعَاءِ اِتۡلُ وَاحۡذِفۡ مَعۡ تُمِدُّوۡنَنِی فَلَا
وَآتَانِ نَمۡلِ یُسۡرُ وَصَلِ وَتَمَّتِ الۡ 61 أُصُولُ بِعَوۡنِ اللّٰهِ دُرًّا مُفَصَّلَا

قوله:......﴿ وَقَدۡ زَادَ فَاتِحًا یُرِدۡنِ بِحَالَیۡهِ وَتَتَّبِعَنۡ أَ لَا ﴾

اب تک تو اُن یاءات زوائد کا تذکرہ چل رہا تھا جن میں ابوجعفر نے یعقوب کی موافقت کرتے ہوئے وصلاً یاء زائدہ پڑھی ہے، اب یہاں سے ناظم دوایسے کلمات کا تذکرہ فرمارہے ہیں، جن میں ابوجعفر نے یعقوب کی مخالفت کرتے ہوئے حالین میں یاء زائدہ کے اثبات سے پڑھا ہے، اور وہ دوکلمات یہ ہیں[اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ][یٰس:۲۳]،[اَلَّا تَتَّبِعَنِ][طٰہٰ:۹۳]ان دونوں کلموں کی یاء زائدہ کو ابوجعفر نے وصلاً مفتوح اور وقفاً سکون سے پڑھا ہے، جبکہ یعقوب نے پہلے کلمہ کی یاء کو وصلاً حذف اور وقفاً سکون سے، اور دوسرے کلمہ کی یاء کو حالین میں سکون سے پڑھا ہے، اور خلف نے اصل کے موافق حالین میں حذف کیا ہے۔

نوٹ:۔ جن یاءات میں امام نافع کے دونوں راویوں کیلئے اثبات ہے، ان میں ابوجعفر کیلئے بھی اثبات ہے، اور جن یاءات کے حذف واثبات میں قالون اور ورش میں اختلاف ہے، ان میں ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے موافق پڑھا ہے، اور بروایت ورش اصل کی مخالفت کی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔وَتَتَّبِعَنۡ سَمَا	۴۲۴	وَفِی الۡکَهۡفِ نَبۡغِیۡ یَأۡتِ فِیۡ هُوۡدَ رُفِّلَا

[اَلَّا تَتَّبِعَنِ] نافع، مکی، بصری نے یاء کے اثبات سے پڑھا ہے، البتہ نافع، بصری کیلئے وصلاً اور مکی کیلئے حالین میں یاء کا اثبات ہے، اور باقیین کیلئے حالین میں یاء کا حذف ہے۔ اور سورۂ کہف میں[ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبۡغِ]اور سورۂ ھود میں[یَوۡمَ یَأۡتِ لَاتَکَلَّمُ] کو نافع، مکی، بصری کیساتھ کسائی نے بھی یاء کے اثبات سے پڑھا ہے، اور باقیین کیلئے یاء کا حذف ہے۔

قوله:......﴿ تَلَاقِ التَّنَادِیۡ یِنۡ ﴾

ابن وردان نے اصل کے خلاف سورۂ غافر میں (لِیُنۡذِرَ یَوۡمَ التَّلَاقِ)اور(اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ)[۱۵/۳۲]دونوں لفظوں کی یاء زائدہ کو وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف کرکے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے ورش نے وصلاً اثبات سے اور قالون نے حالین میں حذف سے پڑھا تھا) جبکہ ابن جماز اور خلف نے دونوں لفظوں کی یاء زائدہ کو حالین میں حذف کرکے پڑھا ہے، اور یعقوب نے رأس آیت ہونے کی وجہ سے دونوں کو حالین میں اثبات سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔وَالتَّلَاقِ وَالۡتُ	۴۳۵	تَنَادِ دَرَا بَاغِیۡهِ بِالۡخُلۡفِ جُهَّلَا

(لِیُنۡذِرَ یَوۡمَ التَّلَاقِ)اور(اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ)[غافر]دونوں لفظوں کی یاء زائدہ کو مکی نے حالین

میں اور ورش نے وصلاً اثبات سے پڑھا ہے، جبکہ قالون نے وصلاً یاءِ زائدہ کا اثبات اور حذف دونوں پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ عِبَادِی اتَّقُو طَمَا﴾

رویس نے (یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ)[زمر:۱۶] میں لفظ (یٰعِبَادِیْ) کی یاء کو حالین میں اثبات سے پڑھا ہے، اور اس میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی روح، ابوجعفر اور خلف نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿دُعَاء اِ تَلُ ﴾

ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے خلاف (رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ)[ابراہیم:۴۰] میں لفظ (دُعَآءِ) کی یاءِ زائدہ کو ورش کی طرح وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف سے پڑھا ہے، اور یعقوب نے اصل کے خلاف حالین میں یاء کے اثبات سے پڑھا ہے، جیسا کہ شروع باب میں گزر چکا ہے، اور خلف کا بیان آگے آ رہا ہے۔

نیز یاد رہے کہ ابن وردان کیلئے (اَلتَّلاَ قِ)اور (اَلتَّنَادِ) میں اور رویس کیلئے (یٰعِبَادِ) میں اور ابوجعفر کیلئے (دُعَآءِ) میں یاءِ زائدہ کے اثبات کا مفہوم [وَقَدْزَادَ] کے تحت ہونے کی وجہ سے نکلا ہے، جو اوپر کے شعر میں گزرا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاحۡذِفُ مَعُ تُمِدُّوۡنَنِی ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ) میں (دُعَآءِ)اور سورۂ نمل میں (اَتُمِدُّوْنَنِ) کی یاء کو حالین میں حذف سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے (دُعَآءِ) کی یاءِ زائدہ کو وصلاً اثبات اور وقفاً حذف سے اور (اَتُمِدُّوْنَنِ) کی یاءِ زائدہ کو حالین میں اثبات سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

سَمَا وَدُعَاءِیْ فِيْ جَنَا حُلْوِ هَدْيِهٖ	۴۲۵	....
-----تُمِدُّوْنَنِیْ سَمَا	۴۲۶	فَرِيْقًا----------------
وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَيْنِ دُ رًّا لَوَامِعًا	۴۲۱	بِخُلْفٍ وَاُوْلَی النَّمْلِ حَمْزَةُ كَمَّلَا
وَفِی الْوَصْلِ حَمَّادٌ شَكُوْرٌ اِ مَامُهٗ	۴۲۲	وَجُمْلَتُهَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلَا

(رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ) میں لفظ (دُعَآءِ) کی یاءِ زائدہ کو حمزہ، ورش، ابوعمرو بصری صرف وصلاً اور بزی نے حالین میں اثبات سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں اور حمزہ، ورش اور ابوعمرو بصری نے صرف وقفاً حذف سے پڑھا ہے۔

[اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ] کو نافع اور ابوعمرو بصری کیلئے اپنے اصول کے موافق وصلاً یاء کے اثبات سے اور وقفاً حذف سے ہے، اور ابن کثیر مکی، حمزہ کیلئے حالین میں یاء کے اثبات سے ہے۔ اور صرف اس لفظ میں حمزہ نے اپنے اصول سے انحراف کرتے ہوئے حالین میں اثبات سے پڑھا ہے، کیونکہ یاءات زوائد میں ان کا اصول بھی نافع، ابوعمرو بصری کی طرح ہے، جیسا کہ تیسرے اور چوتھے شعر میں ناظم نے صراحت سے بیان کیا ہے، کہ اس باب میں جو یاءات زوائد بیان ہوں ابن کثیر مکی کیلئے بلا خلف اور ہشام کیلئے بالخُلف حالین میں یاء کے اثبات سے ہیں، اور جو یاءات بصری، حمزہ کسائی اور نافع کیلئے ہوں گی تو وہ صرف وصل

میں اثبات سے ہیں، اور وقف میں حذف کرتے ہیں، البتہ حمزہ کیلئے سورۂ نمل کی پہلی یاءزائدہ یعنی [اَتُـمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ] حالین میں اثبات سے ہے، اور ایسی یاءات کل باسٹھ ہیں، جن کے اثبات وحذف میں اختلاف ہوا ہے اور اس باب میں ذکر کی جائیں گی۔

قولہ:......﴿وَآتَانِ نَمْلٍ يُسُرُ وَصْلٍ﴾

روحؒ نے [اتَـانِ] کی یاءزائدہ کو وصل میں حذف کر کے پڑھا ہے، البتہ وقف میں اثبات سے پڑھا ہے، جبکہ رویس نے حالین میں اثبات سے پڑھا ہے، یعنی وصل میں مفتوح اور وقف میں ساکن پڑھا ہے، اور ابوجعفر کیلئے اصل کے موافق وصل میں یاء کا اثبات یعنی فتحہ سے اور وقف میں یاء کا حذف ہے، اور خلف اصل کے موافق حالین میں حذف کرتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـي الـنَّـمْـلِ اٰتَـانِـیَ وَيُفْتَحُ عَـنْ اُولِی	۴۲۹	حِـمًـى وَخِـلافُ الْـوَقْفِ بَيْـنَ حُلاً عَلاَ

سورۂ نمل میں [فَـمَـا اٰتَانِ اللّٰهُ خَيْرٌ] کی یاءزائدہ کو حفص، نافع اور بصری نے وصل میں یاء کے فتحہ سے [فَـمَا اٰتَانِیَ الـلّٰـهُ] پڑھا ہے، اور وقف میں حفص، قالون اور بصری کیلئے خُلف ہے یعنی اثبات اور حذف دونوں جائز ہیں۔ لہٰذا ورش کیلئے وصل میں اثبات اور وقف میں حذف ہے، اور باقیین کیلئے حالین میں حذف ہے۔

تَمَّتِ الْاُصُوْل وَلِلّٰهِ الْحَمْدِ

بَابُ
﴿فَرْشِ الْحُرُوْفِ﴾

﴿سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ﴾

حُرُوْفَ التَّهَجِّى افْصِلْ بِسَكْتٍ كَحَا أَلِفْ 62 أَ لَا يَخْدَعُونَ اِعْلَمْ حِجًى وَاشْمِمَا طِلَا
بِقِيْلَ وَمَا مَعْهُ وَيُرْجَعُ كَيْفَ جَا 63 إِذَا كَانَ لِلْأُخْرَى فَسَمِّ حُلًى حَلَا

قوله: ......﴿حُرُوْفَ التَّهَجِّى افْصِلْ بِسَكْتٍ كَحَا أَلِفْ أَ لَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف حروفِ مقطعات میں ہر حرف کو سکتہ سے پڑھا ہے، خواہ ایک حرف ہو، جیسے [قٓ، صٓ] یا کئی ہوں، جیسے [الٓمٓ، الٓمٓرٰ، كٓهٰيٰعٓصٓ] اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراء عشرہ نے ترک سکتہ سے پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ سکتہ کی وجہ سے نہ ادغام ہوگا اور نہ اخفا۔

قوله: ......﴿ يَخْدَعُونَ اِعْلَمْ حِجًى ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے (يَخْدَعُوْنَ) کو یاء اور دال کے فتحہ اور خاء کے سکون سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے ضمہ، دال کے کسرہ اور خاء کے بعد الف سے (يُخٰدِعُوْنَ) پڑھا تھا) اور باقی خلف نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [يَخْدَعُوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاء اور دال کے فتحہ اور خاء کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے (يَخْدَعُوْنَ) ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہاں آیت میں دوسرا والا مراد ہے، کیونکہ پہلے والے کو باتفاق سب نے (يُخٰدِعُوْنَ) پڑھا ہے۔ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے ناظم نے کسی قید کو ذکر نہیں کیا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَا يَخْدَعُوْنَ الْفَتْحُ مِنْ قَبْلِ سَاكِنٍ	۴۴۵	وَبَعْدُ ذَكَا وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ اَوَّلَا

شامی، کوفیین نے (يُخٰدِعُوْنَ) کو خاء کے سکون اور یاء و دال کے فتحہ سے (يَخْدَعُوْنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے پہلے حرف والے کی طرح (يُخٰدِعُوْنَ) پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿ وَاشْمِمَا طِلَا بِقِيْلَ وَمَا مَعْهُ ﴾

یہاں سے ناظم یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ (قِيْلَ) اور وہ چھ افعال جن کو علامہ شاطبیؒ نے ذکر کیا ہے، یعنی [غِيْضَ، جِيٓءَ، حِيْلَ، سِيْقَ، سِيٓءَ، سِيٓئَتْ] ان تمام کلمات کو رویس نے اصل کے خلاف کسرہ میں ضمہ کے مانند اشمام سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے کسرہ خالصہ سے پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے ان تمام کلمات کو اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی روح اور خلف

نے تمام کلمات کو خالص کسرہ سے اور ابوجعفر نے پہلے پانچ کلمات کو کسرہ خالصہ سے اور آخری دو [سِيۡٓءَ، سِيۡٓئَتۡ] کو اشمام سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ان تمام کلمات کو کسرہ خالصہ سے اور امام نافع نے پہلے پانچ کو خالص کسرہ سے اور آخری دو کو اشمام سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے تمام میں اشمام اور روح وخلف کیلئے تمام کسرہ خالصہ سے اور ابوجعفر کیلئے پہلے پانچ میں خالص کسرہ اور آخری دو میں اشمام ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقِيۡلَ وَغِيۡضَ ثُمَّ جِيۡٓءَ يُشِمُّهَا	۴۴۷	لَدَى كَسۡرِهَا ضَمًّا رِجَالٌ لِتَكۡمُلَا
وَحِيۡلَ بِاِشۡمَامٍ وَسِيۡقَ كَمَا رَسَا	۴۴۸	وَسِيۡٓءَ وَسِيۡٓئَتۡ كَانَ رَاوِيۡهِ اَنۡبَلَا

[قِيۡلَ، غِيۡضَ ،جِيۡٓءَ] کو امام کسائی، ہشام نے اشمام سے پڑھا ہے، اور [حِيۡلَ ،سِيۡقَ] کو صرف کسائی، شامی نے اشمام سے پڑھا ہے، اور [سِيۡٓءَ، سِيۡٓئَتۡ] میں شامی، کسائی کے ساتھ اشمام میں نافع بھی شامل ہے، اور ان کے علاوہ باقی قراء نے ان تمام کلمات کو کسرہ خالصہ سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَيُرۡجَعُ كَيۡفَ جَا إِذَا كَانَ لِلۡاُخۡرَى فَسَمِّ حُلًى حَلاَ﴾

اس شعر میں ناظم نے ایک اہم اصول بیان فرمایا کہ کلمہ (يُرۡجَعُ) جہاں بھی آئے، خواہ علامتِ مضارع یاء ہوں یا تاء، واحد کا صیغہ ہوں یا جمع کا، اور یہ آخرت کیلئے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کے معنی میں ہو، جیسے [وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ][بقرۃ:۲۱۰] [وَاِلَيۡهِ يُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ][ہود:۱۲۳] تو اس کو یعقوب نے ہر جگہ علامت مضارع کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے بصیغہ معروف [وَاِلَيۡهِ تَرۡجِعُ الۡاُمُوۡرُ]، [وَاِلَيۡهِ يَرۡجِعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور اگر یہ کلمہ آخرت کے بجائے دنیا کی یا دنیا والوں کی طرف رجوع کرنے کے معنی میں ہو، جیسے [وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ][انبیاء:۹۵] تو اس کو تمام قراء عشرہ نے بلا اختلاف صیغہ معروف سے پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ جس جگہ حفص کیلئے (يُرۡجَعُوۡنَ) یا (يُرۡجَعُ) ضمہ سے ہے، وہاں یعقوب کیلئے علامت مضارع کے فتحہ سے صیغہ معروف ہے، اور جس جگہ حفص کیلئے علامت مضارع کے فتحہ سے ہے، تو وہاں سب کیلئے بالفتح معروف ہے۔

وَالامۡرُ اِتۡلُ وَاعۡكِسۡ أَوَّلَ الۡقَصِّ هُوۡ وَهِيۡ	64	يُمِلَّ هُوَ ثُمَّ هُوَ اسۡكِنَا أُدۡ وَحُمِّلَا
فَحَرِّكۡ وَ أَيۡنَ اضۡمُمۡ مَلَائِكَةِ اسۡجُدُوا	65	أَزَلَّ فَشَا لَا خَوۡفَ بِالۡفَتۡحِ حُوِّلَا

قولہ:......﴿وَالامۡرُ اِتۡلُ وَاعۡكِسۡ أَوَّلَ الۡقَصِّ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَاِلَيۡهِ يَرۡجِعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ)[ہود:۱۲۳] میں لفظ [يَرۡجِعُ] کو یاء کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے صیغہ معروف اور سورۂ قصص کا پہلا والا (لَا يُرۡجَعُوۡنَ)[۳۹] کو یاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ سے صیغہ مجہول پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے [يَرۡجِعُ] کو صیغہ مجہول سے اور (لَا يَرۡجِعُوۡنَ) کو صیغہ معروف سے پڑھا تھا) اور یعقوب کیلئے اُن کے قاعدے کے مطابق صیغہ معروف سے اور خلف کیلئے اصل کے موافق دونوں جگہ پر صیغہ معروف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَـرۡجِـعُ فِيۡــهِ الـضَّـمُّ وَالۡفَتۡـحُ اِذۡ عَلاَ	۴۶۸	....
نَ---------------------------	۹۴۹	نَـمَا نَـفَرٌ بِــالـضَّـمِّ وَالۡـفَتۡـحِ يَرۡجِعُوۡ

(وَاِلَيۡهِ يَـرۡجِعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ)[ہود:۱۲۳] کونافع ،حفص نے یاء کے ضمہ اورجیم کے فتحہ سے[يُرۡجَعُ] پڑھاہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ اورجیم کے کسرہ سے[يَرۡجِعُ] پڑھاہے۔اورسورۂ قصص کا پہلا والا(لاَ يُـرۡجَعُوۡنَ) کوعاصم،مکی،بصری اورشامی نے یاء کے ضمہ اورجیم کے فتحہ سے بصیغہ مجہول(لاَيُــرۡجَعُـوۡنَ)پڑھاہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ اورجیم کے کسرہ سے بصیغہ معروف(لاَيَرۡجِعُوۡنَ)پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ هُوَ وَهِيَ يُمِلَّ هُوَ ثُمَّ هُوَ اسۡكِنَا اُ دۡ وَحُمِّلاَ فَحَرِّكۡ ﴾

[هُــوَ]واحد مذکر غائب اور[هِــيَ]واحد مؤنث غائب کی ضمیر جب واو، فاء،لام کے بعد واقع ہوتو ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف ان دونوں ضمیروں کی ھاءکوسکون سے(وَهُــوَ الــلّٰــهُ)،(وَهُـــيَ تَـجۡـرِيۡ بِهِــمۡ)،(فَهُـوَ وَلِيُّهُـمۡ)،(فَهۡـيَ كَـالۡـحِـجَـارَةِ)،(لَهۡـوَ الۡغَنِيُّ)،(لَهۡيَ الۡحَيَوَانُ) پڑھاہے،اوراسی طرح[اَنۡ يُّـمِلَّ هُوَ][بقرہ:۲۸۲]اور[ثُـمَّ هُوَ][قصص:۶۱]کوبھی ھاء کے سکون سے پڑھاہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے ھاء کے سکون سے اورورش نے[هُوَ] کی ھاءکومضموم اور[هِيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاتھا)اوریعقوب نے اصل کے خلاف[هُوَ] کی ھاءکومضموم اور[هِــيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے ان دونوں ضمیروں کی ھاءکوسکون سے پڑھاتھا)اورخلف نے اصل کے موافق[هُوَ] کی ھاکوضمہ اور[هِيَ] کی ھاکوکسرہ سے پڑھاہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی[هُوَ] کی ھاءکومضموم اور[هِـيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاتھا)،لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے ہرجگہ[هُـوَ] کی ھاءمضموم اور[هِـيَ] کی ھاءمکسور ہے،اور ابوجعفر کیلئے دونوں کی ھاءسکون سے ہے۔ نیزیادرہے کہ[اَنۡ يُّمِلَّ هُوَ] کی ھاءکے سکون میں ابوجعفرمنفرد ہیں، کیونکہ باقی سب قراءعشرہ کیلئے ھاءکے ضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَهَــاهِـيَ اَسۡـكِنۡ رَاضِيًــابَــارِدًا حَلاَ	۴۴۹	وَهَـا هُـوَ بَـعۡـدَ الۡـوَاوِ وَالۡـفَـا وَلاَمِهَـا
وَكَسۡـرُوَعَــنۡ كُـلٍّ يُـمِـلَّ هُـوَانۡـجَلاَ	۴۵۰	وَثُـمَّ هُـوَ رِفۡـقًـا بَـانَ وَالـضَّـمُّ غَيۡـرُهُـمۡ

[هُـوَ]اور[هِـيَ]جب واویافاءیالام کے بعدواقع ہوتو کسائی،قالون اور بصری ان دونوں ضمیروں کی ھاءکوسکون سے پڑھتے ہیں،جیسے:(وَهۡوَاللّٰهُ)،(وَهۡـيَ تَجۡرِيۡ بِهِمۡ)،(فَهۡوَوَلِيُّهُمۡ)،(فَهۡيَ كَالۡحِجَارَةِ)،(لَهۡوَ الۡغَنِيُّ)،(لَهۡيَ الۡحَيَوَانُ) اور اسی طرح[ثُـمَّ هۡوَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ][قصص]میں[هُوَ] کی ھاءکوکسائی،قالون نے ساکن پڑھاہے،اور باقیین نے ہرجگہ[هُوَ] کی ھاءکو مضموم اور[هِيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاہے۔اور[اَنۡ يُّمِلَّ هُوَ](بقرہ) کوتمام قراءنے ھاءکے ضمہ سے پڑھاہے۔

قولہ:......﴿أَ يۡنَ اضۡمُمۡ مَلائِكَةِ اسۡجُدُوا﴾

یہاں ناظم یہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں (مَـلٰئِكَةِ) جو(اُسۡـجُدُوۡا) سے پہلے پانچ جگہ واقع ہے، اس کوابوجعفر نے اصل کے خلاف تاء کے ضمہ سے [مَلَا ئِكَةُ اسۡجُدُوۡا] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے تاء کے کسرہ سے [مَلَا ئِكَةِ اسۡجُدُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ أَزَلَّ فَشَا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (فَـاَزَلَّهُـمَـاالشَّيۡـطٰـنُ عَـنۡهَـا) کوزاء کے بعد حذفِ الف اورلام کی تشدید سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے زاء کے بعد اثبات الف اورلام کی تخفیف سے [فَاَزٰلَهُمَا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق خلف کی طرح [فَـاَزَلَّهُـمَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی زاء کے بعد حذف الف اورلام کی تشدید سے [فَاَزَلَّهُمَا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ فَـاَزَلَّ اللَّامَ خَـفِّفۡ لِـحَـمۡـزَةٍ	۴۵۱	وَزِدۡ اَلِـفًـا مِـنۡ قَبۡـلِـهِ فَتُـكَـمِّلَا

امام حمزہ نے (فَاَزٰلَهُمَاالشَّيۡطٰنُ عَنۡهَا) کولام کی تخفیف اورزاء کے بعد الف سے [فَاَزٰلَهُمَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے زاء کے بعد حذف الف اورلام کی تشدید سے (فَاَزَلَّهُمَاالشَّيۡطٰنُ عَنۡهَا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ لَا خَوۡفَ بِالۡفَتۡحِ حُوِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَا خَـوۡفٌ عَـلَيۡهِـمۡ) جہاں بھی واقع ہو، فاء کوفتحہ غیرمنونہ سے (لَا خَـوۡفَ عَلَيۡهِمۡ) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی سب قراءعشرہ نے فاء کومرفوع منون (لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ) پڑھا ہے۔

وَعَدۡنَا اِـتۡلُ بَـارِئۡ بَـابَ يَأۡمُرۡ أَتِمَّ حُمۡ 66 أُسَـارَى فِدًا خِفُّ الۡأَمَـانِـيَ مُسۡجَلَا

أَلَا يَعۡبُدُوا خَاطِبۡ فَشَا يَعۡمَلُونَ قُلۡ 67 حَوَى قَبۡلَهُ أَصۡلٌ وَبِالۡغَيۡبِ فُقۡ حَلَا

قولہ:......﴿وَعَدۡنَا اِتۡلُ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَعَـدۡنَا) کوبغیرالف پڑھا ہے (جبکہ امام نافع نے اثباتِ الف سے (وٰعَـدۡنَا) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے حذفِ الف سے [وَعَـدۡنَـا] اورخلف نے اثباتِ الف سے [وٰعَـدۡنَـا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی حذف الف سے [وَعَدۡنَا] اورامام حمزہ نے اثبات الف سے [وٰعَدۡنَا] پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ محلِ اختلاف صرف تین آیتیں ہیں، یعنی سورۂ بقرہ والا [وَاِذۡ وٰعَدۡنَا][۵۱]، اعراف والا [وَوٰعَدۡنَامُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ][۱۴۲] اورسورۂ طٰہٰ والا [وَوٰعَـدۡنَـاكُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ][۸۰] ہے، اور باقی سورۂ قصص میں [اَفَـمَنۡ وَّعَدۡنَا][۶۱] اورزخرف میں [اَوۡنُـرِيَـنَّـكَ الَّـذِيۡ وَعَدۡنَـا][۴۲] دونوں کوسب قراءعشرہ نے بغیرالف کے پڑھا ہے۔ اس لئے ناظمؒ نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے توضیح کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَعَـدْنَـا جَـمِـیْـعًـا دُوْنَ مَـا اَلِفٍ حَلاَ	۴۵۳	------------------------------------

[وَعَـدْنَـا] کوبصری نے ہر جگہ الف کے بغیر پڑھا ہے، اور باقیین نے اثبات الف سے [وٰعَـدْنَـا] پڑھا ہے۔ اور محل اختلاف صرف بقرہ، اعراف، طٰہٰ والے ہیں۔

قولہ:.......﴿بَارِئ بَابَ یَأْمُرُ أَتِمَّ حُـمُ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ یعقوب نے سورۂ بقرہ کے دونوں مواقع میں لفظ [بَـارِئِکُمْ] کے ہمزہ میں کامل کسرہ اور [بَابِ یَامُر] کے تمام الفاظ یعنی (یَـأْمُـرُکُـمْ ،تَأْمُرُهُمْ، یَنْصُرُکُمْ،یُشْعِرُکُمْ) میں راء کو کامل ضمہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے سکون سے اور دوری نے سکون اور اختلاس سے پڑھا تھا) باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق تمام کلمات میں راء کو کامل حرکت سے پڑھا ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تمام کلمات میں کامل حرکت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَیَـأْمُـرُهُـمْ اَیْـضًـا وَتَـأْمُـرُهُـمْ تَلاَ	۴۵۴	وَاِسْـکَـانُ بَـارِئِـکُـمْ وَیَـأْمُـرُکُـمْ لَـهٗ
جَـلِیْـلٍ عَـنِ الـدُّوْرِيِّ مُـخْـتَـلِسًـا جَـلاَ	۴۵۵	وَیَـنْـصُـرُکُـمْ اَیْـضًـا وَیُشْعِرُکُمْ وَکَمْ

سورۂ بقرہ کے دونوں مواقع میں لفظ [بَـارِئِـکُمْ] کے ہمزہ کو اور [بَـاب یَـاْمُرُ] کے تمام الفاظ یعنی (یَـأْمُـرُکُـمْ ،تَـأْمُرُهُمْ، یَـنْـصُـرُکُـمْ،یُشْـعِـرُکُـمْ) کی راء کو ابوعمرو بصری نے سکون سے پڑھا ہے، اور دوری بصری نے سکون کے ساتھ اختلاس سے بھی پڑھا ہے، لہٰذا سوسی کیلئے تمام کلمات میں سکون اور دوری بصری کیلئے سکون اور اختلاس دونوں وجوہ ہیں اور باقیین کیلئے کامل حرکت ہے۔

قولہ:.......﴿ أُسَارَی فِدًا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف [اُسٰـرٰی] کو ہمزہ کے ضمہ، سین کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے [اُسٰـرٰی] پڑھا ہے (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے فتحہ، سین کے سکون اور حذف الف سے [اَسْـرٰی] پڑھا تھا) باقی ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے [اُسٰرٰی] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

------------------------------------	۴۶۲	وَحَـمْـزَةُ اَسْـرٰی فِـیْ اُسَـارٰی---

حمزہ نے (اُسَـارٰی) کو (اَسْـرٰی) بروزن [قَتْـلٰی] پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے بروزن [سُـکَـارٰی] یعنی [اُسٰرٰی] پڑھا ہے۔

قولہ:.......﴿ خِفُّ الْأَمَانِیَ مُسْجَلاً أُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ (اَمَـانِیَ) کو ہر جگہ یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، باقی سب قراء نے حفص کی طرح یاء کی تشدید سے پڑھا ہے۔

نیز یادرہے کہ باب [اَمَــانِــیَ] کے چھ کلمات آئے ہیں، دوکلموں میں یاءمفتوح ہے، جیسے [اِلَّااَمَــانِــیَّ][فِـیۡ اُمۡـنِیَّتِہٖ]اوردوکلموں میں یاءمضموم ہے، جیسے [تِـلۡکَ اَمَانِیُّھُمۡ]، [وَغَـرَّتۡـکُمُ الۡاَمَانِیُّ]اوردوکلموں میں یاءمکسورہے، جیسے [لَیۡسَ بِاَمَانِیّکُمۡ وَلَاۤ اَمَانِیِّ]

جن دوکلمات میں یاءمفتوح ہے، تخفیف کے بعدمفتوح رہےگا، جبکہ یاءمضمومہ اوریاءمکسورہ میں یاءساکن ہوگی، اوراس کے بعدھاءضمیرمکسورپڑھی جائےگی جیسے [تِلۡکَ اَمَانِیۡھِمۡ] ناظم نے شہرت کی بناءپرتخفیف کےسواباقی تبدیلیوں کوبیان نہیں کیا۔

قولہ:......﴿ یَعۡبُدُوا خَاطِبۡ فَشَا ﴾

خلف نے اصل کےخلاف (لَا یَعۡبُـدُوۡنَ اِلَّااللّٰہَ)[۸۳]کوتاءِخطاب سے [لَا تَعۡبُدُوۡنَ] پڑھاہے، (جبکہ امام حمزہ نےیاءِغیب سے [لَا یَــــعۡبُــــدُوۡنَ] پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ کی قراءت بھی تاءِخطاب سے ہے، جوکہ اصل کےموافق ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نےبھی تاءِخطاب سے پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءِخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----------------------------------	۴۴۳	وَلَا یَـعۡبُـدُوۡنَ الۡـغَیۡـبُ شَـاۤیَـعَ دُخۡـلُلَا

حمزہ، کسائی، مکی نے (لَا یَعۡبُـدُوۡنَ اِلَّااللّٰـہَ)[۸۳]کویاءِغیب سے پڑھاہے، اورغیرمذکورین نے تاءِخطاب سے [لَا تَعۡبُدُوۡنَ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ یَعۡمَلُونَ قُلۡ حَوَی ﴾

(یَعۡمَلُوۡنَ) جس کے بعد [قُلۡ مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِیۡلَ] آیاہے، اس کویعقوب نے اصل کےخلاف تاءِخطاب سے (تَعۡمَلُوۡنَ) پڑھاہے، اورخطاب ماقبل پرعطف سے نکلا، اوراس قراءت میں یہ منفردہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے یاءِغیب سے [یَعۡمَلُوۡنَ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿قَبۡلَہٗ أَصۡلٌ وَبِالۡغَیۡبِ فُقۡ حَلَا ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ مذکورہ (یَعۡمَلُوۡنَ) سے پہلے (وَمَـااللّٰـہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ اُولٰٓئِکَ)[۸۵]میں جو [تَـعۡمَلُوۡنَ] آیاہواہے، اس کوابوجعفر نے اصل کےخلاف تاءِخطاب سے [تَـعۡمَلُوۡنَ] پڑھاہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِغیب سے [یَـعۡـمَلُوۡنَ] پڑھاتھا) باقی یعقوب اورخلف نے اصل کےخلاف یاءِغیب سے پڑھاہے، (کیونکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نے تاءخطاب سے پڑھاتھا) لہٰذاابوجعفرکیلئے تاءِخطاب سےاوریعقوب وخلف کیلئے یاءِغیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبِـالۡـغَیۡـبِ عَـمَّـا تَـعۡـمَـلُـوۡنَ ھُـنَـا دَ نَـا	۴۶۲	وَغَیۡبُکَ فِـیۡ الثَّـانِـیۡ اِلٰـی صَـفۡـوِہٖ دَلَا

[عَـمَّـا یَـعۡمَلُوۡنَ اَفَتَطۡمَعُوۡنَ] میں [یَـعۡمَلُوۡنَ] کومکی نے یاءِغیب سے پڑھاہے، اوران کےعلاوہ نے تاءِخطاب سے [تَـعۡمَلُوۡنَ] پڑھاہے، اورنافع، شعبہ، مکی نے (وَمَـااللّٰـہُ بِـغَـافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ اُولٰٓئِکَ)[۸۵]میں [یَـعۡمَلُوۡنَ] کو

یاءغیب سے اور باقیین نے تاءخطاب سے [تَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

وَقُلۡ حَسَنًا مَعۡهُ تُفَادُو وَنُنۡسِهَا 68 وَتَسۡأَلُ حَوَی وَالضَّمُّ وَالرَّفۡعُ اُصِّلا

قولہ:......﴿ وَقُلۡ حَسَنًا مَعۡهُ تُفَادُو وَنُنۡسِهَاوَتَسۡأَلُ حَوَی ﴾

اس مصرعہ میں ناظم نے یعقوب کیلئے چار کلموں کو بیان فرمایا ہیں یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف پہلے کلمہ کو حاء اور سین کے فتحہ سے (حَسَنًا) اور دوسرے کلمہ کو تاء کے ضمہ، فاء کے فتحہ اور اس کے بعد اثبات الف سے (تُفٰدُوۡهُمۡ) اور تیسرے کلمہ کو پہلے نون کے ضمہ، سین کے کسرہ اور بغیر ہمزہ کے (وَنُنۡسِهَا) اور چوتھے کلمہ کو صیغہ نہی سے [وَلا تَسۡئَلۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ چاروں کلمات تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے پہلے کلمہ کو حاء کے ضمہ اور سین کے سکون سے [حُسۡنًا] اور دوسرے کلمہ کو تاء کے فتحہ اور حذف الف سے [تَفۡدُوۡهُمۡ] اور تیسرے کلمہ کو پہلے نون اور سین کے فتحہ اور ہمزہ سے [وَنَنۡسَئُهَا] اور چوتھے کلمہ کو لاءِ نافیہ، تاء کے ضمہ اور لام کے رفع سے (وَلا تُسۡئَلُ) پڑھا تھا)

قولہ:......﴿ وَالضَّمُّ وَالرَّفۡعُ اُصِّلا ﴾

ابوجعفر نے (وَلا تُسۡئَلُ) کو اصل کے خلاف اور باقی تین کلمات کو اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی (وَلا تُسۡئَلُ) کو تاء کے ضمہ اور لام کے رفع سے اور باقی تین کلمات کو [حُسۡنًا، تُفٰدُوۡهُمۡ، وَنُنۡسِهَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے (وَلا تُسۡئَلُ) کو لاءِ نہی سے (وَلا تَسۡئَلۡ) اور باقی تین کلمات کو [حُسۡنًا، تُفٰدُوۡهُمۡ ،وَنُنۡسِهَا] پڑھا تھا) اور خلف نے چاروں کلموں کو اصل کے موافق [حَسَنًا، تَفۡدُوۡهُمۡ، وَنُنۡسِهَا، وَلا تُسۡئَلُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی چاروں کلموں کو [حَسَنًا، تَفۡدُوۡهُمۡ، وَنُنۡسِهَا، وَلا تُسۡئَلُ] پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلۡ حَسَنًا شُكۡرًا وَحُسۡنًا بِضَمِّهٖ	۴۶۴	وَسَاكِنِهِ الۡبَاقُوۡنَ وَاحۡسِنۡ مُقَوِّلَا
---------------------وَضَمُّهُمۡ	۴۶۶	تُفَادُوۡهُمُوۡ وَالۡمَدُّ اِذۡ رَاقَ نُقِّلَا
----------------------وَنُنۡ	۴۷۵	سِهَامِثۡلُهُ مِنۡ غَيۡرِ هَمۡزٍ ذَكَتۡ اِلَا
وَ تُسۡئَلُ ضَمُّو التَّاءَ وَاللَّامَ حَرَّكُوۡا	۴۷۹	بِرَفۡعٍ خُلُوۡدًا وَهُوَ مِنۡ بَعۡدِ نَفِيٍ لَا

حمزہ، کسائی نے (حَسَنًا) کو حاء اور سین کے فتحہ سے اور غیر مذکورین نے حاء کے ضمہ اور سین کے سکون سے [حُسۡنًا] پڑھا ہے۔ اور (تُفٰدُوۡهُمۡ) کو نافع ،کسائی اور عاصم نے تاء کے ضمہ، اور فا کے بعد الف سے اور باقیین نے تاء کے فتحہ اور حذف الف سے (تَفۡدُوۡهُمۡ) پڑھا ہے۔ اور (وَنُنۡسِهَا) کو کوفیین ،شامی اور نافع نے پہلے نون کے ضمہ، سین کے کسرہ اور بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے، اور باقیین نے نون وسین کے فتحہ ،اور ہمزہ سے (وَنَنۡسَئُهَا) پڑھا ہے۔ اور (وَلا تُسۡئَلُ) کو نافع کے علاوہ نے علامتِ مضارع مضموم اور لام مرفوع سے پڑھا ہے، اور نافع نے لاءِ نہی سے (وَلا تَسۡئَلۡ) پڑھا ہے۔

وَكَسۡـرَ اتَّخِذُ أُدِ سَـكِّنَ اَرُنَا وَأَرُنِ حُزۡ 69 خِـطَـابَ يَقُولُو طِبۡ وَقَبۡلَ وَمِنۡ حَلَا
وَقَبۡلُ يَعِي إِذۡ غِبۡ فَتًى وَيَرَى اِتۡلُ خَا 70 طِبًا حُزۡ وَأَنَّ اكۡسِـرۡ مَعًا حَائِزَ اِلۡعُلا

قوله:......﴿وَكَسۡرَ اتَّخِذُ أُدِ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ)[۱۲۵] میں لفظ[وَاتَّخِذُوۡا] کی خاء کو کسرہ سے پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے خاء کے فتحہ سے[وَاتَّخَذُوۡا] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خاء کے کسرہ سے[وَاتَّخِذُوۡا] ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی خاء کے کسرہ سے پڑھا تھا)، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے خاء کے کسرہ سے[وَاتَّخِذُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----------------------------------	۴۸۴	وَوَاتَّـــخِـــذُوا بِـــالْـــفَتْـــحِ عَـــمَّ وَاَوْغَلاَ

نافع اور شامی نے (وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ) کی خاء کو فتحہ سے[وَاتَّخَذُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے خاء کے کسرہ سے[وَاتَّخِذُوۡا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿سَكِّنَ اَرُنَا وَأَرُنِ حُزۡ﴾

(أَرِنَا اور وَأَرِنِیۡ) جہاں بھی ہوں، یعقوب نے اصل کے خلاف راء کے سکون سے[أَرۡنَا ،وَأَرۡنِیۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری سے دوری بصری نے کسرہ اختلاس سے اور سوسی نے راء کے سکون سے[أَرۡنَا ، وَأَرۡنِیۡ] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق ہر جگہ راء کے کسرہ سے[أَرِنَا ،وَأَرِنِیۡ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے راء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے ہر جگہ راء کے سکون سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے راء کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـــيْ فُـــصِّـــلَـــتْ يُـــرْوِيْ صَـــفَـــا دُرِّهِ كُلاَ	۴۸۵	وَاَرْنَـــا وَاَرْنِـــيْ سَـــاكِـــنَـــا الْـــكَسْـــرِ دُمْ يَـــدًا
----------------------------------	۴۸۶	وَاَخْـــفَـــاهُـــمَـــا طَـــلْـــقٌ------------

(أَرۡنَـا اور وَأَرۡنِـیۡ) جہاں بھی ہوں مکی ،سوسی نے راء کے سکون سے پڑھا ہے، اور شعبہ و شامی کیلئے سورۂ فصلت والے[أَرۡنَا الَّـذِیۡنَ] میں راء کا سکون اور باقی موقعوں میں کامل کسرہ ہے اور دوری بصری نے ہر جگہ دونوں لفظوں کو کسرہ اختلاس سے پڑھا ہے اور باقیین نے کامل کسرہ سے[أَرِنَا اور وَأَرِنِیۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿خِطَابَ يَقُولُو طِبۡ﴾

رویس نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اَمۡ يَـقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ)[۱۴۰] میں لفظ[اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ] کو تاءِ خطاب سے[اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے[اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ] پڑھا تھا)اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے یعنی ابوجعفر اور روح نے یاءِ غیب سے[اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ]اور خلف نے تاءِ خطاب سے[اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع

اورامام ابوعمرو بصری نے بھی یاءِغیب سے اورامام حمزہ نے تاءِخطاب سے پڑھا تھا)لہٰذا رویس اور خلف کیلئے تاءِخطاب سے اور ابوجعفرو روح کیلئے یاءِغیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيْ اَمْ يَـقُـوْلُـوْنَ الْـخِـطَـابُ كَـمَـا عَلاَ	۴۸۷	شَـفَـا----------------------

شامی،حفص،حمزہ،کسائی نے (**اَمْ يَقُوْلُوْن اِنَّ اِبْرٰهِمَ**) کوتاءخطاب سے[**اَمْ تَقُوْلُوْن اِنَّ اِبْرٰهِمَ**] پڑھا ہے،اور باقیین نے یاءِغیب سے[**اَمْ يَقُوْلُوْن اِنَّ اِبْرٰهِمَ**] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَقَبْلَ وَمِنْ حَلاَ ﴾

(**تَعْمَلُوْنَ**)[۱۴۹]جو(**وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ**)[۱۵۰]سے پہلے واقع ہے،اس کو یعقوب نے اصل کے خلاف تاءِخطاب سے[**تَعْمَلُوْنَ**]پڑھا ہے،اورخطاب ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے[**يَعْمَلُوْنَ**] پڑھا تھا) جبکہ ابوجعفر اور خلف نے بھی اصل کے موافق تاءخطاب سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِخطاب سے[**تَعْمَلُوْنَ**] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءِخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيْ يَـعْـمَـلُـوْنَ الْـغَيْـبَ حَـلَّ----	۴۸۹	--------------------------------------

(**عَمَّايَعْمَلُوْنَ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ**)میں لفظ[**يَعْمَلُوْنَ**]کو بصری نے یاءِغیب سے[**يَعْمَلُوْنَ**]پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِخطاب سے [**تَعْمَلُوْنَ**]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَقَبْلُ يَعِي إِذْ غِبْ فَتًى ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ مذکورہ(**تَعْمَلُوْنَ**) سے پہلے والا(**تَعْمَلُوْنَ**)[۱۴۴]جس کے بعد[**وَلَئِنْ اَتَيْتَ**] آیا ہوا ہے،اس کو روح ،ابوجعفر اور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی روح اور ابوجعفر نے تاءِ خطاب سے (**تَعْمَلُوْنَ**)اورخلف نے یاءِغیب سے(**يَعْمَلُوْنَ**)پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے اورامام حمزہ نے تاءِ خطاب سے پڑھا تھا)البتہ رویس نے اصل کے موافق یاءِغیب سے پڑھا ہے،جو عدم ذکر سے معلوم ہوا۔لہٰذا روح ،ابوجعفر کیلئے تاءِخطاب سے اورخلف ورویس کیلئے یاءِغیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَخَـاطَـبَ عَـمَّـايَعْـمَـلُـوْنَ كَـمَـا شَـفَـا	۴۸۸	--------------------------------------

شامی،حمزہ،کسائی نے (**عَمَّايَعْمَلُوْنَ وَلَئِنْ اَتَيْتَ**)کوتاءِخطاب سے[**تَعْمَلُوْنَ**]پڑھا ہے،اور باقیین نے یاءِغیب سے[**يَعْمَلُوْنَ**]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَيَرَى اِتْلُ خَاطِبًا حُزْ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ)[١٦٥] میں لفظ [يَرَى] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یاءِ غیب سے [يَرَى] اور یعقوب نے تاءِ خطاب سے [تَرَى] پڑھا ہے، اور غیب والی قراءت تلفظ سے نکلی ہے، (جبکہ امام نافع نے تاءِ خطاب سے [تَرَى] اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [يَرَى] پڑھا تھا) البتہ خلف کی قراءت ابوجعفر کی طرح یاءِ غیب سے ہے، جو کہ اصل کے موافق ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے اور یعقوب کیلئے تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَيٌّ خِطَابٍ بَعْدُ عَمَّ وَلَوْتَرَى	٤٩٣	----------------------------------

(وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ) کو شامی، نافع نے تاءِ خطاب سے [تَرَى] پڑھا ہے، جبکہ ان کے علاوہ نے یاءِ غیب سے [يَرَى] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَأَنَّ اكْسِرْ مَعًا حَائِزَ اِلْعُلا﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاَنَّ) دونوں جگہ ہمزہ کے کسرہ سے (وَاِنَّ) پڑھا ہے، یعنی (وَاِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ)[١٦٥] اور اس قراءت میں یہ دونوں منفرد ہیں، کیونکہ ان کے علاوہ باقی سب قراء نے ہمزہ کے فتحہ سے (وَاَنَّ) پڑھا ہے۔

وَأَوَّلُ يَطَّوَّع حَلَا الْمَيْتَةَ اشْدُدَن	71	وَمَيْتَهُ وَمَيْتًا أُدِ وَالانْعَامُ حُلِّلا
وَفِي حُجُرَاتٍ طُلْ وَفِي الْمَيْتِ حُزْوَأَوُ	72	وَلَ السَّاكِنَيْنِ اضْمُمْ فَتًى وَبِقُلْ حَلا
بِكَسْرٍ وَطَاءَ اضْطُرَّ فَاكْسِرْهُ اِمِنًا	73	----------------------------------

قولہ:......﴿وَأَوَّلُ يَطَّوَّع حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف پہلی جگہ (وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ)[١٥٨] کو یاءِ غیب، طاء کی تشدید اور عین کے جزم سے [وَمَنْ يَّطَّوَّعْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے (وَمَنْ تَطَوَّعَ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [وَمَنْ يَّطَّوَّعْ] اور ابوجعفر نے (وَمَنْ تَطَوَّعَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے [وَمَنْ تَطَوَّعَ] اور امام حمزہ نے [وَمَنْ يَّطَّوَّعْ] پڑھا تھا)

اور دوسری جگہ (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ) میں سب اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھتے ہیں یعنی ابوجعفر اور یعقوب نے (فَمَنْ تَطَوَّعَ) اور خلف نے (فَمَنْ يَّطَّوَّعْ) پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------------وَسَاكِنٌ	٤٨٩	بِحَرْفَيْهِ يَطَّوَّعْ وَفِي الطَّاءِ ثُقِّلَا
وَفِي التَّاءِ يَاءٌ شَاعَ---------	٤٩٠	----------------------------------

(وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ) اور (فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ) دونوں کلموں کو حمزہ، کسائی

نے یاءِغیب، طاء کی تشدید اور عین کے سکون سے [وَمَنْ یَّطَّوَّعْ]، [فَمَنْ یَّطَّوَّعْ] پڑھا ہے اور باقیین نے (وَمَنْ تَطَوَّعَ)، (فَمَنْ تَطَوَّعَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿الْمَیْتَۃَ اشۡدُدَن وَمَیْتَۃً وَمَیْتًا أُدۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہر جگہ (اَلْــمَیْتَۃُ)، (مَیْتَۃً) اور (مَیْتًـــــا) جہاں بھی ہوں، خواہ یہ معرف باللام ہو یا منکر ہو، تینوں لفظوں کو یاءِ مشددہ مکسورہ سے (اَلْــمَیِّتَۃُ)، (مَیِّتَۃً) اور (مَیِّتًـــا) پڑھا ہے۔ (اَلْــمَیِّتَۃُ) معرف باللام چار جگہ آیا ہوا ہے، یعنی [بقرہ:۱۷۳، مائدہ:۳، نحل:۱۱۵، یٰسین:۳۳] (جبکہ امام نافع نے سورۂ یٰسین کے علاوہ (اَلْمَیْتَۃُ) معرف باللام کو یاء کی تخفیف سے اور سورۂ یٰسین میں یاء کی تشدید سے پڑھا تھا) اور (مَیْتَۃً) منکر دو جگہ آیا ہوا ہے، یعنی [انعام:۱۳۹/۱۴۵] اور یہ سورۂ انعام کے دونوں (مَیِّتَۃً) کو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں، (کیونکہ امام نافع نے دونوں کو یاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) اور (مَیْتًـــا) پانچ جگہ آیا ہوا ہے، یعنی [انعام:۱۲۲، فرقان:۴۹، زخرف:۱۱، حجرات:۱۲، قٓ:۱۱] (جبکہ امام نافع نے سورۂ انعام اور حجرات کے علاوہ کو یاء کی تخفیف سے (مَیْتًا) اور سورۂ انعام و حجرات والے کو یاء کی تشدید سے (مَیِّتًا) پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ ناظم نے ابوجعفر کیلئے لفظ (اَلْــمَیْــتَ) معرف باللام منصوب ہو یا مجرور، اسی طرح (مَیْــتَ) منکّر کو بیان نہیں کیا، کیونکہ ابوجعفر نے ان دونوں کو اصل کے موافق یاء کی تشدید سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَالانۡعَامُ حُلِّلا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ انعام کے [اَوَمَــنۡ کَــانَ مَیْتًــا] میں لفظ (مَیْتًــا) کو یاء کی تشدید سے (مَیِّتًــا) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کی تخفیف سے (مَیْتًــا) پڑھا تھا) گویا سورۂ انعام والے (مَیِّتًــا) میں ابوجعفر کے ساتھ یعقوب نے بھی موافقت کی ہے۔ نیز یاد رہے کہ سورۂ انعام کے (وَاِنۡ یَّکُنۡ مَّیۡتَۃً ،اِلَّآ اَنۡ یَّکُوۡنَ مَیۡتَۃً) میں ابوجعفر نے انفراداً یاء کو تشدید سے پڑھا ہے، جیسا کہ اوپر گزرا۔

قولہ:......﴿ وَفِی حُجُرَاتٍ طُلۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف سورۂ حجرات کے [اَنۡ یَّـأۡکُـلَ لَـحۡـمَ اَخِیۡـهِ مَیۡتًـا فَکَرِهۡتُمُوۡهُ] میں لفظ (مَیْتًا) کو یاء کی تشدید سے (مَیِّتًا) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کی تخفیف سے (مَیْتًا) پڑھا تھا) گویا سورۂ حجرات والے (مَیِّتًا) میں ابوجعفر کے ساتھ رویس بھی یاء کی تشدید میں شریک ہیں۔

قولہ:......﴿ وَفِی الْمَیْتِ حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف ہر جگہ لفظ (اَلْمَیْتَ) معرف باللام کو یاء کی تشدید سے (اَلْمَیِّتَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) البتہ لفظ (مَیْــــتَ) اصل کے موافق یاء کی تخفیف سے ہے، اس لئے ناظم نے منکّر کو بیان نہیں کیا۔ یہاں ناظمؒ نے امام خلف کی قراءت سے سکوت فرمایا، کیونکہ وہ زیر بحث الفاظ کو اپنی اصل کے موافق مخفف یا مشدد پڑھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر نے ہر جگہ (اَلْــمَیِّتَۃُ)، (مَیِّتَۃً) اور (مَیِّتًــــا) جہاں بھی ہوں، تینوں کو یاءِ مشددہ مکسورہ سے

پڑھا ہے،اور یعقوب نے (اَلۡـمَیۡتَةُ)اور(مَیۡتَةً) کو ہر جگہ یاء کی تخفیف سے اور لفظ (مَیۡتًـا) کو فرقان،زخرف اور قٓ میں یاء کی تخفیف سے اور انعام میں یاء کی تشدید سے (مَیِّتًـا) پڑھا ہے،البتہ سورۂ حجرات والے (مَیِّتًـا) میں یاء کی تشدید صرف رویس کیلئے ہے،اور روح کیلئے یاء کی تخفیف ہے،اور لفظ (اَلۡـمَیِّـتَ) معرف باللام کو یاء کی تشدید سے پڑھا ہے،البتہ (مَیۡـتَ) منکّر کو یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے۔اور خلف نے سب مواقع میں اصل کی موافقت کی ہے۔

نیز یاد رہے کہ(وَمَاهُوَ بِمَیِّتٍ)[ابراھیم:۱۷](اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمۡ مَّیِّتُوۡنَ)[زمر:۳۰]کو تمام قراء نے یاء کی تشدید سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـیۡ بَـلَـدٍ مَیۡـتٍ مَـعَ الۡـمَیۡـتِ خَـفَّـفُـوۡا	۵۵۰	صَـفَـا نَـفَـرًا وَالۡـمَیۡتَةُ الۡـخِفُّ خُـوِّلَا
وَمَیۡتًـا الَّـذِی الۡاَنۡـعَـامِ وَالۡـحُـجُـرَاتِ خُـذۡ	۵۵۱	وَمَـا لَـمۡ یَـمُـتۡ لِـلۡـكُـلِّ جَـاءَ مُثَـقَّلَا

لفظ[بَلَدٍ مَیۡتٍ] جو سورۂ اعراف اور فاطر میں آیا ہوا ہے،اور اسی طرح لفظ[اَلۡمَیۡتِ] جو سورۂ آل عمران،انعام،یونس اور روم میں آیا ہے،ان دونوں لفظوں کو شعبہ،مکی،ابوعمرو بصری اور شامی نے یاء کی تخفیف سے [بَـلَـدٍ مَیۡـتٍ]،[اَلۡـمَیۡـتِ] پڑھا ہے،اور باقیین نے یاء کی تشدید سے [بَـلَـدٍ مَیِّتٍ، اَلۡـمَیِّـتَ] پڑھا ہے۔اور سورۂ یٰسین والے لفظ [اَلۡمَیۡتَةُ] کو نافع کے علاوہ نے یاء کی تخفیف سے [اَلۡمَیۡتَةُ] اور نافع نے یاء کی تشدید سے [اَلۡمَیِّتَةُ] پڑھا ہے۔

اور لفظ[مَیۡتًا] جو سورۂ انعام اور حجرات میں آیا ہوا ہے،ان دونوں کو نافع کے علاوہ نے یاء کی تخفیف سے [كَانَ مَیۡتًا، اَحِیۡهِمَیۡتًا] اور نافع نے یاء کی تشدید سے [كَـانَ مَیِّتًـا، اَخِیۡـهِ مَیِّتًـا] پڑھا ہے۔پس یہ اس باب کے تیرہ کلمات ہوئے نافع کیلئے سب میں یاء کی تشدید اور زیر ہے،اور حفص،حمزہ،کسائی کیلئے آخری تین میں تخفیف اور پہلے دس میں تشدید ہے،اور شعبہ،مکی،بصری اور شامی کیلئے سب میں یاء کی تخفیف ہے۔نیز یاد رہے کہ اس باب کے باقی کلمات دو طرح ہیں[۱]وہ جو بے جان چیزوں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں عام ہے کہ وہ پہلے ہی سے بے جان ہوں یا موت آجانے کے سبب بے جان ہوگئی ہوں،ان میں ساتوں قراء کیلئے یاء کی تخفیف ہے۔[۲]وہ کلمات جو جاندار چیزوں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں،ان میں سب کیلئے یاء کی تشدید ہے۔

قوله:......﴿وَاَوَّلَ السَّاكِنَیۡنِ اضۡمُمۡ فَتًـی وَبِقُلۡ حَلَا بِكَسۡرٍ ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی جگہ دو ساکن اس طرح جمع ہو جائیں،کہ پہلا ساکن ان چھ میں سے کوئی ایک ہو،یعنی[۱](اَنۡ ،مَـنۡ ،لٰـكِـنۡ کا نون)[۲]تنوین[۳]قُلۡ کا لام[۴]اَوۡ کا واو[۵]تانیث کی تاء ساکنہ[۶]قَـدۡ کی دال۔اور دوسرے ساکن کے بعد لازمی ضمہ ہو تو خلف نے اصل کے خلاف ان چھ قسموں میں پہلے ساکن کو ضمہ سے پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے پہلے ساکن کو کسرہ سے پڑھا تھا)اور یعقوب نے اصل کے خلاف پہلے ساکن [قُـلۡ] کے لام کو کسرہ سے پڑھا ہے،اور باقی پانچ قسموں کو اصل کے موافق پڑھا ہے،البتہ [اَوۡ] کے واو میں ضمہ اور باقی چار میں پہلے ساکن کا کسرہ ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے پہلے ساکن [اَوۡ] اور [قُلۡ] کو ضمہ اور باقی حرفوں میں کسرہ پڑھا تھا)اور ابوجعفر نے اصل کے موافق ان چھ قسموں میں پہلے ساکن کو ضمہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی پہلے ساکن کو ضمہ سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَضَـمُّكَ اَوۡلَـى السَّـاكِـنَيۡنِ لِثَـالِـثٍ	۴۹۵	يُـضَـمُّ لُـزُوۡمًـا كَسۡـرُهُ فِـيۡ نَـدٍ حَلاَ
قُـلِ ادۡعُـوۡااَوِانۡـقُـصۡ قَـالَتِ اخۡرُجۡ اَنِ اعۡبُدُوۡا	۴۹۶	وَمَـحۡـظُـوۡرًاانۡـظُرۡمَعۡ قَدِاسۡتُهۡزِئَ اعۡتَلاَ
سِـوَى اَوۡ وَقُـلۡ لِابۡـنِ الۡـعَلاَ وَبِـكَسۡـرِهِ	۴۹۷	لِتَـنۡـوِيۡـنِـهِ قَـالَ ابۡـنُ ذَكۡـوَانَ مُـقۡـوِلاَ
بِـخُـلۡفٍ لَـهُ فِـيۡ رَحۡـمَةٍ وَخَبِيۡثَةٍ	۴۹۸	----------------------------------

ان اشعار میں ناظمؒ نے اجتماع ساکنین کی صورت میں پہلے ساکن کوحرکت دینے کے اختلاف کو بیان فرمایا ہے کہ کسی جگہ دوساکن جمع ہوجائیں، جن میں سے پہلا ساکن خواہ اسم میں ہو یا فعل میں یا حرف میں، اور دوسرا ساکن صرف فعل میں ہو اور فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی یعنی لازمی ہو، جوان چھ میں سے کوئی ایک ہوتا ہے:۔[۱](اَنۡ ،مَنۡ ،لٰكِنۡ کانون)[۲]تنوین[۳]قُلۡ کالام[۴]اَوۡ کاواو[۵] تانیث کی تاءساکنہ[۶]قَدۡ کی دال۔ان چھ قسموں میں نافع،مکی،شامی اور کسائی نے ہر جگہ تیسرے حرف کی ضمہ کی مناسبت سے پہلے ساکن کوضمہ سے پڑھا ہے،اور عاصم،حمزہ نے پہلے ساکن کوکسرہ سے پڑھا ہے،اور ابوعمرو بصری نے قُلۡ کے لام اور اَوۡ کے واو کو ہر جگہ ضمہ سے اور باقی چار قسموں کو کسرہ سے پڑھا ہے،اور ابن ذکوان کیلئے اگرچہ ان چھ قسموں میں پہلے ساکن میں ضمہ ہے،لیکن (بِرَحۡمَةٍ نِادۡخُلُوا الۡجَنَّةَ) اور (خَبِيۡثَةٍ نِاجۡتُثَّتۡ) میں خُلف ہے۔

قولہ:......﴿ وَطَاءَ اضۡطُرَّ فَاكۡسِرۡهُ اِمِنًا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہر جگہ (فَمَنِ اضۡطُرَّ) کوطاء کے کسرہ سے (فَمَنُ اضۡطِرَّ) پڑھا ہے،البتہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے ساکن میں ضمہ ہے۔اور شہرت کی بناء پر ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی دوائمہ نے طاء کے ضمہ سے (فَمَنُ اضۡطُرَّ) پڑھا ہے۔البتہ خلف کیلئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے ساکن میں ضمہ اور یعقوب کیلئے کسرہ ہے۔

----------------------------------	73	وَرَفۡـعُكَ لَيۡـسَ الۡبِـرَّ فَـوۡزٌ وَثَـقِّلَا
وَلَكِنۡ وَبَعۡدُ انۡصِبۡ اَلَا اشۡدُدۡ لِتُكۡمِلُوا	74	كَمُوصٍ حِمًا وَالۡـعُسۡرُ وَالۡيُسۡرُ اُ ثۡقِلَا
وَالاذۡنُ وَسُحۡقًا الۡاُكۡلُ اِذۡ اُكۡلُهَا الرُّعۡب	75	وَخُـطۡوَاتِ سُحۡتٍ شُغۡلِ رُحۡمًا حَوَى الۡعُلَا
وَنُـذۡرًا وَنُـكۡـرًا رُسۡـلُـنَا خُشۡبُ سُبۡلَنَا	76	حِمًى عُذۡرًا اَوۡ يَا قُـرۡبَةٌ سَكَّنَ اِ لُمَلَا

قولہ:......﴿وَرَفۡعُكَ لَيۡسَ الۡبِرَّ فَوۡزٌ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لَيۡسَ الۡبِرَّ)[۱۷۷] کوراء کے رفع سے [لَيۡسَ الۡبِرُّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے راء کے نصب سے (لَيۡسَ الۡبِرَّ) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق راء کے رفع سے [لَيۡسَ الۡبِرُّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی راء کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے راء کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَرَفۡعُكَ لَيۡسَ الۡبِرُّ يُنۡصَبُ فِيۡ عُلاَ	۴۹۸۔	----------------------------------

(لَيۡسَ اَلۡبِرُّ) کوحمزہ،حفص نے رفع کے بجائے نصب سے (لَيۡسَ اَلۡبِرَّ) پڑھا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک یہ خبر ہے اور باقی نے اسم ہونے کی وجہ رفع سے (لَيۡسَ اَلۡبِرُّ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَثَقِّلَا وَلَكِنۡ وَبَعۡدُ انۡصِبُ اُلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنۡ اٰمَنَ][۱۷۷] اور [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنِ اتَّقٰى][۱۸۹] میں لفظ (وَلٰكِنَّ) کو دونوں جگہ نون کی تشدید سے اور (الۡبِرَّ) کو نصب سے [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے نون کی تخفیف اور راء کے رفع سے [وَلٰكِنِ الۡبِرُّ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے

قال الشاطبیؒ:......

----------------------------------	۴۹۹	وَلٰكِنۡ خَفِيۡفٌ وَارۡفَعِ الۡبِرَّ عَمَّ فِيۡهِمَا

شامی، نافع نے [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنۡ اٰمَنَ][۱۷۷] [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنِ اتَّقٰى][۱۸۹] میں دونوں جگہ (وَلٰكِنَّ) کو نون کی تخفیف اور (الۡبِرُّ) کو راء کے رفع سے [وَلٰكِنِ الۡبِرُّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ (وَلٰكِنَّ) کو نون کی تشدید اور (الۡبِرَّ) کو نصب سے [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿اشۡدُدۡ لِتُكۡمِلُوا كَمُوصٍ حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ)[۱۸۵] کو میم کی تشدید سے (وَلِتُكَمِّلُوۡا) اور (مُوۡصٍ) کو صاد کی تشدید سے (مُوَصٍّ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کلموں کو تخفیف سے [لِتُكۡمِلُوۡا، مُوۡصٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے دونوں کلموں کو اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو دونوں نے میم کی تخفیف سے [لِتُكۡمِلُوۡا] اور دوسرے کلمہ کو خلف نے یعقوب کی طرح صاد کی تشدید سے (مُوَصٍّ) اور ابوجعفر نے صاد کی تخفیف سے [مُوۡصٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے دونوں کلموں کو تخفیف سے اور امام حمزہ نے پہلے کلمہ کو تخفیف سے اور دوسرے کلمہ کو تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [لِتُكَمِّلُوۡا، مُوَصٍّ] اور ابوجعفر کیلئے [لِتُكۡمِلُوۡا، مُوۡصٍ] اور خلف کیلئے [لِتُكۡمِلُوۡا، مُوَصٍّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡ تُكۡمِلُوۡا قُلۡ شُعۡبَةُ الۡمِيۡمَ ثَقَّلَا	۵۰۲.	....
----وَمُوَصٍّ ثِقۡلُهُ صَحَّ شُلۡشُلَا	۴۹۹.	....

شعبہ نے [لِتُكۡمِلُوۡا] کو باب تفعیل سے میم کی تشدید سے [لِتُكَمِّلُوۡا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے باب افعال سے میم کی تخفیف سے [لِتُكۡمِلُوۡا] پڑھا ہے۔

(مُـوَصٍّ) کوشعبہ،حمزہ،کسائی نے باب تفعیل سے صاد کی تشدید سے[مُـوَصٍّ] پڑھا ہے،اور باقیین نے باب افعال سے صاد کی تخفیف سے [مُوۡصٍ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالۡعُسُرُ وَالۡيُسُرُ اُثۡقِلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَالۡـعُسۡـــرُ)اور(وَالۡيُسۡـــرُ) جہاں بھی واقع ہوں ان کے حرفِ اوسط کو ضمہ سے [وَالۡـعُسُـــرُ ،وَالۡيُسُـــرُ] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء نے دونوں لفظوں کے حرفِ اوسط کو سکون سے(وَالۡعُسۡرُ)اور(وَالۡيُسۡرُ) پڑھا ہے۔

نیز یادرہے کہ آنے والے چند اشعار کے تمام لفظوں کے حرفِ اوسط میں ضمہ کی قراءت کا بیان ہے،اور ناظمؒ نے [اُثۡقِلاَ] سے ضمہ مراد لیا ہے، کیونکہ ان لفظوں میں درمیانی حرف کا سکون خفیف اورضمہ ثقیل سمجھا گیا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالاذُنُ وَسُحُقًا الۡاُكُلُ اِذۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے ہر جگہ(اَلۡاُذۡنُ) کی ذال اورسورۃ ملک میں (فَسُـــحۡـــقًـــا) کی حاء اور (اَلۡاُكۡلُ) کے کاف کوضمہ سے [اَلۡاُذُنُ، فَسُـحُقًا،اَلۡاُكُلُ] پڑھا ہے،اورضمہ ماقبل پر عطف سے نکلا،(جبکہ امام نافع نے تینوں کلموں کے حرفِ اوسط کوسکون سے [اَلۡاُذۡنُ، فَسُـحۡـقًـا،اَلۡاُكۡلُ] پڑھا تھا)اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق پہلے دوکلموں کے حرفِ اوسط کوضمہ سے [اَلۡاُذُنُ،اَلۡاُكُلُ]اور تیسرے کلمہ کوسکون سے [فَسُـحۡـقًا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی [اَلۡاُذُنُ،اَلۡاُكُلُ] کوضمہ سےاور[فَسُحۡقًا] کوسکون سے پڑھا تھا)۔

لہٰذا [اَلۡاُذُنُ،اَلۡاُكُـلُ] کے حرفِ اوسط میں تینوں ائمہ کیلئے ضمہ ہے،اور[فَسُـحُـقًـا] میں ابوجعفر کیلئے ضمہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون ہے۔نیز یادرہے کہ [اَلۡاُكُلُ] سے مراد وہ کلمہ ہے، جو واحد مؤنث کی ضمیر کی طرف مضاف نہ ہو۔

قال الشاطبیؒ:......

-------------------------------	٦١٧	وَكَيۡفَ اَتَـــى اُذُنٌ بِـــهٖ نَـــافِـعٌ تَلاَ
فَسُحۡـقًـا سُـكُـوۡنًـا ضُـمَّ مَـعۡ غَيۡـبِ يَعۡلَمُوۡ	١٠٧٧	نَ مَــــــــــنۡ رُضۡ-------------
---------------------وَحَيۡثُـمَـا	٥٢٤	اُكۡـلُهَـا ذِكۡـرًا وَفِـي الۡـغَيۡـرِ ذُ وحُلاَ

نافع نے ہر جگہ(اَلۡاُذۡنُ) کی ذال کوسکون سے (اَلۡاُذۡنُ) پڑھا ہے،اوران کے علاوہ نے ضمہ سے (اَلۡاُذُنُ) پڑھا ہے۔

کسائی نے (فَسُحۡقًا) کی حاء کوسکون کے بجائے ضمہ سے (فَسُحُقًا) پڑھا ہے،اور باقیین نے سکون سے (فَسُحۡقًا) پڑھا ہے۔

[اُكُـلُهَا] جو واحد مؤنث غائب کی ضمیر کے ساتھ آیا ہے،اس میں شامی کوفیین کے لئے کاف کا ضمہ [اُكُـلُهَا]اور نافع ،مکی بصری کے لئے کاف کا سکون [اُكۡلُهَا] ہے،اور جو مؤنث کی ضمیر کے علاوہ ہو جیسے [اَلۡاُكُلُ] اس میں ہر جگہ نافع ،مکی کے لئے کاف کا سکون [اَلۡاُكۡلُ]اور باقیین کے لئے کاف کا ضمہ [اَلۡاُكُلُ] ہے۔

قولہ:......﴿ أُكُلُهَا الرُّعُبُ وَخُطُوَاتِ سُحُتٍ شُغُلٍ رُحُمًا حَوَىٖ اِ لُعُلَا ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (أُكُلُهَا)[جو واحد مؤنث غائب کی ضمیر کے ساتھ ہو] کی کاف کو اور (اَلرُّعُبُ)[جہاں بھی واقع ہو، چاہے معرفہ ہو یا نکرہ] کی عین کو، (خُطُوٰتٍ) کی طاء کو، (اَلسُّحُتُ) کی حاء کو، (شُغُلٍ) کی غین اور (رُحُمًا) کی حاء کو ضمہ سے [أُكُلُهَا]، [اَلرُّعُبُ]، [خُطُوٰتٍ]، [رُحُمًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے لفظ [شُغُلٍ] اور امام ابوعمرو بصری نے لفظ [اَلسُّحُتُ] کے علاوہ باقی الفاظ کے حرفِ اوسط کو سکون سے [أُكْلُهَا]، [اَلرُّعْبُ]، [خُطُوٰتٍ]، [رُحْمًا] پڑھا تھا البتہ [شُغُلٍ] کو امام نافع نے اور [اَلسُّحُتُ] کو امام ابوعمرو بصری نے ضمہ سے پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق [أُكُلُهَا] اور [شُغُلٍ] کو ضمہ سے اور باقی [خُطُوٰتٍ]، [اَلسُّحْتُ]، [شُغْلٍ]، [رُحْمًا] کو سکون سے پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے تمام الفاظ کے حرفِ اوسط میں ضمہ ہے، اور خلف کیلئے [أُكُلُهَا] اور [شُغُلٍ] میں ضمہ اور باقی چار میں سکون ہے۔

نیز یاد رہے کہ ابوجعفر کیلئے [شُغُلٍ] میں ضمہ اور یعقوب کیلئے [اَلسُّحُتُ] میں ضمہ اصل کے موافق ہے، یہاں ناظمؒ نے اختصار کیلئے بیان کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحُرِّكَ عَيۡنُ الرُّعۡبِ ضَمًّا كَمَا رَسَا	۵۷۲	وَرُعُبًا ----------------------
وَحَيۡثُ أَتَى خُطُوَاتُ الطَّاءُ سَاكِنٌ	۴۹۴	وَقُلۡ ضَمُّهُ عَنۡ زَاهِدٍ كَيۡفَ رَتَّلَا
وَفِيۡ كَلِمَاتِ السُّحۡتِ عَمَّ نُهَى فَتًى	۶۱۷	----------------------------------
وَسَاكِنَ شُغۡلٍ ضُمَّ ذِكۡرًا--------	۹۸۹	----------------------------------
وَرُحۡمًا سِوَى الشَّامِيۡ--------	۶۱۸	----------------------------------

(الرُّعُبُ) اور (رُعُبًا)[جہاں بھی واقع ہو، چاہے معرفہ ہو یا نکرہ] شامی، کسائی نے عین کے ضمہ سے [اَلرُّعُبُ ، رُعُبًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے عین کے سکون سے [اَلرُّعْبُ، رُعْبًا] پڑھا ہے۔

(خُطُوٰتٍ) جہاں بھی آئے، اس کی طاء کو حفص، قنبل، شامی اور کسائی نے ضمہ سے (خُطُوٰتٍ) پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے (خُطْوٰتٍ) پڑھا ہے۔

(اَلسُّحُتُ) کی حاء کو شامی، نافع، عاصم، اور حمزہ نے سکون سے (اَلسُّحْتُ) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (اَلسُّحُتُ) پڑھا ہے۔

(شُغُلٍ) کی غین کو نافع اور کوفیین نے ضمہ سے (شُغُلٍ) پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے (شُغْلٍ) پڑھا ہے۔

(رُحُمًا) کی حاء کو شامی نے ضمہ سے (رُحُمًا) پڑھا ہے اور باقیین نے سکون سے (رُحْمًا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَنُذُرًا وَنُكُرًا رُسُلُنَا خُشُبُ سُبُلَنَا حِمًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نُذُرًا)[مرسلات:۶] کی ذال کو، (نُكُرًا)[کہف:۷۴-۸۷، طلاق:۸] کے کاف

کو، (رُسُـلُـنَـا)، (رُسُـلُـكُـمْ)اور (رُسُـلُهُـمْ) جہاں بھی③ں، اس کی سین کو، (خُشُـبٌ)[منافقین:۴] کی شین کو اور (سُبُلُنَا)[ابراہیم:۱۲،عنکبوت:۶۹] کی باء کو ضمہ سے [نُذُرًا ،نُكُرًا ،رُسُلُنَا ،رُسُلُكُمْ ،رُسُلُهُمْ ،خُشُبٌ ، سُبُلُنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ان تمام الفاظ کے حرفِ اوسط کو سکون سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ان تمام الفاظ کے حرفِ اوسط کو ضمہ سے پڑھا ہے (کیونکہ امام نافع نے بھی ان تمام الفاظ میں ضمہ پڑھا تھا) اور خلف نے (نُذْرًا)، (نُكْرًا) کو سکون سے اور باقی الفاظ کو ضمہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ان دو کے علاوہ باقی الفاظ کو ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا [رُسُـلُـنَـا ،رُسُـلُـكُـمْ ،رُسُـلُهُـمْ ،خُشُـبٌ ، سُبُـلُـنَـا] تینوں ائمہ کیلئے ضمہ سے ہے، اور [نُذُرًا ،نُكُرًا] یعقوب اور ابوجعفر کیلئے ضمہ سے اور خلف کیلئے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------وَنُـذْرًا صِـحَـابُهُـمْ	۶۱۸	حَـمَوْ هُ وَنُـكْرًا شَـرْعُ حَقٍّ لَـهُ عَـلا
وَنُـكْـرٍ دَ نَـا---------	۶۱۹	------------------------------
وَفِـيْ رُسْـلُـنَـامَـعْ رُسْـلُـكُـمْ ثُـمَّ رُسْـلُـهُـمْ	۶۱۶	وَفِـيْ سُبْلَـنَـافِي الضَّمِّ الْإِسْكَانُ حُصِّلاَ
------------------------------	۱۰۷۲	وَخُشْـبٌ سُكُوْنُ الضَّمِّ زَادَ رِضًـاحَلاَ

(نُذُرًا)[مرسلات:۶] کی ذال کو حفص، حمزہ، کسائی اور بصری نے سکون سے (نُذْرًا) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (نُذُرًا) پڑھا ہے۔

(نُكُرًا) کے کاف کو حمزہ، کسائی، مکی، بصری، ہشام اور حفص نے سکون سے (نُكْرًا) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (نُكُرًا) پڑھا ہے۔

(رُسُلُنَا)، (رُسُلُكُمْ)، (رُسُلُهُمْ) جہاں بھی ہوں اس کی سین اور اسی طرح (سُبُلُنَا) کی باء کو بصری نے ضمہ کے بجائے سکون سے [رُسْـلُـنَـا ،رُسْـلُـكُـمْ ،رُسْـلُهُـمْ ، سُبْـلُـنَـا] پڑھا ہے، اور باقی نے سین اور باء کے ضمہ سے [رُسُلُنَا ،رُسُلُكُمْ ،رُسُلُهُمْ ،سُبُلُنَا] پڑھا ہے۔

اور سورۂ منافقین میں جو (خُشُـبٌ) آیا ہوا ہے، اس کی شین کو قنبل، کسائی اور بصری نے ضمہ کے بجائے سکون سے (خُشْبٌ) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (خُشُبٌ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ عُذُرًا اَوْ يَا ﴾

روح نے اصل کے خلاف (عُـذُرًا)[مرسلات:۶] جس کے بعد [اَوْ] آیا ہوا ہے، اس کی ذال کو ضمہ سے (عُـذُرًا) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ نے ذال کے سکون سے (عُـذْرًا) پڑھا ہے۔ اور [اَوْ] کے علاوہ جو [عُذْرًا] آیا ہوا ہے، اس میں تمام قراء کے لئے ذال کا سکون ہے۔

قولہ:......﴿ قُرُبَةٌ سَكَّنَ الْمَلا ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف (اَلَا اِنَّهَـا قُـرُبَةٌ لَّهُـمْ)[توبہ:۹۹] میں لفظ [قُـرُبَةٌ] کو راء کے سکون سے

[قُـرُبَةٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے راء کے سکون سے اور ورش نے راء کے ضمہ سے [قُـرُبَةٌ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق راء کے سکون سے [قُرْبَةٌ] پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے راء کے سکون سے [قُرْبَةٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

----------------------------	۷۳۲	وَتَـحْـرِيكُ وَرْشٍ قُـرُبَةٌ ضَـمُّـهُ جَلاَ

(اَلاَ اِنَّهَـاقُـرُبَةٌ لَّهُـمْ) میں (قُـرُبَةٌ) کی راء کو ورش نے ضمہ سے [قُـرُبَةٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے [قُرْبَةٌ] پڑھا ہے۔

بُيُوتَ اضْمُمًا وَارْفَعْ رَفَثٌ وَفُسُوقَ مَعْ 77 جِـدَالَ وَخَـفْـضٌ فِـى الْمَلاَئِكَةُ اِ نْـقُلا

قولہ:......﴿ بُيُوتَ اضْمُمًا ـــ اِنْقُلاَ ﴾

ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے خلاف (بِيُـوْتَ، اَلْبِيُـوْت) کو ہر جگہ باء کے ضمہ سے [بُيُـوْتَ، اَلْبُيُـوْت] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے باء کے کسرہ سے اور ورش نے ضمہ سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے باء کے ضمہ [بُيُـوْتَ، اَلْبُيُـوْت] اور خلف نے باء کے کسرہ سے [بِيُوْتَ، اَلْبِيُوْت] پڑھا ہے (✡ نکہ امام ابوعمرو بصری نے باء کے ضمہ اور امام حمزہ نے باء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے باء کے ضمہ سے اور خلف کیلئے باء کے کسرہ سے ہے۔

نیز یہاں نکرہ کے ساتھ معرفہ کا شامل ہونا شہرت کی بناء پر ہے، جیسا کہ ناظمؒ نے اصول میں بیان فرمایا۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَكَسْـرُ بُيُـوتٍ وَالْبُيُـوتَ يُـضَـمُّ عَـنْ	۵۰۳	حِـمَـى جِلَّةٍ وَجُهًـا عَـلَـى الْاَصْلِ اَقْبَلاَ

(بُيُـوْت) خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو، اس کو حفص، بصری اور ورش نے باء کے ضمہ سے (بُيُـوْت، اَلْبُيُوْت) پڑھا ہے، اور باقیین نے باء کے کسرہ سے (بِيُوْت، اَلْبِيُوت) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَارْفَعْ رَفَثُ وَفُسُوقَ مَعْ جِدَالَ ـــ اِنْقُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَلاَرَفَـثَ وَلاَ فُسُـوْقَ وَلاَ جِـدَالَ) [۱۹۷] تینوں لفظوں کو رفع والی تنوین سے [فَلاَرَفَـثٌ وَّلاَ فُسُوْقٌ وَّلاَ جِـدَالٌ] پڑھا ہے البتہ (وَلاَ جِدَالٌ) کو رفع والی تنوین سے پڑھنے میں یہ منفرد ہیں (جبکہ امام نافع نے تینوں لفظوں کو فتحہ بلاتنوین پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے تینوں لفظوں کو اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے یعنی یعقوب نے پہلے دو لفظوں کو ابوجعفر کی طرح رفع والی تنوین سے [فَلاَرَفَـثٌ وَّلاَ فُسُـوْقٌ] اور تیسرے لفظ کو فتحہ بلاتنوین سے (وَلاَ جِـدَالَ) پڑھا ہے اور خلف نے تینوں لفظوں کو مفتوح بلاتنوین [فَلاَرَفَـثَ وَلاَ فُسُـوْقَ وَلاَ جِـدَالَ] پڑھا ہے، لہٰذا ابوجعفر کیلئے [فَلاَرَفَـثٌ وَّلاَ فُسُـوْقٌ وَّلاَ جِدَالٌ] اور یعقوب کیلئے [فَلاَرَفَـثٌ وَّلاَ فُسُوْقٌ وَّلاَ جِدَالَ] اور خلف کیلئے [فَلاَرَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَلاَ جِدَالَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبِــالــرَّفْــعِ نَــوِّنْــهُ فَلاَ رَفَــثٌ وَلاَ	۵۰۵	فُسُــوُقٌ وَلاَ حَــقًّــا وَزَانَ مُــجَــمَّلاَ

مکی، بصری نے (فَلاَرَفَــثٌ وَّلاَ فُسُــوُقٌ) دونوں لفظوں کو رفع والی تنوین سے پڑھا ہے اور باقیین نے مفتوح بلا تنوین پڑھا ہے، یعنی (فَلاَرَفَثَ وَلاَ فُسُوُقَ)

قوله:......﴿ وَخَفُضٌ فِي الۡمَلاۤئِكَةُ اِنۡقُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مِنَ الۡغَمَـامِ وَالۡـمَـلٰئِكَةُ)[۲۱۰] میں لفظ [اَ لۡـمَـلٰئِكَةُ] کو تاء کے جر سے [اَ لۡـمَـلٰئِكَةِ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء عشرہ نے تاء کے رفع سے [مِنَ الۡغَمَـامِ وَالۡمَلٰئِكَةُ] پڑھا ہے۔

لِيَحْكُمَ جَهِّلُ حَيۡثُ جَا وَيَقُولُ فَانۡـ	78	صِبِ اِعۡلَمۡ كَثِيرُ الۡبَا فِدًا وَانۡصِبُوا حُلاَ
قُلِ الۡعَفۡوُ وَاضۡمُمۡ أَنۡ يَخَافَا حُلاَ أُبِ	79	وَفَتۡحُ فَتًى وَاقۡرَأۡ تُضَارَ كَذَا وَلاَ
يُضَارَ بِخِفٍّ مَعۡ سُكُونٍ وَقَدۡرُهُ	80	فَحَرِّكۡ اِذًا وَارۡفَعۡ وَصِيَّةَ حُطۡ فُلاَ

قوله:......﴿لِيَحۡكُمَ جَهِّلُ حَيۡثُ جَا۔۔۔اِعۡلَمۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہر جگہ (لِيَحۡكُمَ) کو یاء کے ضمہ، کاف کے فتحہ سے صیغہ مجہول (لِيُحۡكَمَ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء عشرہ نے یاء کے فتحہ، کاف کے ضمہ سے (لِيَحۡكُمَ) صیغہ معروف پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَيَقُولُ فَانۡصِبِ اِ عۡلَمۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (حَتّٰـى يَـقُـوۡلُ الـرَّسُـوۡلَ)[۲۱۴] میں [يَـقُـوۡلُ] کو لام کے نصب سے [يَقُوۡلَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے لام کے رفع سے [يَقُوۡلُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی لام کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے لام کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------------------	۵۰۶	وَحَتّٰـى يَـقُـوۡلَ الـرَّفۡـعُ فِـى اللاَّمِ اُ وِّلاَ

نافع نے (حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلَ) میں (يَقُوۡلَ) کے لام کو رفع سے (يَقُوۡلُ) پڑھا ہے اور باقیین نے رفع سے (يَقُوۡلَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿كَثِيرُ الۡبَا كَثِيرُ الۡبَا فِدًا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اِثۡمٌ كَثِيۡرٌ)[۲۱۹] میں [كَثِيۡرٌ] کو ثاء کے بجائے باء سے [كَبِيۡرٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ثاء سے [كَثِيۡرٌ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق خلف کی طرح باء سے پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے باء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِثْــمٌ كَبِيــرٌ شَــاعَ بِــالثَّــامُثَــلَّثَــا	۵۰۸	وَغَيْــرُهُــمَــا بِــالْبَــاءِ نُـقْـطَةٌ اسْـفَلاَ

حمزہ، کسائی نے (اِثْــمٌ كَبِيْــرٌ) میں (كَبِيْــرٌ) کو باء کے بجائے ثاء سے (كَثِيْــرٌ) پڑھا ہے اور باقیین نے باء سے (اِثْمٌ كَبِيْرٌ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَانْصِبُوا حُلاَ قُلِ الْعَفْوُ ﴾

یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے (قُلِ الْعَفْوُ)[۲۱۹] کو واو کے نصب سے (قُلِ الْعَفْوَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واو کے رفع سے (قُــلِ الْــعَــفْــوُ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ بھی اپنی اصل کے موافق واو کے نصب سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی واو کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے واو کا نصب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

قُــلِ الْــعَــفْــوَ لِــلْبَــصْــرِيِّ رَفْــعٌ---	۵۰۹	---------------------------------

بصریؒ نے (قُلِ الْعَفْوَ) کو واو کے رفع سے (قُلِ الْعَفْوُ) پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے واو کے نصب سے (قُلِ الْعَفْوَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاضْمُمْ أَنْ يَخَافَا حُلاَ أَبِ وَفَتْحُ فَتىً ﴾

(اَنْ يَّخَافَا)[۲۲۹] کو تینوں ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب اور ابوجعفر نے یاء کے ضمہ سے [اَنْ يُّخَافَا] اور خلف نے یاء کے ❷ سے [اَنْ يَّخَافَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام نافع نے یاء کے ❷ سے [اَنْ يَّخَافَا] اور امام حمزہ نے یاء کے ضمہ سے [اَنْ يُّخَافَا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے یاء کا ضمہ اور خلف کیلئے یاء کا ❷ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضَــمُّ يَــخَــافَــا فَــازَ---	۵۱۱	....

حمزہ نے (اَنْ يَّخَافَا) کو یاء کے ضمہ سے (اَنْ يُّخَافَا) پڑھا ہے، اور غیر مذکورین یاء کے ❷ سے (اَنْ يَّخَافَا) پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿وَاقْرَأْ تُضَارَ كَذَا وَلَا يُضَارَ بِخِفٍّ مَعْ سُكُونٍ اِذًا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ)[۲۳۳] اور (لاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ)[۲۸۲] میں لفظ (تُضَآرَّ، يُضَآرَّ) کو راء کے سکون اور تخفیف سے (لاَ تُضَآرْ وَالِدَةٌ) اور (لاَ يُضَآرْ كَاتِبٌ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے راء مشددہ مضمومہ (لاَ تُضَآرُّ وَالِدَةٌ) اور (لاَ يُضَآرُّ كَاتِبٌ) پڑھا ہے، جبکہ خلف نے راء مفتوحہ مشددہ (لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ) اور (لاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ) پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر کیلئے دونوں کلموں میں راء ساکنہ غیر مشددہ اور یعقوب کیلئے راء مشددہ مضمومہ اور خلف کیلئے راء مشددہ مفتوحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

ـــوالـــكـــل ادغـــمـــوا	۵۱۱	تـضـــارر وضـم الـــراء حـــق وذوجـــلا

ائمہ سبعہ نے کلمہ [لَا تُضَآرر] جوسورۂ بقرہ میں دوجگہ آیا ہوا ہے، کوراء کا راء میں ادغام سے پڑھا ہے یعنی (لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ)[۲۳۳] اور (لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ)[۲۸۲] البتہ مکی اور بصری کیلئے راء مشددہ مضمومہ سے اور باقیین کیلئے راء مشددہ مفتوحہ سے ہے۔

قولہ:......﴿ وَقَدۡرُهُ فَحَرِّكۡ اِذَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (عَلَى الۡمُوۡسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الۡمُقۡتِرِ قَدَرُهٗ)[۲۳۶] میں لفظ [قَدَرُهٗ] کو دونوں جگہ دال کے فتحہ سے (قَـدَرُهٗ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے دال کے سکون سے [قَـدۡرُهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت اپنی اصل کے موافق ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح دال کے فتحہ سے اور یعقوب نے دال کے سکون سے [قَـدۡرُهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے دال کے فتحہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے دال کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے دال کا فتحہ اور یعقوب کیلئے دال کا سکون ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

مَـعًـا قَـدَرَ حَـرِّكۡ مِـنۡ صِـحَـابٍ ـــ	۵۱۳	....

لفظ (قَدۡرُهٗ) کو دونوں جگہ حفص، حمزہ اور کسائی نے دال کے فتحہ سے (قَدَرُهٗ) پڑھا ہے، اوران کے علاوہ نے دال کے سکون سے (قَدۡرُهٗ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَارۡفَعۡ وَصِيَّةَ حُطۡ فُلَا ﴾

یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف (وَصِيَّةً لِّـــاَزۡوَاجِهِـــمۡ)[۲۴۰] میں لفظ (وَصِيَّةً) کو تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے تاء کے نصب سے (وَصِيَّةً) پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے بھی تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی تاء کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَصِيَّةً ارۡفَعۡ صَـفۡـوُ حِـرۡمِيِّـهِ رِضًـى ـــ	۵۱۴	....

شعبہ، نافع، مکی اور کسائی (وَصِيَّةً لِّـاَزۡوَاجِهِمۡ) میں (وَصِيَّةً) کو تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) پڑھتے ہیں، اور باقی تاء کے نصب سے (وَصِيَّةً لِّاَزۡوَاجِهِمۡ) پڑھتے ہیں۔

يُضَاعِفُهُ انۡصِبۡ حُزۡ وَشَدِّدۡهُ كَيۡفَ جَا 81 اِذَا حُمۡ وَيَبۡصُطۡ بَصۡطَةَ الۡخَلۡقِ يُعۡتَلَا

قولہ:......﴿ يُضَاعِفُهُ انۡصِبۡ حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ (فَيُـضٰـعِفُهٗ)[بقرہ:۲۴۵، حدید:۱۱] کو فاء کے نصب سے (فَيُـضٰـعِفَهٗ) پڑھا ہے، (جبکہ

امام ابوعمرو بصری نے فاء کے رفع سے پڑھا [فَیُضٰعِفُہٗ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق فاء کے رفع سے [فَیُضٰعِفُہٗ] پڑھاہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی فاء کے رفع سے پڑھاتھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [فَیُضٰعِفَہٗ] ابوجعفر اور خلف کیلئے [فَیُضٰعِفُہٗ] ہے۔

قولہ:......﴿ وَشَدِّدُہٗ کَیۡفَ جَاۤءٍ ذَا حُمۡ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف باب [اَلۡمُضَاعَفَۃُ] خواہ جس شکل میں بھی ہو، اس کو عین کی تشدید اور حذف الف سے پڑھاہے، البتہ ابوجعفر کیلئے مشدد مرفوع اور یعقوب کیلئے مشدد منصوب ہوگا (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے عین کی تخفیف اور اثبات الف سے پڑھاتھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق عین کی تخفیف اور اثبات الف سے [یُضٰعِفُہٗ] پڑھاہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی عین کی تخفیف اور اثبات الف سے ہی [یُضٰعِفُہٗ] پڑھاتھا)

نیز یاد رہے کہ باب [اَلۡمُضَاعَفَۃُ] کے تمام کلمات دس جگہ واقع ہیں، جو درج ذیل ہیں: [۱] [فَیُضٰعِفُہٗ لَہٗ] [بقرہ:۲۴۵] [۲] [یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ] [بقرۃ:۲۶۱] [۳] [مُضٰعَفَۃً] [آل عمران:۱۳۰] [۴] [یُضٰعِفۡھَا] [نساء:۴۰] [۵] [یُضٰعَفُ لَھُمُ] [ھود:۲۰] [۶] [یُضٰعَفۡ لَہُ] [فرقان:۶۹] [۷] [یُضٰعَفۡ لَھَا] [احزاب:۳۳] [۸] [فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ] [حدید:۱۱] [۹] [یُضٰعَفُ لَھُمۡ] [حدید:۲۰] [۱۰] [یُضٰعِفۡہُ لَکُمۡ] [تغابن:۱۷]

درج ذیل کلمات جدول سے تینوں ائمہ کیلئے واضح ہیں:

نمبر شمار	ابوجعفر	یعقوب	خلف	سورت
[۱،۲]	[فَیُضَعِّفُہٗ لَہٗ]	[فَیُضَعِّفَہٗ لَہٗ]	[فَیُضٰعِفُہٗ لَہٗ]	[بقرہ:۲۴۵، حدید:۱۱]
[۳]	[مُضَعَّفَۃً]	[مُضَعَّفَۃً]	[مُضٰعَفَۃً]	[آل عمران:۱۳۰]
[۴]	[یُضَعِّفۡھَا]	[یُضَعِّفۡھَا]	[یُضٰعِفۡھَا]	[نساء:۴۰]
[۵،۶،۷]	[یُضَعَّفُ]	[یُضَعَّفُ]	[یُضٰعَفُ]	[بقرہ:۲۶۱، ھود:۲۰، حدید:۲۰]
[۸،۹]	[یُضَعَّفۡ]	[یُضَعَّفۡ]	[یُضٰعَفۡ]	[فرقان:۶۹، احزاب:۳۳]
[۱۰]	[یُضَعِّفۡہُ]	[یُضَعِّفۡہُ]	[یُضٰعِفۡہُ]	[تغابن:۱۷]

قال الشاطبیؒ:......

یُضَاعِفَہٗ ارۡفَعۡ فِي الۡحَدِیۡدِ وَھٰھُنَا	۵۱۶	سَمَا شُکۡرُہٗ وَالۡعَیۡنُ فِي الۡکُلِّ ثُقِّلَا
کَمَا دَارَ وَاقۡصُرۡ مَعۡ مُضَعَّفَۃ......	۵۱۷	....

پہلے شعر میں ناظم نے کلمہ [فَیُضٰعِفَہٗ] جو سورۂ بقرہ اور حدید میں آیا ہواہے، اس کو بیان کیا، کہ نافع، مکی، بصری، حمزہ، کسائی نے دونوں جگہ فاء کے رفع سے فَیُضٰعِفُہٗ پڑھاہے، اور عاصم، شامی نے دونوں جگہ فاء کے نصب سے فَیُضٰعِفَہٗ پڑھاہے۔ اور دوسرے مصرعہ میں باب [اَلۡمُضَاعَفَۃُ] کے بارے میں ناظم نے فرمایا کہ اس باب کے مضارع والے کلمات میں شامی اور مکی کیلئے عین کی تشدید اور الف کا حذف ہے، اور ایسے ہی [مُضٰعَفَۃً] میں ان دونوں کیلئے عین کی تشدید اور الف کا حذف ہے، اور باقیین کیلئے ہر جگہ عین کی تخفیف اور اثباتِ الف ہے۔

قوله:......﴿وَيَبْصُطُ بَصْطَةَ الْخَلْقِ يُعْتَلاَ﴾

روح نے اصل کے خلاف (يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ)[بقرہ:۲۴۵] اور (فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً)[اعراف:۶۹] میں لفظ (يَبْصُطُ، بَصْطَةً) دونوں کوصاد سے [يَبْصُطُ، بَصْطَةً] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کو سین سے [يَبْسُطُ، بَسْطَةً] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے صاد سے [يَبْصُطُ، بَصْطَةً] اور رویس وخلف نے سین سے [يَبْسُطُ، بَسْطَةً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے صاد سے اور امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے سین سے پڑھا تھا) لہٰذا روح اور ابوجعفر کیلئے دونوں صاد سے اور رویس وخلف کیلئے سین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۱۴	وَيَبْصُطُ عَنْهُمْ غَيْرَ قُنْبُلٍ اعْتَلاَ
وَبِالسِّينِ بَاقِيهِمْ وَفِي الْخَلْقِ بَصْطَةً	۵۱۵	وَقُلْ فِيهِمَا الْوَجْهَانِ قَوْلاً مُوَصَّلاَ

(يَقْبِضُ وَ يَبْصُطُ) میں لفظ (وَيَبْصُطُ) کو قنبل کے علاوہ نافع، بزی، شعبہ اور کسائی کے لئے صاد سے [وَيَبْصُطُ] اور قنبل، بصری، شامی، حفص اور حمزہ نے سین سے [وَيَبْسُطُ] پڑھا ہے۔ اور (فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً) نافع، بزی، شعبہ اور کسائی نے صاد سے اور قنبل، بصری، شامی، حفص اور حمزہ نے سین سے پڑھا ہے۔ اور خلاد، ابن ذکوان کیلئے دونوں میں دو دو وجوہ ہیں، یعنی [يَبْصُطُ، بَصْطَةً، يَبْسُطُ، بَسْطَةً] لہٰذا نافع، بزی، شعبہ اور کسائی کیلئے دونوں جگہ صاد سے اور قنبل، بصری، ہشام، حفص اور خلف کیلئے دونوں جگہ سین سے اور خلاد، ابن ذکوان کیلئے دونوں جگہ صاد اور سین سے دو دو وجوہ ہیں۔

عَسِيْتُ افْتَحِ اِذْ غَرْفَه يُضَمُّ دِفَاعُ حُزْ 82 وَأَعْلَمُ فُزْ وَاكْسِرْ فَصُرْهُنَّ طِبْ أَلاَ

قوله:......﴿عَسِيْتُ افْتَحِ اِذْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ محمد ﷺ میں (عَسِيتُمْ)[۲۲/۲۴۶] کو سین کے فتحہ سے [عَسَيْتُمْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے سین کے کسرہ سے [عَسِيتُمْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح سین کے فتحہ سے ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی سین کا فتحہ پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں جگہ سین کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------------وَقُلْ	۵۱۷	عَسَيْتُمْ بِكَسْرِ السِّينِ حَيْثُ اَتَى اَنْجَلاَ

لفظ (عَسَيْتُمْ) کو یہاں اور سورۂ محمد ﷺ میں نافع نے سین کے کسرہ سے [عَسِيتُمْ] پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے دونوں جگہ پر سین کے فتحہ سے (عَسَيْتُمْ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿غَرْفَه يُضَمُّ ---حُزْ﴾

یعقوب نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (غَرْفَةً بِيَدِهِ)[۲۴۹] کو غین کے ضمہ سے (غُرْفَةً) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری

نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے مثل یعقوب اور ابوجعفر نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے غین کے ضمہ سے (غُرْفَةً) اور امام نافع نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے غین کے ضمہ سے اور ابوجعفر کیلئے غین کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۱۸	----غَــــــــرْفَةً ضَــــــمَّ ذُ وو لاَ

(غَرْفَةً) کو کوفیین اور شامی نے غین کے ضمہ سے (غُرْفَةً) پڑھا ہے، اور غیر مذکورین نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿دِفَاعُ حُزْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَوْلاَ دِفٰعُ اللّٰه) [۲۵۱] میں لفظ (دِفٰعُ) کو دال کے کسرہ، فاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے (دِفٰعُ اللّٰه) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دال کے فتحہ، فاء کے سکون اور حذفِ الف سے (دَفْعُ اللّٰه) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح اور خلف نے ابوعمرو بصری کی طرح (دَفْعُ اللّٰهِ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے (دِفٰعُ اللّٰه) اور امام حمزہ نے (دَفْعُ اللّٰه) پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وابوجعفر کیلئے [دِفٰعُ اللّٰه] اور خلف کیلئے [دَفْعُ اللّٰهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

دِفَــــاعُ بِهَــا وَالْـحَـجِّ فَتْـحٌ وَسَــاكِـنٌ	۵۱۸	وَقَـصْـرٌ خُـصُـوْصًـا---------------

نافع کے علاوہ نے (لَوْلاَ دِفٰعُ اللّٰه) میں لفظ (دِفٰعُ) کو دال کے فتحہ، فاء کے سکون اور اس کے بعد الف کے حذف سے (دَفْعُ اللّٰهِ) پڑھا ہے، جبکہ نافع نے دال کے کسرہ، فاء کے فتحہ اور اثباتِ الف سے (دِفٰعُ اللّٰه) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَأَعْلَمُ فُزْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (قَالَ اَعْلَمُ) [۲۵۹] کو ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے [قَالَ اَعْلَمُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ وصلی اور میم کے جزم سے [قَالَ اعْلَمْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے [قَالَ اَعْلَمُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے [قَالَ اَعْلَمُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبِـالْـوَصْـلِ قَــالَ اعْـلَـمْ مَعَ الْجَزْمِ شَـافِعٌ	۵۲۳	....

(قَالَ اَعْلَمُ) کو حمزہ کسائی نے ہمزہ وصلی اور میم کے جزم سے (قَالَ اعْلَمْ) پڑھا ہے اور باقی قراء نے ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے (قَالَ اَعْلَمُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاكۡسِرۡ فَصُرۡهُنَّ طِبۡ أُلاَ ﴾

رویس اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَـصُـرۡهُـنَّ)[٢٦٠] کو صاد کے کسرہ سے [فَـصِـرۡهُـنَّ] پڑھا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام نافع نے صاد کے ضمہ سے [فَـصُـرۡهُنَّ] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی صاد کے کسرہ سے پڑھا ہے، جو کہ اصل کے موافق ہے۔ البتہ روح نے اپنی اصل کے موافق صاد کے ضمہ سے [فَصُرۡهُنَّ] پڑھا ہے۔ لہٰذا روح کے علاوہ باقی ائمہ کی قراءت صاد کے کسرہ سے [فَصِرۡهُنَّ] اور روح کیلئے صاد کے ضمہ سے [فَصُرۡهُنَّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

فَـصُـرۡهُـنَّ ضَـمُّ الـصَّـادِ بِـالۡـكَسۡـرِ فُـصِّلاَ	٥٢٣	....

حمزہ نے (فَـصُـرۡهُـنَّ) کو صاد کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [فَـصِـرۡهُـنَّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے صاد کے ضمہ سے (فَصُرۡهُنَّ) پڑھا ہے۔

نِعِمَّا حُزۡ اسۡكِنۡ أُدۡ وَمَيۡسَـرَةِ افۡتَحًا 83 كَيَحۡسَـبُ أُدۡ وَاكۡسِرۡهُ فُقۡ فَـأۡذَنُوا وِلاَ

قولہ:......﴿ نِعِمَّا حُزۡ اسۡكِنۡ أُدۡ ﴾

لفظ (نِـعِـمَّـا) کو یعقوب اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے خالص عین کے کسرہ سے (نِـعِمَّا) پڑھا ہے، اور کسرہ ماقبل پر عطف سے نکلا ہے، اور ابوجعفر نے عین کے سکون سے (نِـعۡمَّا) پڑھا ہے (جبکہ امام نافع سے قالون نے عین کو کسرہ مختلسہ سے اور ورش نے خالص کسرہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے بھی قالون کی طرح عین کو کسرہ مختلسہ سے پڑھا تھا) البتہ خلف اپنی اصل کے موافق خالص عین کے کسرہ سے (نَعِمَّا) پڑھتے ہیں۔ لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے عین کا خالص کسرہ اور ابوجعفر کیلئے عین کا سکون ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہاں ناظم نے صرف عین کا اختلاف بیان کیا ہے اور نون کے اختلاف میں تینوں ائمہ اپنی اپنی اصل کے موافق ہے، یعنی ابوجعفر اور یعقوب کیلئے نون کا کسرہ اور خلف کے لئے نون کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَإِخۡـفَـاءُ كَسۡـرِ الۡعَيۡـنِ صِيۡـغَ بِـهِ حُلاَ	٥٣٦	نِعِمَّـا مَعًـا فِي النُّوُنِ فَتۡحٌ كَـمَا شَـفَا

(نِـعِمَّا) کو یہاں اور سورۃ نساء میں شامی، حمزہ اور کسائی نے نون کے فتحہ سے [نَـعِـمَّا] اور باقیین نے نون کے کسرہ سے [نِـعِـمَّـا] پڑھا ہے اور شعبہ، قالون اور بصری نے عین کے کسرہ مختلسہ سے اور باقی ورش، ابن کثیر مکی، حفص، شامی، حمزہ اور کسائی نے کسرہ خالصہ سے پڑھا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس میں چار قراءتیں ہیں [١] شامی، حمزہ اور کسائی کیلئے نون کا فتحہ اور عین کا کامل کسرہ (نَـعِـمَّـا) [٢] ورش، مکی اور حفص کیلئے نون کا کسرہ اور عین کا کامل کسرہ (نِـعِـمَّـا) [٣] قالون، بصری اور شعبہ کیلئے نون کا کسرہ اور عین کے

کسرہ کے اختلاس سے (نِعِمَّا) ہے،[۴] اور انہیں کیلئے نون کا کسرہ، عین کا سکون اور میم کی تشدید سے (نِعۡمَّا) بھی ایک وجہ ہے، جس کو ناظم نے بیان نہیں کیا ہے۔

قولہ:......﴿ وَمَيۡسَرَةِ افۡتَحًا اِدُ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِلٰـى مَيۡسَـرَةٍ)[۲۸۰] کو سین کے فتحہ سے پڑھا ہے (جبکہ امام نافع نے سین کے ضمہ سے [اِلٰـى مَيۡسُـرَةٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق سین کے فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی سین کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے سین کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------------------	۵۳۹	وَمَيۡسَـرَةٍ بِـالضَّـمِّ فِي السِّيۡنِ اُ صِّلاَ

(اِلٰى مَيۡسَرَةٍ) کو نافع نے سین کے ضمہ سے (اِلٰى مَيۡسُرَةٍ) پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے سین کے فتحہ سے (اِلٰى مَيۡسَرَةٍ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ كَيَحۡسَبُ اُدُ وَاكۡسِرُهُ فُقۡ ﴾

یہاں ناظمؒ فرماتے ہیں کہ لفظ (يَحۡسَبُ) مضارع کے جس صیغہ سے بھی آئے، ہر جگہ ابوجعفر اور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے سین کے فتحہ سے (يَحۡسَبُ) پڑھا ہے اور فتحہ ماقبل پر عطف سے نکلا ہے، اور خلف نے سین کے کسرہ سے [يَحۡسِبُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے سین کے کسرہ سے (يَحۡسِبُ) اور امام حمزہ نے سین کے فتحہ سے [يَحۡسَبُ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب نے اصل کے موافق سین کے کسرہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمر بصری نے بھی سین کے کسرہ ؒ پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے سین کے فتحہ ؒ اور یعقوب وخلف کیلئے سین کے کسرہ ؒ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَـحۡسَـبُ كَسۡرُالسِّيۡنِ مُسۡتَقۡبَلاً سَمَا	۵۳۸	رِضَـاهُ وَلَـمۡ يَـلۡـزَمۡ قِيَـاسًـا مُـؤَصَّلاَ

(يَحۡسَبُ) چاہے مضارع کے جس صیغہ ؒ آئے، ان کو ہر جگہ نافع، ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری اور کسائی نے سین کے کسرہ ؒ (يَحۡسِبُ) پڑھا ہے، اور شامی، عا[illegible] اور حمزہ نے سین کے فتحہ ؒ (يَحۡسَبُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ فُقۡ فَأۡذَنُوا وِلاَ ﴾

خلف نے ا [illegible] کے خلاف (فَـأۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ)[۲۷۹] کو ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اور ذال کے فتحہ ؒ [فَأۡذَنُوۡا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ ؒ ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ مفتوح اور اس کے بعد اثباتِ الف اور ذال کے کسرہ ؒ [فَاٰذِنُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اور ذال کے فتحہ ؒ [فَأۡذَنُوۡا] پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت ا [illegible] کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام بصری نے بھی ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اور ذال کے فتحہ ؒ [فَأۡذَنُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے [فَأۡذَنُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلْ فَأْذَنُوا بِالْمَدِّ وَاكْسِرْ فَتًى صَفَا	۵۳۹	....

(فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ) کوحمزہ اورشعبہ نے ہمزہ مفتوح اوراس کے بعد الف اورذال کے کسرہ سے (فَاذِنُوا بِحَرْبٍ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اورذال کے فتحہ سے (فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ) پڑھا ہے۔

وَبِالْفَتْحِ أَنْ تُذْكِرَ بِنَصْبٍ فَصَاحَةٌ 84 رِهَانٌ حِمًى يَغْفِرْ يُعَذِّبْ حَمَى الْعُلَا

بِرَفْعٍ نُفَرِّقُ يَاءُ نَرْفَعُ مَنْ نَشَا 85 ءُ يُوسُفَ نَسْلُكْهُ نُعَلِّمُهُ حَلَا

قولہ:......﴿ وَبِالْفَتْحِ أَنْ تُذْكِرَ بِنَصْبٍ فَصَاحَةٌ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (أَنْ تَضِلَّ) کوہمزہ کے فتحہ سے اور(تُذَكِّرَ) کوراء کے نصب سے پڑھا ہے(جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے [إِنْ تَضِلَّ] اورراء کے رفع سے [تُذَكِّرُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی دونوں لفظوں کوخلف کی طرح پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ تَضِلَّ] اورراء کے نصب سے [تُذَكِّرَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ دونوں لفظوں میں متفق ہیں۔

نیز یادرہے کہ ناظم نے کلمہ(تُذَكِّرَ) کے کاف میں تشدیداورتخفیف کا اختلاف بیان نہیں کیا، کیونکہ اس میں تینوں ائمہ اپنے اپنے اصول پر ہیں، یعنی یعقوب کے لئے کاف کی تخفیف اورابوجعفر وخلف کے لئے تشدید ہے۔لہٰذا اب تینوں ائمہ کی قراءت یوں ہوگی، ابوجعفر کیلئے کاف کی تشدیداورراء کا نصب[فَتُذَكِّرَ]، یعقوب کیلئے کاف کی تخفیف اورراء کا نصب[فَتُذْكِرَ]اورخلف کیلئے کاف کی تشدیداورراء منصوب[فَتُذَكِّرَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي اَنْ تَضِلَّ الْكَسْرُ فَازَ وَخَفَّفُوا	۵۴۱	فَتُذْكِرَ حَقًّا وَارْفَعِ الرَّا فَتَعْدِلَا

(أَنْ تَضِلَّ) کوحمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے[إِنْ تَضِلَّ]پڑھا ہےاوران کےعلاوہ نےہمزہ کےفتحہ سے[أَنْ تَضِلَّ]پڑھا ہے۔

ابن کثیرمکی، ابوعمرو بصری نے (فَتُذْكِرَ) کوکاف کی تخفیف، ذال کے سکون اورراء کے نصب سے (فَتُذْكِرَ) پڑھا ہے، جبکہ حمزہ نے کاف کی تشدید، ذال کے فتحہ اورراء کے رفع (فَتُذَكِّرُ)اور باقیین نے کاف کی تشدید، ذال کے فتحہ اورراء کے نصب سے(فَتُذَكِّرَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿رِهَانٌ حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ)[۲۸۵]کوراء کے کسرہ، ھا کےفتحہ اوراس کے بعد اثباتِ الف سے [فَرِهٰنٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے راء اورھا کے ضمہ اورحذفِ الف سے [فَرُهُنٌ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی[فَرِهٰنٌ] پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی[فَرِهٰنٌ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۵۴۳ وَقَـــصُـــرٌ---------------	وَحَـقٌّ رِهَـــانٌ ضَـمُّ كَسۡـــرٍ وَفَتۡـحَةٍ

ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری نے (فَـــرِهٰـنٌ مَّـقۡبُــوۡضَة) میں (فَـــرِهٰـنٌ) کوراءاور ھا کے ضمہ اور حذفِ الف سے [فَرُهُنٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے کسرہ، ھا کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [فَرِهٰنٌ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ يَغۡفِرۡ يُعَذِّبۡ حَمَىٰ اِ لۡعُلاَ ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (يَـغۡفِرُ) اور (يُعَذِّبُ) دونوں فعلوں کوراء اور باء کے رفع سے (يَـغۡفِرُ) اور (يُـعَذِّبُ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کومجزوم (يَـغۡـفِرۡ) اور (يُـعَذِّبۡ) پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق دونوں فعلوں کومجزوم (يَـغۡفِرۡ) اور (يُعَذِّبۡ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی دونوں فعلوں کومجزوم (يَغۡفِرۡ) اور (يُعَذِّبۡ) پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے دونوں فعل رفع سے اور خلف کیلئے دونوں فعل مجزوم ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

.... ۵۴۳ ---وَيَـغۡـفِـرۡ مَعۡ يُعَـذِّبۡ سَـمَـا الۡعُلاَ

شَــذَاالۡــجَــزۡمِ------------ ۵۴۴ ....

(يَـغۡفِرُ) اور (يُـعَذِّبُ) دونوں فعلوں کونافع، مکی، بصری، حمزہ اور کسائی نے مجزوم یعنی (يَـغۡفِرۡ) اور (يُـعَذِّبۡ) اور باقیین نے مرفوع (يَغۡفِرُ) اور (يُعَذِّبُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ بِرَفۡعِ نُفَرِّقُ يَاءُ نَرۡفَعُ مَنۡ نَشَاءُ يُوسُفَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَا يُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ) [۲۸۵]، (يَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ يَّشَآءُ) [یوسف:۷۶] تینوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [لَا يُـفَـرِّقُ]، [يَـرۡفَـعُ]، [مَـنۡ يَّشَـآءُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں فعلوں کونون سے [لَانُفَرِّقُ]، [نَرۡفَعُ]، [مَنۡ نَّشَآءُ] پڑھا تھا) اور تینوں فعلوں میں غیب کی قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی سب قراء نے نون سے [لَانُفَرِّقُ]، [نَرۡفَعُ]، [مَنۡ نَّشَآءُ] پڑھا ہے۔ نیز یادر ہے کہ (نَرۡفَعُ) اور (مَنۡ نَّشَآءُ) کے ساتھ یوسف کی قید احترازی ہے، کیونکہ سورۂ انعام میں باتفاق یاءِ غیب ہے۔

قوله:......﴿نَسۡلُكۡهُ نُعَلِّمُهُ حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نَسۡـلُكۡهُ عَذَابًاصَعَدًا) [الجن:۱۷] اور (وَنُـعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ) [ال عمران:۴۸] دونوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [يَسۡـلُكۡهُ، وَيُعَلِّمُهُ] پڑھا ہے، اور غیب کی قراءت ماقبل پر عطف سے نکلی، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کو نون سے [نَسۡـلُكۡهُ، وَنُـعَلِّمُهُ] پڑھا تھا) جبکہ باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے پہلے فعل میں نون سے [نَسۡلُكۡهُ] اور دوسرے میں یاءِ غیب سے [وَيُـعَلِّمُهُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی پہلے فعل میں نون سے [نَسۡلُكۡهُ] اور دوسرے میں یاءِ غیب سے [وَيُـعَـلِّمُـهُ] پڑھا تھا) اور خلف نے پہلے میں یاءِ غیب سے [يَسۡـلُـكۡـهُ] اور دوسرے میں نون سے

[وَنُعَلِّمُہٗ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں فعل میں یاءِغیب سے اور ابوجعفر کیلئے پہلے میں نون سے اور دوسرے میں یاءِغیب سے اور خلف کیلئے پہلے میں یاءِغیب سے اور دوسرے میں نون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

نُعَلِّمُہُ بِالْیَاءِ نَصٌّ اَئِمَّۃٍ	۵۵۷	....
وَنَسْلُکْہُ یَاکُوفٍ----	۱۰۸۲	....

نافع اور عاصم نے (وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ) کو یاءِغیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (وَنُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ) پڑھا ہے۔

کوفیین نے (نَسْلُکْہُ) کو یاءِغیب سے [یَسْلُکْہُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (نَسْلُکْہُ) پڑھا ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ بقرہ میں کل آٹھ یاءاتِ اضافت ہیں جو درج ذیل ہیں:

[۱،۲][اِنِّيَ اَعْلَمُ][۳][بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ][۴][مِنِّیَ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ] یہ چاروں ابوجعفر کیلئے مفتوح اور باقی دو ائمہ کیلئے ساکن ہے۔[۵][عَھْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ][۶][رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ] یہ دونوں تینوں ائمہ کیلئے مفتوح ہے۔[۷][فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ][۸][وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ] یہ دونوں تینوں ائمہ کیلئے ساکن ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں کل چھ یاءاتِ زوائد ہیں جو درج ذیل ہیں:[۱][اَلدَّاعِ][۲][اِذَا دَعَانِ][۳][وَاتَّقُوْنِ] یہ تینوں ابوجعفر کیلئے وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف سے اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور خلف کیلئے حالین میں حذف سے ہے۔[۴][فَارْھَبُوْنِ][۵][فَاتَّقُوْنِ][۶][وَلَا تَکْفُرُوْنِ] ان تینوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان﴾

یَرَوْنَ خِطَابًا حُزْ وَفُزْ یَقْتُلُوْ تَقِیۡ 86 یَۃٌ مَعْ وَضَعْتُ حُمْ وَاِنَّ افْتَحًا فُلا

قولہ:......﴿یَرَوْنَ خِطَابًا حُزْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (یَرَوْنَھُمْ مِّثْلَیْھِمْ)[۱۳] کو تاءِخطاب سے [تَرَوْنَھُمْ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [یَرَوْنَھُمْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے تاءِخطاب سے [تَرَوْنَھُمْ] اور خلف نے یاءِغیب سے [یَرَوْنَھُمْ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی تاءِخطاب سے [تَرَوْنَھُمْ] اور امام حمزہ نے یاءِغیب سے [یَرَوْنَھُمْ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے تاءِخطاب سے [تَرَوْنَھُمْ] اور خلف کیلئے یاءِغیب سے [یَرَوْنَھُمْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔وَتَــــرَوۡنَ الۡـغَیۡـــبُ خُـــصَّ وَخُــلِّلَا	۵۴۷	....

(تَـــرَوۡنَهُــمۡ مِّثۡـلَیۡهِـمۡ) میں نافع کے علاوہ نے یاءِ غیب سے [یَـرَوۡنَهُـمۡ] پڑھا ہے، اور نافع نے تاءِ خطاب سے [تَرَوۡنَهُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَ فُزۡ یَقۡتُلُوۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَیـقۡتَلُوۡنَ الَّذِیۡنَ)[۲۱] میں لفظ (یَقۡتُلُوۡنَ) کو یاء کے فتحہ، قاف کے سکون، حذفِ الف اور تاء کے ضمہ سے [یَقۡتُلُوۡنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے [یُقٰتِلُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [یَــــقۡتُــــلُــــوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [یَقۡتُلُوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـیۡ یَـقۡتُـلُـوۡنَ الثَّـانِ قَـالَ یُـقَـاتِلُوۡ	۵۴۹	نَ حَـمۡـزَۃُ وَهۡـوَ الۡـحَبۡـرُ سَـادَ مُقَتِّلَا

امام حمزہ نے دوسرا والا (یَقۡتُلُوۡنَ) کے بجائے (یُقٰتِلُوۡنَ) پڑھا ہے، جبکہ غیر مذکورین نے (یَقۡتُلُوۡنَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿تَقِـیَّۃً ۔۔۔حُمۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِـنۡهُـمۡ تُـقٰـۃً) کو (تَقِیَّۃً) بروزن (هَدِیَّۃً) پڑھا ہے، اور یہ قراءت تلفظ سے نکلی ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونہ باقی قراءِ عشرہ نے (تُقٰۃً) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ مَعۡ وَضَعۡتُ حُمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (بِمَاوَضَعۡتُ)[۳۶] کو عین کے سکون اور تاء کے ضمہ سے [بِمَاوَضَعۡتُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے عین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [بِـمَــاوَضَعَتۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت اصل کے موافق عین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے (بِـمَاوَضَعَتۡ) ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی عین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [بِمَاوَضَعَتۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [بِمَاوَضَعۡتُ] اور ابوجعفر و خلف کیلئے [بِمَاوَضَعَتۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وَسَـــکِّـــنُــــوۡا	۵۵۲	وَضَـعۡـتُ وَضَـمُّـوۡا سَاکِـنًـا صَـحَّ کُـفِّلَا

شعبہ، ابن عامر شامی نے (وَضَعَتۡ) کو عین کے سکون اور تاء کے ضمہ سے [وَضَعۡتُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے عین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [وَضَعَتۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَإِنَّ افۡتَحاً فُلَا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (یُـصَـلِّـیۡ فِـی الۡـمِـحۡـرَابِ اِنَّ اللّٰــهَ)[۳۹] میں [اِنَّ اللّٰــهَ] کو ہمزہ کے فتحہ سے [أَنَّ

اللّٰـهَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّ اللّٰـهَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے [أَنَّ اللّٰهَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۵۴	وَمِـنْ بَـعْـدُ اَنَّ الـلّٰــهَ يُكْسَـرُ فِيْ كَلَا

حمزہ، شامی نے (يُصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ) میں ہمزہ کو کسرہ سے [اِنَّ اللّٰهَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے (يُصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ) پڑھا ہے۔

يُبَشِّرُ كُلًّا فِدْ قُـلِ الـطَّـائِرِ اِ تُـلُ طَا 87 ثِرًا حُذْ نُوَفِّى الْيَا طِوَى افْتَحْ لِمَا فُلَا

قولہ:......﴿ يُبَشِّرُ كُلًّا فِدْ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ پر لفظ (يُبَشِّـــرُ) کو یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید مع کسرہ از باب تفعیل سے [يُبَشِّـرُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاء کے فتحہ ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف مع ضمہ از باب نصر سے [يَبْشُـــرُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح از باب تفعیل سے [يُبَشِّـــرُ] ہی پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی از باب تفعیل [يُبَشِّرُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کی ایک ہی قراءت ہے۔

نیز یادرہے کہ یہ کلمہ پورے قرآن میں دس جگہ آیا ہوا ہے، اور یہاں سورۂ حجر میں [فَبِـــمَ تُبَشِّـــرُوْنَ] کے علاوہ باقی تمام نو مقامات مراد ہیں، کیونکہ [فَبِـــمَ تُبَشِّـــرُوْنَ] باتفاق قراءعشرہ مشدد ہے۔ اور باقی نو مقامات یہ ہیں: [يُبَشِّـــرُكَ][سورۂ آل عمران :۳۹،۴۵]، [يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ][توبہ:۲۱]، [اِنَّا نُبَشِّرُكَ][حجر:۵۳، مریم:۷]، [وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ][اسراء:۹، کہف:۲]، [لِتُبَشِّـرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ][مریم:۹۷]، [ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ][شوریٰ:۲۳] البتہ شوریٰ والے لفظ کو خود ناظم نے بھی سورۂ شوریٰ میں بیان کیا ہوا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَـعَ الْـكَهْفِ وَالْاِسْـرَاءِ يَبْشُرُكُمْ سَـمَا	۵۵۵	نَعَمْ ضُـمَّ حَـرِّكْ وَاكْسِرِ الضَّـمَّ اَثْـقَلَا
نَعَمْ عَمَّ فِي الشُّوْرٰى وَفِي التَّوْبَةِ اعْكِسُوْا	۵۵۶	لِحَـمْـزَةَ مَعْ كَـافٍ مَعَ الْحِجْرِ اَوَّلَا

کلمہ (يُبَشِّـــــرُ) جو سورۂ آل عمران میں دو جگہ، کہف اور اسراء میں آیا ہوا ہے، ان چاروں جگہ میں ابن عامر شامی، نافع، ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری اور عاصم نے یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید مع کسرہ از باب تفعیل سے [يُبَشِّـرُ] پڑھا ہے، جبکہ حمزہ اور کسائی نے یاء کے فتحہ ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف مع ضمہ از باب نصر سے [يَبْشُرُ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ شوریٰ کے [يُبَشِّرُ] میں انہی مذکورہ قیود کے ساتھ عاصم، نافع اور ابن عامر نے [ذٰلِكَ الَّـذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے باب نصر سے [ذٰلِكَ الَّـذِيْ يَبْشُرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ توبہ والا [يُبَشِّرُهُمْ] اور مریم میں دونوں جگہ [نُبَشِّـرُكَ، لِتُبَشِّـرَ] اور سورۂ حجر کے پہلے والے [نُبَشِّـرُكَ] میں صرف حمزہ نے تخفیف سے [

یَبۡشُرُھُمۡ،نَبۡشُرُکَ، لِتَبۡشُرَ] پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے تشدید سے [یُبَشِّرُھُمۡ،نُبَشِّرُکَ، لِتُبَشِّرَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿قُلِ الطَّائِرِ اِ تُلُ ﴾

ابوجعفر نے یہاں اورسورۂ مائدہ میں (کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ)[۴۹،۱۱۰] میں لفظ[اَلطَّیۡرِ] کوطاء کے بعد اثباتِ الف اورہمزہ کے کسرہ سے (طَائِرًا) پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی سب قراء نے (کَهَیۡـَٔةِ الطَّیۡرِ)پڑھا ہے۔

نیزیادرہے کہ(کَهَیۡـَٔةِ)میں ابوجعفر کیلئے ہمزہ کایاء سے ابدال پھریاء کایاء میں ادغام(کَهَیَّةِ) کااختلاف اصول میں گزرچکا ہے۔

قولہ:......﴿ طَائِرًا حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں اورسورۂ مائدہ میں(فَیَكُوۡنُ طَائِرًا)[آل عمران:۴۹،مائدہ:۱۱۰] کوصیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے[طَیۡرًا] پڑھا تھا)اورباقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا]اورخلف نے [طَیۡرًا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی اسم فاعل سے [طَائِرًا]اورامام حمزہ نے[طَیۡرًا] پڑھا تھا)لہٰذاابوجعفراوریعقوب کیلئے صیغہ اسم فاعل سے[طَائِرًا]اورخلف کیلئے[طَیۡرًا] ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہاں اورسورۂ مائدہ کے[اَلطَّیۡرِ]اور[طَیۡرًا] دونوں کوابوجعفر نے صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے،یعنی پہلے کوخلافاًللاصل اوردوسرے کووفاقاًللاصل صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے پہلے کو[اَلطَّیۡرِ]اوردوسرے کوصیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا تھا)اوریعقوب نے پہلے کووفاقاًللاصل [اَلطَّیۡرِ]اوردوسرے کوخلافاًللاصل صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے دونوں کو[اَلطَّیۡرِ]اور[طَیۡراً] پڑھا تھا)اور خلف نے دونوں کووفاقاًللاصل [اَلطَّیۡرِ]اور[طَیۡراً] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے دونوں کو[اَلطَّیۡرِ]اور[طَیۡراً] پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡ طَائِرًا طَیۡرًابِهَاوَعُقُوۡدِهَا	۵۵۸	خُصُوۡصًا ----------------

(فَیَكُوۡنُ طَائِرًا)میں(طَائِرًا) کونافع کےعلاوہ نے(طَیۡرًا)پڑھا ہے،اورنافع نے صیغہ اسم فاعل سے(فَیَكُوۡنُ طَائِرًا)پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿نُوَفِّی الۡیَا طُوَی ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَنُوَفِّیۡهِمۡ)[۵۷] کویاء سے (فَیُوَفِّیۡهِمۡ) پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے نون سے [فَنُوَفِّیۡهِمۡ] پڑھا تھا)اورباقی روح،ابوجعفراورخلف نے اپنی اصل کے موافق نون سے [نُوَفِّیۡهِمۡ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع،امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نے نون سے [فَنُوَفِّیۡهِمۡ] پڑھا تھا)لہٰذارویس کے لئے بالیاء اورباقین کے بالنون ہے۔نیزیادرہے کہ یعقوب کیلئے ہاءضمیر کااختلاف اصول میں گزرچکا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------------------	۵۵۸	---وَیَاءُ فِيۡ نُوَفِّیۡهِمُ وَعَلاَ

(فَنُوَفِّیۡهِمۡ)کوحفص نے یاء سے (فَیُوَفِّیۡهِمۡ) پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے نون سے (فَنُوَفِّیۡهِمۡ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ اِفۡتَحۡ لِمَا فُلاَ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لِمَا اٰتَیۡتُکُمۡ)[۸۱] میں لفظ [لِمَا] کولام کے فتحہ سے (لَمَا اٰتَیۡتُکُمۡ) پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے لام کے کسرہ سے [لِمَا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق لام کے فتحہ سے [لَمَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی لام کے فتحہ سے [لَمَا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے لام کا فتحہ ہے۔

نیز یاد رہے کہ ناظمؒ نے کلمہ [اٰتَیۡتُکُمۡ] کا اختلاف بیان نہیں کیا، کیونکہ اس کو تینوں ائمہ نے اپنے اصول کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر کیلئے [لَمَا اٰتَیۡنٰکُمۡ] اور یعقوب وخلف کیلئے [لَمَا اٰتَیۡتُکُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبِالتَّاءِ اٰتَیۡنَا مَعَ الضَّمِّ خُوِّلَا	۵۶۴	....
....	۵۶۵	وَکَسۡرُ لِمَا فِیۡهِ ......

(لِمَا اٰتَیۡنٰکُمۡ) کو نافع کے علاوہ نے تاء کے ضمہ سے [اٰتَیۡتُکُمۡ] پڑھا ہے، جبکہ نافع نے نون اور الف سے [اٰتَیۡنٰکُمۡ] پڑھا ہے۔ اور حمزہ نے لام کے کسرہ سے [لِمَا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے لام کے فتحہ سے [لَمَا] پڑھا ہے۔ لہٰذا نافع کیلئے [لَمَا اٰتَیۡنٰکُمۡ] اور حمزہ کیلئے [لِمَا اٰتَیۡتُکُمۡ] جبکہ باقیین کیلئے [لَمَا اٰتَیۡتُکُمۡ] ہے۔

وَیَأۡمُرُکُمۡ فَانۡصِبۡ وَقُلۡ یُرۡجَعُوۡنَ حُـمۡ 88 وَحَجُّ اکۡسِرَنۡ وَاقۡرَأۡ یَضُرُّکُمۡ أَلَا

قولہ:......﴿ وَیَأۡمُرُکُمۡ فَانۡصِبۡ۔۔۔حُمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ)[۸۰] کوراء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے سکون سے اور دوری بصری نے اختلاس سے پڑھا تھا) اور اختلاس کا مطلب ہے کہ راء کے ضمہ کو دوتہائی ادا کرنا اور ایک تہائی ختم کردینا، لہٰذا کامل رفع مراد نہیں) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے راء کے رفع سے [وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ] اور خلف نے راء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے راء کے رفع سے [وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ] اور امام حمزہ نے راء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے راء کا نصب اور ابوجعفر کیلئے راء کا رفع ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۶۴	وَرَفۡعُ وَلَا یَأۡمُرُکُمُوۡ رُوۡحُهٗ سَمَا

(وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ) کو کسائی، نافع، مکی، بصری نے راء کے رفع سے [وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ] پڑھا ہے، اور غیر مذکورین نے راء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ بقرہ میں سوسی کیلئے سکون سے اور دوری بصری کیلئے اختلاس کا بیان گزرچکا ہے، لہٰذا یہاں رفع کا ذکر بصری کے لئے اصالۃً ہے، اور سورۂ بقرہ میں تخفیف کی بناء پر ذکر ہے، اور کامل رفع مراد نہیں۔

قولہ:......﴿ وَقُلۡ یُرۡجَعُوۡنَ حُمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ)[۸۳] کو یاءِ غیب سے [وَاِلَیۡهِ یَرۡجِعُوۡن] پڑھا ہے، البتہ ان کیلئے

صیغہ معروف سے ہوگا، جیسا کہ سورۂ بقرہ میں گزر چکا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے [وَالَيۡــــــــــهِ تُــرۡجَـعُوۡن] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے صیغہ مجہول (وَالَيۡــهِ تُــرۡجَعُوۡنَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے [وَالَيۡهِ تُرۡجَعُوۡن] پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:.......

وَبِــــالۡــــغَيۡـــــبِ تُـــرۡجَـــعُـــوۡ	۵۶۵	نَ عَـــــــــــــادَ---------------

(وَالَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ) کو حفص نے یاءِ غیب سے [وَالَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تاءِ خطاب سے (وَالَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ) پڑھا ہے۔

قــولــه:.......﴿وَحَجُّ اكۡسِرَنۡ۔۔۔إِلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (حَـجُّ الۡبَيۡتِ)[۹۷] میں لفظ [حَجُّ] کو حاء کے کسرہ سے [حِـجُّ الۡبَيۡتِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے حاء کے فتحہ سے [حَـجُّ الۡبَيۡتِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے حاء کے فتحہ سے (حَجُّ الۡبَيۡتِ) اور خلف نے ابوجعفر کی طرح حاء کے کسرہ سے [حِجُّ الۡبَيۡتِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی حاء کے فتحہ سے اور امام حمزہ نے حاء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے حاء کا کسرہ اور یعقوب کیلئے حاء کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَبِــالۡـكَسۡرِ حَجُّ الۡبَيۡتِ عَنۡ شَـاهِدٍ---	۵۶۶	....

(حَجُّ الۡبَيۡتِ) کو حفص، حمزہ اور کسائی نے حاء کے کسرہ سے [حِجُّ الۡبَيۡتِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حاء کے فتحہ سے (حَجُّ الۡبَيۡتِ) پڑھا ہے۔

قــولــه:.......﴿ وَاقۡرَأۡ يَضُرُّكُمۡ إِلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لَا يَـضُـرُّكُـمۡ)[۱۲۰] ضاد کے ضمہ، راء کی تشدید اور رفع سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام نافع نے (لَا يَضِرۡكُمۡ) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح (لَا يَضُرُّكُمۡ) اور یعقوب نے امام نافع کی طرح [لَا يَضِرۡكُم] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [لَا يَضُرُّكُمۡ] اور امام ابوعمرو بصری نے [لَا يَضِرۡكُم] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [لَا يَضُرُّكُمۡ] اور یعقوب کیلئے [لَا يَضِرۡكُم] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

يَـضِـرۡكُمۡ بِـكَسۡرِ الـضَّـادِ مَـعۡ جَـزۡمِ رَائِــهٖ	۵۶۷	سَـمَـا وَيَــضُــمُّ الۡـغَيۡــرُ وَالــرَّاءَ ثَــقَّلَا

(لَا يَـضُرُّكُمۡ) کو نافع، مکی، بصری نے ضاد کے کسرہ، راء کی تخفیف اور جزم سے (لَا يَـضِرۡكُمۡ) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد کے ضمہ، راء کی تشدید اور رفع سے (لَا يَضُرُّكُمۡ) پڑھا ہے۔

وَقَـاتَـلَ مِـتُّ اضۡـمُـمۡ جَمِيعًا أَلَا يَـغُلَّ 89 لَ جَـهِّلۡ حِمًى وَالۡغَيۡبُ يَحۡسِبُ فُضِّلَا
بِـكُـفۡـرٍ وَبُـخۡـلٍ الۡآخِرَ اعۡكِـسۡ بِفَتۡحِ بَا 90 كَـذِىۡ فَـرَحٍ وَاشۡـدُدۡ يَـمِيۡـزَ مَعًـا حَلَا

قوله:......﴿ وَقَاتَلَ ۔۔۔ أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (قٰتَلَ مَعَهٗ)[۱۴۶] کوقاف اورتاء کے فتحہ اورانکے درمیان اثباتِ الف سے [قٰتَلَ] پڑھاہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے قاف کے ضمہ، تاء کے کسرہ اورحذفِ الف سے [قُتِلَ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھاہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح [قٰتَلَ] اور یعقوب نے امام نافع کی طرح [قُتِلَ] پڑھاہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [قٰتَلَ] اور امام ابوعمروبصری نے [قُتِلَ] پڑھاتھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [قٰتَلَ] اور یعقوب کے لئے [قُتِلَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وَقَاتَلَ بَعۡدَهٗ	۵۷۱	يُمَدُّ وَفَتۡحُ الضَّمِّ وَالۡكَسۡرِ ذُ وُوِلَا

شامی، کوفیین نے (قٰتَلَ مَعَهٗ) کوقاف اورتاء کے فتحہ اورانکے درمیان اثباتِ الف سے [قٰتَلَ مَعَهٗ] پڑھاہے، اور باقیین نے قاف کے ضمہ، تاء کے کسرہ اورحذف الف سے [قُتِلَ مَعَهٗ] پڑھاہے۔

قوله:......﴿ مِتُّ اضۡمُمۡ جَمِيعًا أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہرجگہ پر لفظ (مِتُّ)، (مِتُّمۡ) اور (مِتۡنَا) کو میم کے ضمہ سے [مُتُّ، مُتُّمۡ، مُتۡنَا] پڑھاہے، (جبکہ امام نافع نے میم کے کسرہ سے [مِتُّ، مِتُّمۡ ، مِتۡنَا] پڑھاتھا) اور یعقوب کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح میم کے ضمہ سے ہے، (کیونکہ امام ابوعمروبصری نے بھی میم کے ضمہ سے [مُتُّ، مُتُّمۡ ، مُتۡنَا] پڑھاتھا) البتہ خلف نے اصل کے موافق میم کے کسرہ سے (مِتُّ)، (مِتُّمۡ) اور (مِتۡنَا) پڑھاہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی میم کے کسرہ سے پڑھاتھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے ہرجگہ میم کا ضمہ اور خلف کیلئے میم کا کسرہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمِتُّمۡ وَمِتۡنَا مِتُّ فِي ضَمِّ كَسۡرِهَا	۵۷۴	صَفَا نَفَرٌ وِرۡدًا وَحَفۡصٌ هُنَا اجۡتَلَا

شعبہ، مکی، بصری اور شامی نے (مِتُّ)، (مِتُّمۡ) اور (مِتۡنَا) ہرجگہ پرمیم کے کسرہ کوضمہ سے [مُتُّ، مُتُّمۡ ، مُتۡنَا] پڑھاہے، اور حفص نے صرف آل عمران میں دونوں جگہ [مُتُّمۡ] کو میم کے ضمہ سے پڑھاہے، اور باقی تمام قرآن میں میم کے کسرہ سے پڑھاہے، اور باقیین نے تینوں لفظوں کو ہرجگہ میم کے کسرہ سے (مِتُّ)، (مِتُّمۡ) اور (مِتۡنَا) پڑھاہے۔

قوله:......﴿ يَغُلَّ جَهِّلۡ حِمًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَنۡ يُّغَلَّ)[۱۶۱] کویاء کے ضمہ، غین کے فتحہ سے صیغۂ مجہول [اَنۡ يُّغَلَّ] پڑھاہے، (جبکہ امام ابوعمروبصری نے صیغۂ معروف سے [اَنۡ يَّغُلَّ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح صیغۂ مجہول سے پڑھاہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی صیغۂ مجہول سے [اَنۡ يُّغَلَّ] پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----------------------وَضُمَّ فِيُ	۵۷۵	یَغُلَّ وَفَتۡحُ الضَّمِّ إِذۡ شَاعَ کُفِّلاَ

نافع ،حمزہ، کسائی اور شامی نے (اَنۡ یَّغُلَّ) کو یاء کے ضمہ، غین کے فتحہ سے صیغہ مجہول [اَنۡ یُّغَلَّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ ،غین کے ضمہ سے صیغہ معروف (اَنۡ یَّغُلَّ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالۡغَیۡبُ یَحۡسِبُ فُضِّلاَ بِکُفۡرٍ وَبُخۡلٍ ﴾

یہاں ناظم فرماتے ہیں کہ لفظ [یَحۡسَبَنَّ] جو (بِکُفۡرٍ) اور (بُخۡلٍ) کے ساتھ آیا ہوا ہے، یعنی (وَلایَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا)[۱۷۸] اور (وَلایَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ)[۱۸۰] ان دونوں کو خلف نے اصل کے خلاف یاءِ غیب سے [وَلایَحۡسَبَنَّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے دونوں کو تاءِ خطاب سے [وَلاتَحۡسَبَنَّ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [وَلایَحۡسَبَنَّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی یاءِ غیب سے [وَلایَحۡسَبَنَّ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں لفظوں میں یاءِ غیب کی قراءت ہے، البتہ ابوجعفر کیلئے سین کے فتحہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ لفظ (یَحۡسَبُ) میں سین کا اختلاف ماقبل گزر چکا ہے، اس لئے ناظم نے تکرار سے بچنے کے لئے دوبارہ ذکر نہیں کیا، البتہ سہولت اور آسانی کے لئے یہاں دوبارہ لکھ رہا ہوں تاکہ تمام اختلافات ذہن نشین رہیں:

لفظ (یَحۡسَبُ) مضارع کے جس صیغہ سے بھی آئے ، ہر جگہ پر ابوجعفر اور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے سین کے فتحہ سے (یَحۡسَبُ) اور خلف نے سین کے کسرہ سے [یَحۡسِبُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے سین کے کسرہ سے (یَحۡسِبُ) اور امام حمزہ نے سین کے فتحہ سے [یَحۡسَبُ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب نے اصل کے موافق سین کے کسرہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمر بصری نے بھی سین کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے سین کے فتحہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَاطَبَ حَرۡفَا یَحۡسِبَنَّ فَخُذۡ---	۵۷۹	....
وَیَحۡسَبُ کَسۡرُالسِّیۡنِ مُسۡتَقۡبَلاً سَمَا	۵۳۸	رِضَاهُ وَلَمۡ یَلۡزَمۡ قِیَاسًا مُؤَصَّلاَ

(وَلایَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا) اور (وَلایَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ) میں دونوں جگہ لفظ [وَلایَحۡسَبَنَّ] کو حمزہ نے تاءِ خطاب سے (وَلاتَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا) اور (وَلاتَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے (وَلایَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا) اور (وَلایَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ) پڑھا ہے۔

دوسرے شعر میں ناظم نے کلمہ (یَحۡسَبُ) میں ائمہ سبعہ کیلئے سین پر فتحہ اور کسرہ کا اختلاف بیان فرمایا کہ لفظ (یَحۡسَبُ) خواہ مضارع کے جس صیغہ سے بھی آئے ، اس کو ہر جگہ نافع ،ابن کثیر، بصری اور کسائی نے سین کے کسرہ سے [یَحۡسِبُ] پڑھا ہے، اور شامی، عاصم اور حمزہ نے سین کے فتحہ سے [یَحۡسَبُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ الآخِرَ اعۡكِسۡ بِفَتۡحِ بَا۔۔۔حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ آل عمران کا آخری والا (**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ**)[۱۸۸] کوتاءِخطاب اور باء کےفتحہ سے[**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب اور باء کےضمہ سے[**فَلا يَحۡسَبُنَّهُمۡ**] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح تاءِخطاب اور باء کےفتحہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی تاءِخطاب اور باء کےفتحہ سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

نیز یادرہے کہ سین کےفتحہ اور کسرہ کا اختلاف ماقبل گزر چکا ہے۔یعنی ابوجعفر کیلئے[**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**]اور یعقوب وخلف کیلئے[**فَلا تَحۡسِبَنَّهُمۡ**] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَحَقًّا بِضَمِّ الۡبَا فَلَا يَحۡسِبُنَّهُمۡ	۵۸۴	وَغَيۡبٍ وَفِيۡهِ الۡعَطۡفُ اَوۡ جَاءَ مُبۡدَلاَ

(**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**) کومکی، بصری نے یاءِغیب اور باء کےضمہ سے(**فَلا يَحۡسَبُنَّهُمۡ**)پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِخطاب اور باء کےفتحہ سے(**فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**) پڑھا ہے،اورسین کےفتحہ اور کسرہ کا اختلاف ماقبل بیان ہو چکا ہے۔

قولہ:......﴿ كَذِیۡ فَرِحِ۔۔۔حَلاَ ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ [**لا يَحۡسَبَنَّ**] جولفظ[**فَرِحِ**] کےساتھ آیا ہوا ہے،یعنی[**لايَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ**][۱۸۸]اس کو یعقوب نے اصل کے خلاف تاءِخطاب سے [**لا تَحۡسَبَنَّ**] پڑھا ہے،اورخطاب ماقبل پرعطف سے نکلا،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [**لا يَحۡسَبَنَّ**] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے یاءِغیب سے [**لا يَحۡسَبَنَّ**]اورخلف نے تاءِخطاب سے [**لا تَحۡسَبَنَّ**] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی یاءِغیب سے اورامام حمزہ نے تاءِخطاب سے پڑھا تھا)لہٰذا سین کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے یعقوب وخلف کیلئے تاءخطاب اورسین کے کسرہ سے [**لا تَحۡسِبَنَّ**]اورابوجعفر کیلئے یاءغیب اورسین کےفتحہ سے [**لا يَحۡسَبَنَّ**] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۵۸۳	۔۔لا تَحۡسَبَنَّ الۡغَيۡبُ كَيۡفَ سَمَا اعۡتَلا

شامی،مکی، نافع، بصری نے (**لا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ**) کو یاءِغیب سے پڑھا ہے،اوران کےعلاوہ نے تاء خطاب سے(**لا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ**) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاشۡدُدۡ يَمِيۡزَ مَعًا حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں اورسورۂ انفال میں (**حَتّٰی يَمِيۡزَ**)[۱۷۹]اور(**لِيَمِيۡزَ**)[۳۷]کوپہلی یاء کےضمہ ،میم کےفتحہ اوردوسری یاء کی تشدید مع کسرہ سے ازباب تفعیل (**يُمَيِّزَ**) پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ازباب ضرب سے(**يَمِيۡزَ**) پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح[**يُمَيِّزَ**]اورابوجعفر

نے امام ابوعمرو بصری کی طرح [يَمِيزَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے از باب تفعیل سے [يُمَيِّزَ] اور امام نافع نے از باب ضرب سے [يَمِيزَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے از باب تفعیل اور ابوجعفر کیلئے از باب ضرب ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

يَـمِيـزَ مَـعَ الْاَنـفَـالِ فَـاكْسِـرْ سُـكُـونَـهٗ	٥٨٠	وَشَـدِّدْهُ بَـعْـدَ الْـفَتْـحِ وَالـضَّـمِّ شُـلْشُلَا

(يَـمِيـزَ) کو یہاں اور سورۂ انفال دونوں جگہ پر حمزہ، کسائی نے پہلی یاء کے ضمہ، میم کے فتحہ اور دوسری یاء کی تشدید مع کسرہ سے از باب تفعیل (يُـمَيِّـزَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے پہلی یاء کے فتحہ، میم کے کسرہ، اور دوسری یاء کو تخفیف اور اسکان سے از باب ضرب (يَمِيزَ) سے پڑھا ہے۔

وَيَحْـزُنُ فَافْتَحْ ضُمَّ كُلًّا سِوَى الَّذِىْ 91 لَـدَى الْأَنْبِيَا فَـالضَّمُّ وَالْكَسْرُ اُ حُفَلا

قولہ:......﴿ وَيَحْزُنُ فَافْتَحْ ضُمَّ كُلًّا سِوَى الَّذِىْ لَدَى الْأَنْبِيَا فَالضَّمُّ وَالْكَسْرُ اُحُفَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف تمام قرآن میں لفظ (يَـــحْــــزُنُ) کو یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ سے از باب نصر سے [يَحْزُنُ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ انبیاء میں [لَا يَحْـزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ [١٠٣]] کو یاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ سے از باب افعال [لَا يُحْزِنُهُمُ] پڑھنے میں یہ منفرد ہیں، (جبکہ امام نافع نے لفظ [يَحْزُنُ] کو ہر جگہ باب افعال سے [يُحْزِنُ] اور سورۂ انبیاء میں باب نصر سے [لَا يَحْـزُنُهُمُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے سورۂ انبیاء سمیت ہر جگہ اصل کے موافق باب نصر سے [يَحْزُنُ] پڑھا ہے، لہٰذا سورۂ انبیاء کے علاوہ ہر جگہ پر تینوں ائمہ کی قراءت باب نصر سے ہے، البتہ انبیاء میں ابوجعفر کیلئے باب افعال سے اور یعقوب و خلف کے لئے باب نصر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

-------------وَيَـحْـزُنُ غَيْـرَ الْاَنْ	٥٧٨	بِيَـاءٍ بِـضَـمٍّ وَاكْسِـرِ الـضَّـمَّ اَ حْـفَلَا

سورۂ انبیاء کے علاوہ (يَحْزُنُ) کو ہر جگہ نافع نے یاء کو ضمہ اور زاء کو ضمہ کے بجائے کسرہ سے از باب افعال (يُحْزِنُ) سے پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ سے از باب نصر [يَحْزُنُ] پڑھا ہے، اور سورۂ انبیاء والے [لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ] کو تمام قراء سبعہ نے از باب نصر سے پڑھا ہے۔

سَنَكْتُبُ مَعْ مَا بَعْدُ كَالْبَصْرِ فُزْ يُبَىْ 92 يِـنُنْ يَكْتُمُوا خَاطِبْ حَنَا خَفَّفُوا طُلَا
يَغُـرَّنْكَ يَحْطِمْ نَذْهَبَ اوْ نُرِيَنْكَ يَسْـ 93 تَخِـفَّـنْ وَشَـدِّدْ لَكِنِ الَّـذْ مَـعًـا اُلَا

قولہ:......﴿سَنَكْتُبُ مَعْ مَا بَعْدُ كَالْبَصْرِ فُزْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (سَـنَكْتُبُ مَاقَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ [١٨١]) والی آیت کو امام ابوعمرو بصری کی طرح (سَـنَكْتُبُ) کو نون کے فتحہ اور تاء کے ضمہ سے اور اس کے بعد (وَقَتْلَهُمْ) کو لام کے نصب سے اور (نَـقُوْلُ) کو نون سے

[سَنَكۡتُبُ مَاقَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ وَّنَقُوۡلُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے یاء کے ضمہ اور تاء کے فتحہ سے [سَيُكۡتَبُ]اوراس کے بعد[وَقَتۡلُهُمۡ] کولام کے رفع سے اور [يَقُوۡلُ] کو یاء سے[سَيُكۡتَبُ مَاقَالُوۡا وَقَتۡلُهُمُ الۡاَنۡبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ وَّيَقُوۡلُ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [سَنَكۡتُبُ]،[وَقَتۡلَهُمۡ]،[نَقُوۡلُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تینوں کلموں میں ایک ہی قراءت ہے۔ نیز یادرہے کہ ناظمؒ کا بصری سے تشبیہ وزن شعری کیلئے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

سَنَكۡتُبُ يَاءٌ ضُمَّ مَعۡ فَتۡحِ ضَمِّهِ	۵۸۱	وَقَتۡلَ ارۡفَعُوۡا مَعۡ يَانَقُوۡلُ فَيَكۡمُلَا

امام حمزہؒ نے پہلے کلمہ کو یاء کے ضمہ اور تاء کے فتحہ سے [سَيُكۡتَبُ] اور دوسرے کلمہ کولام کے رفع سے [وَقَتۡلُهُمۡ]اور تیسرے کلمہ کو یاء سے [يَقُوۡلُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے پہلے کلمہ کو نون کے فتحہ اور تاء کے ضمہ سے (سَنَكۡتُبُ) اوراس کے بعد لام کے نصب سے (وَقَتۡلَهُمۡ)اور (نَقُوۡلُ) کو نون سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يُبَيِّنُنَ يَكۡتُمُوۡ خَاطِبۡ حَنَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكۡتُمُوۡنَهُ)[۱۸۷] میں لفظ [لَيُبَيِّنُنَّهُ]اور [وَلَا يَكۡتُمُوۡنَهُ] دونوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكۡتُمُوۡنَهُ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے [لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهُ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی دونوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں فعلوں میں تاءِ خطاب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

صَفَا حَقُّ غَيۡبِ يَكۡتُمُوۡنَ يُبَيِّنُنۡ	۵۸۳	نَ....................................

شعبہ، مکی، بصری نے (لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكۡتُمُوۡنَهُ) میں دونوں فعلوں کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تاءِ خطاب سے (لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خَفِّفُوا طُلَا يَغُرَّنۡكَ يَحۡطِمۡ نَذۡهَبَ اوۡ نُرِيَنۡكَ يَسۡتَخِفَّنۡ ﴾

رویس نے حسب ذیل پانچ افعال کو نون ساکنہ خفیفہ سے پڑھا ہے، یعنی (لَا يَغُرَّنۡكَ)[۱۹۶]،(لَا يَحۡطِمَنۡكُمۡ)[نمل:۱۸]،(فَاِمَّانَذۡهَبَنۡ بِكَ اَوۡ نُرِيَنۡكَ)[زخرف:۴۱،۴۲]،(وَلَا يَسۡتَخِفَّنۡكَ)[روم:۶۰] اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء عشرہ نے تمام افعال کو نون مشدد سے [لَا يَغُرَّنَّكَ، لَايَحۡطِمَنَّكُمۡ، فَاِمَّانَذۡهَبَنَّ بِكَ اَوۡ نُرِيَنَّكَ، وَلَا يَسۡتَخِفَّنَّكَ]

نیز یادرہے کہ رویس کے لئے [نَذۡهَبَنۡ] پر جب وقف کیا جائے گا تو وقف میں نون کا الف سے ابدال ہوگا یعنی [نَذۡهَبَا]۔ اور [نَذۡهَبَنَّ] کے ساتھ [اَوۡ] قید احترازی ہے، کیونکہ اس سے سورۂ یونس، رعد اور مؤمن

والے [نَــذۡهَبَــنَّ] کونکالنا مقصود ہے، جوکہ باتفاق مشدد ہے، اوراسی طرح [أَوۡ نُــرِيَــنَّـکَ] کے ساتھ بھی [أَوۡ] قیداحترازی ہے، جس سے باقی کلمات کونکالنا مقصود ہے، جو باتفاق مشدد ہیں۔

قوله:......﴿ وَشَدِّدۡ لَكِنِ الَّذۡ مَعًا اُ لَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں اورسورۂ زمر میں (لٰكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا)[۱۹۸،۲۰] میں لفظ [لٰكِنۡ] کونون کی تشدیداور فتحہ سے [لٰكِنَّ] پڑھا ہے، اوراس کی قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے نون کی تخفیف اور کسرہ سے (لٰكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا) پڑھا ہے۔اور [الَّذۡ] کی قیدوزن شعری کے لئے ہے، نہ کہ قیداحترازی۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ آل عمران میں کل چھ یاءاتِ اضافت ہیں جودرج ذیل ہیں:

[۱][وَجۡهِــيَ لِلّٰــهِ][۲][مِنِّـيَ اِنَّکَ][۳][اِنِّــيَ اُعِيۡـذُهَا][۴][رَبِّ اجۡـعَـلۡ لِّـيۡ اٰيَةً][۵][اِنِّـيَ اَخۡلُقُ][۶][اَنۡصَارِيَ اِلَى اللّٰهِ] ان تمام یاءاتِ اضافت کوابوجعفر نے مفتوح اور باقی دوائمہ نے ساکن پڑھا ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں جودرج ذیل ہیں: [۱][وَمَــنِ اتَّبَـعَــنِ][۲][وَخَـــافُــوۡنِ اِنۡ كُــنۡتُـمۡ][۳][وَاَطِيۡـــــــعُـــــــوۡنِ] پہلی دوکوابوجعفر نے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف سے اور تیسرے کوحالین میں حذف یاء سے پڑھا ہے، اور یعقوب کیلئے تینوں میں حالین میں اثبات سے اورخلف کیلئے حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ النِّسَآءِ﴾

وَالارۡحَـامِ فَانۡصِبۡ اُ مِّ كُلًّا كَحَفۡصِ فُقۡ 94 فَــوَاحِــدَــةٌ مَــعُـــهُ قِيَـامًــا وَجُـهِّـلا
أَحَـلَّ وَنَـصۡـبَ اللهُ وَاللَّاتِ اُ دۡ يَكُنۡ 95 فَـأَنِّـثۡ وَأَشۡـمِمۡ بَابَ أَصۡدَقُ طِبۡ وَلَا

قوله:......﴿وَالارۡحَامِ فَانۡصِبۡ ـــ فُقۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَالۡاَرۡحَــامِ)[۱] کومیم کے نصب سے [وَالۡاَرۡحَــامَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے میم کے جر سے [وَالۡاَرۡحَامِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق میم کے نصب سے [وَالۡاَرۡحَامَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے بھی میم کے نصب سے [وَالۡاَرۡحَامَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے میم کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَــمۡـزَةُ وَالۡاَرۡحَـامَ بِـالۡـخَـفۡـضِ جَـمَّـلا	۵۸۷	....

حمزہ نے (وَالۡاَرۡحَـــــامَ) کومیم کے جر سے [وَالۡاَرۡحَـــــامِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے میم کے نصب سے (وَالۡاَرۡحَامَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ اُمِّ کُلاًّ کَحَفْصٍ فُقۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف ہرجگہ پر(اُمِّ) کے تمام لفظوں کو حفص کی طرح ہمزہ کے ضمہ سے اور (اُمَّهٰتِكُمْ)[نحل:۷۸،نور:۶۱،زمر:۶،نجم:۳۲] کوہمزہ کےضمہ اورمیم کےفتحہ سے پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے ہرجگہ(اُمِّ) کوہمزہ کےکسرہ سے[اِمِّ]اور[اُمَّهٰتِكُمْ] کوہمزہ اورمیم کےکسرہ سے[اِمِّهٰتِكُمْ]پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کےموافق خلف کیطرح پڑھاہے،لہٰذاتینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَ فِـيْ اُمِّ مَـعْ فِـيْ اُمِّهَـا فَلِاُمِّـهِ	۵۹۰	لَدَى الْوَصْلِ ضَمُّ الْهَمْزِ بِالْكَسْرِ شَمْلَلَا
وَفِـيْ اُمَّهَـاتِ الـنَّحْلِ وَالنُّوْرِ وَالزُّمَر	۵۹۱	مَعَ النَّجْمِ شَافٍ وَاكْسِرِ الْمِيْمَ فَيْصَلَا

حمزہ،کسائی نے(اُمِّ)،(اُمِّهَا)اور(فَلِاُمِّهِ) کووصلاً ہمزہ کوضمہ کے بجائے کسرہ سے[اِمِّ،اِمِّهَا، فَلِاِمِّهِ]پڑھاہے،اور باقیین نے ہمزہ کےضمہ سے(اُمِّ)،(اُمِّهَا)اور(فَلِاُمِّهِ)پڑھاہے،اورلفظ[اُمَّهٰتِكُمْ] جوسورۂ نحل،نور ،زمراورنجم میں آیاہواہے،اس کوحمزہ،کسائی نے ہمزہ اورمیم کےکسرہ سے[اِمِّهٰتِكُمْ] پڑھاہے،اور باقیین نے ہمزہ کےضمہ اور میم کےفتحہ سے[اُمَّهٰتِكُمْ]پڑھاہے۔

قولہ:......﴿فَوَاحِدَةٌ ۔۔۔اُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف(فَوَاحِدَةٌ)[۳]کوتاء کےرفع سے[فَوَاحِدَةٌ]پڑھاہے،جیساکہ تلفظ سےرفع کی طرف اشارہ ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے تاء کےنصب سے(فَوَاحِدَةً)پڑھاہے۔

قولہ:......﴿مَعُهُ قِيَامًا۔۔۔اُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف(جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا)[۵]میں لفظ(قِيٰمًا)کواثباتِ الف سے پڑھاہے،جیساکہ تلفظ سے ظاہرہے(جبکہ امام نافع نے حذفِ الف سے[قِيَمًا]پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کےموافق اثباتِ الف سے[قِيٰمًا] ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نے بھی اثباتِ الف سے پڑھاتھا)،لہٰذاتینوں ائمہ کیلئے اثباتِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقَصْرُ قِيَامًا عَمَّ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۵۸۸	....

نافع،شامی نےلفظ(قِيٰمًا)کوحذفِ الف سے(قِيَمًا)پڑھاہے،اوران کےعلاوہ نے اثباتِ الف سے(قِيٰمًا)پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ وَجُهِّلَا أَحَلَّ۔۔۔اُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف(أَحَلَّ لَكُمْ)[۲۴]کوہمزہ کےضمہ اورحاء کےکسرہ سےصیغہ مجہول[اُحِلَّ لَكُمْ] پڑھاہے،(جبکہ امام نافع نے ہمزہ اورحاء کےفتحہ سے[أَحَلَّ]صیغہ معروف پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کےموافق پڑھاہے،یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح صیغہ مجہول سے[اُحِلَّ]اوریعقوب نے صیغہ معروف سے[أَحَلَّ

پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی صیغہ مجہول سے [أُحِلَّ لَكُمْ] اور امام ابوعمرو بصری نے صیغہ معروف سے [أَحَلَّ لَكُمْ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے صیغہ مجہول سے اور یعقوب کیلئے صیغہ معروف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضَــمٌّ وَكَسْـرٌ فِـيْ اَحَـلَّ صِـحَـابُـهُ	۵۹۷	وُجُـــوهُ--------------------

[أَحَلَّ] کو حفص، حمزہ، کسائی نے ہمزہ کے ضمہ اور حاء کے کسرہ سے [أُحِلَّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ اور حاء کے فتحہ سے [أَحَلَّ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَنَصْبَ اللهُ وَاللاَّتِ أُذْ ﴾

ابوجعفر نے (بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِیْ)[۳۴] میں لفظ (اَللّٰهُ) کی ھاء کو نصب سے [بِمَا حَفِظَ اللّٰهَ وَالّٰتِیْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے ھاء کے رفع سے [بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِیْ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ يَكُنْ فَأَنِّثْ ---طِبْ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (كَانْ لَّمْ يَكُنْ)[۷۳] کو تاءِ تانیث سے [كَانْ لَّمْ تَكُنْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [كَانْ لَّمْ يَكُنْ] پڑھا تھا) اور باقی روح، ابوجعفر اور خلف نے اپنی اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے (كَانْ لَّمْ يَكُنْ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری، امام نافع اور امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر سے [كَانْ لَّمْ يَكُنْ] پڑھا تھا) لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے اور رویس کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَنِّـــثْ يَـكُـنْ عَـنْ دَارِمٍ -------	۶۰۲	....

(كَانْ لَّمْ يَكُنْ) کو حفص، مکی نے تاءِ تانیث سے [كَانْ لَّمْ تَكُنْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ تذکیر سے (كَانْ لَّمْ يَكُنْ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَأَشْمِمْ بَابَ أَصْدَقُ طِبْ وَلَا ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ بابِ (أَصْـدَقُ) کے تمام الفاظ جس میں صاد ساکنہ کے بعد دال ہو، اس کو رویس نے اصل کے خلاف صاد کا زاء کے مانند اشمام سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے خالص صاد سے پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے اشمام سے اور ابوجعفر و روح نے خالص صاد سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی اشمام سے، امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے خالص صاد سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے اشمام سے اور ابوجعفر و روح کیلئے خالص صاد سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ باب [أَصْدَق] سے وہ تمام کلمات مراد ہیں، جن میں صاد ساکنہ کے بعد دال متحرک ہو، اور یہ پورے قرآن مجید میں آٹھ کلمات ہیں، جو بارہ جگہ آئے ہیں:

[۱][۲][أَصۡدَق][نساء:۸۷،۱۲۲] [۳][۴][۵][یَصۡدِفُوۡنَ][انعام:۱۵۷،۱۵۷،۶][۶][وَتَصۡدِیَۃً][انفال:۳۵][۷][۸] [تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ][یونس:۳۷،۱۱۱][۹][فَاصۡدَعۡ][حجر:۹۴][۱۰][قَصۡدُ السَّبِیۡلِ][نحل:۹] [۱۱][یُصۡدِرَ الرِّعَآءُ][قصص:۲۳] [۱۲][یَصۡدُرُ النَّاسُ][زلزال:۶]

قال الشاطبیؒ:......

وَاِشۡمَامُ صَادٍ سَاکِنٍ قَبۡلَ دَالِہٖ	۲۰۳	کَاَصۡدَقُ زَایًا شَاعَ وَارۡتَاحَ اَشۡمَلا

ہر صاد ساکن جو دال سے پہلے ہو جیسے [أَصۡدَقُ،] اس میں حمزہ، کسائی نے صاد کو زاء کے اشمام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے خالص صاد سے پڑھا ہے۔

وَلَا یُظۡلَمُوا اُدۡ یَا وَحُزۡ حَصِرَتۡ فَنَوۡ 96 وِنِ انۡصِبۡ وَأُخۡرَی مُؤۡمِنًا فَتۡحُهُ یَلَا

قوله:......﴿ وَلَا یُظۡلَمُوا اُدۡ یَا ﴾

ابوجعفر اور روح نے اصل کے خلاف (وَ لا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلا)[۷۷] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے [وَ لا تُظۡلَمُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یاءِ غیب سے اور رویس نے تاءِ خطاب سے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے اور امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے تاء خطاب سے اور ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------------- تُظۡلَمُوۡنَ غَـ	۲۰۲	بُ شُهۡدٍ دَنَا ----------------

(وَ لا تُظۡلَمُوۡنَ) کو حمزہ، کسائی اور مکی نے یاءِ غیب سے [وَ لا یُظۡلَمُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے (وَ لا تُظۡلَمُوۡنَ) پڑھا ہے۔ اور یہاں دوسرا والا مراد ہے، کیونکہ پہلا والا باتفاق قراءِ عشرہ یاءِ غیب سے ہے۔

قوله:......﴿ وَحُزۡ حَصِرَتۡ فَنَوِّ نِ انۡصِبۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (حَصِرَتۡ)[۹۰] کی تاء کو وصلاً نصب والی تنوین سے [حَصِرَۃً] پڑھا ہے، اور وقف ھاء سے ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے حالین میں تاء ساکنہ سے (حَصِرَتۡ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَأُخۡرَی مُؤۡمِنًا فَتۡحُهُ یَلَا ﴾

ابن وردان نے (لَسۡتَ مُؤۡمِنًا)[۹۴] میں (مُؤۡمِنًا) کو دوسری میم کے فتحہ سے (مُؤۡمَنًا) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے دوسری میم کو کسرہ سے [مُؤۡمِنًا] پڑھا ہے۔ اور [اُخۡرٰی] کی قید احترازی ہے، کیونکہ اس سے پہلے والا (وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا)[۹۳] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق قراءِ عشرہ میم مکسور سے ہے۔

وَغَيۡـرُ انۡصِبًا فُزۡ نُـونَ يُؤۡتِيهُ حُطۡ وَيَدۡ 97 خُلُوا سَمٍّ طِبۡ جَهِّلۡ كَطَوۡلٍ وَكَافَ إِلَا
وَفَـاطِـرَ مَـعۡ نَـزَّلۡ وَتِلۡوَيۡـهِ سَمٍّ حُمۡ 98 وَتَـلۡوُوۡا فِدًا تَـعۡدُوا اِتۡلُ سَـكِّنۡ مُثَقِّلا

قوله:......﴿ وَغَيۡرُ انۡصِبًا فُزۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (غَيۡـرُ اُولِى الضَّرَرِ)[۹۵]میں لفظ [غَيۡرُ] کوراء کے نصب سے [غَيۡرَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے راء کے رفع سے [غَيۡـرُ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے بھی اصل کے موافق راء کے نصب سے [غَيۡـرَ] پڑھا ہے، البتہ یعقوب نے اصل کے موافق راء کے رفع سے [غَيۡـرُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے راء کے نصب سے اور امام ابوعمرو بصری نے راء کے رفع سے [غَيۡـرُ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور ابوجعفر کیلئے راء کے نصب سے [غَيۡرَ] اور یعقوب کیلئے راء کے رفع سے [غَيۡرُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَغَيۡــرُ اُولِــى بِـالـرَّفۡعِ فِـيۡ حَـقِّ نَهۡشَلاَ	۲۰۵	....

[غَيۡرَ] کو حمزہ، مکی، بصری اور عاصم نے راء کے رفع سے [غَيۡرُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے نصب سے [غَيۡرَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نُونَ يُؤۡتِيهُ حُطۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَسَوۡفَ يُؤۡتِيۡـهِ)[۱۱۴]کونون سے [نُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء سے [يُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے نون سے [نُـؤۡتِيۡهِ] اور خلف نے یاء سے [يُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی نون سے [نُـؤۡتِيۡهِ] اور امام حمزہ نے یاء سے [يُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کی قراءت نون سے [نُؤۡتِيۡهِ] اور خلف کی یاء سے [يُؤۡتِيۡهِ] ہے۔

نیز یادرہے کہ یہاں دوسرا والا [نُـؤۡتِيۡهِ] مراد ہے، جس کے بعد (وَمَـنۡ يُّشَـاقِـقِ الرَّسُوۡلَ) آتا ہے، اور ناظم نے شہرت کی بناء پر ثانی کی قید نہیں لگائی، کیونکہ پہلے والے میں اختلاف نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۰۶	وَنُـؤۡتِيۡــهِ بِـالۡيَـا فِـيۡ حِـمَـاهُ----

(فَسَوۡفَ يُؤۡتِيۡهِ) میں کلمہ [نُؤۡتِيۡهِ] کو حمزہ، بصری نے یاء سے [يُؤۡتِيۡهِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (فَسَوۡفَ نُؤۡتِيۡهِ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَيَدۡخُلُوا سَمٍّ طِبۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَـاُولٰـئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ)[۱۲۴] میں لفظ (يَدۡخُلُوۡنَ) کو یاء کے فتحہ اور خاء کے ضمہ سے [يَدۡخُلُوۡنَ] صیغہ معروف پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے صیغہ مجہول سے [يُدۡخَلُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی روح وخلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے رویس کی طرح صیغہ معروف سے [يَـدۡخُــلُـوۡنَ] اور روح نے صیغہ مجہول

سے [یُـدْخَـلُـوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے [یَـدْخُـلُـوْنَ] اور امام ابوعمرو بصری نے صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] پڑھا تھا) ابو جعفر کی قراءت آگے خود ناظمؒ بیان فرمارہے ہیں

قولہ:......﴿ جَهِّلُ كَطَوْلٍ وَكَافَ اِلَا ﴾

یہاں سے ابو جعفر کی قراءت کا بیان ہورہا ہے کہ ابو جعفر نے اصل کے خلاف سورۂ غافر اور مریم میں لفظ [یَـدْخُـلُـوْنَ] کو صیغہ مجہول سے [یُـدْخَـلُـوْنَ] پڑھا ہے، اسی طرح سورۂ نساء میں بھی اصل کے خلاف [یَـدْخُـلُـوْنَ] کو صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ نافع نے تینوں سورتوں میں [یَدْخُلُوْنَ] معروف پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے سورۂ غافر اور مریم میں اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب کیلئے دونوں سورتوں میں صیغہ مجہول سے اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے ہے۔ (کیونکہ بصری نے بھی سورۂ غافر و مریم میں صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] اور حمزہ نے صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] پڑھا تھا)

لہٰذا سورۂ نساء میں رویس اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے [یَـدْخُـلُـوْنَ] اور روح وابو جعفر کیلئے صیغہ مجہول سے [یُـدْخَلُوْنَ] ہے۔ اور سورۂ غافر اور سورۂ مریم دونوں میں ابو جعفر و یعقوب کیلئے صیغہ مجہول سے [یُـدْخَلُوْنَ] اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہاں سورۂ غافر والے سے پہلا موقعہ مراد ہے، یعنی [فَـاُولٰـئِكَ یَـدْخُـلُـوْنَ الْـجَـنَّةَ یُـرْزَقُـوْنَ فِیْهَـا بِغَیْرِ حِسَابٍ][۴۰] البتہ دوسرا موقعہ (سَیَـدْخُـلُـوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ)[۶۰] کو سورۂ غافر میں ہی بیان کریں گے۔ آسانی کیلئے یہاں بھی بیان کیا جاتا ہے۔

کہ ابو جعفر اور رویس نے اصل کے خلاف صیغہ مجہول سے [سَیُـدْخَلُوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ نافع، بصری نے صیغہ معروف سے [سَیَدْخُلُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی روح و خلف نے اصل کے موافق صیغہ معروف سے [سَیَدْخُلُوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ بصری، حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے [سَیَدْخُلُوْنَ] پڑھا تھا)

قولہ:......﴿ وَفَاطِرَ ـ ـ ـ سَمّ حُمٍ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ فاطر میں لفظ (یُـدْخَـلُـوْنَهَـا)[۳۳] کو صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَهَا] پڑھا ہے، (جبکہ بصری نے صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَهَا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَهَا] پڑھا ہے، (کیونکہ نافع، حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَهَا] پڑھا تھا) لہٰذا سورۂ فاطر میں تینوں ائمہ معروف پڑھنے میں متفق ہوئے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ قرآن کریم میں [یَـدْخُـلُـوْنَ] والے کلمات دس آئے ہیں، ان میں سے اختلافی کلمات پانچ ہیں:

[۱][نساء:۱۲۴][۲][مریم:۶۰][۳][فاطر:۳۳][۴][طول (غافر):۴۰][۵][طول:۶۰]

خلف کیلئے پانچوں میں صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] ہے، اور ابو جعفر کیلئے سورۂ فاطر میں صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] اور باقی چار میں صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] ہے، رویس کیلئے سورۂ نساء اور فاطر میں صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] ہے، اور باقی

تین جگہ صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] ہے۔اورروح کیلئے سورۂ فاطراورسورغافر میں دوسرا والا صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] اور باقی تین جگہ میں صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

[illegible]	٢٠٦	[illegible]
[illegible]	٢٠٧	[illegible]

سورۂ نساء ،مریم اورمؤمن کا پہلے والے کو مکی ،بصری اورشعبہ نے یاء کے ضمہ اور خاء کے فتحہ سے صیغہ مجہول [یُدْخَلُوْنَ] پڑھا ہے،اورسورۂ مؤمن کے دوسرے والے کو مکی ،شعبہ نے صیغہ مجہول سے [سَیُدْخَلُوْنَ] پڑھا ہے،اورسورۂ فاطر والے کو صرف بصری نے صیغہ مجہول [یُدْخَلُوْنَهَا] پڑھا ہے، باقیین نے پانچوں جگہ صیغہ معروف سے پڑھا ہے۔پس مکی ،شعبہ کیلئے اول کے چار میں صیغہ مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] اورفاطر والے میں صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَهَا] ہے، بصری کیلئے سورۂ مؤمن کے دوسرے والے میں معروف سے [سَیَدْخُلُوْنَ] اور باقی چار میں مجہول سے [یُدْخَلُوْنَ] ہے، باقیین نافع ،شامی ،حفص ،حمزہ ،کسائی کیلئے پانچوں میں صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] ہے۔

قوله:......﴿مَعْ نَزَّلَ وَتِلْوَيْهِ سَمِّ حُـمْ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ (نَزَّلَ) اوراس کے بعد آنے والے دو فعل یعنی (اَنْزَلَ) اور (وَقَدْنَزَّلَ) تینوں فعلوں کو صیغہ معروف سے [نَزَّلَ،اَنْزَلَ،وَقَدْنَزَّلَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں فعلوں کو صیغہ مجہول سے [نُزِّلَ،اُنْزِلَ،وَقَدْنُزِّلَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اصل کے موافق پہلے دو فعلوں کو صیغہ معروف سے [نَزَّلَ،اَنْزَلَ] اور تیسرے فعل کو صیغہ مجہول سے [وَقَدْ نُزِّلَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی پہلے دو فعلوں کو صیغہ معروف سے [نَزَّلَ،اَنْزَلَ] اور تیسرے فعل کو صیغہ مجہول سے [وَقَدْنُزِّلَ] پڑھا تھا) لہٰذا پہلے دو فعلوں میں تینوں ائمہ کے لئے صیغہ معروف [نَزَّلَ،اَنْزَلَ] اور تیسرے فعل میں ابوجعفر وخلف کیلئے صیغہ مجہول سے [وَقَدْنُزِّلَ] اور یعقوب کیلئے صیغہ معروف سے [وَقَدْنَزَّلَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنُزِّلَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ حِصْنُهُ	٢١٠	وَاُنْزِلَ عَنْهُمْ عَاصِمٌ بَعْدُ نُزِّلَا

لفظ (نُزِّلَ) کو نافع اورکوفیین نے نون کے ضمہ اورزاء کے کسرہ کے بجائے دونوں جگہ فتحہ سے [نَزَّلَ] صیغہ معروف پڑھا ہے،اوراس کے بعد (اُنْزِلَ) کو بھی ان چاروں ائمہ نے صیغہ معروف سے [اَنْزَلَ] پڑھا ہے،اور (وَقَدْنُزِّلَ) کو صرف عاصم نے صیغہ معروف سے [وَقَدْنَزَّلَ] پڑھا ہے،اور باقی غیر مذکورین نے تینوں فعلوں کو صیغہ مجہول سے پڑھا ہے،لہٰذا عاصم کیلئے تینوں فعل صیغہ معروف سے [نَزَّلَ،اَنْزَلَ،وَقَدْنَزَّلَ] اور نافع ،حمزہ ،کسائی کیلئے پہلے دو فعل صیغہ معروف سے [نَزَّلَ،اَنْزَلَ] اور تیسرا فعل صیغہ مجہول سے [وَقَدْنُزِّلَ] ہے،اور باقیین کیلئے تینوں فعل صیغہ مجہول سے [نُزِّلَ،اُنْزِلَ،وَقَدْنُزِّلَ] ہے۔

قولہ:......﴿وَتَلُوُوۡا فِدًا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَاِنۡ تَلۡوُوۡا)[۱۳۵] کو لام کے سکون اور اس کے بعد دو واو سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے [وَاِنۡ تَلُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَاِنۡ تَلۡوُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتَلُوُوا بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُولٰى وَلَامَهٗ	۲۰۹	فَضُمَّ سُكُوْتًا لَسْتَ فِيْهِ مُجَهَّلَا

(وَاِنۡ تَلۡوُوۡا) کو شامی، حمزہ نے واو مضموم کے حذف اور لام کے ضمہ سے [وَاِنۡ تَلُوۡا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے دو واو اور لام کے سکون سے [وَاِنۡ تَلۡوُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تَعۡدُوا اِتۡلُ سَكِّنۡ مُثَقِّلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَلَا تَعۡدُوۡا فِی السَّبۡتِ)[۱۵۴] میں لفظ [وَلَا تَعۡدُوۡا] کو عین کے سکون اور دال کی تشدید سے [وَلَا تَعۡدُّوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے عین کے اختلاس اور دال کی تشدید سے اور ورش نے عین کے فتحہ کامل اور دال کی تشدید سے [وَلَا تَعَدُّوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق عین کے سکون اور دال کی تخفیف سے [وَلَا تَعۡدُوۡا] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بِالْاِسْكَانِ تَعْدُوْا سَكِّنُوْهُ وَخَفَّفُوْا	۲۱۲	خُصُوْصًا وَاَخْفَى الْعَيْنَ قَالُوْنُ مُسْهِلَا

(وَلَا تَعۡدُوۡا فِی السَّبۡتِ) میں لفظ [وَلَا تَعۡدُوۡا] کو نافع کے سوا باقی چھ کیلئے عین کے سکون اور دال کی تخفیف سے [وَلَا تَعۡدُوۡا] ہے، جبکہ نافع کے راوی قالون کیلئے عین کے اختلاس یعنی دو تہائی فتحہ اور دال کی تشدید سے [وَلَا تَعَدُّوۡا] ہے اور قالون کیلئے دوسری وجہ عین کے سکون اور دال کی تشدید سے [وَلَا تَعۡدُّوۡا] ہے، اس کو ناظم نے بیان نہیں کیا ہے، اور ورش کیلئے عین کے کامل فتحہ اور دال کی تشدید سے [وَلَا تَعَدُّوۡا] ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ نساء میں کوئی یاءاتِ اضافت نہیں ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں صرف ایک یاء زائدہ ہے، یعنی [سَوۡفَ يُؤۡتِ اللّٰهُ] کو یعقوب نے حالین میں اثبات سے اور باقین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡمَائِدَۃِ﴾

وَشَنْآنُ سَكِّنْ أَ وُفِ إِنْ صَدُّ فَافْتَحَاً 99 وَأَرْجُلِكُمْ فَانْصِبْ حَلَا الْخَفْضُ أُ عُمِلَا

قولہ:......﴿وَشَنَآنُ سَكِّنْ أَ وُفِ﴾

[وَلا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ][۲]اور[وَلا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى اَنْ لَّاتَعْدِلُوْا][۸] میں دونوں جگہ لفظ (شَنَاٰنُ) کے نون کوابوجعفر نے اصل کے خلاف سکون سے [شَنْاٰنُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے نون کے فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی نون کے فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے نون کے سکون سے اور یعقوب وخلف کیلئے نون کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۱۴	وَسَكِّنْ مَعًا شَنَاٰنُ صَحَّا كِلَاهُمَا

(شَنَاٰنُ کودونوں جگہ شعبہ اور شامی نے نون کے سکون سے[شَنْاٰنُ] پڑھا ہے اور باقیین نے نون کے فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا ہے۔

قولہ:...... ﴿إِنْ صَدُّ فَافْتَحَاً وَأَرْجُلِكُمْ فَانْصِبْ حَلَا الْخَفْضُ أُ عُمِلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[اِنْ صَدُّوْكُمْ][۲] کوہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ]اور[وَاَرْجُلِكُمْ][۶] کولام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے پہلے کلمہ کوہمزہ کے کسرہ سے [اِنْ صَدُّوْكُمْ]اور دوسرے کلمہ کولام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا تھا)اور ابوجعفر نے پہلے کلمہ کواصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے (اَنْ صَدُّوْكُمْ)اور دوسرے کلمہ کو اصل کے خلاف لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے پہلے کلمہ کوہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ]اور دوسرے کلمہ کولام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ] پڑھا تھا)اور باقی خلف نے اصل کے موافق پہلے کلمہ کوہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ]اور دوسرے کلمہ کولام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی پہلے کلمہ میں ہمزہ کا فتحہ اور دوسرے میں لام کا جر پڑھا تھا) لہٰذا پہلا کلمہ تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ]اور دوسرا کلمہ یعقوب کیلئے لام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ]اور ابوجعفر وخلف کیلئے لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۱۴	وَفِيْ كَسْرِ اَنْ صَدُّوْكُمْ حَامِدٌ دَلَا
....	۶۱۵	وَاَرْجُلِكُمْ بِالنَّصْبِ عَمَّ رِضًى عَلَا

(اَنْ صَدُّوْكُمْ) کے ہمزہ کومکی اور بصریؒ نے کسرہ سے [اِنْ صَدُّوْكُمْ] پڑھا ہے اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ] پڑھا ہے۔اور[وَاَرْجُلِكُمْ] کونافعؒ،شامیؒ،کسائیؒ اور حفصؒ نے لام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ] پڑھا ہے،اور باقیین نے لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا ہے۔

مِـنِ اجْلِ اكْسِرُ انْقُلُ اِذْ وَقَاسِيَةً عَبَدُ 100 وَطَـاغُـوتَ وَلْيَحْـكُمْ كَشُعْبَةَ فُصِّلَا

قوله:......﴿مِنِ اجْلِ اكْسِرُ انْقُلُ اِذْ﴾

ابوجعفر نے (مِـنْ اَجْـلِ ذٰلِکَ)[۳۲] کونقل حرکت سے پڑھا ہے،یعنی ہمزہ کوکسرہ دے، پھراس کسرہ کونقل کر کے نون کودے اور ہمزہ کوحذف کردے،یعنی(مِـنِ اجْـلِ ذٰلِکَ) اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،اور باقی یعقوب اورخلف کی قراءت اصل کےموافق ہمزہ مفتوحہ کےاثبات سے[مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ] ہے۔

قوله:......﴿وَقَاسِيَةً عَبَدُوَطَاغُوتَ وَلْيَحْكُمْ كَشُعْبَةَ فُصِّلَا﴾

خلف نے اصل کےخلاف[قَـاسِيَةً،عَبَدَ،طَاغُوْتَ ، وَلْيَحْكُمْ]کوشعبہ کی طرح پڑھا ہے،یعنی پہلےکلمہ کواثباتِ الف سے[قٰسِيَةً]اوردوسرےکلمہ کوباء کےفتحہ اورتاء کےنصب سے[عَبَـدَالـطَّـاغُـوْتَ]اورتیسرےکلمہ کولام اورمیم کےسکون سے[وَلْيَـــحْـــكُـــمْ]پڑھا ہے،جیسا کہ سب کلمات تلفظ سےظاہرہے،(جبکہ امام حمزہ نے حذفِ الف اوریاء کی تشدید سے[قَسِيَّةً]اوردوسرےکلمہ کوباء کےضمہ اورتاء کےکسرہ سے[عَبُدَالطَّاغُوْتِ]اورتیسرےکلمہ کولام کسرہ اورمیم کےنصب سے[وَلِيَحْكُمَ]پڑھا تھا)اورباقی ابوجعفراوریعقوب نے بھی خلف کی طرح پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے بھی شعبہ کی طرح پڑھا تھا)لہٰذا سب کلمات میں تینوں ائمہ متفق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

مَـعَ الْـقَـصْـرِ شَـدِّدْ يَـاءَ قٰسِيَةً شَـفَـا	۶۱۵	--------------------------------
وَبَـاعَـبَـدَ اضْـمُـمْ وَاخْـفِـضِ التَّـاءِ بَعْدُ فُزْ	۶۲۳	--------------------------------
وَحَـمْـزَةُ وَلْيَـحْـكُـمْ بِـكَسْـرٍ وَنَـصْبِـهٖ	۶۳۰	يُـحَـرِّكُـهٗ------------------------

حمزہ نے[عَبَدَ الطَّاغُوْتَ]کوباء کےضمہ اورتاء کےجر سے[عَبُدَ الطَّاغُوْتِ]پڑھا ہے،اورباقیین نے حفص کی طرح باء کے فتحہ اورتاء کےنصب سے[عَبَـدَ الـطَّـاغُـوْتَ]پڑھا ہے۔دوسرےشعرمیں حمزہ اورکسائی نے[قٰسِيَةً]کوحذفِ الف اوریاء کی تشدید سے[قَسِيَّةً]پڑھا ہے،اورباقیین نے اثباتِ الف اوریاء کی تخفیف سے[قٰسِيَةً]پڑھا ہے۔تیسرےشعرمیں حمزہ نے[وَلْيَـحْـكُـمْ]کولام کےکسرہ اورمیم کےنصب سے[وَلِيَحْكُمَ]پڑھا ہے،اورباقیین نے لام اورمیم دونوں کےسکون سے[وَلْيَحْكُمْ]پڑھا ہے۔

وَرَفْعَ الْجُرُوحَ اِعْلَمْ وَبِالنَّصْبِ مَعْ جَزَ 101 اءُ نُـوِّنْ وَمِثْـلِ ارْفَـعْ رِسَـالاتِ حُـوِّلَا

مَـعَ الْأَوَّلِيْـنَ اضْمُمْ غُيُوبِ عُيُونِ مَعْ 102 جُيُـوبِ شُيُوخًا فِدْ وَيَوْمَ ارْفَعِ اِ لْمَلَا

قوله:......﴿وَرَفْعَ الْجُرُوحَ اعْلَمْ وَبِالنَّصْبِ ـــ حُوِّ لَا﴾

ابوجعفراوریعقوب نے لفظ[وَالْـــجُـــرُوْحَ][۳۵]کواصل کےخلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے حاء کےرفع سے[اَلْـجُرُوْحُ]اوریعقوب نے نصب سے[وَالْـجُرُوْحَ]پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے حاء کےنصب سے[وَالْـجُرُوْحَ]

اورامام ابوعمرو بصری نے رفع سے [وَالْجُرُوْحُ] پڑھا تھا) اور باقی خلف کی قراءت اصل کے موافق حاء کے نصب سے [وَالْجُرُوْحَ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی حاء کے نصب سے [وَالْجُرُوْحَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے حاء کا رفع اور یعقوب وخلف کیلئے حاء کا نصب ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	٦١٩	--وَالْجُرُوْحَ ارْفَعْ رِضَى نَفَرٍ مَلَا

[وَالْجُرُوْحَ] کی حاء کو کسائی، مکی، بصری، شامی نے رفع کے ساتھ [وَالْجُرُوْحُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حاء کے نصب سے [اَلْجُرُوْحَ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿ مَعْ جَزَاءُ نُوِّنْ وَمِثْلِ ارْفَعْ---حُوِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [فَجَزَآءُ مِثْلِ] [۹۵] میں لفظ [فَجَزَآءُ] کو ہمزہ کی تنوین سے اور [مِثْلِ] کو لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تنوین کے حذف اور لام کے جر سے [فَجَزَآءُ مِثْلِ] پڑھا تھا) باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ترکِ تنوین اور لام کے جر سے [فَجَزَآءُ مِثْلِ] اور خلف نے تنوین اور لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے ترکِ تنوین اور لام کے جر سے اور امام حمزہ نے تنوین اور لام کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے ترکِ تنوین اور لام کے جر سے [فَجَزَآءُ مِثْلِ] اور یعقوب وخلف کیلئے تنوین اور لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

فَجَزَاءُ نَوُ---------------	٦٢٥	وِنُوا مِثْلُ مَافِيْ خَفْضِهِ الرَّفْعُ ثُمَّلَا

کوفیین نے [فَجَزَاءُ مِثْلِ] کو ہمزہ کی تنوین اور لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تنوین کے حذف اور لام کے جر سے [فَجَزَاءُ مِثْلِ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿ رِسَالَاتِ حُوِّلَا ﴾

[فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلٰتِهٖ] [٦٧] کو یعقوب نے اصل کے خلاف جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسٰلَتَهٗ] پڑھا تھا)، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] اور خلف نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسٰلَتَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] اور امام حمزہ نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسٰلَتَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے جمع اور تاء کے کسرہ سے اور خلف کیلئے توحید اور تاء کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۲۳	رِسَـالَتَـهُ اجۡـمَـعۡ وَاكۡسِـرِ التَّـا كَـمَـا اَعۡتَلَا
صَــفَــا -----------------------	۲۲۴	....

شامی، نافع، شعبہ نے [فَمَابَلَّغۡتَ رِسَلَتَهٗ] کو جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] پڑھا ہے، اور باقیین نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسَلَتَهٗ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿حُوِّ لَا مَعَ الۡأَوَّلِيۡنَ﴾

[عَـلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] [۱۰۷] کو یعقوب نے اصل کے خلاف واو کی تشدید، لام کے کسرہ اور نون کے فتحہ سے [عَـلَيۡهِمُ الۡاَوَّلِيۡنَ] جمع پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تثنیہ سے [عَـلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و خلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے تثنیہ سے [عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] اور خلف نے جمع سے [عَلَيۡهِمُ الۡاَوَّلِيۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے تثنیہ سے اور امام حمزہ نے جمع سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے تثنیہ سے اور یعقوب و خلف کیلئے جمع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۲۷	وَفِـي الۡاَوۡلَيَـانِ الۡاَوَّلِيۡـنَ فَـطِـبۡ صِلَا

[عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] کو حمزہ اور شعبہ نے جمع سے [اَلۡاَوَّلِيۡنَ] پڑھا ہے اور باقیین نے تثنیہ سے [اَلۡاَوۡلَيٰنِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿اضۡمُمۡ غُيُوبِ عُيُونِ مَعۡ جُيُوبِ شُيُوخًا فِدۡ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ [غُيُـوۡبِ]، [عُيُـوۡنِ] خواہ معرف باللام ہو یا منکر، ہر جگہ پر اور [جُيُـوۡبِهِـنَّ] [نور] اور [شُيُوۡخًا] [غافر] چاروں کلمات کے اوائل کو خلف نے اصل کے خلاف ضمہ سے [غُيُوۡبِ، عُيُوۡنِ، جُيُوۡبِهِنَّ، شُيُوۡخًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے مذکور چاروں کلمات کے اوائل کو کسرہ سے [غِيُوۡبِ، عِيُوۡنِ، جِيُوۡبِهِنَّ، شِيُوۡخًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح ضمہ سے [غُيُـوۡبِ، عُيُـوۡنِ، جُيُـوۡبِهِـنَّ، شُيُـوۡخًـا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی چاروں کلمات کے اوائل کو ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا چاروں کلمات میں تینوں ائمہ کیلئے ضمہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضَـمَّ الۡـغُيُـوۡبِ يَـكۡسِـرَانِ عُيُوۡنًـا الۡ	۲۲۸	عُيُـوۡنِ شُيُـوۡخًـا دَانَـــهُ صُـحۡبَةٌ مِلَا
جيـــوب مـــنـيـــر دُوۡنَ شَكٍّ----	۲۲۹	....

[غُيُـوۡبِ] خواہ معرف باللام ہو یا منکر، ہر جگہ پر حمزہ، شعبہ نے غین کے کسرہ سے [غِيُـوۡبِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے [غُيُوۡبِ] پڑھا ہے۔

اور مکی، شعبہ، حمزہ، کسائی اور ابن ذکوان نے [عُيُوۡنِ]، [اَلۡعُيُوۡنِ]، [شُيُـوۡخًـا] تینوں کلمات کے اوائل کو کسرہ سے [عِيُـوۡنِ، اَلۡـعِيُـوۡنِ، شِيُـوۡخًـا] پڑھا ہے، جبکہ باقی نافع، بصری، ہشام اور حفص نے تینوں کلمات کے اوائل کو ضمہ سے

[عُيُوۡنٍ ،اَلۡعُيُوۡن، شُيُوۡخًا] پڑھا ہے۔

اورکلمہ [جُيُوۡبِهِنَّ] کوابن ذکوان،مکی،حمزہ، کسائی نے جیم کے کسرہ سے [جِيُوۡبِهِنَّ] پڑھا ہے،اور باقی نافع ،بصری ،ہشام اورعاصم نے جیم کےضمہ سے [جُيُوۡبِهِنَّ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَيَوۡمَ ارۡفَعِ الۡمَلاَ ﴾

ابوجعفر نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [يَوۡمَ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ] [۱۱۹] میں لفظ [يَوۡمَ] کومیم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھا ہے، (جبکہ اامام نافع نے میم کےنصب سے [يَوۡمَ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے بھی میم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھا ہے ،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی میم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے میم کا رفع ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَــــوۡمَ بِــــرَفۡــــعٍ خُــــذۡ-------	۶۳۱	....

نافع کےعلاوہ باقی تمام قراءسبعہ نے [يَوۡمَ] کومیم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھا ہے،اورنافع نے میم کےنصب سے [يَوۡمَ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ مائدہ میں کل چھ یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [يَدِيَ اِلَيۡكَ] [۲۸] [۲] [اِنِّيَ اَخَافُ] [۲۸] [۳] [اِنِّيَ اُرِيۡدُ] [۲۹] [۴] [فَاِنِّيَ اُعَذِّبُهُ] [۱۱۵] [۵] [اُمِّيَ اِلٰهَيۡنِ] [۱۱۶] [۶] [لِيَ اَنۡ] [۱۱۶] ان تمام یاءاتِ اضافت کوابوجعفر نے حالین میں فتحہ سے اور باقی دوائمہ نے حالین میں سکون سے پڑھا ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں کل دو یاءات زوائد ہیں: [۱] [وَاخۡشَوۡنِ الۡيَوۡمَ] [۳] یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے ہےاور باقی دوائمہ کیلئے حالین میں حذف سے ہے۔ [۲] [وَاخۡشَوۡنِ وَلَا] [۴۴] ابوجعفر کیلئے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف سے ہے،اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حذف سے ہے۔

﴿ سُوۡرَةُ الۡاَنۡعَامِ ﴾

وَيُصۡرَفۡ فَسَمَّى نَحۡشُرُ الۡيَا نَقُوۡلُ مَعۡ 103 سَبَاۡ لَمۡ يَكُنۡ وَانۡصِبۡ نُكَذِّبُ وَالۡوِلَا

حَوَى ارۡفَعۡ يَكُنۡ أَنِّثۡ فِدًا يَعۡقِلُوا وَتَحۡ 104 تُ خَاطِبۡ كَيَاسِيۡنَ الۡقَصَصۡ يُوۡسُفٍ حَلَا

قولہ:......﴿ وَيُصۡرَفۡ فَسَمَّى ---حَوَى ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف [مَنۡ يُّصۡرَفۡ] [۱۶] کویاء کےفتحہ اورراء کے کسرہ سے صیغۂ معروف [مَنۡ يَّصۡرِفۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے صیغۂ مجہول سے [مَنۡ يُّصۡرَفۡ] پڑھاتھا) باقی ابوجعفر اور خلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے صیغۂ مجہول سے [مَنۡ يُّصۡرَفۡ] اورخلف نے صیغۂ معروف سے [مَنۡ يَّصۡرِفۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی صیغۂ مجہول سے

اورامام حمزہ نے صیغہ معروف سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے اور ابوجعفر کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصُحۡبَۃٌ یُصۡرَفۡ فَتۡحُ ضَمٍّ وَرَاؤُہُ	۲۳۲	بِکَسۡرٍ----------------------

[مَنۡ یُّصۡرَفۡ] کو شعبہ، حمزہ، کسائی نے یاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ سے صیغہ معروف [مَنۡ یَّصۡرِفۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے صیغہ مجہول سے [مَنۡ یُّصۡرَفۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ نَحۡشُرُ الۡیَا نَقُولُ مَعۡ سَبَأٍ ۔۔۔ حَوَی ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ [وَیَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِیۡنَ][انعام:۲۲] اور [وَیَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلۡمَلٰٓئِکَةِ][سبا:۴۰] والی دو آیتوں میں جو چار افعال آئے ہیں یعنی [نَحۡشُرُهُمۡ ،ثُمَّ نَقُوۡلُ] ان کو یعقوب نے اصل کے خلاف یاءِ غیب سے [یَحۡشُرُهُمۡ ،ثُمَّ یَقُوۡلُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے چاروں فعلوں کو نون سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق چاروں فعلوں کو نون سے [نَحۡشُرُهُمۡ ،ثُمَّ نَقُوۡلُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی چاروں فعلوں کو نون سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر وخلف کیلئے چاروں فعل نون سے اور یعقوب کیلئے یاءِ غیب سے ہیں۔

نیز یاد رہے کہ سورۂ انعام کے دونوں فعلوں کو بالیاء پڑھنے میں یعقوب منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے نون سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَحۡشُرُ مَعۡ ثَانِ بِیُونُسَ وَهُوَ فِي	۲۶۷	سَبَامَعۡ نَقُولُ الۡیَا فِي الۡاَرۡبَعِ عُمِّلاَ

ناظمؒ فرماتے ہیں کہ یہاں سورۂ انعام، سورۂ یونس کا دوسرا والا اور سورۂ سبا میں جو لفظ [نَحۡشُرُ] آیا ہوا ہے، یعنی [وَیَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا][انعام:۱۲۸] [وَیَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ کَاَنۡ لَّمۡ یَلۡبَثُوۡا][یونس:۲۸] [وَیَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا][سبا:۴۰] اور ان کے ساتھ لفظ [نَقُوۡلُ] جو سورۂ سبا میں آیا ہے، یعنی [ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلۡمَلٰٓئِکَةِ][سبا:۴۰] ان چاروں موقعوں کو حفص نے یاءِ غیب سے [یَحۡشُرُ ،یَقُوۡلُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے چاروں موقعوں کو نون سے [نَحۡشُرُ ،نَقُوۡلُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ لَمۡ یَکُنۡ ۔۔۔ حَوَی ۔۔ یَکُنۡ أَنِّثۡ فِدًا ﴾

یعقوب نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [لَمۡ تَکُنۡ][۲۳] کو یاءِ تذکیر سے [لَمۡ یَکُنۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث سے [لَمۡ تَکُنۡ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے خلاف تاءِ تانیث سے [لَمۡ تَکُنۡ] پڑھا ہے (جبکہ امام حمزہ نے یاءِ تذکیر سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق تاءِ تانیث سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَانۡصِبۡ نُکَذِّبُ وَالۡوِلَا حَوَی ارۡفَعۡ ۔۔۔ فِدًا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [نُکَذِّبُ ،نَکُوۡنُ][۲۷] دونوں کو نصب سے [نُکَذِّبَ، نَکُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے رفع سے [نُکَذِّبُ ،نَکُوۡنُ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے خلاف دونوں کو رفع سے [نُکَذِّبُ ،نَکُوۡنُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے دونوں کو نصب سے پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے مذکورہ تمام کلمات کو خلف کی طرح

پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءۃ اصل کے موافق ہے۔ لہٰذا ابوجعفر وخلف دونوں کیلئے آیت یہ ہوگی (ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنُ])

نیز کلمہ [فِتْنَتَهُمْ] تینوں ائمہ کیلئے اصل کے موافق منصوب ہیں، اس لئے ناظمؒ نے اس کو بیان نہیں کیا۔

تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ یعقوب کی قراءۃ (ثُمَّ لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ][وَلا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنَ])اور ابوجعفرو خلف العاشر کی قراءۃ (ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنُ])

قال الشاطبیؒ:.......

....	۲۳۲	ـــوَذَكِّـرْ لَمْ يَكُنْ شَاعَ وَانْجَلاَ
وَفِتْنَتُهُمْ بِالرَّفْعِ عَنْ دِيْنٍ كَامِلٍ	۲۳۳	....
نُكَذِّبُ نَصْبُ الرَّفْعِ فَازَ عَلِيْمُهُ	۲۳۴	وَفِيْ وَنَكُوْنَ انْصِبْهُ فِيْ كَسْبِهِ عَلاَ

[لَمْ تَكُنْ][۲۳] کو حمزہ، کسائی نے یاءِ تذکیر سے [لَمْ يَكُنْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [لَمْ تَكُنْ] پڑھا ہے۔

اور [فِتْنَتَهُمْ][۲۳] کی دوسری تاء کو حفص، مکی، شامی نے رفع سے [فِتْنَتُهُمْ] اور باقیین نے نصب سے [فِتْنَتَهُمْ] پڑھا ہے۔

اور [نُكَذِّبُ ،نَكُوْنُ][۲۷] دونوں فعلوں کو حفص، حمزہ نے باء اور نون کے نصب سے [نُكَذِّبَ، نَكُوْنَ] پڑھا ہے اور شامی نے باء کے رفع اور نون کے نصب سے [نُكَذِّبُ، نَكُوْنَ] اور باقی نافع، مکی، بصری، شعبہ اور کسائی نے باء اور نون دونوں کے رفع سے [نُكَذِّبُ ،نَكُوْنُ] پڑھا ہے۔

لہٰذا چاروں موقعوں میں قراءِ سبعہ کی قراءت یوں ہوگی، کہ نافع، ابوعمرو بصری اور شعبہ کیلئے (ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنُ]) اور مکی کیلئے (ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنُ]) اور ابن عامر شامی کیلئے (ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنَ]) اور حفص کیلئے (ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ][وَلا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنَ]) اور حمزہ کیلئے (ثُمَّ لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ][وَلا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنَ]) اور کسائی کیلئے (ثُمَّ لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوْنُ]) ہے۔

قولہ:......﴿ يَعْقِلُوا وَتَحْتُ خَاطِبْ كَيَاسِيْنَ الْقَصَصُ يُوْسُفٍ حَلاَ ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ کلمہ (اَفَلا يَعْقِلُوْنَ) جو یہاں سورۂ انعام [۳۲]، اعراف [۱۶۹]، یٰسین [۶۸]، قصص [۶۰]، اور یوسف [۱۰۹] میں آیا ہوا ہے، اس کو یعقوب نے اصل کے خلاف تاءِ خطاب [اَفَلا تَعْقِلُوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے مذکورہ پانچوں موقعوں میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے مذکورہ پانچوں موقعوں میں تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعْقِلُوْنَ] اور خلف نے سورۂ قصص میں تاءِ خطاب سے اور باقی چار سورتوں میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے پانچوں جگہ میں تاءِ خطاب سے اور امام حمزہ

نے سورۂ قصص میں تاءِ خطاب سے اور باقی چار سورتوں میں یاءِ غیب سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:.......

وَعَمَّ عُلاً لَا يَعۡقِلُوۡنَ وَتَحۡتَهَا	٦٣٦	خِطَابًا وَقُلۡ فِيۡ يُوۡسُفٍ عَمَّ نَيۡطَلاَ
وَيٰسِيۡنَ مِنۡ اَصۡلٍ------	٦٣٧	....
وَيَجۡنِي خَلِيۡطٌ يَعۡقِلُوۡنَ حَفِظۡتَهُ---	٩٥٠	....

پہلے دو اشعار میں ناظم فرماتے ہیں کہ [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] جو سورۂ انعام اور اعراف میں آیا ہوا ہے، اس کو نافع، شامی، حفص نے تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ یوسف والے کو نافع، شامی، عاصم نے تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] اور باقیین نے یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ یٰسین والا [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] کو ابن ذکوان اور نافع نے تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] اور باقیین نے یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا ہے۔ اور سورۂ قصص والا [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] ابوعمرو بصری کیلئے یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] اور باقیین کیلئے تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] میں پانچ جگہ یاء اور تاء کا اختلاف ہے: انعام، اعراف، یوسف، قصص، یٰسین۔

[۱] نافع اور ابن ذکوان کے لئے پانچوں میں تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] [۲] ابوعمرو بصری کیلئے پانچوں میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] [۳] حفص کے لئے یٰسین میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] اور باقی چار میں تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] [۴] شعبہ کے لئے سورۂ یوسف اور قصص میں تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] اور باقی تین میں یاءِ غیب سے [۵] ابن کثیر مکی، ہشام، حمزہ اور کسائی کے لئے سورۂ قصص میں تاءِ خطاب سے اور باقی چار میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] ہے

فَتَحۡنَا وَتَحۡتُ اشۡدُدۡ اَلَا طِبۡ وَالاَنۡبِيَا 105 مَعَ اقۡتَرَبَتۡ حُزۡ اِذۡ وَيُكۡذِبُ اَصِلاَ

قولہ: ......﴿ فَتَحۡنَا وَتَحۡتُ اشۡدُدۡ اَلَا طِبۡ وَالاَنۡبِيَا مَعَ اقۡتَرَبَتۡ حُزۡ اِذۡ ﴾

یہاں ناظم فرمانا چاہتے ہیں کہ سورۂ انعام اور اعراف میں جو کلمہ [فَتَحۡنَا] آیا ہوا ہے، اس کو ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف تاء کی تشدید سے [فَتَّحۡنَا عَلَيۡهِمۡ]، [لَفَتَّحۡنَا عَلَيۡهِمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے دونوں سورتوں میں تاء کی تخفیف سے [فَتَحۡنَا] پڑھا تھا) اور باقی روح و خلف نے اصل کے موافق تاء کی تخفیف سے [فَتَحۡنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا)

البتہ سورۂ انبیاء میں [اذا فُتِحَتۡ يَاۡجُوۡجُ] [۹۶] اور سورۂ قمر میں [فَتَحۡنَا اَبۡوَابَ السَّمَآءِ] [۱۱] کو ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف تاء کی تشدید سے [فُتِّحَتۡ، فَتَّحۡنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے تاء کی تخفیف سے [فُتِحَتۡ، فَتَحۡنَا] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق دونوں سورتوں میں تاء کی تخفیف سے [فُتِحَتۡ، فَتَحۡنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا)

لہٰذا ابوجعفر اور رویس کے لئے چاروں سورتوں میں تاء کی تشدید سے اور روح کیلئے سورۂ انعام واعراف میں تاء کی تخفیف اور سورۂ انبیاء وقمر میں تاء کی تشدید سے اور خلف کیلئے چاروں سورتوں میں تاء کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

اِذَا فُتِحَتْ شَدِّدْ لِشَامٍ وَهَهُنَا	٦٣٩	فَتَحْنَا وَفِي الْاَعْرَافِ وَاقْتَرَبَتْ كِلاَ

کلمہ [فُتِحَتْ] اور [فَتَحْنَا] جو سورۂ انعام، اعراف، انبیاء اور قمر میں آیا ہوا ہے، ان کو شامی کے علاوہ نے تاء کی تخفیف سے [فُتِحَتْ، فَتَحْنَا] پڑھا ہے اور شامی نے تاء کی تشدید سے [فَتَّحْنا] اور [فُتِّحَتْ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَيُكَذِّبُ اُصِّلاَ ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل [فَاِنَّهُمْ لا يُكَذِّبُوْنَكَ][٣٣] میں لفظ [لايُكَذِبُوْنَكَ] کو کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے [لايُكَذِّبُوْنَكَ] پڑھا ہے، اور تشدید ماقبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام نافع نے کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے [لايُكْذِبُوْنَكَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید ہی سے [لايُكَذِّبُوْنَكَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

ــــــــــــــوَلاَ يُكْذِبُوْنَكَ الْ	٦٣٧	خَفِيْفُ اَتَى رُحْبًا وَطَابَ تَأَوُّلاَ

امام نافع اور کسائی نے [فَاِنَّهُمْ لايُكْذِبُوْنَكَ] کو کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیین نے کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے پڑھا ہے۔ یعنی [فَاِنَّهُمْ لايُكَذِّبُوْنَكَ]

وَحُزْ فَتْحَ إِنَّهُ مَعُ فَإِنَّهُ وَ فَا ئِزٌ 106 تَوَفَّتْهُ وَاسْتَهْوَتْهُ يُنْجِى فَثَقِّلا

بِثَانٍ أَتَى وَالْخِفُّ فِى الْكُلِّ حُزْ وَتَحْـ 107 ـتَ صَادَ يُرَى وَالرَّفْعُ آزَرَ حُصِّلا

قولہ:......﴿ وَحُزْ فَتْحَ إِنَّهُ مَعُ فَإِنَّهُ ﴾

یعقوب نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [اِنَّهُ مَنْ عَمِلَ] اور [فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ][٥٤] میں دونوں جگہ لفظ [اِنَّهُ] کو ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے پہلی جگہ ہمزہ کا فتحہ [اَنَّهُ مَنْ عَمِلَ] اور دوسری جگہ میں ہمزہ کا کسرہ [فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ] اور خلف نے دونوں جگہ ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهُ مَنْ عَمِلَ] اور [فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی پہلے میں فتحہ اور دوسرے میں کسرہ اور امام حمزہ نے دونوں جگہ ہمزہ کا کسرہ پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا فتحہ اور خلف کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا کسرہ اور ابوجعفر کیلئے پہلی جگہ ہمزہ کا فتحہ اور دوسری جگہ میں ہمزہ کا کسرہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِنَّ بِـفَـتۡـحٍ عَـمَّ نَـصۡـرًا وَبَـعۡـدُ كَـمۡ	٦٤١	نَـمَـا ----------------------

[اِنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ] کےہمزہ کونافع ،شامی اورعاصم نےفتحہ سے[اَنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ] پڑھاہےاور باقیین نے کسرہ سے[اِنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ] پڑھاہے،جبکہ [فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ] کےہمزہ کوشامی ،عاصم نےفتحہ سے[فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ] پڑھاہےاور باقیین نے کسرہ کے ساتھ [فَاِنَّهٗ غَفُوۡرٌ] پڑھاہے۔

لہٰذا تین قراءتیں ہوئی[۱] نافع کے لئے[اَنَّـهٗ مَنۡ عَـمِلَ] میں ہمزہ کافتحہ ،اور[فَـاِنَّـهٗ غَـفُوۡرٌ] میں ہمزہ کا کسرہ ہے[۲] شامی،عاصم کے لئے دونوں میں ہمزہ کافتحہ [اَنَّـهٗ مَنۡ عَمِلَ]اور[فَـاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ] ہے[۳] باقیین کے لئے دونوں میں ہمزہ کا کسرہ[اِنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ]اور[فَاِنَّهٗ غَفُوۡرٌ] ہے۔

قولہ:......﴿ وَفَاۤ ئِزٌ تَوَفَّتۡهُ وَاسۡتَهۡوَتۡهُ ﴾

خلف نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے[تَـوَفّٰهُ رُسُلُنَا][۶۱]اور [وَاسۡتَهۡوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ][۷۱]میں دونوں فعلوں کوفاءاورواو کے بعد تاءِساکنہ سے یعنی تاءِتانیث سے[تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا]اور[وَاسۡتَهۡوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے دونوں فعلوں کو یاءِتذکیر سے[تَـوَفّٰـهُ رُسُـلُنَا][۶۱]اور[وَاسۡتَهۡـوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح تاءِتانیث سے[تَـوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا]اور[وَاسۡتَهۡوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے بھی دونوں فعلوں کوتاءِتانیث سے پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے دونوں فعلوں میں تاءتانیث ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------وَذَكِّـرۡ مُـضۡـجِـعًـا	٦٤٣	تَـوَفّـاهُ وَاسۡتَهۡـوَاهُ حَـمۡـزَةُ مُـنۡسِلاَ

امام حمزہ کےعلاوہ سب قراءسبعہ نے[تَـوَفّٰهُ رُسُلُنَا]اور[وَاسۡتَهۡوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ] میں دونوں فعلوں کوتاءِتانیث سے [تَـوَفَّتۡـهُ رُسُلُنَا]اور[وَاسۡتَهۡـوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھاہے،اورامام حمزہ نے دونوں فعلوں کو یاءِتذکیر سے[تَـوَفّٰـهُ رُسُلُنَا]اور [وَاسۡتَهۡوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ يُنۡجِي فَثَقِّلاَ بِثَانٍ أَتَى ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف سورۂ انعام کا دوسرا والا لفظ[يُـنۡجِيۡ][۶۴]کوجیم کی تشدید سے[قُـلِ الـلّٰـهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے جیم کی تخفیف سے[قُـلِ الـلّٰـهُ يُـنۡـجِيۡـكُـمۡ] پڑھاتھا)اورخلف نے اصل کے موافق جیم کی تشدید سے [قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] پڑھاہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی جیم کی تشدید سے[قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] پڑھاتھا)

نیز یادرہے کہ ناظم کا[ثَـانٍ] کہنے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں [قُـلۡ مَـنۡ يُّـنَجِّيۡكُمۡ] مرادنہیں ہے، بلکہ [قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] مراد ہے، کیونکہ اول یعنی[قُلۡ مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ] میں ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق پہلے ہی تشدید ہے۔

قولہ:......﴿ وَالْخِفَّ فِي الْكُلِّ حُزْ وَتَحْتَ صَادَ يُرَى ﴾

یہاں سے یعقوب کی قراءت کا بیان ہو رہا ہے، کہ یعقوب نے اصل کے خلاف بابِ (يُنْجِي) کے تمام اختلافی مواقع میں تخفیف سے پڑھا ہے، البتہ سورۂ صاد کے بعد آنے والی سورۂ زمر میں روح نے تخفیف سے اور رویس نے تشدید سے پڑھا ہے، اور باقی مواقع میں روح اور رویس دونوں کیلئے تخفیف ہے، کیونکہ ناظم کی عبارت [وَالْخِفَّ فِي الْكُلِّ حُزْ] میں دونوں شامل ہیں۔

نیز یاد رہے کہ سورۂ انعام میں [**قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ**] اور اسی طرح سورۂ یونس میں [**فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ**]، [**ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا**] کی تخفیف میں یعقوب اور سورۂ زمر کے [**وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا**] کی تخفیف میں روح منفرد ہیں۔

لہٰذا ابوجعفر کیلئے صرف سورۂ صف میں تخفیف اور باقی مواقع میں تشدید اور خلف کیلئے حجر، صف اور عنکبوت کے دونوں مواقع میں تخفیف اور باقی مواقع میں تشدید ہے، اور روح کیلئے تمام مواقع میں تخفیف اور رویس کیلئے زمر میں تشدید اور باقی مواقع میں تخفیف ہے۔

فائدہ:

قرآن مجید میں بابِ (يُنْجِي) کے اختلافی کلمات گیارہ آئے ہیں:

[۱] **قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ** [انعام:٦٣][۲]**قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ** [انعام:٦٤][۳]**فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ** [یونس:٩٢][۴]**ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا** [یونس:١٠٣][۵]**حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ** [یونس:١٠٣][٦]**اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ** [حجر:٥٩][۷]**ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا** [مریم:٧٢][۸]**لَنُنَجِّيَنَّه وَاَهْلَهٗ** [عنکبوت:٣٢][۹]**اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ** [عنکبوت:٣٣][۱۰]**وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا** [زمر:٦١][۱۱]**تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ** [صف:١٠]

قال الشاطبیؒ:......

....	٦٤٤	وَاَنْجَيْتَ لِلْكُوْفِيْ اَنْجَى تَحَوَّلَا
قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ يُثَقِّلُ مَعْهُمْ	٦٤٥	هِشَامٌ--------------------
وَثَانِيْ نُنْجِ احْذِفْ وَشَدِّدْ وَحَرِّكَا	٧٨٤	كَذَا نَلْ--------------------
....	٨٩١	---- وَنُنْجِيْ اِحْذِفْ وَثَقِّلْ كَذِيْ صِلَا

[**قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ**] کو کوفیین اور ہشام نے جیم کی تشدید سے [**قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ**] پڑھا ہے، اور باقیین نے جیم کی تخفیف سے [**قُلِ اللّٰهُ يُنْجِيْكُمْ**] پڑھا ہے۔

اور سورۂ یوسف میں جو [فَنُنْجِيَ مَنْ نَّشَآءُ] آیا ہوا ہے، اس کو شامی اور عاصم نے دوسرے نون کے حذف، جیم کی تشدید اور یاء کے فتحہ سے [فَنُجِّيَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دوسرے نون کے اثبات، جیم کی تخفیف اور یاء کے سکون سے [**فَنُنْجِيْ**] پڑھا ہے۔

اور سورۂ انبیاء میں جو [نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ] آیا ہوا ہے، اس کو شامی، شعبہ نے ایک نون اور جیم کی تشدید سے [**نُجِّي الْمُؤْمِنِيْنَ**] پڑھا ہے، اور باقیین نے دونون اور جیم کی تخفیف سے [**نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ**] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالرَّفۡعُ آزَرَ حُصِّلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لِاَبِیۡهِ اٰزَرَ)[۷۴] کوراء کے رفع سے [لِاَبِیۡهِ اٰزَرُ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے راء کے فتحہ سے (لِاَبِیۡهِ اٰزَرَ) پڑھا ہے۔

ہُنَا دَرَجَاتِ النُّوۡنُ یَجۡعَلُ وَبَعۡدُ خَا 108 طِبًا دَرَسَتۡ وَاضۡمُمۡ عُدُوًّا حُلًی حَلاَ

قولہ:......﴿ ہُنَا دَرَجَاتِ النُّوۡنُ ---حُلًی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں (دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ)[۸۳] کوتنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ یوسف میں اصل کے موافق بغیر تنوین ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یہاں اور سورۂ یوسف دونوں جگہ پر بغیر تنوین سے [دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے دونوں جگہ تنوین کے بجائے اضافت سے [دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ] اور خلف نے دونوں جگہ تنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں جگہ بغیر تنوین سے [دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ] اور امام حمزہ نے تنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ بغیر تنوین سے اور خلف کیلئے دونوں جگہ تنوین سے اور یعقوب کیلئے سورۂ انعام میں تنوین سے اور سورۂ یوسف میں بغیر تنوین سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ [ھـنـا] کی قید احترازی ہے، اوراس سے سورۂ یوسف والے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] کو نکالنا مقصود ہے، کیونکہ اس کو یعقوب نے بھی اصل کے موافق تنوین سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِیۡ دَرَجٰتِ النُّوۡنُ مَعۡ یُوۡسُفٍ ثَوَی ---	۶۵۱	....

یہاں سورۂ انعام اور سورۂ یوسف میں لفظ (دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ) کو کوفیین نے تنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ تنوین کے بجائے اضافت سے (دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ یَجۡعَلُ وَبَعۡدُ خَا طِبًا---حُلًی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (یَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِیۡسَ یُبۡدُوۡنَهَاوَ یُخۡفُوۡنَ كَثِیۡرًا)[۹۱] والی آیت میں (یَجۡعَلُوۡنَهٗ) اوراس کے بعد (یُبۡدُوۡنَهَا) اور (یُخۡفُوۡنَ) تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [تَجۡعَلُوۡنَهٗ ، تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [یَجۡعَلُوۡنَهٗ ، یُبۡدُوۡنَهَا، یُخۡفُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اصل کے موافق تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [تَجۡعَلُوۡنَهٗ ، تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تینوں فعلوں میں تاءِ خطاب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتُبۡدُوۡنَهَا تُخۡفُوۡنَ مَعۡ تَجۡعَلُوۡنَهٗ	۶۵۴	عَلَی غَیۡبِهِ حَقًّا---------------

ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری نے (تَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِیۡسَ تُبۡدُوۡنَهَاوَ تُخۡفُوۡنَ كَثِیۡرًا) کی آیت میں [تَجۡعَلُوۡنَهٗ ،

تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] تینوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [یَجۡعَلُوۡنَهٗ ، یُبۡدُوۡنَهَا، یُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [تَجۡعَلُوۡنَهٗ ، تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ دَرَسَتۡ۔۔۔حُلًی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [دَرَسَتۡ][۱۰۵] کو دال کے بعد حذف الف، سین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [دَرَسَتۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دال کے بعد اثباتِ الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دٰرَسۡتَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اپنی اصل کے موافق حفص کی طرح حذفِ الف ،سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دَرَسۡتَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی حذفِ الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دَرَسۡتَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کی قراءت [دَرَسَتۡ] اور ابوجعفر وخلف کی قراءت [دَرَسۡتَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۵۷	وَدَارَسۡتَ حَقٌّ مَدُّهٗ وَلَقَدۡ حَلَا
وَحَرِّكۡ وَسَكِّنۡ كَافِيًا------	۶۵۸	....

[دَرَسۡتَ] کو تین طرح پڑھا گیا ہے، مکی، بصری نے دال کے بعد اثباتِ الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دٰرَسۡتَ] پڑھا ہے، اور شامی نے حذفِ الف، سین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [دَرَسَتۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حذفِ الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دَرَسۡتَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاضۡمُمۡ عُدُوًّا حُلًی حَلَا ﴾

یعقوب نے (عَدۡوًا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ)[۱۰۸] کو عین اور دال کے ضمہ اور واو کی تشدید سے (عُدُوًّا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ) پڑھا ہے ،جیسا کہ نظم میں تلفظ سے قراءت واضح ہو رہی ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ نے عین کے فتحہ، دال کے سکون اور واو کی تخفیف سے (عَدۡوًا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ) پڑھا ہے۔

وَطِبۡ مُسۡتَقِرٌّ افۡتَحۡ وَكَسۡرَ اَنَّهَا وَيُؤۡ 109 مِنُوا فِدۡ وَحَبۡرٌ سَمِّ حُرِّمَ فُصِّلَا

قولہ:......﴿ وَطِبۡ مُسۡتَقِرٌّ افۡتَحۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَمُسۡتَقِرٌّ)[۹۸] کو قاف کے فتحہ سے [فَمُسۡتَقَرٌّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے قاف کے کسرہ سے [فَمُسۡتَقِرٌّ] پڑھا تھا) اور روح کے علاوہ باقی دوا ابوجعفر وخلف نے بھی اپنی اصل کے موافق قاف کے فتحہ سے [فَمُسۡتَقَرٌّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی قاف کے فتحہ سے [فَمُسۡتَقَرٌّ] پڑھا تھا) البتہ روح نے وفاقاً للاصل قاف کے کسرہ سے (فَمُسۡتَقِرٌّ) پڑھا ہے، لہٰذا ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے قاف کے فتحہ سے [فَمُسۡتَقَرٌّ] اور روح کیلئے قاف کے کسرہ سے [فَمُسۡتَقِرٌّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۶۵۲	
رٌّالۡـقَـافَ حَـقًّـا-------------------	-----------وَاكۡسِـرۡ بِـمُسۡتَـقَـرُ

مکی، بصری نے (فَـمُسۡتَـقَرٌّ) کے قاف کو کسرہ سے (فَـمُسۡتَـقِرٌّ) پڑھا ہے، اور باقیین نے قاف کے فتحہ سے (فَمُسۡتَقَرٌّ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَكَسۡرَ انَّهَا۔۔فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَنَّهَـااِذَا جَـآءَ تۡ)[۱۰۹] میں لفظ [اَنَّهَـا] کو ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهَـا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهَـا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و یعقوب نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کا فتحہ [اَنَّهَا] اور یعقوب نے ہمزہ کا کسرہ [اِنَّهَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی ہمزہ کا فتحہ [اَنَّهَا] اور امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کا کسرہ [اِنَّهَا] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کی قراءت ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهَا] اور ابوجعفر کی قراءت ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهَا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۶۵۸	
حِـمًـى صَـوۡبُـهُ بِـالۡـخُـلۡفِ دَرَّ وَاَوۡبَلاَ	-------------وَاكۡسِـرۡ اَنَّهَـا

(اَنَّهَـااِذَا جَـآءَ تۡ) میں لفظ [اَنَّهَـا] کو مکی، بصری نے بلا خلف اور شعبہ نے بالخلف ہمزہ کو کسرہ سے [اِنَّهَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کو فتحہ سے [اَنَّهَا] پڑھا ہے، اور شعبہ کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

قولہ:......﴿ وَيُؤۡمِنُوۡا فِدۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف صرف یہاں سورۂ انعام میں (جَآءَ تۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ)[۱۰۹] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، البتہ سورۂ جاثیہ میں اصل کے موافق تاءِ خطاب سے (وَاٰيٰتِهٖ تُـؤۡمِنُوۡنَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یہاں اور سورۂ جاثیہ میں دونوں جگہ پر تاءِ خطاب سے [لَاتُـؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و یعقوب نے یہاں اپنی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [لَايُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، لہٰذا یہاں تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب [جَآءَ تۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ] سے ہے۔

البتہ سورۂ جاثیہ میں ابوجعفر اور روح نے اصل کے موافق یاءِ غیب سے اور رویس نے خلاف للاصل تاءِ خطاب سے [تُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، اور اس کو ناظمؒ نے مستقلاً سورۂ جاثیہ میں بھی بیان کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۶۵۹	
وَصُـحۡبَةُ كُـفۡـؤٌ فِـي الشَّـرِيۡـعَةِ وَصَّلاَ	وَخَـاطِـبۡ فِيۡهَـا يُـؤۡمِـنُـوۡنَ كَـمَـا فَشَـا

یہاں سورۂ انعام میں (جَآءَ تۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ) میں لفظ [لَا يُؤۡمِنُوۡنَ] کو شامی، حمزہ نے تاءِ خطاب سے (لَا تُؤۡمِنُوۡنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے (لَا يُـؤۡمِنُوۡنَ) پڑھا ہے، اور سورۂ جاثیہ والے کو حمزہ، کسائی، شعبہ اور شامی نے تاءِ خطاب سے (وَاٰيٰتِهٖ تُؤۡمِنُوۡنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے (وَاٰيٰتِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ) پڑھا ہے، لہٰذا شامی، حمزہ نے دونوں جگہ پر تاءِ خطاب سے [تُـؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، اور کسائی، شعبہ کے علاوہ باقیین نے دونوں جگہ پر یاءِ غیب سے [يُـؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، البتہ

کسائی شعبہ نے پہلے میں یاءِ غیب (جَآءَ تۡ لا یُؤۡمِنُوۡنَ) اور دوسرے میں تاءِ خطاب سے (وَ ایٰتِهٖ تُؤۡمِنُوۡنَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَحَبُرٌ سَمِّ حُرِّمَ فُصِّلاَ ﴾

(وَقَدۡ فُصِّلَ لَكُمۡ مَّا حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ)[۱۱۹] والی آیت میں یعقوب نے اصل کے خلاف (فُصِّلَ) کو فا اور صاد کے فتحہ سے [فَصَّلَ] اور (حُرِّمَ) کو حاء اور راء کے فتحہ سے [حَرَّمَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کو صیغہ مجہول سے (فُصِّلَ، حُرِّمَ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح دونوں فعلوں کو معروف سے [فَصَّلَ، حَرَّمَ] اور خلف نے پہلے فعل کو معروف اور دوسرے کو مجہول سے (فَصَّلَ، حُرِّمَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں فعلوں کو معروف اور امام حمزہ نے پہلے فعل کو معروف اور دوسرے کو مجہول پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر و یعقوب کیلئے دونوں فعل معروف سے اور خلف کیلئے پہلا فعل معروف اور دوسرا مجہول ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۶۲	وَحُــرِّمَ فَتۡــحُ الـضَّـمِّ وَالۡـكَسۡـرِ اِذۡ عَلاَ
وَفُــصِّــلَ اِذۡ ثَــنّــى-------------	۶۶۳	....

(وَقَدۡ فُصِّلَ لَكُمۡ مَّا حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ) والی آیت میں لفظ [حُرِّمَ] کو نافع اور حفص نے حاء اور راء کے فتحہ سے [حَرَّمَ] معروف پڑھا ہے، اور باقیین نے حاء کے ضمہ اور راء کے کسرہ سے [حُرِّمَ] مجہول پڑھا ہے، اور اسی آیت میں لفظ [فُصِّلَ] کو نافع اور کوفیین نے فاء اور صاد کے فتحہ سے [فَصَّلَ] معروف پڑھا ہے، اور باقیین نے فاء کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے [فُصِّلَ] مجہول پڑھا ہے۔

وَحُزۡ كَلِمَتُ وَالۡيَاءُ نَحۡشُرُهُمۡ يَدٌ 110 يَكُونَ يَكُنۡ أَنِّثۡ وَمَيۡتَةً اِ نۡجَلَا

بِرَفۡعِ مَعًا عَنۡهُ وَذَكِّر يَكُونَ فُزۡ 111 وَخِفٌّ وَأَنۡ حِفۡظٌ وَقُلۡ فَرَّقُوا فُلَا

قولہ:......﴿وَحُزۡ كَلِمَتُ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ انعام میں (وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ)[۱۱۵] میں لفظ [كَلِمَتُ] کو توحید سے [كَلِمَتُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جمع سے [كَلِمٰتُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے توحید سے [كَلِمَتُ] اور ابوجعفر نے جمع سے [كَلِمٰتُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی توحید سے [كَلِمَتُ] اور امام نافع نے جمع سے [كَلِمٰتُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے توحید سے اور ابوجعفر کیلئے جمع سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہ لفظ سورۂ انعام کے ساتھ ساتھ سورۂ یونس میں دو جگہ اور غافر میں بھی ایک جگہ آیا ہوا ہے، مگر ناظم نے صرف سورۂ انعام والے کو بیان کیا اور اس کے ساتھ کوئی قید بھی نہیں لگائی، کیونکہ یعقوب نے چاروں جگہ توحید سے پڑھا ہے، البتہ سورۂ انعام میں اصل کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناظم نے بیان کیا، اور باقی مواقع میں اصل کے موافق ہونے کی وجہ سے سکوت اختیار فرمایا، اور کوئی قید نہیں لگائی۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ يُـوۡنُـسِ وَالـطَّـوۡلِ حَـامِيـهِ ظَـلَّـلَا	۲۶۱	وَقُـلۡ كَـلِـمَـاتٌ دُوۡنَ مَـا اَلِفٍ ثَـوَى

یہاں سورۂ انعام میں (وَتَمَّتۡ كَلِمٰتُ رَبِّكَ) میں لفظ [كَلِمٰتُ] کو کوفیین نے توحید سے [كَلِمَتُ] پڑھا ہے ،اور باقیین نے جمع سے [كَـلِمٰتُ] پڑھا ہے،اور سورۂ یونس وغافر میں کوفیین کے ساتھ مکی، بصری نے بھی توحید سے [كَـلِمَتُ] پڑھا ہے،اور باقی نے جمع سے [كَـلِـمٰـتُ] پڑھا ہے،لہٰذا کوفیین تینوں سورتوں میں توحید سے پڑھتے ہیں، نافع ،شامی تینوں سورتوں میں جمع سے پڑھتے ہیں اور مکی ، بصری سورۂ انعام میں جمع سے اور سورۂ یونس وغافر میں توحید سے پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿ وَالۡيَاءُ نَحۡشُرُهُمۡ يَدٌ ﴾

روح نے اصل کے خلاف دوسرا والا (وَيَـوۡمَ نَـحۡشُـرُهُمۡ)[۱۲۸] کو یاء سے [وَيَـوۡمَ يَـحۡشُـرُهُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون سے [وَيَـوۡمَ نَـحۡشُـرُهُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی رویس، ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق نون سے [وَيَـوۡمَ نَـحۡشُـرُهُـمۡ] سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری، امام نافع اور امام حمزہ نے نون سے [وَيَـوۡمَ نَـحۡشُـرُهُـمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے یاء سے اور رویس، ابوجعفر اور خلف کیلئے نون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

سَبَـامَـعُ نَـقُـوۡلُ الۡيَـا فِي الۡاَرۡبَعِ عُـمِّلَا	۲۶۷	وَنَـحۡشُـرُمَـعُ ثَـانٍ بِيُوۡنَـسَ وَهُـوَ فِي

ناظم فرماتے ہیں کہ یہاں سورۂ انعام، سورۂ یونس کا دوسرا والا اور سورۂ سبا میں جو لفظ [نَـحۡشُـرُ] آیا ہوا ہے، یعنی [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا][انعام:۱۲۸][وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ كَانۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡا][یونس:۴۸][وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا][سبا:۴۰] اور ان کے ساتھ لفظ [نَقُوۡلُ] جو سورۂ سبا میں آیا ہے، یعنی [ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ][سبا:۴۰] ان چاروں موقعوں کو حفص نے یاءِ غیب سے [يَحۡشُرُ ،يَقُوۡلُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے چاروں موقعوں کو نون سے [نَحۡشُرُ ،نَقُوۡلُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿يَكُونَ يَكُنۡ أَنِّثۡ وَمَيۡتَةً اِ نۡجَلَا بِرَفۡعٍ مَعًا عَنۡهُ وَذَكِّرۡ يَكُونَ فُزۡ ﴾

(وَاِنۡ يَّكُنۡ مَّيۡتَةً)[۱۳۹] اور (اِلَّاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً)[۱۴۵] دونوں آیتوں میں لفظ (يَكُنۡ) اور (يَكُوۡنُ) دونوں فعلوں کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف تاءِ تانیث سے [تَـكُـنۡ] اور [تَـكُـوۡنَ] اور دونوں جگہ پر لفظ (مَيۡتَةٌ) کو یاء کی تشدید اور تاء کے رفع سے [مَيِّتَةٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے دونوں فعلوں کو یاءِ تذکیر سے [يَكُنۡ] اور [يَكُوۡنَ] اور [مَيۡتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق دونوں فعل کو یاءِ تذکیر سے [يَكُنۡ ، يَكُوۡنَ] اور [مَيۡتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے پڑھا ہے، البتہ خلف کیلئے [يَـكُوۡنَ] میں تذکیر اصل کے خلاف ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعل کو یاءِ تذکیر سے اور [مَيۡتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے اور امام حمزہ نے پہلے فعل کو یاءِ تذکیر سے اور دوسرے کو تاءِ تانیث سے اور [مَيۡتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دونوں فعل تاءِ تانیث سے اور (مَيۡتَةٌ) یاء کی تشدید اور تاء کے رفع سے [مَيِّتَةٌ] ہے، اور یعقوب وخلف کیلئے دونوں فعل یاءِ تذکیر سے اور (مَيۡتَةٌ) یاء کی تخفیف

اور تاء کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِنْ يَّـكُـنْ اَنِّـثْ كُـفُـؤً صِـدْقٍ وَمَيْتَةٌ	٧٧٥	دَنَـا كَـا فِيًـا	----------------------
----------------------وَاَنِّثُـــوْا	٧٧٦	يَكُـوْنُ كَـمَـا فِـيْ دِيْـنِهِـمْ مَيْتَةٌ كَلَا	

(وَاِنْ يَّـكُـنْ مَّيْتَةً) میں[وَاِنْ يَّـكُـنْ] کوشامی،شعبہ نے تاءِتانیث سے[وَاِنْ تَـكُـنْ]پڑھا ہے،اور باقیین نے یاء تذکیر سے[وَاِنْ يَّـكُـنْ]پڑھا ہے،اور[مَيْتَةً]مکی،شامی نے تاء کے رفع سے[مَيْتَةٌ]پڑھا ہے،اور باقیین نے تاء کے نصب سے [مَيْتَةً]پڑھا ہے،لہٰذا اس میں چار قراءتیں ہوئیں،شامی کے لئے[وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةٌ]،شعبہ کے لئے[وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةً]،مکی کے لئے [وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةٌ]اور باقیین کے لئے[وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً]اور(اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً) میں[اَنْ يَّكُوْنَ]کوشامی،حمزہ،مکی نے تاءِتانیث سے[اَنْ تَكُوْنَ]پڑھا ہے،اور باقیین نے یاءِتذکیر سے[اَنْ يَّكُوْنَ]پڑھا ہے،اور لفظ[مَيْتَةً]کوشامی نے تاء کے رفع سے[مَيْتَةٌ] پڑھا ہے،اور باقیین نے تاء کے نصب سے[مَيْتَةً]پڑھا ہے۔لہٰذا اس میں تین قراءتیں ہوئیں،شامی کیلئے[اِلَّآ اَنْ تَـكُـوْنَ مَيْتَةٌ]اور مکی،حمزہ کے لئے[اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةً]اور باقیین کے لئے[اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً]ہے۔

قولہ:......﴿وَخِفُّ وَأَنْ حِفْظٌ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(وَاَنَّ هٰـذَا صِـرَاطِـيْ)[١٥٣] میں[وَأَنَّ]کوشامی کی طرح نون کی تخفیف سے[وَأَنْ]پڑھا ہے،البتہ ہمزہ کا فتحہ اصل کے موافق ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید سے [وَأَنَّ]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید سے [وَأَنَّ] اور خلف نے ہمزہ کے کسرہ اور نون کی تشدید سے [وَاِنَّ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید سے اور امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ اور نون کی تشدید سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تخفیف سے [وَأَنْ]اور ابوجعفر کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تشدید سے[وَأَنَّ]اور خلف کیلئے ہمزہ کا کسرہ اور نون کی تشدید سے[وَاِنَّ]ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٧٧٧	وَاَنَّ اكْسِـرُوْا شَـرْعًـا وَبِـالْخِفِّ كُـمِّلَا

(وَأَنَّ هٰـذَا صِرَاطِيْ) میں[وَأَنَّ]کوحمزہ،کسائی نے ہمزہ کے کسرہ سے[وَاِنَّ]پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے[وَاَنَّ]پڑھا ہے،اور شامی نے نون کی تخفیف سے[وَاَنْ]اور باقیین نے نون کی تشدید سے[وَاَنَّ]پڑھا ہے۔لہٰذا تین قراءتیں ہوئیں۔شامی کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تخفیف سے[وَاَنْ] ہے اور حمزہ،کسائی کے لئے ہمزہ کا کسرہ اور نون کی تشدید سے[وَاِنَّ]ہے اور باقیین کے لئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تشدید سے[وَاَنَّ]ہے۔

قولہ:......﴿وَقُلۡ فَرَّقُوا فُلاَ﴾

خلف نے اصل کے خلاف یہاں اورسورۂ روم میں(اِنَّ الَّـذِیۡنَ فَرَّقُوۡا)[۱۵۹]اور(مِـنَ الَّـذِیۡنَ فَرَّقُوۡا)[۳۲]میں دونوں جگہ لفظ[فَـرَّقُوۡا]کوفاء کے بعدحذفِ الف اورراء کی تشدید سے[فَـرَّقُوۡا]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام حمزہ نے اثباتِ الف اورراء کی تخفیف سے[فٰرَقُوۡا]پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح[فَـرَّقُوۡا]ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی حذفِ الف اورراء کی تشدید سے[فَـرَّقُوۡا]پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــشَـــافٍـــــــــــــــــــفَـــارَقُـــوۡا	۶۷۸	مَـــعَ الــــرُّوۡمِ مَــدَّاہُ خَــفِیۡــفًـــا وَعَــدَّلاَ

یہاں سورۂ انعام اورسورۂ روم میں حمزہ،کسائی نے(اِنَّ الَّـذِیۡنَ فَرَّقُوۡا)اور(مِـنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا)میں لفظ(فَرَّقُوۡا)کوفاء کے بعداثباتِ الف اورراء کی تخفیف سے[فٰرَقُوۡا]پڑھاہے،اور باقیین نے حذفِ الف اورراء کی تشدید سے[فَرَّقُوۡا]پڑھاہے۔

وَعَشۡــرُ فَـنَـوِّنۡ وَارۡفَـعۡ اَمۡثَـالِـهَـا حُلاً 112 كَـذَا الـضِّعۡفِ وَانۡصِبۡ قَبۡلَهُ نَوِّنَا طُلاَ

قولہ:......﴿وَعَشۡرُ فَنَوِّنۡ وَارۡفَعۡ اَمۡثَالِهَا حُلاً﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(فَـلَهٗ عَشۡرٌ اَمۡثَالِهَا)[۱۶۰]میں لفظ[عَشۡرُ]کورفع والی تنوین سےاور[اَمۡثَالِهَا]کولام کے رفع سے[فَـلَـهٗ عَشۡرٌ اَمۡثَالُهَا]پڑھاہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءعشرہ نے[عَشۡرُ]کوراء کے رفع اور لام کے جر سے(فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا)پڑھاہے۔

قولہ:......﴿كَذَا الضِّعۡفِ وَانۡصِبۡ قَبۡلَهُ نَوِّنَا طُلاَ﴾

رویس نے اصل کے خلاف سورۂ سباء میں(فَـاُولٰٓئِکَ لَهُمۡ جَزَاءُ الضِّعۡفِ)[۳۷]میں لفظ[اَلضِّعۡفِ]کوفاء کے رفع سے[الـضِّـعۡفُ]اور[جَـزَاءُ]کونصب والی تنوین سے[جَـزَاءً]پڑھاہے،یعنی(فَـاُولٰٓئِکَ لَهُـمۡ جَـزَاءً الضِّعۡفُ)اوررفع ماقبل پرعطف سے نکلاہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے[اَلضِّعۡفِ]کوجر سےاور[جَزَاءُ]کورفع سے(فَاُولٰٓئِکَ لَهُمۡ جَزَاءُ الضِّعۡفِ)پڑھاہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ انعام میں کل آٹھ یاءاتِ اضافت ہیں،جودرج ذیل ہیں:

[۱][اِنِّیَ اُمِرۡتُ][۱۴][۲][اِنِّیَ اَخَافُ][۱۵][۳][اِنِّیَ اَرٰکَ][۷۴][۴][وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ][۷۹][۵][رَبِّیَ اِلٰی صِرَاطٍ][۱۶۱][۶][وَمَمَاتِیَ لِلّٰهِ][۱۶۲]ان سب میں ابوجعفر کیلئے حالین میں فتحہ اور باقی دوکیلئے سکون ہے۔[۷][صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا][۱۵۳]اس کوتینوں ائمہ نے سکون سے پڑھاہے۔[۸][وَمَحۡیَایَ][۱۶۲]ابوجعفر کیلئے حالین میں سکون اور باقی دوکیلئے فتحہ ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں ایک ہی یاءِ زائد ہے، یعنی [وَقَـدۡهَـدَانِ][۸۰]اس میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَافِ وَ الۡاَنۡفَالِ﴾

هُنَا تُخۡرَجُوا سَمَّى حِمًى نَصۡبُ خَالِصَهٗ 113 أَ تَـى تُـفۡتَـحُ اشۡـدُدۡ مَـعۡ أُبَـلِّغُكُمۡ حَلَا
يُـغَشِّـيۡ لَـهٗ أَنۡ لَعۡنَةٌ إِ تـلُ كَـحَـمۡـزَةٍ 114 وَلَا يَخۡرُجُ اضۡمُمۡ وَاكۡسِرِ الۡخُلۡفُ يُجۡلَا

قوله:......﴿ هُنَا تُخۡرَجُوا سَمَّى حِمًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ اعراف میں لفظ (مِـنۡهَـا تُـخۡـرَجُـوۡنَ)[۲۵]کو تاء کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے صیغہ معروف [مِـنۡهَـا تَـخۡـرُجُـوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے صیغہ مجہول [مِنۡهَـا تُـخۡـرَجُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح صیغہ معروف سے [مِنۡهَا تَخۡرُجُوۡنَ]اور ابوجعفر نے صیغہ مجہول سے [مِـنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے اور امام نافع نے صیغہ مجہول سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے [مِنۡهَـا تَـخۡرُجُوۡنَ]اور ابوجعفر کیلئے صیغہ مجہول سے [مِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ] ہے۔

نیز یاد رہے کہ نظم میں [هُـنَـا] قید احترازی ہے، اور اس سے سورۂ روم کا پہلا والا [وَ كَـذٰلِكَ تُـخۡـرَجُوۡنَ][۱۹]، سورۂ زخرف والا [فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ][۱۱]اور سورۂ جاثیہ والا [فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا][۳۵]تینوں کو نکالنا مقصود ہے، کیونکہ ان تینوں مواقع میں ائمہ ثلاثہ اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھتے ہیں، یعنی ابوجعفر اور یعقوب کیلئے صیغہ مجہول اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے ہیں (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری نے ان تینوں مواقع کو صیغہ مجہول سے اور امام حمزہ نے معروف سے پڑھا تھا) البتہ سورۂ روم کا دوسرا والا [اِذَآ اَنۡتُمۡ تَخۡرُجُوۡنَ]، سورۂ حشر والا [لَا يَخۡرُجُوۡنَ مَعَهُمۡ]اور معارج والا [يَوۡمَ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ] میں سب قراءِ عشرہ کیلئے صیغہ معروف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَعَ الـزُّخۡرُفِ اعۡكِـسۡ تُـخۡرَجُـوۡنَ بِفَتۡحَةٍ	۲۸۲	وَضَـمٍّ وَاَوۡلَـى الـرُّوۡمِ شَـافِيۡـهِ مُثِّلَا
بِـخُلۡفٍ مَـضَى فِـي الرُّوۡمِ لَايَـخۡـرُجُوۡنَ فِي	۲۸۳	رِضًـا ----------------------

ان دو اشعار میں ناظمؒ فرماتے ہیں کہ لفظ [تُـخۡرَجُوۡن] جو سورۂ اعراف میں [مِـنۡهَـا تُخۡرَجُوۡنَ]اور سورۂ زخرف میں [وَ كَـذٰلِكَ تُـخۡرَجُوۡنَ]اور سورۂ روم کا پہلا والا [وَ كَـذٰلِكَ تُـخۡرَجُوۡنَ]اور سورۂ جاثیہ میں [فَـالۡيَـوۡمَ لَا يُـخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا] آیا ہوا ہے، ان چاروں مواقع میں سے پہلے تین مواقع کو حمزہ، کسائی اور ابن ذکوان نے حرفِ مضارع کا فتحہ اور راء کے ضمہ

سے صیغہ معروف [تَخۡرُجُوۡن] پڑھا ہے، البتہ ابن ذکوان کے لئے صرف سورۂ روم میں خُلف ہے، یعنی صیغہ معروف ومجہول دونوں وجوہ ہیں، اور باقیین نے صیغہ مجہول سے [تُخۡرَجُوۡن] پڑھا ہے، اور سورۂ جاثیہ میں حمزہ کسائی نے صیغہ معروف سے [یَخۡرُجُوۡن] پڑھا ہے، اور باقیین نے صیغہ مجہول سے [یُخۡرَجُوۡن] پڑھا ہے۔

لہٰذا حمزہ کسائی کیلئے چاروں مواقع میں صیغہ معروف سے [تَخۡرُجُوۡنَ، یَخۡرُجُوۡن] ہے، اور ابن ذکوان کیلئے سورۂ اعراف اور زخرف میں صیغہ معروف سے [تَخۡرُجُوۡن] اور سورۂ جاثیہ میں صیغہ مجہول سے [یُخۡرَجُوۡن] اور سورۂ روم کے پہلے والے میں صیغہ معروف اور مجہول دونوں وجوہ ہیں اور باقی نافع، مکی، بصری، ہشام اور عاصم کیلئے چاروں مواقع میں صیغہ مجہول سے [تُخۡرَجُوۡنَ، یُخۡرَجُوۡن] ہے۔

قولہ:......﴿ نَصۡبُ خَالِصَةً اِتۡلُ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (خَالِصَةٌ)[۳۲] کو تاء کے نصب سے [خَالِصَةً] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاء کے رفع سے [خَالِصَةٌ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح تاء کے نصب سے [خَالِصَةً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کے نصب سے [خَالِصَةً] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاء کا نصب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَالِصَةٌ اَصۡلٌ----------	۶۸۴	....

(خَالِصَةً) کو امام نافع نے تاء کے رفع سے (خَالِصَةٌ) پڑھا ہے، اور باقیین نے تاء کے نصب سے (خَالِصَةً) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تُفۡتَحُ اشۡدُدۡ ---حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لا تُفۡتَحُ لَهُمۡ)[۴۰] کو تاء کی تشدید سے [لا تُفَتَّحُ لَهُمۡ] پڑھا ہے، اور تشدید کی وجہ سے فاء پر فتحہ آئیگا، البتہ تاءِ تانیث اصل کے موافق ہونے کی وجہ سے ہے، کیونکہ یہاں صرف تشدید کا اختلاف بیان کرنا مقصود ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا تُفۡتَحُ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح [لا تُفَتَّحُ لَهُمۡ] اور خلف نے یاءِ تذکیر، تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا یُفۡتَحُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر، تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا یُفۡتَحُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وابوجعفر کیلئے [لا تُفَتَّحُ لَهُمۡ] اور خلف کیلئے [لا یُفۡتَحُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۸۴	------------وَيُفۡتَحُ شَمۡلَلاَ
وَخَفِّفۡ شَفَا حُكۡمًا-----	۶۸۵	....

[لا یُفۡتَحُ لَهُمۡ] کو حمزہ، کسائی نے یاءِ تذکیر سے [لا یُفۡتَحُ لَهُمۡ] اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [لا تُفۡتَحُ لَهُمۡ] پڑھا ہے، اور حمزہ، کسائی اور بصری نے تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے اور باقیین نے تاء کی تشدید اور فاء کے فتحہ سے

پڑھا ہے۔لہٰذا تین قراءتیں ہوئیں[۱] حمزہ، کسائی کے لئے یاءِ تذکیر، تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا یُفْتَحُ] ہے۔ [۲] امام ابوعمرو بصری کے لئے تاءِ تانیث، تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا تُفْتَحُ] ہے۔[۳] باقیین کے لئے تاءِ تانیث ،تاء کی تشدید اور فاء کے فتحہ سے (لا تُفَتَّحُ لَهُمْ) ہے۔

قوله:......﴿مَعْ أُبَلِّغُكُمْ حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ اعراف میں دوجگہ اور سورۂ احقاف میں لفظ (اُبَلِّغُكُمْ)[۶۲/۶۸/۲۳] کو لام کی تشدید سے پڑھا ہے، اور تشدید کی وجہ سے باء پر فتحہ لازمی آئیگا، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں جگہ پر لام کی تخفیف اور باء کے سکون سے [اُبْلِغُكُمْ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و خلف نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اُبَلِّغُكُمْ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی لام کی تشدید اور باء کے فتحہ سے [اُبَلِّغُكُمْ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۹۰	....وَالْخِفُّ اُبْلِغُكُمْ حَلاَ
مَعَ احْقَافِهَا............	۲۹۱	....

(اُبَلِّغُكُمْ) کو یہاں سورۂ اعراف میں دوجگہ اور سورۂ احقاف میں بصری نے لام کی تخفیف اور باء کے سکون سے (اُبْلِغُكُمْ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے لام کی تشدید اور باء کے فتحہ سے (اُبَلِّغُكُمْ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿يُغَشِّيْ لَهُ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ اعراف اور سورۂ رعد میں (يُغْشِيْ)[۳/۵۴] کو شین کی تشدید اور غین کے فتحہ سے [يُغَشِّيْ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور تشدید ماقبل پر عطف سے نکلی ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے شین کی تخفیف اور غین کے سکون سے [يُغْشِيْ] پڑھا تھا) اور باقی خلف و ابوجعفر نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [يُغَشِّيْ] اور ابوجعفر نے شین کی تخفیف سے (يُغْشِيْ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے شین کی تشدید اور امام نافع نے شین کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب و خلف کیلئے شین کی تشدید سے [يُغَشِّيْ] اور ابوجعفر کیلئے شین کی تخفیف سے [يُغْشِيْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۸۷	وَيُغْشِيْ بِهَا وَالرَّعْدِ ثَقَّلَ صُحْبَةٌ....

لفظ (يُغْشِيْ) جو یہاں سورۂ اعراف اور سورۂ رعد میں آیا ہوا ہے، اس کو شعبہ، حمزہ اور کسائی نے شین کی تشدید سے (يُغَشِّيْ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے شین کی تخفیف سے (يُغْشِيْ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿أَنْ لَعْنَةُ اِتْلُ كَحَمْزَةٍ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (أَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ)[۴۴] میں لفظ [أَنْ] کو امام حمزہ کی طرح نون کی تشدید سے [أَنَّ] اور [لَعْنَةُ اللّٰهِ] کو تاء کے نصب سے [أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے نون کی تخفیف اور تاء کے رفع سے [أَنْ لَّعْنَةُ

﴿سُوْرَۃُ الْاِسْرَاءِ﴾

قولہ:......﴿وَیَتَّخِذُوا خَاطِبُ حَلاً﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [illegible] تاءِ خطاب سے [illegible] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں کیلئے تاءِ خطاب ہے۔

[illegible]

[illegible] بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تاءِ خطاب سے [illegible] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿نخرِجُ اِ نجلاَ حوَی الیَا وَضُمَّ افتَحُ اُ لاَ افتَحُ وَضُمَّ حُطِ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف [illegible] یاء سے پڑھا ہے، البتہ ابوجعفر کیلئے یاء کا ضمہ اور راء کا فتحہ یعنی صیغہ مجہول سے [illegible] یاء کا فتحہ اور راء کا ضمہ یعنی صیغہ معروف سے [illegible] نوں اپنی اپنی قراءتوں میں منفرد ہیں کیونکہ باقی قراء عشرہ نے نون کے ضمہ اور راء کے کسرہ سے [illegible] پڑھا ہے، اور یہی خلف کی قراءت بھی ہے۔

قولہ:......﴿وَحُزِ مَدَّ اَمَرْنَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [illegible] کے بعد الف مدہ سے [illegible] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء عشرہ نے الف مدہ کے حذف سے [illegible] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ یُلقَّاہُ اُ وُصِلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [illegible] کے ضمہ، لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے [illegible] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے [illegible] موافق یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے [illegible] بصری اور امام حمزہ نے بھی یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر کیلئے [illegible] اور یعقوب وخلف کیلئے [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

شامی نے [illegible] کے ضمہ، لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے [illegible] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے [illegible] پڑھا ہے۔

(انۡ نَّ خۡسِفَ ، اوۡ ، انۡ نُّرۡسِلَ عِ يۡـدَ كُمۡ پڑھا تھا) اور باقی اولیٰ نے بھی اپنی اصل کے موافق چاروں فعلوں کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا چاروں فعل تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قوله:......﴿ وَنُغۡرِقَ يَمٌّ أَ نِّثۡ اِ تُلۡ طِمَى وَشَدِّدِ الۡخُلۡفَ بِنۡ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (فَـ نُـ غۡ) کو یاءِ غیب سے [فَ يُـ غۡ] پڑھا ہے، اور غیب ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون جمع متکلم سے [فَـ نُـ غۡ] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [فَ يُـ غۡ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے [فَ يُـ غۡ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف تاءِ تانیث سے [فَ تُـ غۡ] پڑھا ہے، البتہ ابن وردان نے تاءِ تانیث کے ساتھ راء کی تشدید اور تخفیف دونوں طرح سے [فَ تُـ غۡ] اور [فَتُـ غَرِّ قَكُمۡ] اور ابن جماز کیلئے رویس کی طرح تخفیف سے ہے، اور تشدید والی وجہ میں ابن وردان منفرد ہیں ،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے نون سے اور امام نافع نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا)

لہٰذا روح اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے [فَ يُـ غۡ] اور ابن جماز کو رویس کیلئے تاءِ تانیث سے [فَ تُـ غۡ] اور قَـ كُمۡ ابن وردان کیلئے دو وجوہ ہیں: پہلی وجہ تاءِ تانیث اور راء کی تشدید سے [فَ تُـ غۡ] اور دوسری وجہ تاءِ تانیث اور راء کی تخفیف سے [فَ تُـ غۡرِ قَكُمۡ]

قال الشاطبی:......

وَ يَـ خۡسِفَ ـ قُلۡ نُـ ـوۡ نَـ ـ	مَعۡ وَ يُرۡ ـ فَيُعِيدَـ كُمۡ ـ فَيُغۡرِقَـ كُمۡ ـ كُمۡ وَا	ثُـ ـ نُـ ـ ـ ـ لَن يُرۡسِ

(انۡ يَّ خۡسِفَ ، انۡ يُّرۡ سِلَ عِ يۡدَ كُمۡ ، فَ يُـ غۡرِ) ان پانچوں لفظوں میں مکی بصری کیلئے نون جمع متکلم سے (انۡ نَّ خۡسِفَ ، انۡ نُّ عِ يۡدَ كُمۡ ، فَ نُـ غۡرِ قَكُمۡ) اور باقیوں کیلئے یاءِ غیب سے (انۡ يَّخۡسِفَ ، انۡ يُّ عِ يۡدَ كُمۡ ، فَ يُغۡرِ قَكُمۡ) ہے اور يُرۡسِلَ ، فَيُرۡسِلَ

قوله:......﴿وَالرِّيۡحِ بِالۡجَمۡعِ اُ صِلاً كَصَادَ سَبَاُ وَالۡأَنۡبِيَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ (الرِّيۡح) کو یہاں سورۂ اسراء میں [قَـ اصِفًا مِّنَ] اور سورۂ صاد میں [فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّيۡحَ]، سورۂ انبیاء میں [وَ لِسُلَيۡمٰنَ] اور سورۂ سبا میں [وَ لِسُلَيۡمٰنَ] کو جمع سے (الرِّيۡحَ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے چاروں جگہ میں توحید سے [الرِّيۡحَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نَاءَ اُدۡ مَعًا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ اسراء اور سورۂ فصلت میں لفظ (نَـ ـ ـ اٰی) کو ابن ذکوان کی طرح الف مدہ اور اس کے بعد ہمزہ سے [نـ ـ] پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے،(جبکہ امام نافع نے [نـ ـ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق [نـ ـ] پڑھا ہے، اور خلف کیلئے امالہ اصول میں گزرا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۶	----نَـآیِ اَخِّـرُ مَـعًـا هَـمۡـزَهٗ مُلَا

یہاں اور سورۂ فصلت میں لفظ (نَـــــــاٰیٰ) کو ابن ذکوان نے ہمزہ کو الف مدہ کے بعد [نَـــــــآءَ] بروزن [جَآءَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے ہمزہ کو الف مدہ سے پہلے [نَاٰیٰ] بروزن [رَاٰیٰ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خِلافَكَ ـــ حُمِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (خِـــــــلٰـــــــفَکَ)[۷۶] کو خاء کے کسرہ، لام کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے [خِـلٰـفَکَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے خاء کے فتحہ، لام کے سکون اور حذفِ الف سے (خَلۡفَکَ) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [خِلٰفَکَ] اور ابوجعفر نے (خَـلۡفَکَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [خِـلٰفَکَ] اور امام نافع نے [خَـلۡفَکَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے [خِلٰفَکَ] اور ابوجعفر کیلئے [خَلۡفَکَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

خِلَا فَكَ فَـافۡتَـحۡ مَـعۡ سُـكُوۡنٍ وَقَصۡـرِهٖ	۸۲۶	سَـــــــمَـــــــا صِفۡ-----

نافع، مکی، بصری اور شعبہ نے (خِـــــــلٰـــــــفَکَ) کو خاء کے فتحہ، لام کے سکون اور حذفِ الف سے [خَلۡفَکَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے خاء کے کسرہ، لام کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے [خِلٰفَکَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿مَعۡ تَفۡجُرُ لَنَا الۡخِفُّ حُمِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (تُـــفَـــجِّـــرَ لَـــنَـــا)[۹۰] کو تاء کے فتحہ، فاء کے سکون، جیم کے ضمہ اور تخفیف سے [تَفۡجُرَ لَنَا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے (تُفَجِّرَ لَنَا) پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [تَـفۡـجُـرَ لَـنَـا] پڑھا ہے، البتہ ابوجعفر کیلئے وفا قالاصل (تُـفَـجِّـرَ لَـنَـا) ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [تُفَجِّرَ لَنَا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [تَفۡجُرَ لَنَا] اور ابوجعفر کیلئے [تُفَجِّرَ لَنَا] ہے۔

نیز یاد رہے کہ (تُفَجِّرَ لَنَا) کے ساتھ (لَنَا) کی قید احترازی ہے، کیونکہ اس سے (فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ)[۹۱] کو نکالنا مقصود ہے، جو باتفاق مشدد ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

تُـفَـجِّـرَ فِـي الۡاُوۡلٰـى كَتَقۡتُـلَ ثَـابِـتٌ	۸۲۷	....

(تُـــفَـــجِّـــرَ لَـــنَـــا) کو کوفیین نے تاء کے فتحہ، فاء کے سکون، جیم کے ضمہ اور تخفیف سے [تَـــقۡتُـــلَ] کی طرح (تَفۡجُرَ لَنَا) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے (تُفَجِّرَ لَنَا) از باب تفعیل سے پڑھا ہے، اور [اَلۡاُوۡلٰی] کی قید سے یہی کلمہ مراد ہے، کیونکہ (فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ) باتفاق مشدد ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ اسراء میں صرف ایک یاءِ اضافت ہیں: [۱] [رَبِّیۤ اِذًا] [۱۰۰] اس کو ابو جعفر نے فتحہ سے اور باقی دو ائمہ نے سکون سے پڑھا ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں صرف دو یاءاتِ زوائد ہیں: [۱] [لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ] [۶۲] [۲] [فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ وَمَنۡ] [۹۷] دونوں میں ابو جعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡکَهۡفِ﴾

وَتَـزۡوَرُّ حُـزۡ وَاکۡسِـرۡ بِـوَرۡقِ کَثُـمۡـرِهِ 148 بِضَمَّیۡ طُوًی فَتۡحَا اِ تُلۡ یَا ثُمُرٌ اِذۡ حَلَا

قولہ:......﴿وَتَزۡوَرُّ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے [تَزٰوَرُعَنۡ کَهۡفِهِمۡ] [۱۷] میں لفظ [تَزٰوَرُ] کو زاء کے سکون، حذفِ الف اور راء کی تشدید سے [تَـزۡوَرُّعَنۡ کَهۡفِهِمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے [تَزّٰوَرُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابو جعفر نے زاء کی تشدید اور اثباتِ الف سے [تَـــزّٰوَرُ] اور خلف نے زاء کی تخفیف اور اثباتِ الف سے [تَزٰوَرُ] پڑھا ہے۔ لہٰذا یعقوب کیلئے [تَزۡوَرُّ]، ابو جعفر کیلئے [تَزّٰوَرُ] اور خلف کیلئے [تَزٰوَرُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۳۴	وَتَــزۡوَرُّ لِـلشَّــامِـیۡ کَتَـحۡـمَــرُّ وُصِّلَا
وَتَـزَّاوَرُ التَّـخۡـفِیۡفُ فِـیۡ الـزَّایِ ثَـابِتٌ---	۸۳۵	....

شامی نے [تَزٰوَرُ] کو زاء کے سکون، حذفِ الف، اور راء کی تشدید سے (تَـحۡمَرُّ) کے وزن پر [تَزۡوَرُّ] پڑھا ہے، اور کوفیین نے زاء کی تخفیف اور اثباتِ الف سے [تَزٰوَرُ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے زاء کی تشدید اور اور اثباتِ الف سے [تَزّٰوَرُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاکۡسِرۡ بِوَرۡقِ ---طُوًی﴾

رویس نے اصل کے خلاف [بِـوَرۡقِکُمۡ] [۱۹] کو راء کے کسرہ سے [بِـوَرِقِکُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے راء کے سکون سے [بِـوَرۡقِکُمۡ] پڑھا تھا) اور ابو جعفر نے بھی راء کے کسرہ سے [بِـوَرِقِکُمۡ] پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی راء کے کسرہ سے پڑھا تھا) باقی خلف اور روح کی قراءت اصل کے موافق راء کے سکون سے [بِوَرۡقِکُمۡ] ہے۔ لہٰذا رویس، ابو جعفر کیلئے راء کے کسرہ سے اور روح وخلف کیلئے راء کے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِیۡـــهِ عَـــنِ الۡبَـــاقِیۡـنَ کَسۡــرٌ تَـــأَصَّلَا	۸۳۶	بِـوَرۡقِـکُـمُ الۡاِسۡکَـانُ فِـیۡ صَـفۡـوِ حُـلۡـوِهِ

حمزہ، شعبہ اور بصری کیلئے [بِوَرۡقِکُمۡ] راء کے سکون سے [بِوَرۡقِکُمۡ] اور باقیین کیلئے راء کے کسرہ سے [بِوَرِقِکُمۡ] ہے۔

قوله:......﴿كَثُمُرِهِ بِضَمَّيْ طُوًى فَتْحَا إِتْلُ يَا﴾

رویس نے اصل کے خلاف[وَاُحِيطَ بِثَمَرِهِ][۴۲] میں لفظ(بِثَمَرِهِ) کوثاءاورمیم کےضمہ سے[بِثُمُرِهِ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے ثاء کےضمہ اورمیم کےسکون سے[بِثُمْرِهِ] پڑھاتھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق رویس کیطرح ثاءاورمیم کےضمہ سے ہے،(کیونکہ امام حمزہ نےبھی ثاءاورمیم کےضمہ سے پڑھاتھا)البتہ ابوجعفراورروح کی قراءت خلافِ اصل ثاءاورمیم کےفتحہ سے[بِثَمَرِهِ] ہے،(کیونکہ امام نافع نے ثاءاورمیم کےضمہ سے[بِثُمُرِهِ]اورامام ابوعمروبصری نے ثاء کےضمہ اورمیم کےسکون سے[بِثُمْرِهِ] پڑھاتھا)لہٰذارویس اورخلف کیلئے[بِثُمُرِهِ]ابوجعفراورروح کیلئے[بِثَمَرِهِ] ہے۔

قوله:......﴿ ثُمُرٌ إِذْ حَلاَ﴾

ابوجعفراوریعقوب نے خلافِ اصل[وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ][۳۴]کوثاءاورمیم کےفتحہ سے[ثَمَرٌ] پڑھاہے،(جبکہ امام نافع نے ثاءاورمیم کےضمہ سے[ثُمُرٌ]اورامام ابوعمروبصری نے ثاء کےضمہ اورمیم کےسکون سے[ثُمْرٌ] پڑھاتھا)البتہ خلف نے اصل کے موافق ثاءاورمیم کےضمہ سے[ثُمُرٌ] پڑھاہے،(کیونکہ امام حمزہ نےبھی [ثُمُرٌ] پڑھاتھا)

خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفراورروح نے دونوں کلموں میں اصل کے خلاف ثاءاورمیم کافتحہ اورخلف کیلئے دونوں کلموں میں اصل کےموافق ثاءاورمیم کاضمہ ہے،البتہ رویس کیلئے اصل کے خلاف پہلےکلمہ میں ثاءاورمیم کاضمہ اوردوسرےکلمہ میں دونوں کافتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيْ ثُـمُـرٍ ضَـمَّيْـهِ يَـفْتَـحُ عَـاصِمٌ	۸۳۸	بِـحَـرْفَيْـهِ وَالْإِسْكَانُ فِي الْمِيمِ حُصِّلاَ

عاصم کے لئے[بِثَمَرِهِ]اور[ثَمَرٌ]دونوں کلموں میں ثاءاورمیم کافتحہ ہےاوربصری کے لئے دونوں کلموں میں ثاءکاضمہ اور میم کاسکون[بِثُمْرِهِ]اور[ثُمْرٌ] ہےاور باقیین کے لئے دونوں کلموں میں ثاءاورمیم دونوں کاضمہ[بِثُمُرِهِ]اور[ثُمُرٌ] ہے۔

وَمَــدُّكَ لَـكِـنَّـا أَلاَ طِـبْ نُسَيِّـرُ الْــ 149 جِبَـالَ كَحَفْصِ الْحَقُّ بِالْخَفْضِ حُلِّلاَ

قوله:......﴿وَمَدُّكَ لَكِنَّا أَلاَ طِبْ﴾

ابوجعفراوررویس نے خلافِ اصل[لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ][۳۸] میں لفظ[لٰكِنَّا] کوحالتِ وصل میں اثباتِ الف سے پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے حذفِ الف سے پڑھاتھا)اورباقی روح اورخلف کی قراءت اصل کے موافق حذف ِالف سے ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نےبھی حذفِ الف سے پڑھاتھا)لہٰذاابوجعفراوررویس کیلئے وصلاً اثباتِ الف سےاورروح وخلف کیلئے حذفِ الف سے ہے،اورحالت وقف میں تمام قراءنے الف کےاثبات سے پڑھاہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۳۹	وَفِـي الْاَصْـلِ لٰـكِـنَّـا فَـمُـدَّ لَــهٗ مُلاَ

ہشام اورابن ذکوان نے حالتِ وصل میں لفظ[لٰكِنَّا] کواثباتِ الف سے پڑھاہےاور باقیین نے حذفِ الف سے پڑھاہے۔

قوله:......﴿ نُسَيِّرُ الۡـجِبَالَ كَحَفۡص۔۔۔ حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے اَصل سے مخالفت کرتے ہوئے[وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ][۴۷]کوحفص کی طرح نون اور یاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے[وَيَـوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبالَ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث مضموم اور یاء کے فتحہ اور لام کے رفع سے[وَيَـوۡمَ تُسَيَّـرُ الۡجِبَـالُ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی نون، یاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے[وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کی قراءت ایک ہی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وَيَـــــا	۸۴۱	نُسَيِّـــرُ وَالَـــى فَتۡــحَهَـــا نَــفَـــرٌ مَلاَ
وَفِي الـنُّـوۡنِ اَنِّـثۡ وَالۡـجِبَـالَ بِـرَفۡعِهِمُ۔۔۔	۸۴۲	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مکی، بصری، شامی نے[وَيَـوۡمَ تُسَيَّـرُ الۡـجِبَـالُ] کوتاءِ تانیث مضموم، یاء کے فتحہ اور لام کے رفع سے پڑھا ہے اور باقیین نے نون اور یاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے[وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ الۡحَقُّ بِالۡخَفۡضِ حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے[هُـنَــالِكَ الۡـوَلَايَةُ لِـلّٰـهِ الۡـحَـقُّ][۴۴] میں لفظ[اَلۡـحَـقُّ] کواصل کے خلاف قاف کے جر سے[اَلۡحَقِّ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے قاف کے رفع سے[اَلۡحَقُّ] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر اور خلف نے بھی اصل کے موافق جر سے[اَلۡحَقِّ] پڑھا ہے۔لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے قاف کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔وَفِـــي الۡـــحَـــقِّ جَـــرُّهٗ	۸۴۰	عَـلٰـى رَفۡـعِـهٖ حَبۡـرٌ سَـعِيۡـدٌ تَـأَ وَّلاَ

بصری اور کسائی نے[اَلۡحَقُّ] کوقاف کے رفع سے[اَلۡحَقُّ]اور باقیین نے قاف کے جر سے[اَلۡحَقِّ] پڑھا ہے۔

وَكُـنۡـتُ افۡتَـحَ اشۡهَدۡنَا وَحَامِيَةٍ وَضَمُ 150 مَتَـىٰ قُبُلًا أُدۡ يَـــا نَـقُـولُ فَـكَـمِّلَا

قوله:......﴿وَكُنۡتُ افۡتَحَ ۔۔۔اُدۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف[وَمَـا كُـنۡـتُ مُتَّـخِـذَالۡـمُـضِـلِّيۡـنَ][۵۱] میں لفظ(وَمَـا كُـنۡـتُ) کوتاء کے فتحہ سے[وَمَا كُنۡتَ] پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ نے واحد متکلم کے صیغہ سے[وَمَا كُنۡتُ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿اشۡهَدۡنَا ۔۔۔اُدۡ ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل[مَـا اَشۡـهَـدۡنَـاهُـمۡ][۵۱]کوجمع متکلم کے صیغہ سے پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ[مَا اَشۡهَدۡتُّهُمۡ] پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿وَحَامِیَۃٍ ۔۔۔اُ دْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [وَحَــــامِیَۃٍ] [۸۶]کوحاء کے بعد الف مدہ اور ہمزہ کی جگہ یاء سے [حَــــامِیَۃٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہورہا ہے، (جبکہ امام نافع نے حذفِ الف اور ہمزہ سے [وَحَــمِــئَۃٍ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کیطرح [حَامِیَۃٍ] اور یعقوب نے [وَحَمِئَۃٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی الف مدہ کے اثبات اور یاء سے [حَــامِیَۃٍ] اور امام ابوعمرو بصری نے [وَحَــمِــئَۃٍ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کے لئے [حَامِیَۃٍ] اور یعقوب کیلئے [حَمِئَۃٍ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۴۹	وحَــــامِیَۃً بِــــالْـمَـدِّ صُــحْبَتُـــۃٗ کَلاَ
وَفِــي الْهَــمْــزِ یَــاءٌ عَــنْهُــمُــوْ۔۔۔	۸۵۰	....

شعبہ، حمزہ، کسائی، شامی نے [وَحَــامِیَۃٍ] کوحاء کے بعد الف مدہ سے اور ہمزہ کی جگہ یاء سے پڑھا ہے، اور باقیین نے الف مدہ کے حذف اور ہمزہ سے [وَحَمِئَۃٍ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَضَمَّتَیْ قُبُلاً اُ دْ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل [اَوْ یَــأْتِیَهُــمُ الْــعَــذَابُ قُبُلاً] [۵۵] میں لفظ (قُبُلاً) کوقاف اور باء کے ضمہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے [قِبَلاً] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح قاف اور باء کے ضمہ سے [قُبُلاً] اور یعقوب نے قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے [قِبَلاً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [قُبُلاً] اور امام ابوعمرو بصری نے [قِبَلاً] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے قاف اور باء کے ضمہ سے اور یعقوب کیلئے قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ظَهِیـرًا وَلِــلْــکُــوْفِــيِّ فِي الْکَهْفِ وُصِّلاَ	۶۶۰	وَکَسْــرٌ وَّفَتْــحٌ ضُــمَّ فِــيْ قِبَلاً حِــمَــی

سورۂ انعام میں [قُبُلاً] کومکی، بصری اور کوفیین نے قاف اور باء کے ضمہ سے [قُبُلاً] پڑھا ہے اور سورۂ کہف میں صرف کوفیین نے قاف اور باء کے ضمہ سے [قُبُلاً] پڑھا ہے، اور مکی بصری نے صرف یہاں اور نافع، شامی نے دونوں مقام پر قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے [قِبَلاً] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ یَا نَقُوْلُ فَکَمِّلاَ ﴾

خلف نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [وَیَوْمَ نَقُوْلُ نَادُوْا] [۵۲] کوصیغہ غائب سے [وَیَوْمَ یَقُوْلُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے نون سے [وَیَــوْمَ نَــقُــوْلُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ بھی اصل کے موافق خلف کی طرح یاء غیب سے پڑھتے ہیں (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی غائب سے [وَیَوْمَ یَقُوْلُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاء غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۴۲	وَيَـوۡمَ يَـقُـوۡلُ الـنُّـوۡنُ حَـمۡـزَةُ فَـضَّلاَ

حمزہ کے لئے[وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ]نون سے[وَيَوۡمَ نَقُوۡلُ]اور باقی قراء کے لئے یاء سے[وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ] ہے۔

زَكِيَّةَ يَسۡـمُوۡا كُـلَّ يُبۡـدِلَ خِفَّ حُـطۡ 151 جَـزَاءُ كَـحَـفۡـصٍ ضَـمُّ سَدَّيۡنِ حُوِّ لاَ

قولہ:......﴿زَكِيَّةَ يَسۡمُوۡا﴾

روح نے اصل کے خلاف[زَكِيَّةً][۷۴]کوزاء کے بعدحذفِ الف اور یاء کی تشدید سے[زَكِيَّةً] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے زاء کے بعد اثباتِ الف اور یاء کی تخفیف سے[زَاكِيَةً] پڑھا تھا)اور باقی ڈھائی قراء نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے روح کی طرح[زَكِيَّةً]اور ابوجعفر ورویس نے[زَاكِيَةً] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی[زَكِيَّةً]اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے[زَاكِيَةً] پڑھا تھا)لہٰذا روح وخلف کیلئے[زَكِيَّةً]اور ابوجعفر ورویس کیلئے[زَاكِيَةً] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۴۶	وَمُـدَّ وَخَـفِّفۡ يَـاءَ زَاكِيَةً سَـمَـا

نافع ،مکی ،بصری نے[زَاكِيَةً]کوزاء کے بعد اثباتِ الف اور یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیین نے زاء کے بعد حذفِ الف اور یاء کی تشدید سے[زَكِيَّةً] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿كُلَّ يُبۡدِلَ خِفَّ حُطۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(اَنۡ يُبۡدِلَهُمَا)[۸۱]،(اَنۡ يُبۡدِلَهٗ اَزۡوَاجًا)[تحریم:۵]اور(اَنۡ يُبۡدِلَنَا خَيۡرًا)[قلم:۳۲]تینوں جگہ پر دال کی تخفیف سے پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں جگہ پر دال کی تشدید سے[اَنۡ يُّبَدِّلَهُمَا ،اَنۡ يُّبَدِّلَهٗ اَزۡوَاجًا ،اَنۡ يُّبَدِّلَنَا خَيۡرًا] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح دال کی تخفیف سے اور ابوجعفر نے دال کی تشدید سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی دال کی تخفیف سے اور امام نافع نے دال کی تشدید سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے دال کی تخفیف سے اور ابوجعفر کیلئے دال کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمِـنۡ بَـعۡـدِ بِـالتَّـخۡـفِيۡفِ يُبۡدِلَ هَـاهُـنَـا	۸۴۸	وَفَـوۡقَ وَتَـحۡـتَ الۡـمُـلۡكِ كَـا فِيۡهِ ظَـلَّلاَ

کلمہ(يُبۡدِلَ)جوکہ یہاں سورۂ کہف،سورۂ تحریم اور سورۂ نون میں آیا ہوا ہے،اس کو شامی ،مکی ،اور کوفیین نے تینوں جگہ پر دال کی تخفیف سے[اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا ،اَنۡ يُّبۡدِلَهٗ اَزۡوَاجًا ،اَنۡ يُّبۡدِلَنَا خَيۡرًا] پڑھا ہے،اور نافع ،بصری نے دال کی تشدید سے[اَنۡ يُّبَدِّلَهُمَا ،اَنۡ يُّبَدِّلَهٗ اَزۡوَاجًا اور اَنۡ يُّبَدِّلَنَا خَيۡرًا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ جَزَاءُ كَحَفُصٍ۔۔۔حُوِّلا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَلَـهُ جَـزَآءَ نِ الۡحُسۡنٰى)[۸۸] کوحفص کی طرح تنوین سے [جَـزَآءَ نِ الۡـحُسۡنٰى] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیر تنوین کے [فَلَـهُ جَـزَآءُ الۡحُسۡنٰى] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [جَزَآءَ نِ الۡحُسۡنٰى]اورابوجعفر نے تنوین کے بغیر (جَزَاءُ الۡحُسۡنٰى) پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے تنوین سے اورامام نافع نے بغیر تنوین کے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے تنوین سے اورابوجعفر کیلئے بغیر تنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصِـــحَـــابُهُـــمْ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۸۵۰	جَـــزَاءُ فَـــنَـــوِّنْ وَانْـــصِـــبِ الـــرَّفْـــعَ وَاَقْبَلَا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرموزین صحاب (حفص،حمزہ،کسائی) کے لئے تنوین اورنصب سے (جَـزَاءَ نِ الۡحُسۡنٰى) ہےاور باقیین کے لئے رفع اورتنوین کے حذف سے (جَزَاءُ الۡحُسۡنٰى) ہے۔

قولہ:......﴿ ضَمُّ سَدَّيۡنِ حُزۡ لَا كَسَدًّا هُنَا ﴾

یعقوب نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے کلمہ (اَلسَّـــدَّيۡـــنِ)[۹۳] اور (سَـــدًّا)[۹۴] دونوں کوسین کے ضمہ سے (اَلسُّدَّيۡنِ)اور (سُدًّا) پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے فتحہ سے (اَلسَّدَّيۡنِ)اور (سَدًّا) پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح دونوں کلموں کوسین کے ضمہ سے [اَلسُّـــدَّيۡـــنِ اور سُـــدًّا]اورخلف نے پہلے کلمہ کوسین کے ضمہ سے [اَلسُـــدَّيۡـــنِ]اور دوسرے کلمہ کوسین کے فتحہ سے [سَـــدًّا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں کلموں کوسین کے ضمہ سے اور امام حمزہ نے پہلے کلمہ کوسین کے ضمہ اور دوسرے کلمہ کوسین کے فتحہ سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفراور یعقوب کیلئے دونوں کلموں میں سین کا ضمہ اور خلف کیلئے پہلے کلمہ میں سین کا ضمہ اور دوسرے میں سین کا فتحہ ہے۔

سورۂ یٰسٓ میں جودوجگہ پر کلمہ [سَـــدًّا] آیا ہے،ائمہ ثلاثہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفراور یعقوب کے لئے سین کا ضمہ اور خلف کے لئے سین کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عَلٰى حَقٍّ السُّدَّيۡنِ سُدًّا صِحَابُ حَقۡ	۸۵۱	قِ الـــضَّـــمُّ مَـــفۡتُـــوۡحٌ وَيٰـــسٓ شِـــدُ عُلَا

کلمہ [اَلسَّـــدَّيۡنِ]اور [سَدًّا] جو یہاں سورۂ کہف،اورسورۂ یٰسٓ میں آیا ہوا ہے،حفص کے لئے سب جگہ سین کے فتحہ سے [اَلسَّـــدَّيۡنِ،سَدًّا]اورمکی،بصری کے لئے سورۂ کہف میں سین کے فتحہ سے [اَلسَّـــدَّيۡنِ،سَدًّا]اورسورۂ یٰسٓ میں سین کے ضمہ سے [سُـــدًّا] ہےاورحمزہ،کسائی کے لئے [اَلسُّـــدَّيۡـــنِ] میں سین کا ضمہ اور [سَـــدًّا] میں سین کا فتحہ ہےاور باقی نافع،شامی،شعبہ کے لئے ہرجگہ سین کے ضمہ سے [اَلسُّدَّيۡنِ،سُدًّا] ہے۔

كَسَــدًّا بُنَـا آتُـوۡنِ بِـالۡـمَـدِّ فَـاخِـرٌ 152 وَعَـنۡـهُ فَـمَـا اسۡـطَـاعُوا يُخَفِّفُ فَاقۡبَلَا

قولہ:......﴿ اٰتُوۡنِ بِالۡمَدِّ فَاخِرٌ﴾

خلف نے اصل کے خلاف[قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ]کوہمزہ قطعی اورالف سے[قَالَ اٰتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ]پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے الف کے بجائے ہمزہ ساکنہ سے[قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی خلف کی طرح ہمزہ قطعی اورالف مدہ سے[قَالَ اٰتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ]ہے،پس تینوں ائمہ کی قراءت ایک ہی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَلَا كَسۡـرَ وَابۡـدَافِيۡهِـمَـا الۡيَـاءَ مُبۡـدِلَا	۸۵۶	--- وَالثَّـانِيۡ فَشَـا صِفۡ بِـخُـلۡـفِـهٖ
بِـقَـطۡـعِهِـمَـا وَالۡـمَـدُّ بَدۡءًا وَمَوۡصِلَا	۸۵۷	وَزِدۡ قَبۡـلُ هَـمۡـزَالۡـوَصۡـلِ وَالۡغَيۡرُ فِيۡهِـمَـا

حمزہ نے بلاخلف اورشعبہ نے بالخُلف[قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ]الف کے بجائے ہمزہ ساکنہ،اوراس سے پہلے حرف پرکسرہ کے بجائے فتحہ پڑھا ہے،اور باقیین کے لئے ہمزہ قطعی اورالف کےساتھ[قَالَ اٰتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ]پڑھا ہے۔اوراعادہ کی صورت میں شعبہ،حمزہ کیلئے ہمزہ ساکنہ کےشروع میں ہمزہ وصلی اوراس کے بعدہمزہ ساکنہ کویاء سے بدل کر[اِیۡتُـوۡنِـیۡ]پڑھا جائیگااور باقیین کیلئے حالین میں[اٰتُوۡنِیۡ]پڑھا جائیگا۔

قولہ:......﴿وَعَنۡهُ فَمَا اسۡطَاعُوا يُخَفِّفُ فَاقۡبَلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف کلمہ(فَمَا اسۡطَاعُوۡا)[۹۷]کوطاءکی تخفیف سے[فَمَا اسۡطَاعُوۡا]پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے طاءکی تشدید سے[فَمَا اسۡطَّاعُوۡا]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کیلئے بھی طاءکی تخفیف سے ہے،جوکہ اصل کے موافق ہے۔لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۵۸	وَطَـاءَ فَـمَـا اسۡـطَـاعُوۡا لِـحَـمۡـزَةَ شَدِّدُوۡا

کلمہ(فَمَا اسۡطَاعُوۡا) کی طاءکوحمزہ نےتشدید سے[فَمَا اسۡطَّاعُوۡا]پڑھا ہے،اور باقیین نے طاءکوتخفیف سے (فَمَا اسۡطَاعُوۡا)پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ کہف میں نو یاءات اضافت ہیں،جو درج ذیل ہیں:[۱][رَبِّـیۡ اَعۡـلَـمُ][۲۲][۲][۳][بِـرَبِّـیۡ اَحَدًا][۳۸/۴۲][۴][رَبِّیۡ اَنۡ][۴۰][۵][سَتَجِدُنِیۡ اِنۡ][۶۹][۶][مِنۡ دُوۡنِیۡ اَوۡلِيَآءَ][۱۰۲]ان چھ یاءات اضافت میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی کیلئے سکون ہے۔[۷][۸][۹][مَعِیَ صَبۡرًا][۶۷/۷۲/۷۵]ان تینوں میں تینوں ائمہ کیلئے سکون ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

اس سورت میں سات یاءاتِ زوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں:[۱][اَلۡــمُهۡتَــدِ][۱۷][۲][اَنۡ یَّهۡــدِیَــنِ][۳][اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ][۴][اَنۡ تُعَلِّمَنِ][۵][اِنۡ تَرَنِ][۶][مَاکُنَّانَبۡغِ]ان چھ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات او رخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۷][فَلا تَسۡئَلۡنِیۡ][۷۰] میں یاء مرسوم ہے، تینوں ائمہ کیلئے حالین میں اثبات ہے۔

﴿ وَمِنۡ سُوۡرَۃِ مَرۡیَمَ علیها السلام اِلٰی سُوۡرَۃِ الۡفُرۡقَانِ ﴾

یَرِثُ رَفۡعُ حُزۡ وَاضۡمُمۡ عِتِیًّا وَبَابَهُ 153 خَلَقۡتُكَ فِدۡ وَالۡهَمۡزُ فِی لَأَهَبُ أُلَا

قوله:......﴿یَرِثُ رَفۡعُ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف کلمہ(یَرِثُنِیۡ وَیَرِثُ)[۶]دونوں فعلوں کوثاء کے رفع سے[یَرِثُنِیۡ وَیَرِثُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ثاء کے سکون سے[یَرِثۡنِیۡ وَیَرِثۡ]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق ثاء کے رفع سے[یَرِثُنِیۡ وَیَرِثُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی دونوں فعلوں کوثاء کے رفع سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کی ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

حَرۡفَا یَرِثۡ بِالۡجَزۡمِ حُلۡوُ رِضًی۔	۸۲۰	....

بصری اور کسائی نے (یَرِثۡنِیۡ وَیَرِثۡ)دونوں فعلوں کوثاء کے جزم کے ساتھ پڑھا ہے،اور باقیین نے ثاء کے رفع سے[یَرِثُنِیۡ وَیَرِثُ]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَاضۡمُمۡ عِتِیًّا وَبَابَهُ۔۔۔فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(عِتِیًّا،بِکِیًّا ،صِلِیًّا،جِثِیًّا)تمام کلمات کے پہلے حرف کوضمہ سے[عُتِیًّا،بُکِیًّا ،صُلِیًّا،جُثِیًّا]پڑھا ہے(جبکہ امام حمزہ نے تمام کلمات کے پہلے حرف کوکسرہ سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح ضمہ سے ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی تمام کلمات کے پہلے حرف کوضمہ سے پڑھا تھا)پس تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضَمُّ بُکِیًّا کَسۡرُهُ عَنۡهُمَا وَقُلۡ	۸۲۱	عُتِیًّا صُلِیًّا مَعۡ جُثِیًّا شَذًا عَلَا

حمزہ،کسائی نے چاروں کلمات کے پہلے حرف کوکسرہ سے[عِتِیًّا،بِکِیًّا ،صِلِیًّا،جِثِیًّا]پڑھا ہےاور حفص نے [بُکِیًّا]میں ضمہ اور باقی تین میں کسرہ اور باقیین نے چاروں کلمات میں پہلے حرف کوضمہ سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خَلَقۡتُكَ فِدۡ﴾

خلف نے خلافِ اصل (وَقَـدۡ خَـلَـقۡتُکَ)[۹] کو واحد متکلم سے [وَقَـدۡ خَـلَـقۡتُکَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے جمع متکلم سے [وَقَـدۡ خَلَـقۡنٰکَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق واحد متکلم سے [وَقَـدۡ خَلَقۡتُکَ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابو عمرو بصری نے بھی واحد متکلم سے [وَقَـدۡ خَلَقۡتُکَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے واحد متکلم سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـــــــــــــــــلۡ---------	٨٢٠	خَـلَـقۡتُ خَـلَـقۡنَـا شَـاعَ وَجۡهًـا مُـجَـمِّلاَ

حمزہ، کسائی نے کلمہ (وَقَـدۡ خَـلَـقۡتُکَ) کو جمع متکلم سے [وَقَـدۡ خَـلَـقۡنٰکَ] پڑھا ہے اور باقیین نے واحد متکلم سے [وَقَدۡ خَلَقۡتُکَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالۡهَمۡزُ فِى لِّأَهَبُ أُلاَ ﴾

ابو جعفر نے اصل کے خلاف کلمہ (لِيَهَبَ)[۱۹] کو یاء کے بجائے ہمزہ سے [لِاَهَبَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء سے [لِيَهَبَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابو جعفر کی طرح ہمزہ سے [لِاَهَبَ] اور یعقوب نے یاء سے (لِيَهَبَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہمزہ سے [لِاَهَبَ] اور امام ابو عمرو بصری نے یاء سے [لِيَهَبَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابو جعفر اور خلف کیلئے ہمزہ سے اور یعقوب کیلئے یاء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-------------------	بِـــــــــخُـــــــــلۡفٍ	٨٦٢	وَهَـمۡـزُ اَهَـبُ بِـالۡيَـا جَـرَىٰ حُـلۡـوُ بَـحۡـرِهٖ

ورش، بصری نے بلا خلف اور قالون نے بالخلف [لِاَهَبَ] کو ہمزہ کے بجائے یاء سے [لِيَهَبَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ سے [لِاَهَبَ] پڑھا ہے۔

وَنَسۡيًا بِكَسۡرِ فُزۡ وَمَـنۡ تَحۡتَهَا اكۡسِرِ اخۡـ 154 فِـضًـا يَـعۡلُ تَسَّـاقَـطۡ فَذَكِّرۡ حُلاً حَلاَ

وَشَدِّدۡ فَتًى قَوۡلُ انۡصِبًا حُزۡ وَأَنَّ فَاكۡـ 155 سِرَنۡ يَحۡلُ نُورِثُ شُدَّ طِبۡ يَذۡكُرُ اِعۡتَلاَ

قولہ:......﴿وَنَسۡيًا بِكَسۡرِ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَكُـنۡـتُ نَسۡيًـا)[۳۲] میں لفظ [نَسۡيًـا] کو نون کے کسرہ سے [وَكُـنۡـتُ نِسۡيًـا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے نون کے فتحہ سے (وَكُـنۡـتُ نَسۡيًـا) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح نون کے کسرہ سے (وَكُـنۡـتُ نِسۡيًـا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابو عمرو بصری نے بھی نون کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے نون کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۶۲	ـــوَنِسۡيًـــاافۡتَـــحُـــهٗ فَـــائِـــزًا عَلَا

حمزہ اور حفص نے [وَكُنۡتُ نِسۡيًا] کونون کے فتحہ سے [وَكُنۡتُ نَسۡيًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کے کسرہ سے [وَكُنۡتُ نِسۡيًا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَمَنۡ تَحۡتَهَا اكۡسِرِ اخۡـفِضًا يَعۡلُ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (وَمَنۡ تَحۡتَهَا)[۴۴] کو میم کے کسرہ اور دوسری تاء کے جر سے [وَمِنۡ تَحۡتِهَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمر وبصری نے میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے [وَمَنۡ تَحۡتَهَا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق روح کی طرح [وَمِنۡ تَحۡتِهَا] پڑھا ہے، البتہ رویس نے اصل کے موافق میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے (وَمَنۡ تَحۡتَهَا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے [وَمِـنۡ تَحۡتِهَا] اور امام ابوعمر وبصری نے [وَمَـنۡ تَحۡتَهَا] پڑھا تھا) لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے میم کے کسرہ اور تاء کے جر سے اور رویس کیلئے میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـنۡ تَـحۡتَهَـا اكۡسِرۡوَاخۡفِضِ ا لـدَّهۡرَ عَنۡ شَذًا	۸۶۳	....

نافع، حفص، حمزہ اور کسائی نے [وَمَـنۡ تَـحۡتَهَا] کو میم کے کسرہ اور دوسری تاء کو جر سے [وَمِـنۡ تَـحۡتِهَا] پڑھا ہے اور باقیین نے میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے [وَمَنۡ تَحۡتَهَا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تَسَّاقَطۡ فَذَكِّرۡ حُلاً حَلاَوَشَدِّدۡ فَتىً ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (تَسّٰـقَـطۡ)[۴۵] کو یاءِ تذکیر سے [يَسّٰـقَـطۡ] پڑھا ہے، اور سین کی تشدید اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمر وبصری نے تاءِ تانیث اور سین کی تشدید سے [تَسّٰـــقَـــطۡ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے خلاف سین کی تشدید سے (تَسّٰـــقَـــطۡ) پڑھا ہے، تاء اور قاف کا فتحہ اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے تاء اور قاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے [تَسٰـقَطۡ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے اصل کے موافق خلف کی طرح [تَسّٰـقَطۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [تَسّٰقَطۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [يَسّٰقَطۡ] اور ابوجعفر وخلف کیلئے [تَسّٰقَطۡ] ہے۔

نیز یاءِ تذکیر والی قراءۃ میں یعقوب منفرد ہیں کیونکہ باقی قراءِ عشرہ تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۶۳	وَخَفَّ تَسَـــاقَـطۡ فَـــاصِلاً فَتُـــحُـــمِّلَا
وَبِـالـضَّـمِّ وَالتَّـخۡفِيۡفِ وَالۡكَسۡرِ حَفۡصُهُمۡ	۸۶۴	....

حمزہ کے لئے تاء اور قاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے (تَسٰـقَطۡ)، حفص کے لئے تا کے ضمہ، سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے (تُسٰقِطۡ) اور باقیین کے لئے تاء اور قاف کے فتحہ اور سین کی تشدید سے (تَسّٰقَطۡ) ہے۔

قوله:......﴿ قَوۡلُ انۡصِبًا حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (قَــوۡلُ الۡــحَــقِّ)[۳۴]کولام کے نصب سے [قَــوۡلَ الۡــحَــقِّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے لام کے رفع سے [قَـــوۡلُ الۡـــحَـــقِّ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق لام کے رفع سے [قَوۡلُ الۡحَقِّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی لام کے رفع سے [قَوۡلُ الۡحَقِّ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے لام کے نصب سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے لام کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ رَفۡـعِ قَـوۡلِ الۡـحَـقِّ نَـصۡـبُ نَـدٍ كَلَاَ	۸۶۴	....

عاصم شامی کیلئے (قَوۡلُ الۡحَقِّ) میں لام کے نصب سے [قَوۡلَ الۡحَقِّ] ہے اور باقیین کیلئے لام کے رفع سے [قَوۡلُ الۡحَقِّ] ہے۔

قوله:......﴿ وَأَنَّ فَاكۡسِرَنۡ يَحُلۡ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّــــــیۡ)[۳۶]کو ہمزہ کے کسرہ سے [وَاِنَّ اللّٰہ رَبِّــــــیۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّیۡ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے روح کی طرح ہمزہ کے کسرہ سے [وَاِنَّ اللّٰہ رَبِّیۡ] اور ابوجعفر ورویس نے ہمزہ کے فتحہ سے (وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّیۡ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ اورامام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا روح اور خلف کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے اور ابوجعفر ورویس کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَكَسۡـــــرُوَاَنَّ الـــلّٰـــــــهَ ذَاكِ---	۸۶۵	....

(وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّیۡ) کے ہمزہ کو شامی، کوفیین نے کسرہ سے [وَاِنَّ اللّٰہ رَبِّیۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّیۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نُوۡرِثُ شُدَّ طِبۡ ﴾

رویس نے کلمہ (نُــوۡرِثُ)[۶۳]کو راء کی تشدید سے (نُــوَرِّثُ) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراءعشرہ نے راء کی تخفیف سے (نُوۡرِثُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ يَذۡكُرُ اِعۡتَلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَوَلَايَـذۡكُـرُالۡاِنۡسَـانُ)[۶۷]کو ذال اور کاف کی تشدید سے [اَوَلَايَـذَّكَّـرُالۡاِنۡسَـانُ] پڑھا ہے، اور تشدید ماقبل پر عطف ہے، (جبکہ امام نافع نے ذال اور کاف کی تخفیف سے [اَوَلَايَـذۡكُـرُالۡاِنۡسَـانُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کیطرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی ذال اور کاف کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ذال اور کاف کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَفِّفْ مَعَ الْفُرْقَانِ وَاضْمُمْ لِيَذْكُرُوا	۸۲۲	شِفَاءً وَفِي الْفُرْقَانِ يَذْكُرُ فُصِّلَا
وَفِيْ مَرْيَمٍ بِالْعَكْسِ حَقٌّ شِفَاؤُهُ۔۔۔	۸۲۳	....

سورۂ اسراء اور سورۂ فرقان میں جو کلمہ (لِيَذَّكَّرُوْا) آیا ہے، اس کو حمزہ، کسائی نے ذال اور کاف کی تخفیف اور کاف کے ضمہ سے [لِيَذْكُرُوْا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال اور کاف کی تشدید اور کاف کے فتحہ سے [لِيَذَّكَّرُوْا] پڑھا ہے، اور سورۂ فرقان میں جو [اَنْ يَّذَّكَّرَ] آیا ہے، اس کو صرف حمزہ نے تخفیف سے [اَنْ يَّذْكُرَ] اور باقیین نے تشدید سے [اَنْ يَّذَّكَّرَ] پڑھا ہے، اور سورۂ مریم میں جو (اَوَلَا يَذَّكَّرُ الْاِنْسَانُ) آیا ہے، اس کو مکی، بصری، حمزہ، کسائی نے ذال اور کاف کی تشدید سے پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال اور کاف کی تخفیف سے پڑھا ہے۔

وَفُزْ وَلَدًا لَا نُوحَ فَافْتَحْ يَكَادُ أَن 156 نَتْ اِنِّى أَنَا افْتَحْ اِدْ وَالْكَسْرَ حُطْ وَلَا

قوله:......﴿وَفُزْ وَلَدًا لَا نُوحَ فَافْتَحْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف کلمہ (مَالاً وَّوَلَدًا) [۲۱/۷۱] کو سورۂ نوح والے کے علاوہ ہر جگہ اصل کے خلاف واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا] پڑھا ہے، البتہ سورۂ نوح والے کو اصل کے موافق واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہر جگہ واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالاً وَّوُلْدًا]، [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے خلف کی طرح اور ابوجعفر نے ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی سورۂ نوح میں واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] اور باقی ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا] اور امام نافع نے ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے سورۂ نوح میں واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] اور باقی ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا] اور ابوجعفر کیلئے ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوُلْدًا بِهَا وَالزُّخْرُفِ اضْمُمْ وَسَكِّنَا	۸۶۷	شِفَاءً وَفِيْ نُوحٍ شَفَا حَقُّهُ وَلَا

یہاں اور سورۂ زخرف میں لفظ (وَوَلَدًا) کو حمزہ کسائی نے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [وَوُلْدًا] پڑھا ہے، اور سورۂ نوح میں حمزہ، کسائی، مکی اور بصری نے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] پڑھا ہے اور باقیین کے لئے ہر جگہ واو اور لام دونوں کے فتحہ سے [وَوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] ہے۔

قوله:......﴿ يَكَادُ أَ نَتْ ۔۔۔اِدُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ شوریٰ میں کلمہ (يَكَادُ السَّمٰوٰتُ) [۵/۹۰] کو تاءِ تانیث سے [تَكَادُ السَّمٰوٰتُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِ تذکیر سے [يَكَادُ السَّمٰوٰتُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی

اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح تاءِتانیث سے [تَکَـادُالسَّمٰوٰتُ] ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی دونوں جگہ پرتاءِتانیث سے پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے دونوں جگہ پرتاءِتانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡهَـا وَفِـي الشُّـوۡرٰى يَـكَـادُ اَتٰى رِضًـا	۸۲۸	....

یہاں اور سورۂ شوریٰ میں کلمہ [یَـکَــادُالسَّـمٰـوٰتُ] کو نافع اور کسائی نے یاءِتذکیر سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِتانیث سے [تکَادُالسَّمٰوٰتُ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ مریم میں چھ یاءاتِ اضافت ہیں: [ا] [مِـنۡ وَّرَآئِـیۡ][۵] سب کیلئے یاء کا سکون ہے۔[۲] [اِجۡـعَـلۡ لِّـیۡ اٰیَةً][۱۰][۳] [اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ][۱۸][۴] [اِنِّیۡۤ اَخَافُ][۴۵][۵] [رَبِّـیۡ اِنَّهٗ] چاروں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون ہے۔[۶] [اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ][۳۰] سب کیلئے فتحہ ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاءزائدہ نہیں۔

﴿سُوۡرَةُ طٰهٰ﴾

قولہ: ......﴿ اِنِّیۡ أَنَا افۡتَحۡ اِدۡ وَالۡكَسۡرَ حُطۡ وَلَا ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (اِنِّـیۡ اَنَـا)[۱۲] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنِّـیۡ اَنَـا] اور یعقوب نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّیۡ اَنَا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّیۡ اَنَا] اور امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنِّیۡ اَنَا] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّیۡ اَنَا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّیۡ اَنَا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۱	ــوَافۡتَـحُـوۡا اِنِّـيۡ اَنَـا دَائِـمًـا حَلَا

(اِنِّیۡ اَنَا) کو مکی، بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے (اَنِّیۡ اَنَا) پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے کسرہ سے (اِنِّیۡ اَنَا) پڑھا ہے۔

أَنَا اخۡتَرۡتُ فِدۡ سَكِّنۡ لِتُصۡنَعۡ وَاجۡزِمَنۡ 157 كَـنُخۡلِفُهُ أَسۡـنَى اضۡمُمۡ سِوًى حُمۡ وَ طُوًّلَا

فَيَسۡـحَـتَ ضُـمَّ اكۡسِرۡ وَبِالۡقَطۡعِ أَجۡمِعُوا 158 وَهَـذَانِ حُـزۡ أَنِّـثۡ يُـخَيَّـلُ يُـجۡتَلَـى

قولہ: ......﴿أَنَا اخۡتَرۡتُ فِدۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَنَّـا اخۡتَرۡنٰکَ)[۱۳] کے بجائے (اَنَـا اخۡتَرۡتُکَ) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ

امام حمزہ نے[أَنَّاأخْتَرْنٰکَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح (أَنَاأخْتَرْتُکَ) ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی (أَنَاأخْتَرْتُکَ) پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۲	وَفِــي اخْتَــرْتُكَ اخْتَــرْنَــاكَ فَــا زَ وَثَـقَّلاَ
وَأَنَّــا...........................	۸۷۳	....

(اِخْتَرْتُکَ) کو حمزہ نے (اِخْتَرْنٰکَ) اور (اَنَا) کو نون کی تشدید سے [أَنَّـا اخْتَرْنٰکَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کی تخفیف اور واحد متکلم کے صیغہ سے (أَنَااخْتَرْتُکَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿سَكِّنْ لِتُصْنَعُ وَاجْزِمَنْ ۔۔۔اِ سْنی﴾

ابوجعفر نے (وَلِتُصْنَعَ)[۳۹] کو لام کے سکون اور عین کے جزم سے [وَلْتُصْنَعْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراءعشرہ نے لام کے کسرہ اور عین کے نصب سے (وَلِتُصْنَعَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿كَنُخْلِفُهُ اِ سْنی﴾

ابوجعفر نے (لا نُخْلِفُهٗ)[۵۸] کو فاء کے جزم سے [لانُخْلِفْهٗ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراءعشرہ نے فاء کے رفع سے (لا نُخْلِفُهٗ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ اضْمُمْ سِوًی حُمْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مَکَانًاسِوًی)[۵۸] کو سین کے ضمہ سے [مَکَانًاسُوًی] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے کسرہ سے [مَکَانًاسِوًی] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے سین کے ضمہ سے [مَکَانًاسُوًی] اور ابوجعفر نے سین کے کسرہ سے [مَکَانًاسِوًی] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے سین کے ضمہ سے اور امام نافع نے سین کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے سین کے ضمہ سے اور ابوجعفر کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۴	۔۔وَاضْــمُـــمْ سِــوًی فِــيْ نَــدٍ كَلاَ
وَيَــكْسِــرُ بَــاقِيهِــمْ........	۸۷۵	....

(مَــكَــانًــاسُــوًی) کو حمزہ، عاصم اور شامی نے سین کے ضمہ سے پڑھا ہے اور باقیین نے سین کے کسرہ سے [مَکَانًاسِوًی] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَطُوٍ لَافَيَسْحَتَ ضُمَّ اكْسِرُ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَيَسْحَتَكُمْ)[۶۱] کو یاء کے ضمہ اور حاء کے کسرہ سے [فَيُسْحِتَكُمْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء اور حاء دونوں کے فتحہ سے [فَيَسْحَتَكُمْ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی

خلف نے رویس کی طرح [فَیُسۡحِتَکُمۡ] اور ابوجعفر وروح نے یاء اور حاء دونوں کے فتحہ سے (فَیَسۡحَتَکُمۡ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [فَیُسۡحِتَکُمۡ] اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے [فَیَسۡحَتَکُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے [فَیُسۡحِتَکُمۡ] اور ابوجعفر وروح کیلئے [فَیَسۡحَتَکُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

فَیَسۡحَتَکُمۡ ضَمٌّ وَکَسۡرٌ صِحَابُهُمۡ---	۸۷۶	....

(فَیَسۡحَتَکُمۡ) کو حفص، حمزہ، کسائی نے یاء کے ضمہ اور حاء کے کسرہ سے [فَیُسۡحِتَکُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء اور حاء دونوں کے فتحہ سے [فَیَسۡحَتَکُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَبِالۡقَطۡعِ أَجۡمِعُوا---حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَاَجۡمِعُوۡا کَیۡدَکُمۡ)[۶۴] کو ہمزہ قطعی اور میم کے کسرہ سے [فَاَجۡمِعُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ وصلی اور میم کے فتحہ سے [فَاجۡمَعُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [فَاَجۡمِعُوۡا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ قطعی اور میم کے کسرہ سے [فَاَجۡمِعُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۷	---فَاجۡمَعُوۡا صِلۡ وَافۡتَحِ الۡمِیۡمَ حُوِّلَا

(فَاَجۡمِعُوۡا) کو بصری نے ہمزہ وصلی اور میم کے فتحہ سے [فَاجۡمَعُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ قطعی اور میم کے کسرہ سے [فَاَجۡمِعُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَهَذَان حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اِنَّ هٰذَانِ)[۶۳] کو الف سے [اِنَّ هٰذَانِ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے الف کے بغیر [اِنَّ هٰذَیۡنِ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اِنَّ هٰذَانِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی بالالف [اِنَّ هٰذَانِ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۶	وَتَخۡفِیۡفُ قَالُوۡا اِنَّ عَالِمُهٗ دَلَا
وَهٰذَیۡنِ فِیۡ هٰذَانِ حَجَّ وَثِقۡلُهٗ	۸۷۷	دَنَـــا------------

(اِنۡ هٰذَانِ) میں لفظ [اِنۡ] کو حفص مکی نے نون کی تخفیف سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تشدید سے [اِنَّ] پڑھا ہے، اور (هٰذَانِ) کو ابوعمرو بصری نے [هٰذَیۡنِ] پڑھا ہے، اور مکی کیلئے نون کی تشدید سے [هٰذَانِّ] ہے، اور باقیین نے

الف کے ساتھ [هٰذَانِ] پڑھا ہے۔ لہٰذا مکی کیلئے [اِنْ هٰذَآنِّ]، حفص کیلئے [اِنْ هٰذَانِ]، بصری کیلئے [اِنَّ هٰـذَيْنِ] اور باقیین کیلئے [اِنَّ هٰذَان] ہے۔

قوله:......﴿ أَنِّثْ يُخَيِّلُ يُجْتَلَى ﴾

روح نے اصل کے خلاف (يُـخَيَّلُ اِلَيْهِ)[٦٦] کو تاءِ تانیث سے [تُـخَيَّلُ اِلَيْهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [يُخَيَّلُ اِلَيْه] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے [يُخَيَّلُ اِلَيْه] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع ، امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر سے [يُـخَيَّلُ اِلَيْه] پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے تاءِ تانیث سے اور ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٨٧٨	ــ أُنْثَــى يُــخَيَّــلُ مُــقْبِلاَ

ابن ذکوان نے (يُخَيَّلُ اِلَيْهِ) کو تاءِ تانیث سے [تُخَيَّلُ اِلَيْهِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ تذکیر سے [يُخَيَّلُ اِلَيْهِ] پڑھا ہے۔

وَفُزْ لَا تَـخَافُ ارْفَعْ وَإِثْرِى اكْسِرِ اسْكِنَنْ 159 كَذَا اضْمُمْ حَمَلْنَا وَاكْسِرِ اشْدُدْ طَمَا وَلَا

قوله:......﴿وَفُزْ لَا تَخَافُ ارْفَعْ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لا تَــخٰفُ دَرَكًــا)[٧٧] کو خاء کے بعد الف اور فاء کے رفع سے [لا تَــخٰفُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے حذفِ الف اور فاء کے جزم سے [لا تَــخَفْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [لا تَــخٰفُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی اثباتِ الف اور فاء کے رفع سے [لا تَخٰفُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٨٧٩	ــ لَا تَـخَفْ بِـالْـقَـصْـرِ وَالْـجَـزْمِ فُـصِّلاَ

حمزہ نے (لا تَـخٰفُ) کو الف کے حذف اور فاء کے جزم سے [لا تَـخَفْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے الف کے اثبات اور فاء کے رفع سے (لا تَخٰفُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَإِثْرِى اكْسِرِ اسْكِنَنْ ــ طَمَا﴾

رویس نے [هُـمْ اُولَآءِ عَـلٰـى اَثَرِىْ][٨٤] کو ہمزہ مکسورہ اور ثاء کے سکون سے [عَـلٰـى اِثْـرِىْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءِ عشرہ نے ہمزہ مفتوحہ اور ثاء کے فتحہ سے [عَلٰى اَثَرِىْ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿كَذَا اضْمُمْ حَمَلْنَا وَاكْسِرِ اشْدُدْ طَمَا وَلَا ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (حَـمَـلْـنَـا اَوْزَارًا)[٨٧] کو حاء کے ضمہ، میم کے کسرہ اور تشدید سے [حُـمِّـلْـنَـا]

پڑھا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حاء اور میم کے فتحہ اور تشدید کے بغیر [حَـمَـلۡـنَـا] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے رویس کی طرح [حُـمِّـلۡـنَـا] اور خلف وروح نے حاء اور میم کے فتحہ اور تشدید کے بغیر (حَمَلۡنَا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے [حُمِّلۡنَا] اور امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے [حَمَلۡنَا] پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے [حُمِّلۡنَا] اور روح وخلف کیلئے [حَمَلۡنَا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۸۱	ـــوَحَـمَـلۡـنَـاضُـمَّ وَاكۡسِـرۡ مُثَـقِّلَا
كَـمَـا عِـنۡـدَ حِـرۡمِـيٍّ ـــ	۸۸۲	....

شامی، حفص، نافع اور مکی نے (حَـمَلۡنَا) کو حاء کے ضمہ، میم کے کسرہ اور تشدید سے [حُـمِّلۡنَا] پڑھا ہے اور باقیین نے حاء اور میم کے فتحہ مع بلا تشدید [حَمَلۡنَا] پڑھا ہے۔

لِـنُـحۡرِقَ سَكِّنۡ خَفِّفۡ اِعۡـلَـمۡهُ وَافۡتَحاً 160 وَضُـمَّ يَـدَا نَـنۡـفُـخۡ بِيَـا حُـلۡ مُـجَـهِّلَا

وَيُـقۡـضَـى بِنُوۡنٍ سَمٍّ وَانۡصِبۡ كَوَحۡيُهُ 161 لِيَـعۡـقُـوبِـهِـمۡ وَافۡتَـحۡ وَاِنَّكَ لَا اِ نۡـجَلَا

قولہ:......﴿لِنُحۡرِقَ سَكِّنۡ خَفِّفۡ اِ عۡلَمۡهُ وَافۡتَحاً وَضُمَّ يَدَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لَـنُـحَـرِّقَـنَّـهٗ)[۹۷] کو حاء کے سکون اور راء کی تخفیف سے پڑھا ہے، البتہ ابن وردان کیلئے نون کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے [لَـنَـحۡـرُقَـنَّـهٗ] اور ابن جماز کیلئے نون کے ضمہ اور راء کے کسرہ سے [لَـنُـحۡـرِقَـنَّـهٗ] ہے، اور اس قراءت میں پورے ابوجعفر منفرد ہیں، کیونکہ باقی سب قراءعشرہ نے [لَنُحَرِّقَنَّهٗ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ نَنۡفُخۡ بِيَا حُلۡ مُجَهِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (يَـوۡمَ نَـنۡـفُـخُ)[۱۰۲] کو یاء مضموم اور فاء کے فتحہ سے [يَـوۡمَ يُـنۡـفَـخُ] پڑھا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون مفتوح اور فاء کے ضمہ سے [يَوۡمَ نَـنۡفُخُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [يَوۡمَ يُنۡفَخُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [يَوۡمَ يُنۡفَخُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ ضَـمِّـهِ افۡتَـحۡ عَنۡ سِوَى وَلَـدِالۡـعَلَا	۸۸۳	ـــوَمَـعۡ يَـاءٍ بِـنَـنۡـفُـخۡ ضَـمُّـهُ

(يَوۡمَ يُنۡفَخُ) کو بصری نے نون مفتوح اور فاء کے ضمہ سے [يَوۡمَ نَنۡفُخُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء مضموم اور فاء کے فتحہ سے [يَوۡمَ يُنۡفَخُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿حُلۡ ـــ وَ يُقۡضَى بِنُوۡنٍ سَمٍّ وَانۡصِبۡ كَوَحۡيُهُ لِيَعۡقُوبِهِمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّـقۡـضٰـى اِلَيۡكَ وَحۡيُـهٗ)[۱۱۴] کو [مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَـقۡضِـيَ اِلَيۡكَ

وَحۡيُهٗ]پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے (مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَافۡتَحۡ وَاِنَّكَ لَا اِنۡجَلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف(وَاِنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا)[۱۱۹]کوہمزہ کےفتحہ سے[وَاَنَّكَ]پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے[وَاِنَّكَ]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے[وَاَنَّكَ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ کےفتحہ سے[وَاَنَّكَ]پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۸۴	وَاَنَّكَ لَافِي كَسۡرِهٖ صَفۡوَةُ اُلۡعُلَا

(وَاَنَّكَ لا تَظۡمَؤُا)کوشعبہ،نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے[وَاِنَّكَ لا تَظۡمَؤُا]پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ کےفتحہ سے[وَاَنَّكَ لا تَظۡمَؤُا]پڑھا ہے۔

وَزَهۡـرَةَ فَتۡـحُ الۡهَـا حُلًا يَـأۡتِهِـمۡ يَدًا 162 وَطِـبۡ نُـوۡنَ يُحۡـصِنۡ اَنِّثَـا اُذۡ وَجُهِّلَا

مَـعَ الۡيَـاءِ نَقۡدِرۡ حُزۡ حَرَامٌ فَشَـا وَأَنۡ 163 نِثۡنۡ جَهِّلَنۡ نَطۡوِى السَّمَاءَ ارۡفَعِ اِلۡعُلَا

قولہ:......﴿وَزَهۡرَةَ فَتۡحُ الۡهَا حُلًا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا][۱۳۱]کوھاء کےفتحہ سے[زَهَرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا]پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،اور باقی قراءعشرہ نے ھاء کےسکون سے[زَهۡرَةِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَأۡتِهِمۡ يَدًا﴾

ابن وردان نے اصل کے خلاف(اَوَلَـمۡ يَـاۡتِهِـمۡ)[۱۳۳]کویاءِتذکیر سے پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام نافع نے تاءِتانیث سے[اَوَلَـمۡ تَاۡتِهِمۡ]پڑھا تھا)اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے ابن وردان کی طرح[اَوَلَـمۡ يَـاۡتِهِـمۡ]اور باقی ابن جماز اور یعقوب نے تاءِتانیث سے[اَوَلَـمۡ تَـاۡتِهِـمۡ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے یاءِتذکیر سے اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے تاءِتانیث سے پڑھا تھا)لہٰذاابن وردان اور خلف کیلئے یاءِتذکیر سے اور ابن جماز اور یعقوب کیلئے تاءِتانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------يَـأۡتِهِـمۡ مُـؤَنۡ	۸۸۵	نَـثٌ عَنۡ اُولِيۡ حِفۡظٍ----------

حفص،نافع،بصری کے لئے(اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ)تاءِتانیث سے ہے،اور باقیین کے لئے یاءِتذکیر سے[اَوَلَمۡ يَاۡتِهِمۡ]ہے۔

{ یاءات اضافت}

سورۂطٰہٰ میں تیرہ یاءاتِ اضافت ہیں،جودرج ذیل ہیں:[۱][اِنِّيۡۤ اٰنَسۡتُ][۱۰][۲][لَعَلِّيۡۤ اٰتِيۡكُمۡ][۱۰][۳][اِنِّيۡۤ اَنَـا رَبُّكَ][۱۲][۴][اِنَّـنِيۡۤ اَنَـا][۱۴][۵][لِذِكۡرِيۡۤ اِنَّ][۱۴][۶][وَيَسِّـرۡلِيۡۤ اَمۡرِيۡ][۲۶][۷][عَـلٰى عَيۡنِـيۡ

اِذۡ][۳۹][۸][وَلا بِرَاۡسِیَ اِنِّیَ][۹۴][۹][حَشَرۡتَنِیۡ اَعۡمٰی][۱۲۵][۱۰][لِنَفۡسِیَ اذۡهَبۡ][۴۱][۱۱][فِیۡ ذِكۡرِیَ اذۡهَبَا][۴۲]ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون ہے۔[۱۲][وَلِیَ فِیۡهَا مَاٰرِبُ][۱۸][۱۳][اَخِیۡ اشۡدُدۡ][۳۰]دونوں میں تینوں کیلئے سکون ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں: [۱][بِالۡوَادِالۡمُقَدَّسِ][۱۲] میں یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات ہے اور باقی دوائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۲][اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَیۡتَ][۹۳] میں ابوجعفر کیلئے حالین میں اثبات اس طرح ہے، کہ وصلاً یاء کے فتحہ [اَلَّا تَتَّبِعَنِیَ اَفَعَصَیۡتَ]اور وقفاً یاء کا سکون ہے، اور یعقوب کیلئے حالین میں یاء ساکنہ کا اثبات اور خلف کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡاَنۡبِیَآءِ علیھم السلام﴾

قوله:......﴿وَطِبۡ نُوۡنَ یُحۡصِنُ اَنِّثَا اُدۡ﴾

رویس اور ابوجعفر نے (لِیُحۡصِنَکُمۡ)[۸۰]کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی رویس نے نون سے [لِنُحۡصِنَکُمۡ]اور ابوجعفر نے تاءِ تانیث سے [لِتُحۡصِنَکُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام نافع نے یاءِ تذکیر سے [لِیُحۡصِنَکُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی روح اور خلف نے اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے (لِیُحۡصِنَکُمۡ) پڑھا ہے۔ لہٰذا رویس کیلئے نون سے [لِنُحۡصِنَکُمۡ]، ابوجعفر کیلئے تاءِ تانیث سے [لِتُحۡصِنَکُمۡ] اور روح و خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے [لِیُحۡصِنَکُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------وَنُــــوۡنُــــــــــۀ	۸۹۰	لِیُحۡصِنَکُمۡ صَـا فِی وَاَنِّثۡ عَنۡ کِلاَ

(لِیُحۡصِنَکُمۡ) کو شعبہ نے نون سے [لِنُحۡصِنَکُمۡ]، حفص شامی نے تاءِ تانیث سے (لِتُحۡصِنَکُمۡ) اور باقیین نے یاءِ تذکیر سے (لِیُحۡصِنَکُمۡ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَجُهِّلاَ مَعَ الۡیَاءِ نَقۡدِرُ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَلَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ)[۸۷]کو یاء کے ضمہ اور دال کے فتحہ سے [اَلَّنۡ یُّقۡدَرَ عَلَیۡهِ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے [اَلَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿حَرَامٌ فَشَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرۡیَةٍ)[۹۵]کو حاء اور راء کے فتحہ اور اس کے بعد اثباتِ الف سے [وَحَرٰمٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے حاء کے کسرہ، راء کے سکون اور حذفِ الف سے [وَحِرۡمٌ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [وَحَرٰمٌ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَحَرٰمٌ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسَكّـَنَ بَيْـنَ الْـكَسْـرِ وَالْـقَـصْـرِ صُحْبَةٌ	۸۹۱	وَحِـرْمٌ-----------------------------

شعبہ،حمزہ،کسائی نے (وَحَـرٰمٌ) کوحاء کے کسرہ،راء کے سکون اورحذفِ الف سے(وَحِـرْمٌ) پڑھاہے،اور باقیین نے حاءاورراء کے فتحہ اوراثباتِ الف سے[وَحَرٰمٌ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ وَأَنِّثَا جَهِّلَنْ نَطْوِى السَّمَاءَ ارْفَعِ اِلْعُلاَ ﴾

ابوجعفر نے[نَـطْـوِى السَّـمَـآءَ][۱۰۴]کوتاءِتانیث مضموم اورواومفتوح سے اوراس کے بعدوالے لفظ کومرفوع پڑھاہے،یعنی[تُطْوَى السَّمَآءُ]اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے[نَطْوِى السَّمَآءَ] پڑھاہے۔

وَبَـا رَبِّ ضُـمَّ اهْـمِـزْ مَعًا رَبَأَتْ اِۤتَى 164 لِيَقْطَعْ لِيَقْضُوا أَسْكِنُوا اللاَّمَ يَلِۤ اُۤولَى

قولہ:......﴿وَبَا رَبِّ ضُمَّ ---اِۤتٰى ﴾

ابوجعفر نے(رَبِّ احْـكُمْ بِالْحَقِّ)[۱۱۲]کوباء کے ضمہ سے[رَبُّ احْكُمْ] پڑھاہے،اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے باء کے کسرہ سے(رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ) پڑھاہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ انبیاء میں چار یاءاتِ اضافت ہیں،جودرج ذیل ہیں:[۱][مَنْ مَّعِىَ وَذِكْـرُ][۲۴] میں تینوں کیلئے سکون سے [۲][اِنِّـىَ اِلٰـهٌ][۲۹] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے[۳][مَسَّـنِـىَ الـضُّـرُّ][۸۳][۴][عِبَـادِىَ الصّٰلِحُوْنَ][۱۰۵]دونوں میں تینوں ائمہ کیلئے فتحہ ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں،جودرج ذیل ہیں:[۱][۲][فَـــــــاعْبُــــــدُوْنِ][۲۵/۹۲] [۳][فَلا تَسْتَعْجِلُوْنِ][۳۷]تینوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْحَجِّ﴾

قولہ:......﴿ اهْمِزْ مَعًا رَبَأَتْ اِۤتَى ﴾

ابوجعفر نے یہاں سورۂ حج اورسورۂ فصلت دونوں جگہ میں (اهْتَـزَّتْ وَرَبَـتْ)[۵/۳۹]کوباء کے بعدہمزہ مفتوحہ سے [اهْتَزَّتْ وَرَبَأَتْ] پڑھاہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،اور باقی قراءعشرہ نے بغیرہمزہ سے[وَرَبَتْ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿لِيَقْطَعْ لِيَقْضُوا أَسْكِنُوا اللاَّمَ يَلِۤ اُۤولَى ﴾

روح اورابوجعفر نے اصل کے خلاف(ثُـمَّ لِيَـقْـطَعْ)[۱۵]اور(ثُـمَّ لِيَـقْـضُوْا)[۲۹]دونوں کلموں کولام کے سکون سے [ثُـمَّ لْيَـقْطَعْ]،[ثُـمَّ لْيَـقْضُوْا] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری اورامام نافع سے ورش نے دونوں کلموں کولام کے کسرہ سے [ثُـمَّ لِيَـقْـطَعْ]،[ثُـمَّ لِيَـقْـضُـوْا] پڑھاتھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق لام کے سکون سے[ثُـمَّ لْيَـقْـطَعْ]،

[ثُمَّ لۡیَقۡضُوۡا] ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی لام کے سکون سے[ثُمَّ لۡیَقۡطَعۡ]،[ثُمَّ لۡیَقۡضُوۡا] پڑھا تھا)البتہ رویس نے اصل کے موافق لام کے کسرہ سے[ثُـمَّ لِیَـقۡطَعۡ]،[ثُـمَّ لِیَـقۡضُوۡا] پڑھا ہے۔لہٰذا روح،ابو جعفراور خلف کیلئے لام کے سکون سے اور رویس کیلئے لام کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------وَمُـــــحَـــــــرِّكٌ	٨٩٣	لِیَـقۡـطَـعۡ بِـكَسۡـرِاللَّامِ كَـمۡ جِیۡدُهٗ حَلَا
....	٨٩٤	لِیَـقۡـضُوۡا سِـوَى بَـزِّیِّهِـمۡ نَـفَـرٌ جَلَا

(ثُـمَّ لِیَقۡطَعۡ) کوشامی،ورش،بصری نے لام کے کسرہ سے[ثُـمَّ لِیَقۡطَعۡ] پڑھا ہےاور باقیین نے لام کے سکون سے [ثُـمَّ لۡیَـقۡطَعۡ] پڑھا ہے،اور(ثُـمَّ لِیَـقۡضُوۡا) کوقنبل ،بصری،شامی،ورش نے لام کے کسرہ سے[ثُـمَّ لِیَـقۡضُوۡا] پڑھا ہے،اور باقیین نے لام کے سکون سے[ثُمَّ لۡیَقۡضُوۡا] پڑھا ہے۔

وَلُـؤۡلُـؤٍ انۡـصِـبۡ ذِیۡ وَأَنِّـثۡ یَنَالَ فِیۡـ 165 ــــهِـمَـا وَمُـعَـاجِـزِیۡنَ بِـالۡمَدِّ حُلِّلَا

قوله:......﴿وَلُؤۡلُؤٍ انۡصِبۡ ذِیۡ۔۔۔حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف صرف یہاں سورۂ حج میں (وَلُؤۡلُؤًا)[۲۳] کوہمزہ کےنصب سے[وَلُؤۡلُؤًا] پڑھا ہے،البتہ سورۂ فاطرمیں اصل کے موافق جر سے ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ جر سے[وَلُـؤۡلُـؤٍ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے دونوں جگہ پر اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کے نصب سے اور خلف نے جر سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے دونوں جگہ منصوب اور امام حمزہ نے مجرور پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے یہاں منصوب اور سورۂ فاطر میں مجرور ہے،اور ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ منصوب اور خلف کیلئے مجرور ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـعۡ فَـاطِـرَانۡـصِـبۡ لُـؤۡلُـؤًا نَـظۡـمُ اِلۡفَة	٨٩٥	....

یہاں سورۂ حج اور سورۂ فاطر میں دونوں جگہ پر(وَلُـؤۡلُـؤًا) کوعاصم اور نافع نے ہمزہ کےنصب سے[وَلُـؤۡلُـؤًا] پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ کے جر سے(وَلُؤۡلُؤٍ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَأَنِّثۡ یَنَالَ فِیۡـهِـمَا۔۔۔حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف(لَنۡ یَـنَـالَ اللهَ)اور(وَلٰـكِـنۡ یَـنَـالُـهُ التَّقۡوٰی)[۳۷] دونوں جگہ پر تاءِ تانیث سے [لَـنۡ تَـنَالَ اللهَ]،[وَلٰـكِـنۡ تَـنَـالُـهُ التَّقۡوٰی] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء نے یاءِ تذکیر سے (لَنۡ یَنَالَ اللهَ)اور(وَلٰكِنۡ یَنَالُهُ التَّقۡوٰی) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَمُعَاجِزِیۡنَ بِالۡمَدِّ حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف ہرجگہ کلمہ(مُـــعٰـــجِـــزِیۡـــنَ)[۵۱] کوعین کے بعد الف مدہ اور جیم کی تخفیف سے

[مُعَـاجِزِيۡنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف اور جیم کی تشدید سے [مُعَـجِّزِيۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [مُعٰجِزِيۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [مُعٰجِزِيۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيۡ سَبَـاٍحَـرۡفَـانِ مَعۡهَـا مُعَـاجِـزِيۡـنَ	۹۰۱	حَــقٌّ بِلاَمَــدٍّوَفِـي الۡــجِيۡــمِ ثُــقِّلاَ

کلمہ (مُعٰجِزِيۡنَ) جو یہاں اور سورۂ سبا میں دو جگہ پر آیا ہے، مکی، بصری نے عین کے بعد حذفِ الف اور جیم کی تشدید سے (مُعَجِّزِيۡنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے الف مدہ اور جیم کی تخفیف سے (مُعٰجِزِيۡنَ) پڑھا ہے۔

وَيَدۡعُونَ الۡاُخۡرَى فَتۡحُ سِيۡنَا حِمًى وَتُنۡـ 166 ـبِتُ افۡتَـحۡ بِضَـمٍّ يَحُلۡ هَيۡهَاتَ أُدۡ كِلاَ

قولہ:......﴿وَيَدۡعُونَ الۡاُخۡرَى۔۔۔حِمًى﴾

یعقوب نے (اِنَّ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ)[۷۳] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے تاءِ خطاب سے پڑھا ہے۔ اور (اَلۡاُخۡــرٰی) قید احترازی ہے، اور اس پہلے والے [وَاَنَّ مَـايَـدۡعُـوۡنَ مِـنۡ دُوۡنِــهٖ هُوَالۡبٰطِلُ] سے احتراز مقصود ہے، کیونکہ اسمیں سب اصل کے موافق پڑھتے ہیں، یعنی ابوجعفر کیلئے تاءِ خطاب اور یعقوب وخلف کیلئے یاءِ غیب ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ حج میں ایک یاءاتِ اضافت ہے: [۱] [بَيۡتِيَ لِلطَّآئِفِيۡنَ][۲۶] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں: [۱] [نَـكِيۡــرِ][۴۴] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔ [۲] [وَالۡبَـادِ][۲۵] ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے، اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے۔ [۳] [لَهَـــادِالَّــذِيۡــنَ اٰمَــنُـوۡۤا][۵۴] میں صرف یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡنِ﴾

قولہ:......﴿فَتۡحُ سِيۡنَا حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِـنۡ طُوۡرِسِيۡنَآءَ)[۲۰] کو سین کے فتحہ سے [مِنۡ طُوۡرِسَيۡنَآءَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے کسرہ سے [مِـنۡ طُوۡرِسِيۡنَآءَ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق سین کے فتحہ سے ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی سین کے فتحہ سے پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق سین کے کسرہ سے [مِـنۡ طُوۡرِسِيۡنَـآءَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی سین کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے سین کے فتحہ سے اور ابوجعفر کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۹۰۴	---والۡـــمَـــفۡتُــوۡحُ سِيۡــنَـــآءَ ذُ لِّلَا

(سِيۡـــنَـــاءَ) کوکوفیین اور شامی نے سین کے فتحہ سے [سَيۡـــنَـــاءَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے کسرہ سے [سِيۡنَاءَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَتُنۡبِتُ افۡتَحۡ بِضَمٍّ يَحُلۡ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (تُنۡبِتُ بِالدُّهۡنِ)[۲۰] کو تاءاول کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے [تَنۡبُتُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءاول کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے [تُـــنۡبِـــتُ] پڑھا تھا) ابوجعفر اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق روح کی طرح [تَنۡبُتُ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاء کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے [تَنۡبُتُ] پڑھا تھا) البتہ رویس کی قراءت اصل کے موافق تاء کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے [تُنۡبِتُ] ہے۔ لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے [تَنۡبُتُ] اور رویس کیلئے [تُنۡبِتُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

--وَاضۡـــمُـــمۡ وَاكۡسِـــرِ الـضَّـــمَّ حَـقُّـــهُ	۹۰۴	بِتَـــــنۡبُــــــــتُ---------------

(تَنۡبُتُ) کو مکی بصری کے لئے تاءاول کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے (تُنۡبِتُ) ہے، اور باقیین کے لئے تاءاول کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے (تَنۡبُتُ) ہے۔

قولہ:......﴿هَيۡهَاتَ اُذۡ كِلَافَلِلتَّا اكۡسِرَنۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (هَيۡهَـاتَ هَيۡهَـاتَ)[۳۶] دونوں لفظوں کو تاء کے کسرہ سے [هَيۡهَـاتِ هَيۡهَـاتِ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے دونوں لفظوں کو تاء کے فتحہ سے (هَيۡهَاتَ هَيۡهَاتَ) پڑھا ہے۔

فَـلِـلتَّا اكۡسِرَنۡ وَالۡفَتۡحُ وَالضَّمُّ تَهۡجُرُو 167 نَ تَـنۡـوِيۡـنُ تَتۡـرَا اِ هِـلٌ وَ حُـلِّـى بِلَا

قولہ:......﴿وَالۡفَتۡحُ وَالضَّمُّ تَهۡجُرُوۡن--اِهِلٌ ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل (سٰـمِـرًا تَهۡجُرُوۡنَ)[٦٧] کو تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے [تَهۡـجُرُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاء کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے [تُهۡـــجِـرُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [تَهۡـــــجُـــــــــرُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے [تَهۡجُرُوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

-----------وَتَـــــــــــــهۡ	۹۰۶	جُــرُوۡنَ بِـضَـمٍّ وَاكۡسِـرِالـضَّـمَّ اَ جۡـمَلَا

(تَهۡجُرُوۡنَ) نافع کے لئے تا کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے [تُهۡـجِرُوۡنَ] ہے، اور باقیین کیلئے تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے [تَهۡجُرُوۡنَ] ہے۔

قوله:......﴿ تَنۡوِيۡنُ تَتۡرَا اِهۡلٌ وَحُلِیًّ بِلاَ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (تَتۡـرَا)[۴۴] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے تنوین کے ساتھ [تَتۡـرًا] اور یعقوب نے بغیر تنوین کے [تَتۡــــــرَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے بغیر تنوین کے [تَتۡـــــرَا] اور امام ابوعمرو بصری نے تنوین سے [تَتۡـرًا] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح بغیر تنوین سے [تَتۡـرَا] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی بغیر تنوین سے [تَتۡرَا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے تنوین سے [تَتۡرًا] اور یعقوب و خلف کیلئے بغیر تنوین سے [تَتۡرَا] ہے۔

نیز اس میں خلف اصل کے موافق امالہ بھی کرینگے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۰۵	وَنَــوَّنَ تَتۡرًا حَـقُّـهُ ------------------

(تَتۡرًا) کو مکی بصری نے تنوین سے [تَتۡرًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے بغیر تنوین سے (تَتۡرَا) پڑھا ہے۔

وَإِنَّهُـمُ افۡتَـحۡ فِـدۡ وَقَــالَ مَـعًــا فَتًـی 168 وَخَـفِّـفۡ فَـرَضۡـنَـا أَنۡ مَعًا وَارۡفَعِ الۡوِلَا

حَلَا اشۡـدُدۡ هُمَا بَعۡدُ انۡصِبًا غَضِبَ افۡتَحَنۡ 169 نَ ضَــادًا وَبَـعۡـدُ الۡـخَفۡضُ فِي اللّٰهِ أُوۡصِلَا

قوله:......﴿وَإِنَّهُمُ افۡتَحۡ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اِنَّهُـمۡ هُـمُ الۡفَائِزُوۡنَ)[۱۱۱] کو ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهُــــــمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۱۰	وَاَنَّهُــمۡ كَسۡــرٌ شَــرِيۡفٌ--------

حمزہ کسائی نے (اَنَّهُمۡ) کے ہمزہ کو کسرہ سے [اِنَّهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَقَالَ مَعًا فَتًی ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (قَــالَ كَـمۡ لَبِثۡتُمۡ)[۱۱۲] اور (قَــالَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ)[۱۱۴] دونوں جگہ صیغہ ماضی سے [قَــالَ كَـمۡ لَبِثۡتُمۡ]، [قَـــالَ اِنۡ لَّبِثۡـتُـمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے دونوں جگہ صیغہ امر سے [قُـــلۡ كَـمۡ لَبِثۡـتُـمۡ]، [قُـلۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق صیغہ ماضی سے [قَالَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ]، [قَالَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی صیغہ ماضی سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے صیغہ ماضی سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------------------ شَـفَا	۹۱۱	وَفِـيۡ قَــالَ كَـمۡ قُـلۡ دُوۡنَ شَكٍّ وَبَـعۡـدَه

حمزہ، کسائی کے لئے (قُـلۡ كَـمۡ لَبِثۡتُمۡ) اور (قُـلۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ) صیغہ امر سے ہے، اور مکی کیلئے پہلی جگہ صیغہ امر سے اور

دوسری جگہ صیغہ ماضی سے [قُلْ كَمْ لَبِثْتُمْ]، [قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ] ہے، اور باقیین کے لئے دونوں صیغہ ماضی سے [قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ]، [قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ] ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ مؤمنون میں ایک یاء اضافت ہے: [۱] [لَعَلِّيَ اَعْمَلُ] [۱۰۰] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں چھ یاءاتِ زوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں: [۱] [۲] [بِمَا كَذَّبُوْنِ] [۳۹/۲۶] [۳] [فَاتَّقُوْنِ] [۵۲] [۴] [اَنْ يَّحْضُرُوْنِ] [۹۸] [۵] [رَبِّ ارْجِعُوْنِ] [۹۹] [۶] [وَلَا تُكَلِّمُوْنِ] [۱۰۸] ان سب میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿ سُوْرَةُ النُّوْرِ ﴾

قولہ:......﴿وَخَفَّفَ فَرَضْنَا ـــ حِلاً﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَرَضْنٰهَا) [۱] کوراء کی تخفیف سے [فَرَضْنٰهَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے راء کی تشدید سے [فَرَّضْنٰهَا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے بھی اصل کے موافق راء کی تخفیف سے [فَرَضْنٰهَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی راء کی تخفیف سے [فَرَضْنٰهَا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے راء کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَــقٌّ وَفَــرَضْــنَــاثَــقِيْلاً ـــ	۹۱۲	....

مکی، بصری نے (فَرَضْنٰهَا) کوراء کی تشدید سے [فَرَّضْنٰهَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کی تخفیف سے (فَرَضْنٰهَا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿أَنْ مَعًا ـــ حِلاَ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ دوجگہ پر [وَالْخَامِسَةَ اَنْ] میں جو لفظ [اَنَّ] آیا ہوا ہے، یعقوب نے اصل کے خلاف دونوں جگہ تخفیف سے [اَنْ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، یا ماقبل پر عطف ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ تشدید سے [اَنَّ] پڑھا تھا)

قولہ:......﴿ وَارْفَعِ الْوِلَا حِلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [لَعْنَتَ اللّٰهِ] [۷] اور [غَضَبَ اللّٰهِ] [۹] کوتاء اور باء کے رفع سے [لَعْنَتُ اللّٰهِ] اور [غَضَبُ اللّٰهِ] پڑھا ہے، اور (غَضَبُ) میں ضاد کا فتحہ اصل کے موافق ہے، البتہ باء کے رفع میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء عشرہ نے باء کا فتحہ پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء اور باء کے نصب اور ضاد کے فتحہ سے [لَعْنَتَ اللّٰهِ] اور [غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا تھا)

قوله:......﴿ اشُدُدُهُمَا بَعُدُ انُصِبًا غَضِبَ افُتَحَنُ ضَادًا وَبَعُدُ الُخَفُضُ فِی اللهِ اُ وُصِلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [اَنُ] کو دونوں جگہ تشدید سے [اَنَّ] اور [لَعُنَتَ اللّٰهِ] و [غَضِبَ اللّٰهِ] کو تاء اور باء کے نصب، ضاد کے فتحہ، اور اسم جلالہ کو جر سے [اَنَّ لَعُنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے [اَنُ لَّعُنَتُ اللّٰهِ] اور [اَنُ غَضِبَ اللّٰهُ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [اَنَّ لَعُنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [اَنَّ لَعُنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا تھا)

خلاصہ یہ ہوا کہ یعقوب کیلئے [اَنُ لَّعُنَتُ اللّٰهِ] اور [اَنُ غَضَبُ اللّٰهِ] ہے، اور ابوجعفر وخلف کیلئے [اَنَّ لَعُنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَنْ لَعْنَةُ التَّخْفِيْفُ وَالرَّفْعُ نَصُّهُ	۲۸۶	سَمَا مَا خَلاَالْبَزِّي وَفِي النُّورِ اُ وُصِلاَ
....	۹۱۳	ـ۔اَنْ غَضِبَ التَّخْفِيْفُ وَالْكَسْرُ اُدْخِلاَ
وَيَرْفَعُ بَعْدُ الْجَرَّ----------	۹۱۴	....

(أَنَّ لَعۡنَةَ اللّٰهِ) کو عاصم، نافع، قنبل اور بصری نے نون کی تخفیف اور تاء کے رفع سے [أَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ] پڑھا ہے، جبکہ بزی، شامی، حمزہ اور کسائی نے نون کی تشدید اور تاء کے نصب سے [أَنَّ لَعۡنَةَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔ اور سورۂ نور والے [أَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ][۷] کو نافع نے نون کی تخفیف، تاء کے رفع سے [أَنۡ لَّعۡنَتُ اللّٰهِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کی تشدید اور تاء کے نصب سے [أَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔

نافع نے (اَنَّ غَضَبَ اللّٰهُ) کو نون کی تخفیف، ضاد کے کسرہ اور اسم جلالہ کو رفع سے [اَنۡ غَضِبَ اللّٰهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کی تشدید، ضاد کے فتحہ اور اسم جلالہ کو جر سے [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔

وَلَا يَتَـأَلَّ اِعُـلَـمُ وَكِبُرَهُ ضُـمَّ حُـطۡ 170 وَغَيُـرِ انُصِب اِذُ دُرِّيٌّ اضُـمُـمُ مُثَقِّلَا

حِمًى فِدُ تَوَقَّدُ يَذُهَبُ اضُمُمُ بِكَسُرٍ اِذُ 171 وَيَحُسِبُ خَاطِبُ فُقۡ وَحُقُّ لِيُبُدِلَا

قوله:......﴿وَلَا يَتَأَلَّ اِعُلَمُ ﴾

ابوجعفر نے [وَلَا يَأۡتَلِ][۲۲] کو تاء اور ہمزہ کے فتحہ اور لام کی تشدید سے [وَلَا يَتَأَلَّ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی تمام قراء عشرہ نے (وَلَا يَأۡتَلِ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَكِبُرَهُ ضُمَّ حُطۡ﴾

یعقوب نے (وَالَّذِیُ تَوَلّٰی كِبۡرَهٗ)[۱۱] کو کاف کے ضمہ سے [وَالَّذِیُ تَوَلّٰی كُبۡرَهٗ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراء عشرہ نے کاف کے کسرہ سے [كِبۡرَهٗ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَغَیۡرِ انۡصِب اِذُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَةِ)[۳۱]کوراء کے نصب سے [وَغَیۡرَ اُوۡلِی الۡاِرۡبَةِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے راء کے جر سے [وَغَیۡــرِ اُوۡلِــی الۡاِرۡبَةِ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق راء کے جر سے [وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَةِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی راء کے جر سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے راء کے نصب سے اور یعقوب وخلف کیلئے راء کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَغَیۡـرِاُوۡلِـي بِـالنَّـصۡبِ صَـاحِبُـهُ كَلاَ	۹۱۴	....

(وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَةِ) کو شامی، شعبہ نے راء کے نصب سے [وَغَیۡرَ اُوۡلِی الۡاِرۡبَةِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے جر سے [وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَةِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿دُرِّیٌّ اضۡمُمۡ مُثَقِّلاَ حِمًی فِدُ﴾

یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف (دُرِّیٌّ)[۳۵]کو حفص کی طرح دال کے ضمہ اور یاء کی تشدید سے [دُرِّیٌّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دال کے کسرہ، مد اور ہمزہ سے [دِرِّیٓءٌ] اور امام حمزہ نے دال کے ضمہ، مد اور ہمزہ سے [دُرِّیٓءٌ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر کی قراءت اصل کے موافق دال کے ضمہ ، یاء کی تشدید، اور مد و ہمزہ کے بغیر [دُرِّیٌّ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [دُرِّیٌّ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ مَـدِّهٖ وَالۡهَـمۡـزِ صُـحۡبَتُـهٗ حَلاَ	۹۱۵	وَدُرِّیٌّ اِكۡسِـرۡ ضَـمَّـهٗ حُـجَّةً رِضًـى

بصری، کسائی کے لئے دال کا کسرہ، مد اور ہمزہ سے (دِرِّیٓءٌ) ہے، شعبہ، حمزہ کے لئے دال کا ضمہ، مد اور ہمزہ سے (دُرِّیٓءٌ) ہے، اور نافع، مکی، شامی، حفص کیلئے دال کا ضمہ، یاء کی تشدید اور بغیر مد اور ہمزہ کے (دُرِّیٌّ) ہے۔

قولہ:......﴿ تَوَقَّدَ...اِذُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (تُـوۡقَـدُ)[۳۵]کو بابِ تفعّل سے ماضی کا صیغہ [تَـوَقَّـدَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے [یُـوۡقَـدُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح [تَوَقَّدَ] اور خلف نے [تُوۡقَدُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [تَوَقَّدَ] اور امام حمزہ نے [تُوۡقَدُ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [تَوَقَّدَ] اور خلف کیلئے [تُوۡقَدُ] ہے۔

اب دونوں قراءتوں کو ملانے سے خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [دُرِّیٌّ تَـــوَقَّـــدَ] اور خلف کیلئے [دُرِّیٌّ تُوۡقَدُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------وَيُــــــــوقَـــــــدُالُ		مُـؤَنَّـثُ صِفۡ شَـرۡعًـا وَ حَـقٌّ تَـفَـعَّلَا

شعبہ،حمزہ،کسائی کے لئے تاءِتانیث سے[تُوۡقَدُ]اور مکی بصری کے لئے بروزن تفعّل (تَوَقَّدَ)اور باقیین کے لئے یاءِ تذکیر سے[يُـــــوۡقَـــــدُ]ہے۔لہٰذا دونوں لفظوں کوملانے سے پانچ قراءتیں بنتی ہیں:[۱]نافع،شامی اور حفص کیلئے[دُرِّيٌّ يُـوۡقَـدُ][۲]مکی کیلئے[دُرِّيٌّ تَـوَقَّـدَ][۳]شعبہ،حمزہ کیلئے[دُرِّيٓءٌ تُـوۡقَـدُ][۴]بصری کیلئے[دِرِّيٓءٌ تَـوَقَّـدَ][۵]کسائی کیلئے[دِرِّيٓءٌ تُوۡقَدُ]ہے۔

قولہ:......﴿ يَذۡهَبُ اضۡمُمۡ بِكَسۡرٍ اُدۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (يَـذۡهَبُ بِالۡاَبۡصٰرِ)[۴۳]کو یاء کے ضمہ اورھاء کے کسرہ سے[يُـذۡهِبُ بِالۡاَبۡصٰرِ]پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءِعشرہ نے یاءاورھاء دونوں کے فتحہ سے(يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصٰرِ)پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَيَحۡسِبُ خَاطِبۡ فُقۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لايَـحۡسَبَنَّ الَّـذِيۡنَ كَفَرُوۡا)[۵۷]کوتاءِخطاب سے[لا تَـحۡسَبَنَّ]پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے یاءِغیب سے[لا يَــــحۡسَبَـــــنَّ]پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر اور یعقوب نے بھی اصل کے موافق تاءِخطاب سے [لا تَـحۡسَبَنَّ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی تاءِخطاب سے[لا تَـحۡسَبَنَّ]پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءِخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبِـالۡـغَيۡـبِ فِيۡهَـاتَـحۡسَبَـنَّ كَـمَـا فَشَـا	۷۲۰	عَـمِيۡـمًـا وَقُـلۡ فِي النُّـوۡرِ فَـاشِيۡـهِ كَـحَّلَا

سورۂ انفال میں (لا تَــحۡسَبَــنَّ) کو شامی،حمزہ،حفص نے یاءِغیب سے[لايَـحۡسَبَـنَّ]پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِخطاب سے[لا تَـحۡسَبَنَّ]پڑھا ہے،اور سورۂ نور میں اسی لفظ کو حمزہ،شامی نے یاءِغیب سے[لايَـحۡسَبَـنَّ]پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِخطاب سے[لا تَحۡسَبَنَّ]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَحُقٌّ لِيُبۡدِلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَيُبَـــــــدِّلَـــــــنَّهُـــــــمۡ)[۵۵]کو دال کی تخفیف اور باء کے سکون سے [لَيُبۡــــدِلَـــنَّهُــــمۡ]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دال کی تشدید اور باء کے فتحہ سے [لَيُبَــــدِّلَــــنَّهُــــمۡ]پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق دال کی تشدید اور باء کے فتحہ سے (لَيُبَــــدِّلَــــنَّهُــــمۡ)پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی دال کی تشدید اور باء کے فتحہ سے [لَيُبَـدِّلَـنَّهُـمۡ]پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے دال کی تخفیف اور باء کے سکون سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے دال کی تشدید اور باء کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۱۸	وَفِـــيۡ يُبۡـدِلَـنَّ الۡـخِفُّ صَـــاحِبُــهٗ دَلَا

شعبہ،مکی نے (لَيُبۡـدِلَـنَّهُـمۡ) کی دال کوتخفیف اور باء کوسکون سے پڑھا ہے،اور باقیین نے دال کی تشدید اور باء کے فتحہ سے [لَيُبَدِّلَنَّهُمۡ] پڑھا ہے۔

{یاء ات اضافت زوائد}

سورۂ نور میں دونوں یاءات میں سے کوئی نہیں۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡفُرۡقانِ اِلٰی سُوۡرَةِ الرُّوۡمِ﴾

وَنَـحۡشُـرُ يَا حُـزۡ اِذۡ وَجُـهِّـلَ نَتَّـخِـذۡ 172 أَلَا اشۡـدُدۡ تَشَـقُّـق جَـمۡـعُ ذُرِّيَّةٍ حَلَا

قوله:......﴿وَنَحۡشُرُ يَا حُزۡ اِذۡ﴾

یعقوب اورابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَيَـوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ)[۱۷] کو یاءِغیب سے [وَيَـوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے نون سے [وَيَـوۡمَ نَـحۡشُرُهُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق نون سے [وَيَـوۡمَ نَـحۡشُرُهُمۡ] پڑھا ہے (کیونکہ امام حمزہ نے بھی نون سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے یاءِغیب سے اور خلف کیلئے نون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۲۱	وَنَـــحۡشُـــرُ يَـــا دَ ارٍ عَلَا------

(وَيَـوۡمَ نَـحۡشُـرُهُمۡ) کو مکی اور حفص نے یاءِغیب سے [وَيَـوۡمَ يَـحۡشُـرُهُمۡ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے نون سے [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَجُهِّلَ نَتَّخِذۡ أَلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَنۡ نَتَّـخِـذَ)[۱۸] کو نون کے ضمہ اور خاء کے فتحہ سے [اَنۡ نُتَّـخَـذَ] صیغہ مجہول پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءعشرہ نے نون کے فتحہ اور خاء کے کسرہ سے (اَنۡ نَتَّخِذَ) صیغہ معروف پڑھا ہے۔

قوله:......﴿اشۡدُدۡ تَشَقُّقُ --- حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ فرقان اور سورۂ قاف دونوں جگہ پر لفظ (تَشَقَّقُ)[۲۵/۴۴] کو شین کی تشدید سے [تَشَّقَّقُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے شین کی تخفیف سے [تَشَقَّقُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے شین کی تشدید سے [تَشَّـقَّقُ] اور خلف نے شین کی تخفیف سے [تَشَـقَّقُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی شین کی تشدید سے اور امام حمزہ نے شین کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے شین کی تشدید سے اور خلف کیلئے شین کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

تَشَقَّقُ خِفُّ الشِّيۡنِ مَعۡ قَافَ غَالِبٌ	۹۲۳	....

یہاں اورسورۂ قاف دونوں جگہ پر بصری اورکوفیین کیلئے شین کی تخفیف سے [تَشَقَّقُ] ہے،اور باقیین کیلئے دونوں جگہ شین کی تشدید سے [تَشَّقَّقُ] ہے۔

قوله:.......﴿ جَمۡعُ ذُرِّيَّةٍ حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ)[۷۴]کوجمع سے[وَذُرِّيّٰتِنَا] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واحد سے [وَذُرِّيَّتِنَا] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے جمع سے[وَذُرِّيّٰتِنَا]اورخلف نے واحد سے [ذُرِّيَّتِنَا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی جمع سے اورامام حمزہ نے واحد سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اورابوجعفر کیلئے جمع سے اور خلف کیلئے واحد سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَوَحَّدَ ذُرِّيّٰتِنَا حِفۡظُ صُحۡبَةٍ	۹۲۵	....

بصری،شعبہ،حمزہ،کسائی واحد سے(ذُرِّيَّتِنَاقُرَّةَ اَعۡيُنٍ) پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے جمع سے(ذُرِّيّٰتِنَاقُرَّةَ اَعۡيُنٍ)پڑھا ہے۔

وَيَأۡمُرُ خَاطِبۡ فِدۡ يَضِيۡقُ وَعَطۡفَهُ انۡ 173 صِبَنَّ وَأَتۡبَاعُكَ حَلاَ خَلۡقُ أُ وُصِلاَ

قوله:.......﴿وَيَأۡمُرُ خَاطِبۡ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لِمَايَاۡمُرُنَا)[۶۰]کوتاءِخطاب سے [لِمَاتَاۡمُرُنَا] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے یاءِغیب سے [لِمَايَاۡمُرُنَا] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفراور یعقوب نے بھی اصل کے مطابق تاءِخطاب سے [لِمَاتَاۡمُرُنَا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی تاءِخطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے تاءخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۹۲۳	وَيَأۡمُرُ شَافٍ------------------

حمزہ،کسائی کے لئے (لِمَايَاۡمُرُنَا) یاءِغیب سے ہے،اور باقیین کے لئے تاءِخطاب سے(لِمَاتَاۡمُرُنَا) ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ فرقان میں دویاءاتِ اضافت ہیں:[۱][يٰلَيۡتَنِي اتَّخَذۡتُ][۲۷] میں تینوں کیلئے سکون ہے۔[۲][اِنَّ قَوۡمِيَ اتَّخَذُوۡا][۳۰]ابوجعفراورروح کیلئے فتحہ اور باقی رویس وخلف کیلئے سکون ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں کوئی یاءاتِ زوائدنہیں۔

﴿سُوۡرَةُ الشُّعَرَاءِ﴾

قوله:......﴿ يَضِيۡقُ وَعَطۡفَهُ انۡصِبَنَّ ۔۔۔حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَيَضِيۡقُ صَدۡرِیۡ وَلا يَنۡطَلِقُ)[۱۳] میں دونوں فعلوں کے لام کلمہ کونصب سے [وَيَضِيۡقَ صَدۡرِیۡ وَلا يَنۡطَلِقَ] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے دونوں فعلوں کومرفوع (وَيَضِيۡقُ صَدۡرِیۡ وَلا يَنۡطَلِقُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَأَتۡبَاعُكَ حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَا تَّبَعَکَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ)[۱۱۱] میں لفظ [وَا تَّبَعَکَ] کوہمزہ قطعی،تاء کے سکون،باء کے بعد اثباتِ الف اورعین کے رفع سے (وَاَتۡبَاعُکَ) پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہورہا ہے،اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے (وَا تَّبَعَکَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿خَلۡقُ اُ وۡصِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِنۡ هٰذَاالِاَّخُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَ)[۱۳۷] میں لفظ [خُلُقُ] کوخاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے [اِنۡ هٰذَاالِاَّخَلۡقُ الۡاَوَّلِيۡن] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(کیونکہ امام نافع نے خاءاورلام کے ضمہ سے [خُلُقُ] پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی یعقوب نے خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے [خَلۡقُ] اورخلف نے خاءاورلام کے ضمہ سے [خُلُقُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے بھی خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے اورامام حمزہ نے خاءاورلام کے ضمہ سے پڑھاتھا)لہٰذا ابوجعفراوریعقوب کیلئے خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے اورخلف کیلئے خاءاورلام کے ضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۲۷	۔۔۔وَخَلۡقُ اضۡمُمۡ وَحَرِّكۡ بِهِ الۡعُلاَ
كَمَا فِي نَدٍ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۹۲۸	....

نافع،شامی،حمزہ،عاصم نے خاءاورلام کے ضمہ سے (اِنۡ هٰذَاالِاَّ خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَ) پڑھا ہے،اورباقیین نے خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے (اِنۡ هٰذَاالِاَّخَلۡقُ الۡاَوَّلِيۡنَ) پڑھا ہے۔

نَزَلُ شُدَّ بَعۡدُ انۡصِبۡ وَنَوِّنۡ سَبَأُ شِهَا 174 بِ حُزۡ مَكُثَ افۡتَحۡ يَا وَاِذۡ طَا بَ قُلۡ أَلَا

قوله:......﴿نَزَلُ شُدَّ بَعۡدُ انۡصِبۡ ۔۔۔حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ)[۱۹۳] میں [نَزَلَ] کوزاء کی تشدید سے اور [اَلرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ] دونوں کونصب سے [نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے زاء کی تخفیف اوراس کے بعد دونوں اسموں کومرفوع یعنی [نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ] پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ] اورابوجعفر نے امام ابوعمروبصری کی طرح [نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ

الۡاَمِيۡنُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی[نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ]اور امام نافع نے[نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ] پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے[نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ]اور ابوجعفر کیلئے[نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِيۡ نَزَّلَ التَّخۡفِيۡفُ وَالرُّوۡحُ وَالۡاَمِيۡنُ	۹۲۹	رَفُعُهُمَا عُلۡوٌ سَمَا وَتَبَجَّلَا

حفص، نافع، مکی اور بصری نے[نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ] میں[نَزَّلَ]کو زاء کی تخفیف اور اس کے بعد دونوں اسموں کو مرفوع یعنی[نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ] پڑھا ہے،اور باقیین نے (نَزَلَ)زاء کی تشدید اور اس کے بعد[اَلرُّوۡحُ]اور [اَلۡاَمِيۡنُ]دونوں اسموں کو منصوب یعنی[نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ شعراء میں تیرہ یاءاتِ اضافت ہیں:[۱][۲][اِنِّیۤ اَخَافُ][۱۲/۱۳۵][۳][رَبِّیۤ اَعۡلَمُ][۱۸۸][۴][بِعِبَادِیۤ اِنَّكُمۡ][۵۲][۵][عَدُوٌّلِّیۤ اِلَّا][۷۷][۶][لِاَبِیۤ اِنَّهٗ][۸۶][۷]تا[۱۱][اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا][۱۰۹/ ۱۲۷/ ۱۴۵/ ۱۶۴/ ۱۸۰]ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔[۱۲][اِنَّ مَعِیَ رَبِّیۡ][۶۲][۱۳][وَمَنۡ مَّعِیَ]ان دو میں تینوں کیلئے سکون ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں سولہ یاءاتِ زوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں:

[۱][يُكَذِّبُوۡنِ][۱۲][۲][يَقۡتُلُوۡنِ][۱۴][۳][سَيَهۡدِيۡنِ][۶۲][۴][يَهۡدِيۡنِ][۷۸][۵][وَيَسۡقِيۡنِ][۷۹]

[۶][يَشۡفِيۡنِ][۸۰]

[۷][ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ][۸۱][۸][كَذَّبُوۡنِ][۱۱۷][۹] تا[۱۶][وَاَطِيۡعُوۡنِ][۱۰۸/۱۱۰/۱۲۶/۱۳۱/۱۴۴/۱۵۰/۱۶۳/۱۷۹]ان سب میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ النَّمۡلِ﴾

قوله:.......﴿وَنَوِّنۡ سَبَاٍ۔۔۔حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ نمل اور سورۂ سبا میں لفظ[مِنۡ سَبَاٍ،لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ][۲۲/۱۵]کو کسرہ والی تنوین سے[مِنۡ سَبَاٍ،لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ]پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیر تنوین سے[مِنۡ سَبَاَ،لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاَ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق تنوین سے[مِنۡ سَبَاٍ،لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تنوین سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:.......

مَعًا سَبَاِافۡتَحۡ دُوۡنَ نُوۡنٍ حِمًى هُدًى	۹۳۳	وَسَكِّنۡهُ وَانۡوِالۡوَقۡفَ زُهۡرًاوَمَنۡدَلَا

یہاں اور سورۂ سبا میں لفظ(سَبَاٍ) کو بصری اور بزی نے ہمزہ کے فتحہ سے بغیر تنوین[سَبَاَ] پڑھا ہے،اور قنبل نے وصلاً ہمزہ کے سکون سے [سَبَاۡ] پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ اور کسرہ والی تنوین سے [سَبَاٍ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ شِهَابِ حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشَهَابِ)[۷]کوتنوین سے [اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشَهَابٍ] پڑھا ہے، اور تنوین ماقبل پر عطف سے نکلی ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیر تنوین سے [اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشَهَابِ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے تنوین سے [اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشَهَابٍ] اور ابوجعفر نے بغیر تنوین سے [اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشَهَابِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تنوین سے اور امام نافع نے بغیر تنوین سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے تنوین سے اور ابوجعفر کیلئے بغیر تنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

شِهَـــابِ بِــنُــوۡنٍ ثِـــقۡ----------	۹۳۲	....

کوفیین نے (بِشَهَابِ) کوتنوین سے [بِشَهَابٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے بغیر تنوین سے [بِشَهَابِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿مَکُثَ افۡتَحۡ يَا ﴾

روح نے اصل کے خلاف (فَمَکُثَ)[۲۲]کوکاف کے فتحہ سے [فَمَکَثَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے کاف کے ضمہ سے [فَمَکُثَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق کاف کے ضمہ سے [فَمَکُثَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی کاف کے ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے کاف کے فتحہ سے اور ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے کاف کے ضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۳۲	--مَـکُـــثَ افۡتَـحۡ ضَـمَّةَ الۡـکَـافِ نَـوۡفَلَا

عاصم نے [فَمَکُثَ] کوکاف کے فتحہ سے [فَمَکَثَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے ضمہ سے [فَمَکُثَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَإِذۡ طَابَ قُلۡ أَلَا ﴾

ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف (اَ لَّایَسۡجُدُوۡا)[۲۵]کولام کی تخفیف سے [اَ لَا یَسۡجُدُوۡا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے لام کی تشدید سے [اَ لَّایَسۡجُدُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی خلف اور روح نے اصل کے موافق لام کی تشدید سے (اَ لَّایَسۡجُدُوۡا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ اور امام ابوعمرو بصری نے لام کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور رویس کیلئے لام کی تشدید سے اور خلف وروح کیلئے لام کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

اَلَّایَسۡـجُـدُوۡا رَاوٍ----------------	۹۳۴	....

کسائی نے (اَ لَّایَسۡـجُـدُوۡا) کولام کی تخفیف سے [اَ لَا یَسۡـجُـدُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کی تشدید سے (اَ لَّایَسۡجُدُوۡا) پڑھا ہے۔

وَإِنَّــا وَإِنَّ افۡتَــحۡ حَلَا وَطَــرَى خِــطَــا 175 بُ يَــذَّكَّــرُوا أَدۡرَكۡ أَلَا هَـــادِ وَالُــوِلَا

فَتًى يُصۡدِرَ افۡتَحۡ ضُمَّ أُذۡ وَاضۡمُمِ اكۡسِرَنۡ 176 حَلَا وَيُــصَــدِّقۡ فِـــهِ فَــذَانِكَ يُــعۡتَلَا

قولہ:......﴿وَإِنَّا وَإِنَّ افۡتَحۡ حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اِنَّــادَمَّــرۡنَــاهُــمۡ)[۵۱] اور (اِنَّ الــنَّــاسَ كَــانُوۡا)[۸۲] دونوں جگہ پر ہمزہ کو فتحہ سے [اَنَّـادَمَّرۡنَاهُمۡ]، [اَنَّ الـنَّاسَ كَانُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ پر ہمزہ کو کسرہ سے [اِنَّـادَمَّرۡنَاهُمۡ]، [اِنَّ الـنَّـــاسَ كَـــانُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح دونوں جگہ پر ہمزہ کے فتحہ سے اور ابوجعفر نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّـادَمَّرۡنَاهُمۡ]، [اِنَّ الـنَّاسَ كَانُوۡا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی دونوں جگہ پر ہمزہ کے فتحہ سے اور امام نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کے فتحہ سے اور ابوجعفر کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَــعۡ فَتۡــحِ اَنَّ الـنَّــاسِ مَــابَعۡــدَ مَكۡــرِهِــمۡ	۹۴۰	لِكُوۡفٍ----------------------------

کوفیین نے (اَنَّادَمَّرۡنَاهُمۡ) اور (اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا) دونوں جگہ پر ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ پر ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّادَمَّرۡنَاهُمۡ]، [اِنَّ النَّاسَ كَانُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَطَرَى خِطَابُ يَذَّكَّرُوۡا﴾

رویس نے اصل کے خلاف (قَـلِيۡلاً مَّايَذَّكَّرُوۡنَ)[۶۲] کو تاءِ خطاب سے [قَـلِيۡلاً مَّاتَذَّكَّرُوۡنَ] پڑھا ہے، البتہ ذال کی تشدید اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے [قَـلِيۡلاً مَّـــايَذَّكَّرُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے رویس کی طرح اور خلف نے تاءِ خطاب اور ذال کی تخفیف سے [قَلِيۡلاً مَّاتَذَكَّرُوۡنَ] اور روح نے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے [قَلِيۡلاً مَّايَذَّكَّرُوۡنَ] پڑھا ہے (کیونکہ امام نافع نے تاءِ خطاب اور ذال کی تشدید اور امام حمزہ نے تاءِ خطاب اور ذال کی تخفیف اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے تاءِ خطاب اور ذال کی تشدید سے اور روح کیلئے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے اور خلف کیلئے تاءِ خطاب اور ذال کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۴۱	---يَـــذَّكَّـــرُوۡنَ لَـــــــهٗ حَلاَ
وَتَــذَّكَّــرُوۡنَ الۡــكُــلُّ خَفَّ عَــلَــى شَــذًا	۷۷۲	....

(قَــلِيۡلاً مَّـــايَذَّكَّــرُوۡنَ) کو ہشام اور بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [قَـلِيۡلاً مَّاتَذَكَّرُوۡنَ] پڑھا ہے۔

اور [تَذَّكَّرُوْنَ] کی ذال کو ہر جگہ حفص، حمزہ، کسائی نے تخفیف سے [تَذَكَّرُوْنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال کی تشدید سے [تَذَّكَّرُوْنَ] پڑھا ہے۔

پس حفص، حمزہ، کسائی نے تاءِ خطاب اور ذال کی تخفیف سے [تَذَكَّرُوْنَ] پڑھا ہے، اور ہشام وبصری نے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے [يَذَّكَّرُوْنَ] پڑھا ہے، اور باقی نافع، مکی، ابن ذکوان اور شعبہ نے تاءِ خطاب اور ذال کی تشدید سے [تَذَّكَّرُوْنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ أَدُرَكَ أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [بَلِ ادّٰرَكَ][٦٦] کو (بَلْ اَدُرَكَ) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے [بَلِ ادّٰرَكَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح [بَلْ اَدُرَكَ] اور خلف نے [بَلِ ادّٰرَكَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [بَلْ اَدُرَكَ] اور امام حمزہ نے [بَلِ ادّٰرَكَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [بَلْ اَدُرَكَ] اور خلف کیلئے [بَلِ ادّٰرَكَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَشَدِّدْ وَصِلْ وَامْدُدْ بَلِ ادَّارَكَ الَّذِىْ	٩٤١	ذَكَـــــا ------------------------

نافع، کوفیین، شامی نے دال کی تشدید، ہمزہ وصلی، اور دال کے بعد الف مدہ سے [بَلِ ادّٰرَكَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے (بَلْ اَدُرَكَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿هَادِ وَالْوِلَا فَتّٰى ﴾

خلف نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ نمل اور سورۂ روم میں (وَمَآ اَنْتَ بِهَادِي الْعُمْىِ)[٨١/٥٣] کو باء کے کسرہ، ھاء کے فتحہ اور اور اس بعد الف مدہ اور [اَلْعُمْىَ] کو جر سے (وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ) پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے دونوں سورتوں میں [تَهْدِى الْعُمْىَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور یعقوب نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ] پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ سورۂ نمل میں وقفاً سب کیلئے یاء کا اثبات ہے، یعنی [بِهٰدِىْ] ہے، البتہ سورۂ روم میں صرف یعقوب کے لئے وقفاً یاء کا اثبات اور ابوجعفر وخلف کے لئے یاء کا حذف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بِهٰدِىْ مَعًا تَهْدِىْ فَشَا الْعُمْىِ نَاصِبًا	٩٤٢	وَبِالْيَاءِ لِكُلٍّ قِفْ وَفِي الرُّوْمِ شَمْلَلَا

یہاں سورۂ نمل اور سورۂ روم میں (بِهٰدِىْ) کو امام حمزہ نے [تَهْدِىْ] اور [اَلْعُمْىِ] کو یاء کے نصب سے [تَهْدِى الْعُمْىَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ نمل میں پانچ یاءاتِ اضافت ہیں:[۱][اِنِّیۤ اٰنَسۡتُ][۷][۲][اِنِّیۤ اُلۡقِیَ][۲۹][۳][لِیَبۡلُوَنِیۤ ءَ اَشۡکُرُ][۴۰]ابوجعفر کیلئے تینوں مفتوح اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے،[۴][اَوۡزِعۡنِیۤ اَنۡ اَشۡکُرَ][۱۹][۵][مَالِیَ لَاۤ اَرَی][۲۰]تینوں کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں پانچ یاءاتِ زوائد ہیں، جودرج ذیل ہیں:[۱][اَتُـمِـدُّوۡنَـنِ][۳۶]ابوجعفر کیلئے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہےاور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حذف ہے۔[۲][اٰتٰـنِـیَ الـلّٰـهُ][۳۶]ابوجعفر کیلئے وصلاً مفتوح اور وقفاً حذف سے ،رویس کیلئے وصلاً مفتوح اور وقفاً سکون سے،روح کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے،اورخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۳][وَادِالنَّمۡلِ][۱۸][یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے،اور باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۴][حَتّٰـــــــــــــی تَشۡهَــــــــــــدُوۡنِ][۳۲]یعقوب کیلئے حالین میں اثبات، باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۵][بِهٰدِالۡعُمۡیِ][۸۱]سب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡقَصَص﴾

قوله:......﴿ یُصۡدِرَ افۡتَحۡ ضُمَّ اُدۡ وَاضۡمُمِ اکۡسِرَنۡ حَلَا ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے[حَتّٰـی یُصۡـدِرَالرِّعَاءُ][۲۳]کواصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے یاء کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے[یَـصۡدُرَ]اور یعقوب نے یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ[یُصۡدِرَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے[یُصۡدِرَ]اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے[یَصۡدُرَ] پڑھا تھا)اور باقی خلف نے اصل کے موافق یعقوب کی طرح[یُصۡدِرَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر کیلئے [یَصۡدُرَ]اور یعقوب وخلف کیلئے[یُصۡدِرَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

دُرَاضُــمُـمُ وَكَسۡـرُ الـضَّـمِّ ظَـا مِیۡـهِ اَ نۡهَلَا	۹۴۶	---------------------وَیَـــــــــصۡ

کوفیین،مکی،نافع نے یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے[یُصۡدِرَ] پڑھا ہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے[یَصۡدُرَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَیُصَدِّقُ فِهِ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(رِدۡاً یُّصَدِّقُنِیۤ)[۳۴]کوقاف کے جزم سے[رِدۡاً یُّصَدِّقۡنِیۤ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام حمزہ نے قاف کے ضمہ سے[رِدۡاً یُّـصَـدِّقُـنِـیۤ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح[رِدۡاً یُّصَدِّقۡنِیۤ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی[رِدۡاً یُّصَدِّقۡنِیۤ] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے قاف کے جزم سے[رِدۡاً یُّصَدِّقۡنِیۤ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

يُـصَـدِّقُـنِـي ارۡفَـعۡ جَـزۡمَـهٗ فِـيۡ نُـصُـوۡصِـهٖ	۹۴۸	....

(رِدۡاً يُّصَدِّقُنِیۡ) کوحمزہ اور عاصم نے قاف کے جزم کے بجائے رفع سے [رِدۡاً يُّصَدِّقُنِیۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے قاف کے جزم سے [رِدۡاً يُّصَدِّقۡنِیۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿فَذَانِكَ يُعۡتَلا﴾

روح نے اصل کے خلاف (فَــــذٰنِّکَ)[۳۲] کونون کی تخفیف سے [فَــــذٰنِکَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون کی تشدید سے [فَــــــذٰنِّکَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی رویس نے نون کی تشدید سے (فَــــذٰنِّکَ) اور ابوجعفر وخلف نے نون کی تخفیف سے [فَــــذٰنِکَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے نون کی تشدید سے اور امام نافع اور امام حمزہ نے نون کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا روح ،ابوجعفر اور خلف کیلئے نون کی تخفیف سے اور رویس کیلئے نون کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۹۳	يُشَـــــدِّدُ۔۔ فَـــــذَانِكَ دُمۡ حَلاَ

(فَذٰنِکَ) کومکی، بصری نے نون کی تشدید سے [فَذٰنِّکَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کی تخفیف سے [فَذٰنِکَ] پڑھا ہے۔

وَيُجۡبَى فَأَنِّثۡ طِبۡ وَسَمِّ خُسِفۡ وَنَشۡـ 177 ـأَةً حَا فِظٌ وَانۡصِبۡ مَوَدَّةُ يُجۡتَلَا

وَنَوِّنۡهُ وَانۡصِبۡ بَيۡنَكُمۡ فِي فَصَاحَةٍ 178 وَمَعۡ وَيَقُولُ النُّوۡنُ وَلَ كَسۡرَهُ اِ نۡقُلَا

قوله:......﴿وَيُجۡبَى فَأَنِّثۡ طِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (يُجۡبٰۤى اِلَيۡهِ)[۵۷] کوتاءِ تانیث سے [تُجۡبٰۤى اِلَيۡهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [يُــجۡبٰــۤى اِلَيۡــهِ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق رویس کی طرح ہے، البتہ خلف اور روح کی قراءت اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے [يُــجۡبٰــــۤى اِلَيۡـــهِ] ہے (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے تاءِ تانیث سے اور روح وخلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيُـجۡبـى خَـلِيۡـطٌ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۹۵۰	....

(يُجۡبٰۤى اِلَيۡهِ) کونافع کے علاوہ قراءِ سبعہ نے یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے، اور نافع نے تاءِ تانیث سے [تُجۡبٰۤى اِلَيۡهِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَسَمِّ خُسِفُ۔۔حَافِظٌ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَـخُسِفَ بِنَا)[۸۲] کوخاء اور سین کے فتحہ سے صیغہ معروف [لَـخَسَفَ بِنَا] پڑھا ہے، جیسا کہ

تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے صیغۂ مجہول سے [لَخُسِفَ بِنَا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق خاء کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے صیغۂ مجہول سے (لَخُسِفَ بِنَا) پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی صیغۂ مجہول سے [لَخُسِفَ بِنَا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے صیغۂ معروف سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے صیغۂ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيْ خُسِفَ الْـفَتْـحَيْـنِ حَفْـصٌ تَـنَـخَّلاَ	۹۵۰	....

حفص نے (لَخُسِفَ بِنَا) کو خاء اور سین کے فتحہ سے صیغۂ معروف [لَخَسَفَ بِنَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے خاء کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے [لَخُسِفَ بِنَا] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ قصص میں بارہ یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [رَبِّیَ اِنْ] [۲۲] [۲] [اِنِّیَ اُرِیْدُ] [۳] [سَتَجِدُنِیَ اِنْ شَآءَ] [۲۷] [۴] [اِنِّیَ اٰنَسْتُ] [۲۹] [۵] [لَعَلِّیَ اٰتِیْکُمْ] [۲۹] [۶] [اِنِّیَ اَنَا] [۳۰] [۷] [اِنِّیَ اَخَافُ] [۳۴] [۸] [۹] [رَبِّیَ اَعْلَمُ] [۳۷/۸۵] [۱۰] [لَعَلِّیَ اَطَّلِعُ] [۳۸] [۱۱] [عِنْدِیَ اَوَلَمْ] [۷۸] ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے۔ [۱۲] [مِعِیْ رِدًا] [۳۴] تینوں کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں: [۱] [یَقْتُلُوْنِ] [۳۳] [۲] [یُکَذِّبُوْنِ] [۳۴] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ﴾

قوله:...... ﴿وَنَشْأَةً حَافِظٌ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ عنکبوت، نجم اور واقعہ میں (اَلنَّشْأَةَ) [۲۰/۴۷/۶۲] کو شین کے سکون اور الف کے بغیر [اَلنَّشْأَةَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے شین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَلنَّشَاءَةَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَلنَّشْأَةَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [اَلنَّشْأَةَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

نَشَـاءَةَ حَـقًّـا وَهُـوَ حَيْـثُ تَـنَـزَّلاَ	۹۵۲	ـــــوَحَـــرِّكْ وَمُـــدَّفِـــي الْـــنُ

لفظ [اَلنَّشْأَةَ] جہاں بھی واقع ہو، مکی اور بصری نے شین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَلنَّشَاءَةَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کے سکون اور حذفِ الف سے [اَلنَّشْأَةَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَانْصِبْ مَوَدَّةُ يُجْتَلَا وَنَوِّنْهُ وَانْصِبْ بَيْنَكُمْ فِي فَصَاحَةٍ ﴾

روح اور خلف نے (مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ)[۲۵] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی روح نے تاء کے نصب بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ] اور خلف نے تاء کو نصب والی تنوین اور نون کے نصب سے [مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے رفع بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ] اور امام حمزہ نے تاء کے نصب بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی رویس نے تاء مرفوع بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ] اور ابوجعفر نے خلف کی طرح پڑھا ہے۔ لہٰذا روح کیلئے [مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ] خلف اور ابوجعفر کیلئے [مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ] اور رویس کیلئے [مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَـوِّنْـهُ وَانْـصِبْ بَيْـنَكُمْ عَمَّ صَنْدَلَا	۹۵۳	مَـوَدَّةً الْـمَـرْفُوعُ حَـقُّ رُوَاتِـهِ

مکی، بصری اور کسائی نے تاء مرفوع بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ] پڑھا ہے، اور نافع، شامی، شعبہ نے تاء نصب والی تنوین اور نون کے نصب سے [مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ] پڑھا ہے، اور حفص، حمزہ نے تاء منصوب بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ] پڑھا ہے

قولہ:......﴿وَمَعْ وَيَقُولُ النُّوْنُ ---اُ نْقَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا)[۵۵] کو نون جمع متکلم سے [وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِ غیب سے [وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح [وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا] اور خلف نے یاءِ غیب سے [وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے نون جمع متکلم سے اور امام حمزہ نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے نون جمع متکلم سے اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۵۵	وَفِيْ وَنَقُوْلُ الْيَاءُ حِصْنٌ----------

کوفیین، نافع نے (وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا) کو یاءِ غیب سے [وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے [وَنَقُوْلُ ذُوْقُوْا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَلْ كَسْرَهُ اِنْقُلا ﴾

ابوجعفر نے بروایتِ قالون اصل کے خلاف (وَلْيَتَمَتَّعُوْا)[۲۲] کو لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوْا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے لام کے سکون سے [وَلْيَتَمَتَّعُوْا] اور ورش نے لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوْا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوْا] اور خلف نے لام کے سکون سے [وَلْيَتَمَتَّعُوْا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی لام کے کسرہ سے اور امام حمزہ نے لام کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا

ابوجعفراور یعقوب کیلئے لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوۡا] اورخلف کیلئے لام کے سکون سے [وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَاِسۡـكَـانُ وَلۡ فَـاكۡسِرۡ كَـمَا حَجَّ جَا نَدًى	۹۵۷	....

(وَلۡيَتَـمَتَّعُوۡا) کوشامی، بصری، ورش اور عاصم نے لام کے سکون کے بجائے لام کا کسرہ [وَلِيَتَـمَتَّعُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کا سکون [وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ عنکبوت میں تین یاءاتِ اضافت ہیں: [۱][اِلٰـی رَبِّـیَ اِنَّـهٗ][۲۶] ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔ [۲][يٰـعِبَـادِیَ الَّـذِيۡـنَ][۵۶] ابوجعفر کیلئے وصلاً فتحہ اور وقفاً اسکان سے اور یعقوب وخلف کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً رسم کی اتباع میں اثبات سے ہے۔ [۳][اِنَّ اَرۡضِیۡ وَاسِعَةٌ][۵۶] تینوں کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں ایک یاءزائدہ ہے۔: [۱][فَـاعۡبُدُوۡنِ][۵۶] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الرُّوۡمِ وَلُقۡمَانَ علیه السلام وَالسَّجۡدَةِ﴾

وَطِبۡ يَـرۡجِعُوا خَاطِبۡ لِتُرۡبُوا وَضُـمَّ حُزۡ 179 يُـذِيۡـقَهُـمۡ نُـوۡنٌ يَـعِىۡ كِسۡـفًـا اِ نُـقُلَا

قوله:......﴿وَطِبۡ يَرۡجِعُوا خَاطِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (ثُمَّ اِلَيۡـهِ تُـرۡجَعُوۡنَ)[۱۱] کو تاءِ خطاب سے [ثُـمَّ اِلَيۡـهِ تَـرۡجِعُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [ثُـمَّ اِلَيۡـهِ يُـرۡجَعُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی روح نے یاءِ غیب سے [يَـرۡجِعُوۡنَ] اور ابوجعفر وخلف نے تاءِ خطاب سے [ثُـمَّ اِلَيۡـهِ تُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے تاءِ خطاب سے [ثُـمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ] ہے) لہٰذا رویس، ابوجعفر اور خلف کیلئے تاءخطاب سے اور روح کیلئے یاءِ غیب سے ہے ،البتہ رویس اور روح کیلئے صیغہ معروف سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

------------وَيُـــــــرۡجَــــعُــــوۡ	۹۵۵	نَ صَفۡـوٌ وَحَـرۡفُ الـرُّوۡمِ صَـافِيۡـهِ حُـلِّلَا

سورۂ عنکبوت میں (ثُـمَّ اِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ) کو شعبہ نے یاءِ غیب سے [يُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [تُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ روم میں (يُرۡجَعُوۡنَ) کو شعبہ، بصری نے یاءِ غیب سے [يُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [تُـرۡجَعُـوۡنَ] پڑھا ہے، لہٰذا شعبہ کیلئے سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم دونوں میں یاءِ غیب سے اور ابوعمرو بصری کیلئے سورۂ عنکبوت میں تاءِ خطاب سے اور سورۂ روم میں یاءِ غیب سے ہے اور باقیین کیلئے دونوں میں تاءِ خطاب سے ہے۔

قولہ:......﴿ لِتُرْبُوا وَضَمَّ حُزْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لِتُـرْبُـوْافِـیۡ اَمۡـوَالِ الـنَّـاسِ)[۳۹]کوتاءِخطاب مضموم اورواو کے سکون سے [لِتُـرْبُوْا] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب مفتوح اورواو کے فتحہ سے [لِیَـرْبُوَا] پڑھا تھا)اورابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [لِتُـرْبُـوْا] ہے،البتہ خلف کی قراءت اصل کے موافق یاءِغیب مفتوح اورواو کے فتحہ سے [لِیَرْبُوَا] ہے۔لہٰذا یعقوب اورابوجعفر کیلئے [لِتُرْبُوْا] اورخلف کیلئے [لِیَرْبُوَا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِیَـرْبُـوْا خِـطَـابٌ ضُـمَّ وَالۡـوَاوُ سَـاکِـنٌ	۹۵۹	اٰ تٰـــــــــــــی------------------

نافع نے (لِیَـرْبُوْافِیۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ) کوتاءخطاب مضموم اورواو کے سکون سے [لِتُرْبُوْا] پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے یاءِغیب مفتوح اورواو کے فتحہ سے [لِیَرْبُوَا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿یُذِیۡقَهُمۡ نُوۡنٌ یَحِیۡ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (لِیُـذِیۡـقَهُـمۡ بَـعۡـضَ الَّـذِیۡ عَـمِلُوۡا)[۴۱]کونون سے [لِـنُـذِیۡـقَهُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [لِیُـذِیۡـقَهُـمۡ] پڑھا تھا)اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق یاءِغیب سے [لِیُـذِیۡـقَهُـمۡ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری،امام نافع اورامام حمزہ نے بھی یاءِغیب سے [لِیُـذِیۡقَهُمۡ] پڑھا تھا)لہٰذا روح کیلئے نون سے اوررویس،ابوجعفراورخلف کیلئے یاءِغیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------وَبِـــــنُـــــوۡنِـــــــہٖ	۹۵۸	نُـــذِیۡـــقُ زَ کَــــا-------------

(لِـنُـذِیۡـقَهُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا) کوقنبل نے نون جمع متکلم سے [لِـنُذِیۡقَهُمۡ] پڑھا ہے،اور باقیین نے یاءِغیب سے [لِیُذِیۡقَهُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿کِسۡفًا اِ نۡقُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَیَجۡعَلُهٗ کِسَفًا)[۴۸]کوسین کے سکون سے [وَیَجۡعَلُهٗ کِسۡفًا] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام نافع نے سین کے فتحہ سے [وَیَـجۡعَلُهٗ کِسَفًا] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق سین کے فتحہ سے [وَیَـجۡـعَـلُـهٗ کِسَفًـا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی سین کے فتحہ سے [وَیَـجۡـعَـلُـهٗ کِسَفًـا] پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر کیلئے سین کے سکون سے اوریعقوب وخلف کیلئے سین کے فتحہ سے ہے۔

نیز یادر ہے کہ کلمہ [کِسَـفًـا]مختلف فیہ چار جگہ آیا ہوا ہے، یہاں صرف سورۂ روم والا اختلاف مراد ہے،البتہ باقی تین جگہ سورۂ اسراء،سورۂ شعراء اورسورۂ سبا میں ائمہ ثلاثہ اپنے اصول کے موافق پڑھتے ہیں،اس لئے ناظم نے ان تینوں کو بیان نہیں کیا،یعنی ابوجعفر کیلئے سورۂ اسراء میں سین کے فتحہ سے اورسورۂ شعراء وسبا میں سین کے سکون سے ہے،اور یعقوب وخلف کیلئے

تینوں جگہ پر سین کے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۷	وَعَـمَّ نَـدًی کِسۡـفًـا بِتَـحۡـرِیۡـکِـهِ وَلاَ
وَفِـيۡ سَبَـاًحَـفۡـصٌ مَـعَ الشُّـعَـرَاءِ قُـلۡ	۸۲۸	وَفِـي الـرُّوۡمِ سَکِّنۡ لَیۡـسَ بِـالۡـخُلۡفِ مُشۡکِلاَ

سورۂ اسراء میں نافع، شامی، عاصم نے (کِسۡفًا) کو سین کے فتحہ سے [کِسَفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے سکون سے [کِسۡفًا] پڑھا ہے، اور سورۂ سباء اور شعراء میں صرف حفص نے سین کے فتحہ سے [کِسَفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے سکون سے [کِسۡفًا] پڑھا ہے، اور سورۂ روم میں ہشام نے بالخلف اور ابن ذکوان نے بلا خلف سین کے سکون سے [کِسۡفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے فتحہ سے [کِسَفًا] پڑھا ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ [۱] حفص کیلئے چاروں جگہ سین کے فتحہ سے [۲] نافع اور شعبہ کیلئے سورۂ اسراء اور روم میں سین کے فتحہ سے اور شعراء وسبا میں سین کے سکون سے۔ [۳] ہشام کیلئے اسراء میں فتحہ اور شعراء وسبا میں سکون اور سورۂ روم میں سکون اور فتحہ دونوں ہیں۔ [۴] ابن ذکوان کیلئے اسراء میں فتحہ اور باقی تین میں سکون ہے۔ [۵] باقیین کیلئے روم میں فتحہ اور باقی تین میں سکون ہے۔

وَضَعۡفًا بِضَمٍّ رَحۡمَةٌ نَصۡبُ فُزۡ وَیَتۡـ 180 تَخِذۡ حُزۡ تُصَعِّرۡ اِذۡ حَمَی نِعۡمَةً حَلاَ

قوله:......﴿وَضَعۡفًا بِضَمٍّ ۔۔۔فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضَعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ ضَعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضَعۡفًا وَّشَیۡبَةً)[۵۴] والی آیت میں تین جگہ [ضَعۡفٍ، ضَعۡفٍ، ضَعۡفًا] کو ضاد کے ضمہ سے [ضُعۡفٍ، ضُعۡفٍ، ضُعۡفًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تینوں جگہ ضاد کے فتحہ سے [ضَعۡفٍ، ضَعۡفًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح ضاد کے ضمہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ضاد کے ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تینوں کلمات ضاد کے ضمہ سے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۷۲۲	وَضُـعۡـفًـا بِـفَتۡـحِ الـضَّـمِّ فَـاشِیۡـهِ نُـفِّلاَ
وَفِـي الـرُّوۡمِ صِفۡ عَـنۡ خُـلۡفِ فَـصُـلٍ۔۔	۷۲۳	....

سورۂ انفال میں لفظ (ضُعۡفًا) کو حمزہ، عاصم نے ضاد کے ضمہ کو فتحہ سے [ضَعۡفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد کے ضمہ سے [ضُعۡفًا] پڑھا ہے، اور سورۂ روم میں تینوں کلمات کو شعبہ، حمزہ نے بلا خُلف اور حفص نے بالخلف ضاد کے فتحہ سے [ضَعۡفٍ، ضَعۡفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد کے ضمہ سے [ضُعۡفٍ، ضُعۡفًا] پڑھا ہے، اور حفص کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ روم میں یاءاتِ اضافت کوئی نہیں ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں ایک یاءزائدہ ہے۔:[۱][بِهٰدِی الۡعُمۡیِ][۵۳] میں یعقوب کیلئے حالین میں یاءزائدہ ہے، جووقفا ثابت اور وصلاً اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوجائے گی، اوراس میں وقفاحمزہ کیلئے[تَهۡدِیۡ]اورکسائی یعقوب کیلئے [بِهٰدِیۡ] ہے، باقی سب کیلئے یاءکے حذف سے[بِهٰدِ] ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ لُقۡمٰن علیه السلام﴾

قوله:......﴿رَحۡمَةٌ نَصۡبُ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(رَحۡمَةٌ لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ)[۳] میں تاءکو نصب والی تنوین سے[رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡن] پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے تاءکورفع والی تنوین سے[رَحۡمَةٌ لِّلۡمُحۡسِنِيۡن] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح تاءکونصب والی تنوین سے[رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡن] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے بھی تاء کونصب والی تنوین سے پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءکونصب والی تنوین سے[رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡن] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَرَحۡـمَةً ارۡفَـعۡ فَـائِـزًا وَمُـحَـصِّلاَ	۹۲۰	....

(رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ) کوحمزہ نے تاءکورفع والی تنوین سے[رَحۡمَةٌ لِّلۡمُحۡسِنِيۡن] پڑھاہے،اوران کےعلاوہ نے تاءکونصب والی تنوین سے[رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡن] پڑھاہے۔

قوله:......﴿ وَيَتَّخِذُ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(وَيَتَّخِذَهَا)[۶] کوذال کےنصب سے[وَيَتَّخِذَهَا] پڑھاہے،اورنصب ماقبل پرعطف سےنکلاہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے ذال کے رفع سے[وَيَتَّخِذُهَا] پڑھاتھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کےموافق ذال کےنصب سے ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی ذال کےنصب سے پڑھاتھا)البتہ ابوجعفر نے اصل کےموافق ذال کے رفع سے [وَيَتَّخِذُهَا] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی ذال کے رفع سے پڑھاتھا)لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے ذال کےنصب سےاور ابوجعفر کیلئے ذال کےرفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۲۱	وَيَتَّـخِـذَالۡـمَـرۡفُـوۡعُ غَيۡـرُ صِـحَـابِهِمۡ

حفص،حمزہ،کسائی کےعلاوہ نے(وَيَتَّخِذُهَا) کوذال کےرفع سے پڑھاہے،جبکہ حفص،حمزہ،کسائی نے ذال کے نصب سے(وَيَتَّخِذَهَا) پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ تُصَعِّرۡ اِذۡ حَمَی ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلا تُصَعِّرۡ)[۱۸] کو عین کی تشدید اور اس سے پہلے حذفِ الف سے [وَلا تُصَعِّرۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے عین کی تخفیف اور اس سے پہلے اثباتِ الف سے [وَلا تُصٰعِرۡ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق عین کی تخفیف اور اس سے پہلے اثباتِ الف سے (وَلا تُصٰعِرۡ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی عین کی تخفیف اور اثباتِ الف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [وَلا تُصَعِّرۡ] اور خلف کیلئے [وَلا تُصٰعِرۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۶۱	تُصَعِّرۡ بِمَدٍّ خَفَّ اِذۡ شَرۡعُهٗ حَلاَ

نافع، حمزہ، کسائی، بصری نے (وَلا تُصَعِّرۡ) کو عین کی تخفیف اور اثباتِ الف سے (وَلا تُصٰعِرۡ) پڑھا ہے، اور باقیین نے عین کی تشدید اور حذفِ الف سے (وَلا تُصَعِّرۡ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ نِعۡمَةً حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاَسۡبَغَ عَلَیۡكُمۡ نِعَمَهٗ)[۲۰] کو تاءِ تانیث سے [نِعۡمَةً] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے عین کے فتحہ اور ہاءِ ضمیر سے [نِعَمَهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [نِعۡمَةً] اور ابوجعفر نے حفص کی طرح [نِعَمَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [نِعۡمَةً] اور امام نافع نے [نِعَمَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب و خلف کیلئے [نِعۡمَةً] اور ابوجعفر کیلئے [نِعَمَهٗ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي نِعۡمَةً حَرِّكۡ وَذُكِّرۡ هَاؤُهَا	۹۶۲	وَضُمَّ وَلاَ تَنۡوِیۡنَ عَنۡ حُسۡنِ اعۡتَلاَ

(وَاَسۡبَغَ عَلَیۡكُمۡ نِعۡمَةً) کو حفص، بصری، نافع نے عین کے فتحہ اور ہاءِ ضمیر مذکر سے [نِعَمَهٗ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے (نِعۡمَةً) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ لقمان میں نہ کوئی یاءِ اضافت ہے، اور نہ یاءِ زائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ السَّجۡدَۃِ﴾

وَاِذۡ خَلۡقَهُ الۡاِسۡكَانُ اُخۡفِی حِمًی وَفَتۡـ 181 حُـهُ مَعۡ لِمَا فَصۡلٌ وَبِالۡكَسۡرِ طِبۡ وَلَا

قولہ:......﴿ وَاِذۡ خَلۡقَهُ الۡاِسۡكَانُ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَلَّذِیۡ اَحۡسَنَ كُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ)[۷] میں لفظ [خَلَقَهٗ] کو لام کے سکون سے

[خَـلْقَهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے لام کے فتحہ سے [خَـلَقَهُ] پڑھا تھا) اور یعقوب کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [خَـلْقَـهُ] ہے، البتہ خلف کی قراءت اصل کے موافق لام کے فتحہ سے [خَـلَقَـهُ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی لام کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے لام کے سکون سے [خَلْقَهُ] اور خلف کیلئے لام کے فتحہ سے [خَلَقَهُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۶۳	---خَـلْـقَـهُ التَّـحْـرِيْكُ حِصْنٌ تَـطَـوَّلَا

(اَلَّذِیْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهُ) میں [خَلْقَهُ] کو کوفیین ، نافع نے لام کے فتحہ سے [خَلَقَهُ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے لام کے سکون سے [خَلْقَهُ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿أُخْفِيْ حِمًى وَفَتْحُهُ---فَصْلٌ﴾

یعقوب اور خلف نے (مَـااُخْفِیَ لَهُمْ)[۱۷] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے یاء کے سکون سے [مَـااُخْفِیْ] اور خلف نے یاء کے فتحہ سے [مَـااُخْفِیَ] پڑھا ہے، اور اسکان ماقبل پر عطف یا تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ اور امام حمزہ نے یاء کے سکون سے پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے اصل کے موافق خلف کی طرح یاء کے فتحہ سے [مَـااُخْـفِـیَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی یاء کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے یاء کا سکون اور ابوجعفر وخلف کیلئے یاء کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---اُخْـفِـیْ سُـكُـوْنُـهُ	۹۶۳	فَشَـا ....

حمزہ نے (مَااُخْفِیْ لَهُمْ) کو یاء کے سکون سے پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ سے [مَااُخْفِیَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَفَتْحُهُ مَعُ لِمَا فَصْلٌ وَبِالْكَسْرِ طِبْ وَلَا ﴾

خلف اور رویس نے [لِـمَـاصَبَـرُوْا][۲۴] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی خلف نے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے [لَمَّاصَبَرُوْا] اور رویس نے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے [لِمَاصَبَرُوْا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے [لِـمَـاصَبَـرُوْا] اور امام ابوعمرو بصری نے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے [لَـمَّـاصَبَـرُوْا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وروح نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [لَـمَّـاصَبَرُوْا] پڑھا ہے۔ لہٰذا خلف، ابوجعفر اور روح کیلئے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے اور رویس کیلئے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ ناظم نے خلف کے لئے میم کی تشدید اور رویس کیلئے میم کی تخفیف شہرت کی بناء پر بیان نہیں کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِـمَـاصَبَـرُوْا فَـاكْسِرْوَخَفِّفْ شَـذًا---	۹۶۴	....

[لِمَاصَبَرُوْا] کو حمزہ نے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے [لَمَّاصَبَرُوْا] پڑھا ہے۔

﴿ سُوۡرَۃُ الاحزاب و سَبَإ و فاطر ﴾

مَـعًا يَعۡمَلُوا خَاطِبۡ حُلًى وَالظُّنُونَ قِفۡ 182 مَـعَ اخۡتَيۡـهِ مَدًّا فُقۡ وَيَسَّـاءَلُوا طُلَا

قوله:......﴿مَعًا يَعۡمَلُوا خَاطِبۡ حُلًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (بِـمَـايَـعۡـمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا) اور (بِـمَـايَـعۡـمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا) [۹/۲، ۳] دونوں کو تاءِ خطاب سے [بِـمَاتَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کو یاءِ غیب سے [بِـمَايَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے [بِـمَـاتَـعۡمَلُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاء خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں جگہ تاءِ خطاب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------وَقُـــــــــــــلۡ	۹۶۴	بِـمَـايَـعۡـمَلُوۡنَ اثۡـنَـانِ عَنۡ وَلَـدِالۡـعَلَا

(بِمَايَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا) اور (بِمَايَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا) دونوں کو ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَالظُّنُونَ قِفۡ مَعَ اخۡتَيۡهِ مَدًّا فُقۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَلظُّنُوۡنَ) [۱۰]، (اَلرَّسُوۡلَ) [۶۶] اور (اَلسَّبِيۡلَ) [۶۷] تینوں لفظوں کو وقفاً اثباتِ الف سے [اَلظُّنُوۡنَا]، [اَلرَّسُوۡلَا]، [اَلسَّبِيۡلَا] پڑھا ہے، اور وصلاً حذفِ الف اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام حمزہ نے حالین میں حذفِ الف سے [اَلظُّنُوۡنَ]، [اَلرَّسُوۡلَ]، [اَلسَّبِيۡلَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے حالین میں اثباتِ الف سے [اَلظُّنُوۡنَا]، [اَلرَّسُوۡلَا]، [اَلسَّبِيۡلَا] اور یعقوب نے حذفِ الف سے [اَلظُّنُوۡنَ]، [اَلرَّسُوۡلَ]، [اَلسَّبِيۡلَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے حالین میں اثباتِ الف سے اور امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف کیلئے وصلاً حذفِ الف اور وقفاً اثباتِ الف سے اور ابوجعفر کیلئے حالین میں اثباتِ الف سے اور یعقوب کیلئے حالین میں حذفِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَقُّ صِحَابٍ قَصۡرُ وَصۡلِ الظُّنُوۡنَ وَالرَّ	۹۶۹	سُوۡلَ السَّبِيۡلَا وَهُوَ فِي الۡوَقۡفِ فِيۡ حَلَا

(اَلظُّنُوۡنَا) اور (اَلرَّسُوۡلَا) اور (اَلسَّبِيۡلَا) تینوں لفظوں کو مکی، بصری، حمزہ، کسائی، حفص نے وصلاً حذفِ الف سے [اَلظُّنُوۡنَ]، [اَلرَّسُوۡلَ]، [اَلسَّبِيۡلَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے وصلاً اثباتِ الف سے [اَلظُّنُوۡنَا]، [اَلرَّسُوۡلَا]، [اَلسَّبِيۡلَا] پڑھا ہے، اور وقفاً حمزہ، بصری نے حذفِ الف سے [اَلظُّنُوۡنَ]، [اَلرَّسُوۡلَ]، [اَلسَّبِيۡلَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے وقفاً اثباتِ الف سے

[اَلظُّنُوۡنَا]، [اَلرَّسُوۡلاَ]، [اَلسَّبِیۡلاَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَیَسَّاءَلُوا طُلاَ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَیَسۡـئَـلُوۡنَ عَنۡ اَنۡبَـائِـکُـمۡ)[٢٠] کوسین کی تشدید اور سین کے بعد الف سے [وَیَسَّـــــآءَ لُـــوۡنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراء عشرہ نے (وَیَسۡئَلُوۡنَ) پڑھا ہے۔

وَسَـادَاتِـنَـا اجۡـمَـعۡ بَیِّنَاتٍ حَـوَی وَعَا	183	لِـمۡ قُلۡ فِـنًا وَارۡفَعۡ طَـمَا وَکَذَا حُـلَـی
أَلِیۡـمٌ وَمِـنۡسَـأَتَہٗ حَـمَـی الۡـهَـمۡـزَ فَـاتِحًا	184	تَبَیَّـنَـتِ الـضَّـمَّـانِ وَالۡکَسۡـرُ طُـوِّ لَا
کَذَا إِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ وَ فُـقۡ مَسۡکَنِ اکۡسِرَنۡ	185	نُـجَـازِی اکۡسِـرَنۡ بِالنُّوۡنِ بَعۡدُ انۡصِبَنۡ حَـلَا

قولہ:......﴿وَسَادَاتِنَا اجۡمَعۡ۔۔۔حَوٰی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَطَـعۡـنَاسَادَتَنَا)[٦٧] کو دال کے بعد اثباتِ الف اور تاء کے کسرہ سے ابن عامر شامی کی طرح [سَـــادٰتِنَـا] جمع مؤنث سالم پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف اور تاء کے فتحہ سے [سَـادَتَنَا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق حذفِ الف اور تاء کے فتحہ سے [سَـادَتَنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [سَادَتَنَا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے جمع سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے افراد سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــسَـــادَاتِــنَـــا اجۡـمَـعۡ بِـکَسۡـرَةٍ	٩٧٤	کَــــفٰــــی-------------------

شامی نے (سَـادَاتِنَا) کو دال کے اثباتِ الف اور تاء کے کسرہ سے جمع مؤنث سالم [سَـادَاتِنَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے افراد سے (سَادَتَنَا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ اِجۡمَعۡ بَیِّنَاتٍ حَوَی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ فاطر میں (فَهُـمۡ عَـلٰی بَیِّـنَتٍ)[٤٠] کو نون کے بعد اثباتِ الف سے جمع کے ساتھ [بَیِّـنٰتٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے توحید سے [بَیِّـنَـتٍ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق جمع سے [بَیِّـنٰتٍ] ہے، البتہ خلف کی قراءت اصل کے موافق توحید سے [بَیِّـنَـتٍ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی توحید سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے جمع سے اور خلف کیلئے توحید سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ ناظم نے اس لفظ کو سورۂ فاطر کے بجائے سورۂ احزاب میں اس لئے ذکر کیا ہے، کہ ماقبل سے یعقوب کیلئے جمع کا بیان چل رہا ہے، اور اس لفظ میں بھی یعقوب کیلئے جمع کی قراءت ہے، تو نظم میں دونوں کا اشتراک آسان ہوا تھا، اس لئے یہاں بیان کیا۔

قال الشاطبیؒ:......

---- بَیِّنٰتٍ قَصۡرُ حَقٍّ فَتًی عَلَاَ	۹۸۵	....

مکی، بصری، حمزہ اور حفص نے [بَیِّنٰتٍ] کو توحید سے (بَیِّنَتٍ) پڑھا ہے، اور باقیین نے جمع سے (بَیِّنٰتٍ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ احزاب میں نہ یاءِ اضافت ہے اور نہ یاءِ زائدہ۔

﴿ سُوۡرَۃُ سَبَاٍ ﴾

قولہ:...... ﴿ وَعَالِمٍ قُلۡ فِنًا وَارۡفَعۡ طَمَا ﴾

خلف اور رویس نے (عٰلِمِ الۡغَيۡبِ)[۳] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی خلف نے عین کے بعد اثباتِ الف، لام کے کسرہ اور میم کے جر سے صیغہ اسم فاعل [عٰلِمِ الۡغَيۡبِ] اور رویس نے اثباتِ الف، لام کے کسرہ اور میم کے رفع سے [عٰلِمُ الۡغَيۡبِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے [عَلّٰمِ الۡغَيۡبِ] اور امام ابوعمر بصری نے [عٰلِمِ الۡغَيۡبِ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور روح نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے رویس کی طرح [عٰلِمُ الۡغَيۡبِ] اور روح نے خلف کی طرح [عٰلِمِ الۡغَيۡبِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے [عٰلِمُ الۡغَيۡبِ] اور امام ابوعمرو بصری نے [عٰلِمِ الۡغَيۡبِ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور روح کیلئے [عٰلِمِ الۡغَيۡبِ] اور رویس وابوجعفر کیلئے [عٰلِمُ الۡغَيۡبِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-------- عَمَّ -------- ضَ	۹۷۵	وَعَالِمِ قُلۡ عَلَّامِ شَاعَ وَرَفۡعُ خَفۡ

(عٰلِمِ الۡغَيۡبِ) کو حمزہ، کسائی نے صیغہ مبالغہ سے [عَلّٰمِ الۡغَيۡبِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے صیغہ اسم فاعل سے [عٰلِمِ الۡغَيۡبِ] پڑھا ہے، البتہ نافع، شامی نے میم کے رفع سے [عٰلِمُ الۡغَيۡبِ] اور باقیین نے میم کے جر سے (عٰلِمِ الۡغَيۡبِ) پڑھا ہے۔ لہٰذا حمزہ، کسائی کیلئے [عَلّٰمِ الۡغَيۡبِ] نافع اور شامی کیلئے [عٰلِمُ الۡغَيۡبِ] اور باقیین کیلئے [عٰلِمِ الۡغَيۡبِ] ہے۔

قولہ:...... ﴿وَكَذَا حُلًى أَلِيۡمٌ ﴾

یعقوب نے یہاں سورۂ سبا اور سورۂ جاثیہ میں اصل کے خلاف (لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٍ)[۵/۱۱] میں لفظ [اَلِيۡمٍ] کو رفع والی تنوین سے [اَلِيۡمٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جر والی تنوین سے [اَلِيۡمٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق جر والی تنوین سے [اَلِيۡمٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی جر والی تنوین سے [اَلِيۡمٍ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے مرفوع منون اور ابوجعفر وخلف کیلئے مجرور منون ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۷۵	مِـــنۡ رِجۡـــزٍ اَلِيۡـــمٍ مَـــعًـــا وِلَا
عَـلٰـى رَفۡـعِ خَـفۡـضِ الۡـمِيۡـمِ دَ لَّ عَـلِيۡـمُـهٗ	۹۷۶	....

مکی،حفص نے یہاں اورسورۂ جاثیہ میں (لَهُمۡ عَذَابٌ مِنۡ رِجۡزٍ اَلِيۡمٍ) کومرفوع منون [اَلِيۡمٌ] پڑھا ہے،اور باقیین نے مجرور منون [اَلِيۡمٍ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَمِنۡسَأۡتَهُ حَمٰى الۡهَمۡزَ فَاتِحًا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِنۡسَأۡتَهٗ)[۱۴]کوسین کے بعدہمزہ کےفتحہ سے[مِنۡسَأَتَهٗ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے بجائے الف سے[مِنۡسَاتَهٗ] پڑھا تھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح[مِنۡسَأَتَهٗ] ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی[مِنۡسَأَتَهٗ] پڑھا تھا)البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق ہمزہ کے بجائے الف سے[مِنۡسَاتَهٗ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی[مِنۡسَاتَهٗ] پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے ہمزہ مفتوح سے اورابوجعفر کیلئے الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــ مِـنۡسَـــأَتَـــهٗ سُـكُـو	۹۷۷	نُ هَـمۡـزَتِـهٖ مَـاضٍ وَاَبۡـدِلۡـهُ اِذۡ حَلَا

(مِنۡسَأۡتَهٗ) کوابن ذکوان نے ہمزہ کےسکون سے[مِنۡسَأۡتَهٗ]،نافع،بصری نے ہمزہ کے بجائے الف سے [مِنۡسَاتَهٗ]اور باقیین ہمزہ مفتوحہ سے[مِنۡسَأَتَهٗ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿تَبَيَّنَتِ الضَّمَّانِ وَالۡكَسۡرُ طُوِّلَا ﴾

رویس نے اصل کے خلاف[تَبَيَّنَتِ الۡجِنُّ][۱۴]کوتاء،باء کے ضمہ اور یاء کے کسرہ سے[تُبُيِّنَتِ الۡجِنُّ] پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے[تَبَيَّنَتِ الۡجِنُّ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿طُوِّلَا كَذَا اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف سورۂ محمد ﷺ میں (اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ)[۲۲]کوتاء،واو کے ضمہ اورلام کے کسرہ سے [اِنۡ تُوُلِّيۡتُمۡ] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،اور باقی قراءعشرہ نے صیغہ معروف(اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَفُقۡ مَسۡكَنِ اكۡسِرَنۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(فِيۡ مَسۡكَنِهِمۡ)[۱۵]کوکاف کے کسرہ سے[فِيۡ مَسۡكِنِهِمۡ] پڑھا ہے،البتہ سین کاسکون اور حذفِ الف اصل کی موافقت سے نکلا،(جبکہ امام حمزہ نے سین کے سکون،حذفِ الف اورکاف کے فتحہ سے[فِيۡ مَسۡكَنِهِمۡ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق کاف کے کسرہ اورجمع سے[مَسٰكِنِهِمۡ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی کاف کے کسرہ اورجمع سے پڑھا تھا)لہٰذا خلف کیلئے[فِيۡ مَسۡكِنِهِمۡ]اورابوجعفرو یعقوب کیلئے [مَسٰكِنِهِمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَسَاكِنِهِمُ سَكِّنْهُ وَاقْصُرُ عَلَى شَذًا	۹۷۸	وَفِي الْكَافِ فَافْتَحْ عَالِمًا فَتُبَجَّلاَ

حفص،حمزہ،کسائی نے (فِیْ مَسْکَنِهِمْ) کوسین کے سکون،حذفِ الف سے پڑھا ہے،البتہ حفص،حمزہ کیلئے کاف کافتحہ اور کسائی کیلئے کاف کا کسرہ ہے،اور باقیین نے جمع اور کاف کے کسرہ سے [مَسٰکِنِهِمْ] پڑھا ہے۔لہٰذا نافع،مکی،بصری ،شامی اور شعبہ کیلئے [فِیْ مَسٰکِنِهِمْ] حفص اور حمزہ کیلئے [فِیْ مَسْکَنِهِمْ] اور کسائی کیلئے [فِیْ مَسْکِنِهِمْ] ہے۔

قولہ:......﴿نُجَازِی اکْسِرَنْ بِالنُّوْنِ بَعْدُ انْصِبَنْ حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَهَلْ يُجْزٰی اِلَّاالْكَفُوْرُ)[۱۷] کونون جمع متکلم اور زاء کے کسرہ سے صیغہ معروف اور [اَلْكَفُوْرُ] کوراء کے نصب سے [وَهَلْ نُجْزِیْ اِلَّاالْكَفُوْرَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [وَهَلْ يُجْزٰی اِلَّاالْكَفُوْرُ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [وَهَلْ نُجْزِیْ اِلَّاالْكَفُوْرَ] ہے،البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق [وَهَلْ يُجْزٰی اِلَّاالْكَفُوْرُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی [وَهَلْ يُجْزٰی اِلَّاالْكَفُوْرُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [وَهَلْ نُجْزِیْ اِلَّاالْكَفُوْرَ] اور ابوجعفر کیلئے [وَهَلْ يُجْزٰی اِلَّاالْكَفُوْرُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

نُجَازِیْ بِيَاءٍ وَافْتَحِ الزَّايَ وَالْكَفُوْ	۹۷۹	رَرَفْعٌ سَمَا كَمْ صَابَ----

نافع،مکی،بصری،شامی اور شعبہ نے (نُجْزِیْ) یاءِ غیب اور زاء کے فتحہ سے صیغہ مجہول اور [اَلْكَفُوْرَ] کوراء کے رفع سے [وَهَلْ يُجْزٰی اِلَّاالْكَفُوْرُ] پڑھا ہے،اور باقیین نے [وَهَلْ نُجْزِیْ اِلَّاالْكَفُوْرَ] پڑھا ہے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ بَاعَدَ رَبُّنَا افْـ 186 تَحِ ارْفَعْ أُذِنْ فُزِّعْ يُسَمِّى حِمًى كِلاَ

قولہ:......﴿كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ ---حِمًى﴾

اس شعر میں تمام بیان یعقوب کے لئے ہے۔یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ فاطر میں (كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ)[۳۶] کونون جمع متکلم،زاء کا کسرہ اور اس کے بعد لفظ [كُلُّ] کونصب سے [كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب مضموم،زاء کا فتحہ اور [كُلُّ] کورفع سے [كَذٰلِكَ يُجْزٰی كُلُّ كَفُوْرٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَجْزِیْ بِيَاءٍ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ زَايِهِ	۹۸۴	وَكُلُّ بِهِ ارْفَعْ وَهْوَ عَنْ وَلَدِالْعَلاَ

[كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ] میں بصری نے [نَجْزِیْ] کو یاءِ مضموم،زاء کا فتحہ اور [كُلَّ] کورفع سے [كَذٰلِكَ يُجْزٰی كُلُّ كَفُوْرٍ] پڑھا ہے،اور باقیین نے نون جمع متکلم،زاء کا کسرہ اور [كُلُّ] کونصب سے [كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿بَاعَدَ رَبُّنَا افۡتَحِ ارۡفَعۡ ـ ـ ـ حِمًّى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (رَبَّـنَـا بٰـعِـدۡ)[۱۹] میں [رَبَّـنَـا] کو باء کے رفع اور [بٰـعِـدۡ] کو صیغہ ماضی سے [رَبُّنَابٰعَدَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق [رَبَّنَابٰعِدۡ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَـقُّ لِـوَا بَـاعِـدۡ بِـقَـصۡـرٍ مُشَـدَّدًا	۹۸۰	....

[بَـاعِدۡ] کو مکی، بصری، ہشام نے حذفِ الف اور عین کی تشدید سے [بَعِّدۡ] پڑھا ہے، اور باقیین [بَـاعِدۡ] پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ [رَبَّنَا] کو تمام قراء سبعہ نے باء کے نصب سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ أُذِنَ ـ ـ ـ يُسَمِّىۡ حِمًّى كِلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [اِلَّاۤ لِـمَـنۡ اُذِنَ][۲۳] میں لفظ [اُذِنَ] کو ہمزہ کے فتحہ سے [اِلَّاۤ لِـمَـنۡ اَذِنَ] صیغہ ماضی معروف پڑھا ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے ماضی مجہول سے [اِلَّاۤ لِـمَـنۡ اُذِنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابو جعفر نے یعقوب کی طرح [اِلَّاۤ لِمَنۡ اَذِنَ] اور خلف نے ماضی مجہول سے [اِلَّاۤ لِمَنۡ اُذِنَ] پڑھا ہے۔ لہٰذا یعقوب اور ابو جعفر کیلئے صیغہ معروف سے اور خلف کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قولہ:......﴿ فُزِّعَ يُسَمِّىۡ حِمًّى كِلا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اِذَا فُزِّعَ)[۲۳] کو فاء اور زاء کے فتحہ سے صیغہ معروف [اِذَا فَزَّعَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے ماضی مجہول سے [اِذَا فُزِّعَ] پڑھا تھا) اور باقی ابو جعفر اور خلف نے اصل کے موافق ماضی مجہول سے (فُزِّعَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ماضی مجہول سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے صیغہ معروف سے اور ابو جعفر و خلف کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفُـزِّعَ فَتۡـحُ الـضَّـمِّ وَالۡـكَسۡـرِ كَـامِلٌ	۹۸۱	وَمَـنۡ اَذِنَ اضۡـمُـمۡ حُـلۡـوَ شَـرۡعٍ تَسَـلۡسَلَا

شامی نے (فُـزِّعَ) کو فاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ کے بجائے فتحہ سے [فَـزَّعَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے فاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ سے (فُزِّعَ) پڑھا ہے۔

اور بصری، حمزہ، کسائی نے [اَذِنَ] کو ہمزہ مضموم سے ماضی مجہول [اُذِنَ] اور باقیین نے ہمزہ مفتوح سے ماضی معروف [اَذِنَ] پڑھا ہے۔

وَفِى الۡغُرُفَةِ اجۡمَعۡ فِذۡ تَنَاؤُشُ وَاوُ حُـمۡ 187 وَغَيۡـرُ اخۡفِضَنۡ تَذۡهَبۡ فَضُمَّ اكۡسِرَنۡ أَ لَا

لَـهٗ نَـفۡسُكَ انۡصِبۡ يُنۡقَصُ افۡتَحۡ وَضُمَّ حُذۡ 188 وَفِـى السَّـىِّءِ اكۡسِـرۡ هَمۡـزَهٗ فُتُبَجَّلَا

قولہ:......﴿وَفِى الۡغُرُفَةِ اجۡمَعۡ فِذۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَهُـمۡ فِى الۡغُرُفَةِ)[۳۷] کو جمع سے [وَهُـمۡ فِـى الۡغُرُفٰتِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے

توحید سے [وَهُمۡ فِي الۡغُرۡفَةِ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور یعقوب نے بھی اصل کے موافق جمع سے [وَهُمۡ فِي الۡغُرُفٰتِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی جمع سے [وَهُمۡ فِي الۡغُرُفٰتِ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے جمع سے [وَهُمۡ فِي الۡغُرُفٰتِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۹۸۲	وَفِي الۡغُرۡفَةِ التَّوۡحِيدُ فَـا زَ----

حمزہ نے (وَهُمۡ فِي الۡغُرۡفَةِ) کو توحید سے پڑھا ہے، اور باقیین نے جمع سے [وَهُمۡ فِي الۡغُرُفٰتِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تَنَاؤُشُ وَاوُ حُـمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاؤُشُ)[۵۲] کو واو سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاؤُشُ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح واو سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ] اور خلف نے ہمزہ سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاؤُشُ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے واو سے اور امام حمزہ نے ہمزہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے واو سے اور خلف کیلئے ہمزہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

----وَيُهۡـمَـزُ الـتَّـنَـاوُشُ حُـلۡـوًا صُحۡبَةً وَتَـوَصَّلاَ	۹۸۲

بصری، حمزہ، کسائی اور شعبہ نے ہمزہ سے (التَّنَاؤُشُ) پڑھا ہے، اور باقیین نے واو سے (اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ) پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ سبا میں تین یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱] [عِبَادِيَ الشَّكُوۡرُ][۱۳] تینوں کیلئے فتحہ ہے۔[۲] [اَجۡرِيَ اِلَّا][۴۷] [۳] [رَبِّيۤ اِنَّهٗ][۵۰] دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں دو یاء زائدہ ہیں۔:[۱] [كَالۡجَوَابِ][۱۳] [۲] [نَكِيۡرِ][۴۵] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ فَاطِرٍ﴾

قوله:......﴿وَغَيۡرُ اخۡفِضَنۡ ----اِ لَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (هَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَيۡرُ اللّٰهِ)[۳] میں لفظ [غَيۡرُ] کو راء کے جر سے [غَيۡرِ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے راء کے رفع سے [غَيۡـرُ اللّٰهِ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح جر سے [غَيۡرِ اللّٰهِ] ہے، البتہ یعقوب نے اصل کے موافق راء کے رفع سے [غَيۡرُ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی راء کے رفع سے [غَيۡرُ اللّٰهِ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے راء کے جر سے [غَيۡرِ اللّٰهِ] اور یعقوب کیلئے رفع سے [غَيۡرُ اللّٰهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۹۸۳	وَقُـلْ رَفْـعُ غَيْـرُاللّٰـهِ بِـالْـخَـفْـضِ شُـكِّلَا

حمزہ، کسائی نے (هَـلْ مِـنْ خَـالِقٍ غَيْرُاللهِ) کوراء کے جر سے [غَيْرِاللهِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے رفع سے [غَيْرُاللهِ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿تَذْهَبُ فَضُمَّ اكْسِرَنْ أَ لَالَهٗ نَفْسُكَ انْصِبُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَلا تَذْهَبْ نَفْسُکَ)[۸] میں لفظ [فَلا تَذْهَبْ] کو تاء کے ضمہ اور ھاء کے کسرہ سے اور [نَفْسُکَ] کو سین کے نصب سے [فَلا تُذْهِبْ نَفْسَکَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے [فَلا تَذْهَبْ نَفْسُکَ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿ يُنْقَصُ افْتَحْ وَضُمَّ حُزْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ)[۱۱] کو یاء کے فتحہ، قاف کے ضمہ سے صیغہ معروف [وَلا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِهٖ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے [وَلا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿وَفِی السَّيِّءِ اكْسِرْ هَمْزَهٗ فَتُبَجَّلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَمَكْرُ السَّيِّئِ)[۴۳] کو ہمزہ مکسورہ سے [وَمَكْرُ السَّيِّئِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ ساکنہ سے [وَمَكْرُ السَّيِّئْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح ہمزہ مکسورہ سے [وَمَكْرُ السَّيِّئِ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ مکسورہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ مکسورہ سے [وَمَكْرُ السَّيِّئِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِي السَّيِّئِ الْمَخْفُوضِ هَمْزًا سُكُوْنُهٗ	۹۸۵	فَشَـــــــــــــا.............

حمزہ نے (وَمَكْرُ السَّيِّئِ) کو وصلاً ہمزہ ساکنہ سے [وَمَكْرُ السَّيِّئْ] اور وقفاً یاء کے ابدال سے [وَمَكْرُ السَّيِّيْ] پڑھا ہے، اور باقیین وصلاً ہمزہ کے جر سے [وَمَكْرُ السَّيِّئِ] اور وقفاً ہمزہ کے سکون سے [وَمَكْرُ السَّيِّئْ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ فاطر میں یاءاتِ اضافت کوئی نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں ایک یاء زائدہ ہے۔:[۱][نَكِيْرِ][۲۶] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ يٰسٓ عليه السلام وَ الصّٰٓفّٰتِ﴾

أَئِـنْ فَـافْتَـحَـنْ خَفِّفْ ذُكِرْتُمْ وَصَيْحَةً 189 وَوَاحِـدَةً كَـانَـتْ مَعًـا فَـارْفَعِ اِ لْعُلاَ

قوله: ......﴿أَئِنْ فَافْتَحَنْ خَفِّفْ ذُكِرْتُمْ ـ۔۔ اِلْعُلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَئِـنْ ذُكِّـرْتُـمْ)[۱۹] کو ہمزہ ثانیہ کے فتحہ اور کاف کی تخفیف سے [اَئَـنْ ذُكِـرْتُـمْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے ہمزہ ثانیہ کے کسرہ اور کاف کی تشدید سے [اَئِـنْ ذُكِّـرْتُـمْ] پڑھا ہے۔ البتہ [اَئِنْ] میں تسہیل اور تحقیق سب اپنے اصول کے مطابق پڑھتے ہیں۔

قوله: ......﴿وَصَيْحَةً وَوَاحِدَةً كَانَتْ مَعًا فَارْفَعِ اِ لْعُلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ [كَانَتْ] کے ساتھ آنے والے دو جگہ لفظ (صَيْحَةً وَّاحِدَةً) کو رفع سے [صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ] پڑھا ہے، یعنی [اِنْ كَـانَـتْ اِلَّا صَيْـحَةٌ وَّاحِـدَةٌ فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ][۲۹] اور [اِنْ كَـانَـتْ اِلَّا صَيْـحَةٌ وَّاحِـدَةٌ فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَامُحْضَرُوْنَ][۵۳] اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے نصب سے [صَيْحَةً وَّاحِدَةً] پڑھا ہے۔

[كَانَتْ] کی قید احترازی ہے، اور اس سے بغیر [كَانَتْ] والے [صَيْحَةً وَّاحِدَةً] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق منصوب ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: [مَايَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً][یٰسٓ:۴۹] [صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّالَهَا][صٓ:۱۵] [صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا][قمر:۳۱]

وَنَـصْـبُ الْقَمَرْ اِذْ طَابَ ذُرِّيَّةَ اجْمَعَن 190 حِمًى يَخْصِمُونَ اسْكِنْ أَلَا اكْسِرْ فَتًى حَلاَ

وَشَدِّدْ فَشَا وَاقْـصُـرْ أَبَا فَـاكِهِيْنَ فَا 191 كِهُـو ضُـمَّ بَـا جُبْلًا حَلَا اللّاَمَ ثَـقِّلَا

يَهُنْ نَـنْـكُسِ افْتَحْ ضُمَّ خَفِّفْ فِدًا وَحُطْ 192 لِيُـنْـذِرَ خَـاطِـبْ يَـقْدِرُ الْحِقْفُ حُزْ لَا

قوله: ......﴿وَنَصْبُ الْقَمَرْ اِذْ طَابَ﴾

ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف (وَالْـقَـمَـرُ قَـدَّرْنٰـهُ)[۳۹] کو راء کے نصب سے [وَالْـقَـمَـرَ قَـدَّرْنٰـهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے راء کے رفع سے [وَالْـقَـمَـرُ قَدَّرْنٰـهُ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق نصب سے [وَالْـقَـمَـرَ قَدَّرْنٰـهُ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی راء کے نصب سے پڑھا تھا) البتہ روح نے اصل کے موافق رفع سے (وَالْـقَـمَـرُ قَدَّرْنٰـهُ) پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے راء کے نصب سے اور روح کیلئے راء کے رفع سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ ناظم نے شہرت کی بناء پر مذکورہ مقام میں کوئی قید نہیں لگائی۔

قال الشاطبیؒ: ......

وَوَالْـقَـمَـرَ ارْفَعُـهُ سَـمَـا وَلَـقَـدْ حَلاَ	۹۸۷	....

نافع، مکی اور بصری نے (وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ) کی راء کو رفع سے [وَالْقَمَرُ قَدَّرْنٰهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے نصب سے (وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ ذُرِّيَّةَ اجْمَعَن حِمًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (ذُرِّيَّتَهُمْ)[۴۱] کو اثباتِ الف، جمع اور تاء کے کسرہ سے [ذُرِّيّٰتِهِمْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے قصر، تاء کے فتحہ سے واحد [ذُرِّيَّتَهُمْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح [ذُرِّيّٰتِهِمْ] اور خلف نے [ذُرِّيَّتَهُمْ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [ذُرِّيّٰتِهِمْ] اور امام حمزہ نے [ذُرِّيَّتَهُمْ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے [ذُرِّيّٰتِهِمْ] اور خلف کیلئے [ذُرِّيَّتَهُمْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَقْصُرُ ذُرِّيَّاتِ مَعْ فَتْحِ تَائِهِ	۷۰۶	وَفِي الطُّورِ فِي الثَّانِي ظَهِيرٌ تَحَمَّلاَ
وَيَاسِينَ دُمْ غُصْنًا..............	۷۰۷	....

سورۂ اعراف اور طور میں (ذُرِّيّٰتِهِمْ) کو کوفیین، مکی نے قصر اور تاء کے فتحہ سے واحد [ذُرِّيَّتَهُمْ] پڑھا ہے، اور سورۂ یٰسین میں مکی، کوفیین اور بصری نے قصر اور تاء کے فتحہ سے واحد [ذُرِّيَّتَهُمْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں مواقع میں اثباتِ الف، جمع اور تاء کے کسرہ سے [ذُرِّيّٰتِهِمْ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَخْصِمُونَ اسْكِنْ أُ لاَ اكْسِرْ فَتيً حَلاَ وَشَدِّدْ فَشَا ﴾

کلمہ [يَخِصِّمُوْنَ][۴۹] کو تینوں ائمہ نے اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے خاء کے سکون سے [يَخْصِّمُوْنَ] پڑھا ہے، البتہ صاد کی تشدید اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع سے ورش نے خاء کا فتحہ کامل اور قالون نے خاء کے فتحہ کے اختلاس اور صاد کی تشدید سے [يَخَصِّمُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے خاء کے کسرہ سے (يَخِصِّمُوْنَ) پڑھا ہے، البتہ یعقوب کے لئے صاد کی تشدید اصل کی موافقت سے اور خلف کے لئے اصل کی مخالفت سے نکلی ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے خاء کے فتحہ کے اختلاس سے اور صاد کی تشدید سے [يَخَصِّمُوْنَ] اور امام حمزہ نے خاء کے سکون اور صاد کی تخفیف سے [يَخْصِمُوْنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے [يَخْصِّمُوْنَ] اور یعقوب و خلف کیلئے [يَخِصِّمُوْنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَا يَخْصِمُونَ افْتَحْ سَمَا لُذْ وَاَخِفْ حُلْ	۹۸۸	وَ بَرٍّ وَسَكِّنْهُ وَخَفِّفْ فَتُكْمِلاَ

(يَخْصِمُوْنَ) کو نافع، مکی، بصری اور ہشام نے خاء کے فتحہ اور صاد کی تشدید سے [يَخَصِّمُوْنَ] پڑھا ہے، البتہ بصری، قالون کیلئے فتحہ مختلسہ سے اور ورش، مکی اور ہشام کیلئے فتحہ کامل سے ہے، اور حمزہ نے خاء کے سکون اور صاد کی تخفیف سے [يَخْصِمُوْنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے خاء کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے (يَخِصِّمُوْنَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاقْصُرْ أُ بًا فَاكِهِينَ فَا كِهُو ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فٰكِهِيْنَ ، فٰكِهُوْنَ) جہاں بھی ہوں، ان کو حذفِ الف سے [فَكِهِيْنَ ، فَكِهُوْنَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءِ عشرہ نے اثباتِ الف سے [فٰكِهِيْنَ ، فٰكِهُوْنَ] پڑھا ہے۔ البتہ

سورۂ تطفیف میں [فَكِهِيۡنَ] کو حفص نے بھی ابو جعفر کی طرح حذفِ الف سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۱۰۵	وَفِــيۡ فَـــاكِهِيۡـــنَ اقۡــصُـــرۡ عُلًا ـــ

سورۂ مطففین میں (فٰكِهِيۡنَ) کو حفص نے حذفِ الف سے [فَكِهِيۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے اثباتِ الف سے [فٰكِهِيۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ضُمَّ بَا جُبُلاً حَلاَ اللاَّمَ ثَقِّلاَ يَهُنۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلَقَدۡاَضَلَّ مِنۡكُمۡ جُبُلاً)[۶۲] میں لفظ [جُبُلاً] کو باء کے ضمہ سے [جُبُلاً] پڑھا ہے، اور جیم کا ضمہ اصل کے موافق ہے، پھر ان کے راویوں میں اختلاف ہوا ہے، یعنی روح نے اصل کے خلاف باء کے ضمہ کے ساتھ ساتھ لام کی تشدید سے (جُبُلًّا) پڑھا ہے، اور اس قراء ت میں یہ منفرد ہیں ،اوررویس نے باء کے ضمہ کے ساتھ لام کی تخفیف سے [جُبُلاً] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جیم کے ضمہ، باء کے سکون اور لام کی تخفیف سے [جُبۡلاً] پڑھا تھا) اور باقی ابو جعفر اور خلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابو جعفر نے جیم اور باء کے کسرہ اور لام کی تشدید سے [جِبِلًّا] اور خلف نے جیم اور باء کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے (جُبُلاً) پڑھا ہے۔ لہٰذا روح کیلئے [جُبُلًّا] رویس اور خلف کیلئے [جُبُلاً] اور ابو جعفر کیلئے [جِبِلًّا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

اَخُوۡ نُصۡرَةٍ وَاضۡمُمۡ وَسَكِّنۡ كَذِيۡ حَلاَ	۹۹۰	وَقُلۡ جُبُلاًمَعۡ كَسۡرِ ضَمَّيۡهِ ثِقۡلُهٗ

نافع، عاصم نے (وَلَقَدۡاَضَلَّ مِنۡكُمۡ جُبُلاً) کو جیم اور باء کے کسرہ اور لام کی تشدید سے [جِبِلًّا] پڑھا ہے، اور شامی، بصری نے جیم کے ضمہ، باء کے سکون اور لام کی تخفیف سے [جُبۡلاً] پڑھا ہے، اور باقیین نے جیم اور باء کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے [جُبُلاً] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نَنۡكُسِ افۡتَحۡ ضُمَّ خَفِّفۡ فِدًا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (نُنَكِّسۡهُ)[۶۸] کو پہلے نون کے فتحہ، دوسرے کے سکون اور کاف کے ضمہ مع تخفیف سے [نَنۡكُسۡهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے پہلے نون کے ضمہ، دوسرے کے فتحہ اور کاف کے کسرہ مع تشدید سے (نُنَكِّسۡهُ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [نَنۡكُسۡهُ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [نَنۡكُسۡهُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَحَمۡزَةَ وَاكۡسِرۡ عَنۡهُمَا الضَّمَّ اَثۡقَلاَ	۹۹۱	وَنَنۡكُسۡهُ فَاضۡمُمۡهُ وَحَرِّكۡ لِعَاصِمٍ

عاصم، حمزہ نے [نَنۡكُسۡهُ] کو پہلے نون کے ضمہ، دوسرے کے فتحہ اور کاف کے کسرہ مع تشدید سے (نُنَكِّسۡهُ) پڑھا ہے اور باقیین نے پہلے نون کے فتحہ، دوسرے کے سکون اور کاف کے ضمہ مع تخفیف سے [نَنۡكُسۡهُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَخُطُ لِيُنۡذِرَ خَاطِبُ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ یٰسین اور سورۂ احقاف میں (لِيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا)[۷۰]اور (لِيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا)[۱۲]دونوں کو تاءِ خطاب سے [لِتُنۡذِرَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ یاءِ غیب سے [لِيُنۡذِرَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے [لِتُنۡذِرَ] اور خلف نے دونوں جگہ یاءِ غیب سے [لِيُنۡذِرَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے اور امام حمزہ نے دونوں جگہ یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِيُنۡذِرَ دُ مُ غُصۡنًا وَالۡاَحۡقَافُ هُمۡ بِهَا	۹۹۲	بِـخُـلۡفٍ هَـدَى----------

یہاں اور سورۂ احقاف میں (لِيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ) اور (لِيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ) دونوں کو مکی، بصری، کوفیین نے یاءِ غیب سے [لِيُنۡذِرَ] پڑھا ہے، البتہ احقاف میں بزی کیلئے خُلف ہے، اور باقیین نے دونوں کو تاءِ خطاب سے [لِتُنۡذِرَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَقۡدِرُ الۡحِقۡفُ حُزۡ لَا وَطَابَ هُنَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ احقاف میں (بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنۡ يُّحۡيِ الۡمَوۡتٰى)[۳۳]کو (يَقۡدِرُ عَلٰى اَنۡ يُّحۡيِ الۡمَوۡتٰى) پڑھا ہے، البتہ رویس نے یہاں اور سورۂ احقاف دونوں جگہ مضارع سے [يَقۡدِرُ] اور روح نے صرف سورۂ احقاف میں مضارع سے [يَقۡدِرُ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ دونوں منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے دونوں جگہ اسم فاعل سے [بِقٰدِرٍ] پڑھا ہے، اور سورۂ یٰسین میں روح کیلئے بھی صیغہ اسم فاعل سے ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ یٰس میں تین یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱][وَمَالِيَ لَا اَعۡبُدُ][۲۲][۲][اِنِّيَ اِذًا][۲۴][۳][اِنِّيَ اٰمَنۡتُ][۲۵]تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][وَلَا يُنۡقِذُوۡنِ][۲۳][۲][فَاسۡمَعُوۡنِ][۲۵]ان دونوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔[۳][اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ][۲۳]ابوجعفر کیلئے وصلاً یاء کا اثبات فتحہ کے ساتھ [اِنۡ يُّرِدۡنِيَ الرَّحۡمٰنُ] اور وقفاً یاء کا اثبات سکون کے ساتھ [اِنۡ يُّرِدۡنِيۡ] اور یعقوب کیلئے بھی حالین میں اثبات ہے، مگر وصلاً اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گی۔ اور خلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الصّٰفّٰتِ﴾

وَطِـابَ هُـنَـا وَاحۡـذِفۡ لِتَـنۡـوِينِ زِيۡنَةٍ 193 فِـنًا وَاسۡـكِنَنۡ أَوۡ أُذۡ وَكَـالۡبَزِّ أُ وُصِلا
تَـنَـاصَرُوا اشۡدُدۡ تَا تَلَظَّى طُوًى يَزِفۡـ 194 فُ فَافۡتَحۡ فَتًى وَالـلّٰهُ رَبُّ انۡصِبَنۡ حَلا
وَرَبُّ وَإِلۡيَـاسِيۡـنَ كَـالۡبَصۡرِ أُذۡ وَكَـالۡـ 195 مَدِ يُنِى حَلَا وَصۡـلُ اصۡطَفَى أَ صُـلُهُ اعۡتَلا

قوله:......﴿وَطِابَ هُنَا﴾

اس کاتعلق ماقبل سے ہے۔

قوله:......﴿وَاحۡذِفۡ لِتَنۡوِينِ زِيۡنَةٍ فِنًا﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (بِزِيۡنَةِۨ الۡكَوَاكِبِ)[٦] میں لفظ[بِزِيۡنَةٍ] کوتنوین کے حذف سے [بِزِيۡنَةِ الۡكَوَاكِبِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تنوین سے [بِزِيۡنَةِۨ الۡكَوَاكِبِ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح تنوین کے حذف سے [بِزِيۡنَةِ الۡكَوَاكِبِ] ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تنوین کے حذف سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ [اَلۡكَوَاكِبِ] کی باء تینوں ائمہ کیلئے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بِـزِيۡـنَةٍ نَوِّنۡ فِيۡ نَدٍ وَالۡـكَـوَاكِـبِ انۡ	۹۹۵	صِبۡـوُا صَــفۡـوَــةً--------------

[بِــــزِيۡــــنَةِۨ الۡـــكَـــوَاكِـــبِ] کوحمزہ اور عاصم نے تنوین سے پڑھا ہے، اور باقیین نے بلا تنوین سے [بِزِيۡنَةِالۡكَوَاكِبِ] پڑھا ہے، اور شعبہ نے [اَلۡكَوَاكِبِ] کی باء کو منصوب اور باقیین نے مجرور پڑھا ہے۔ لہٰذا حفص، حمزہ کیلئے [بِزِيۡنَةِۨ الۡكَوَاكِبِ] شعبہ کیلئے [بِزِيۡنَةِۨ الۡكَوَاكِبَ] اور باقیین کیلئے [بِزِيۡنَةِ الۡكَوَاكِبِ] ہے۔

قوله:......﴿ وَاسۡكِنَنۡ أَوۡ أُذۡ ﴾

ابوجعفر نے بروایتِ ورش اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ واقعہ میں (أَوَابَـآؤُنَـاالۡاَوَّلُوۡنَ)[١٧/٤٨] میں لفظ [أَوَ] کو واو کے سکون سے [أَوۡ ابَـــآؤُنَـــاالۡاَوَّلُـوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے واو کے سکون سے اور ورش نے واو کے فتحہ سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق واو کے فتحہ سے [أَوَابَآؤُنَاالۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی واو کے فتحہ سے [أَوَابَآؤُنَاالۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے واو کے سکون سے اور یعقوب و خلف کیلئے واو کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-------------------و ســــا	۹۹۶	كِـنۡ مَـعًـا اَوۡ ابَــاؤُنَــا كَيۡفَ بَـلَّلَا

یہاں اور سورۂ واقعہ میں (أَوَابَـــآؤُنَـــاالۡاَوَّلُـــوۡنَ) میں لفظ [أَوَ] کو شامی اور قالون نے واو کے سکون سے [أَوۡابَآؤُنَاالۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے واو کے فتحہ سے [أَوَابَآؤُنَاالۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَكَالْبَزِّ أُ وُصِلَا تَنَاصَرُوا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مَـالَـكُـمْ لا تَنَاصَرُوْنَ)[۲۵]کووصلاً بزی کی طرح تاء کی تشدید سے [لَا تَّـنَاصَرُوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاء کی تخفیف سے [لا تَـنَـاصَرُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق تاء کی تخفیف سے [لا تَنَاصَرُوْنَ] ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے تاء کی تشدید سے اور یعقوب وخلف کیلئے تاء کی تخفیف سے ہے۔

قولہ:......﴿اشۡدُدۡ تَا تَلَظَّى طُوًى ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (نَارًا تَلَظّٰى)[اللیل:۱۴]کووصل کی حالت میں بزی کی طرح تاء کی تشدید سے [نَارًا تَّلَظّٰى] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق بغیر تشدید سے [نَارًا تَلَظّٰى] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

تَـنَـزَّلَ عَـنۡـهُ اَرۡبَـعٌ وَتَـنَـاصَـرُوۡ	۵۲۹	نَ نَـارًا تَـلَـظّٰـى اِذۡتَـلَـقَّـوۡنَ ثُـقِّلَا

[تَنَزَّلَ] چار جگہ [حجر، شعراء، قدر] اور اسی طرح [لا تَنَاصَرُوْنَ]، [نَارًا تَلَظّٰى] اور [اِذْتَلَقَّوْنَ] ان تمام کلمات کی تاء کو بزی نے تشدید سے [تَّنَزَّلَ]، [لَا تَّنَاصَرُوْنَ]، [نَـارًا تَّلَظّٰى]، [اِذْتَّلَقَّوْنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تخفیف سے [تَنَزَّلَ]، [لا تَنَاصَرُوْنَ]، [نَارًا تَلَظّٰى]، [اِذْتَلَقَّوْنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿يَزِفُّونَ فَافۡتَحۡ فَتًى ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ)[۹۴]کو یاء کے فتحہ سے [يَزِفُّوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاء کے ضمہ سے [يُـزِفُّوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [يَـزِفُّوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی یاء کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاء کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۹۷	وَاضۡـمُـمۡ يَـزِفُّـوۡنَ فَـاكۡـمُـلَا

(فَـاَقْبَـلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ) میں لفظِ [يَزِفُّوْنَ] کو امام حمزہ نے یاء کے ضمہ سے [يُزِفُّوْنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ سے [يَزِفُّوْنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاللهُ رَبُّ انۡصِبَنۡ حَلَا وَرَبُّ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ)[۱۲۶] میں لفظ [اَللّٰهُ] کی ھا اور (رَبُّكُمْ وَرَبُّ) کی باء کو نصب سے [اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں کو رفع سے [اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تینوں کو نصب سے [اَللّٰـهَ رَبَّـكُـمْ وَرَبَّ] پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق تینوں کو رفع سے [اَللّٰـــهُ رَبُّـكُـمْ وَرَبُّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی تینوں کو مرفوع

پڑھاتھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے تینوں منصوب اور ابوجعفر کیلئے تینوں مرفوع ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَغَيۡـرُ صِـحَـابٍ رَفۡـعَـهُ اللّٰـهَ رَبَّـكُـمۡ	٩٩٩	وَرَبَّ-------------------------------

[اَللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَرَبَّ] کوحفص، حمزہ اور کسائی کے علاوہ نے مرفوع [اَللّٰهُ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ] پڑھا ہے، اور مذکورین نے نصب سے [اَللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَرَبَّ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَإِلۡيَاسِيۡنَ كَالۡبَصۡرِ اُذۡ وَكَالۡمَدِيۡنِى حَلَا ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ)[۱۳۰] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے امام ابوعمرو بصری کی طرح ہمزہ کے کسرہ، حذفِ الف اور لام کے سکون سے [سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ] اور یعقوب نے امام نافع کی طرح ہمزہ کے فتحہ، اثباتِ الف اور لام کے کسرہ سے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے ہمزہ کے فتحہ، اثباتِ الف اور لام کے کسرہ سے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] اور امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے کسرہ، حذفِ الف اور لام کے سکون سے [اِلۡيَاسِيۡنَ] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [اِلۡيَاسِيۡنَ] اور یعقوب کیلئے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	٩٩٩	...وَاِلۡيَـاسِيۡـنَ بِـالۡـكَسۡـرِ وُصِّلَا
مَعَ الۡقَصۡرِ مَعۡ اِسۡكَانِ كَسۡرٍ دَنَا غِنًى	١٠٠٠	....

[سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ] کوفیین، مکی اور ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے کسرہ، حذفِ الف اور لام کے سکون سے [سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ] پڑھا ہے، اور نافع، شامی نے ہمزہ کے فتحہ، اثباتِ الف اور لام کے کسرہ سے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَصۡلُ اصۡطَفَى أَصۡلُهُ اِعۡتَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ)[۱۵۳] کو ہمزہ وصلی مکسور سے [اِصۡطَفَى الۡبَنٰتِ] پڑھا ہے، جو درج کلام میں ساقط ہوگا، البتہ ابتداء کی حالت میں ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا جائے گا، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراءعشرہ نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ] پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ صٰفٰت میں تین یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱][اِنِّىۡ اَرٰى][۲][اَنِّىۡ اَذۡبَحُكَ][۳][سَتَجِدُنِىۡ اِنۡ][۱۰۲] تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][لَتُرۡدِيۡنِ][۵۶][۲][سَيَهۡدِيۡنِ][۹۹] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے سکون ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ صٓ اِلٰى سُوۡرَةِ الۡاَحۡقَافِ﴾

لِيَدَّبَّرُوا خَاطِبْ وَفَا خَفَّ نُصْبِ صَا 196 دَهُ اضْمُمْ أَلَا وَافْتَحْهُ وَالنُّونَ حُمِّلَا

قوله:......﴿لِيَدَّبَّرُوا خَاطِبْ وَفَا خَفَّ ۔۔۔اَلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لِيَدَّبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ)[۲۹] کوتاءِ خطاب اور فاء کلمہ میں دال کو تخفیف سے [لِتَدَبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے یاءِ غیب اور دال کی تشدید سے [لِيَدَّبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿نُصْبِ صَادَهُ اضْمُمْ أَلَا وَافْتَحْهُ وَالنُّونَ حُمِّلَا﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ)[۴۱] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے صاد کے ضمہ سے [بِنُصُبٍ وَّعَذَابٍ] پڑھا ہے، البتہ نون کا ضمہ اصل کی موافقت سے نکلا ہے، اور یعقوب نے نون اور صاد کے فتحہ سے [بِنَصَبٍ وَّعَذَابٍ] پڑھا ہے، اور ان دونوں قراءتوں میں یہ دونوں ائمہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے نون کے ضمہ اور صاد کے سکون سے [بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ] پڑھا ہے۔

وَحُزْ يُوعَدُوا خَاطِبْ وَأُدْ كَسْرَ أَنَّمَا 197 أَمَنْ شَدِّدِ اِعْلَمْ فِدْ عِبَادَهُ أُوصَلَا

قوله:......﴿وَحُزْ يُوعَدُوا خَاطِبْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف صرف یہاں سورۂ صاد میں (وَهٰذَامَا يُوۡعَدُوۡنَ)[۵۳] کو تاءِ خطاب سے [تُوۡعَدُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [يُوۡعَدُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے [تُوۡعَدُوۡنَ] پڑھا ہے (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے تاءِ خطاب سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہ اختلاف صرف اسی سورت کا ہے، کیونکہ سورۂ قاف میں تینوں ائمہ کیلئے اصل کے موافق تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي يُوعَدُونَ دُمْ حَلَا وَبِقَافِ دُمْ	۱۰۰۲	....

(وَهٰذَامَا يُوۡعَدُوۡنَ) جو یہاں اور سورۂ قاف میں آیا ہوا ہے، مکی، بصری نے یہاں سورۂ صاد میں یاءِ غیب سے اور سورۂ قاف میں مکی نے یاءِ غیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے پڑھا ہے، لہٰذا مکی کیلئے سورۂ صاد اور قاف دونوں جگہ یاءِ غیب سے اور بصری کیلئے سورۂ صاد میں یاءِ غیب اور سورۂ قاف میں تاءِ خطاب سے اور باقیین کیلئے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے ہے۔

قوله:......﴿وَأُدْ كَسْرَ أَنَّمَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ)[۷۰] میں لفظ [اَنَّمَا] کو ہمزہ کے کسرہ سے [اِلَّآ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے ہمزہ کے فتحہ سے (اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ) پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ (قُلۡ اِنَّمَآ اَنَا مُنۡذِرٌ)[۶۵] کو تمام قراءِ عشرہ نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ صٓ میں چھ یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱][وَلِیَ نَعۡجَةٌ][۲۳][۲][مَا كَانَ لِیَ مِنۡ عِلۡمٍ][۶۹]سب کیلئے سکون سے ہے۔[۳][اِنِّیٓ اَحۡبَبۡتُ][۳۲][۴][مِنۡ بَعۡدِیۡ اِنَّكَ][۳۵][۵][لَعۡنَتِیٓ اِلٰی][۷۸]ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی کیلئے سکون سے ہے۔[۶][مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ][۴۱]سب کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][عَذَابِ][۸][۲][عِقَابِ][۱۴]دونوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الزُّمَرِ﴾

قوله:......﴿أَمَنْ شَدِّدِ اِعۡلَمۡ فِدٍ﴾

ابوجعفر اور خلف نے اصل کے خلاف (اَمَنۡ هُوَ قَانِتٌ)[۹]کو میم کی تشدید سے [اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام حمزہ نے میم کی تخفیف سے [اَمَنۡ هُوَ قَانِتٌ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب کی قراءت بھی اصل کے موافق میم کی تشدید سے [اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ] ہے، (کیونکہ امام ابو عمرو بصری نے بھی میم کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے میم کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۰۵	اَمَنۡ خَفَّ حِرۡمِیٌّ فَشَا_ _ _

(اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ) کو نافع، مکی، حمزہ نے میم کی تخفیف سے [اَمَنۡ هُوَ قَانِتٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے میم کی تشدید سے (اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿عِبَادَهُ أُوۡصَلا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ)[۳۶] میں لفظ [عَبۡدَهٗ] کو عین کے کسرہ، باء کے فتحہ اور اثبات الف سے [اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عِبَادَهٗ] جمع پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے افراد سے [عَبۡدَهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح جمع سے [عِبَادَهٗ] اور یعقوب نے افراد سے [عَبۡدَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی جمع سے اور امام ابو عمرو بصری نے افراد سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے جمع سے اور یعقوب کیلئے افراد سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

_ _عَبۡدَهٗ اجۡمَعۡ شَمَرۡ دَلاَ	۱۰۰۵	....

(اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ)[۳۶] کو حمزہ، کسائی نے جمع سے [عِبَادَهٗ] پڑھا ہے، اور باقیین نے افراد سے [عَبۡدَهٗ] پڑھا ہے۔

وَقُلْ حَسْرَتَایَ اِعْلَمْ وَفَتْحٌ جَنًى وَسَكْ 198 كِنِ الْخُلْفَ بِنْ يَدْعُو اِتْلُ أَوْ أَنْ وَقَلْبِ لَا
تُنَوِّنْهُ وَاقْطَعِ ادْخُلُوا حُمْ سَيَدْخُلُو 199 نَ جَهِّلْ أَلَا طِبْ أَنَّثَنْ يَنْفَعُ اِ لْعُلَا

قوله:......﴿وَقُلْ حَسْرَتَایَ اِ عْلَمْ وَفَتْحٌ جَنًى وَسَكِّنِ الْخُلْفَ بِنْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَ تٰی)[۵۶] کو یاءِ متکلم کے ساتھ پڑھا ہے، البتہ ابن جماز کیلئے یاءِ متکلم کے فتحہ سے [يٰحَسْرَ تٰیَ] اور ابن وردان کیلئے فتحہ اور سکون دونوں طرح سے [يٰحَسْرَ تٰیَ، يٰحَسْرَ تٰیْ] ہے، اور اس قراءت میں پورے ابوجعفر منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے [يٰحَسْرَ تٰی] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ زمر میں پانچ یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱][اِنِّیَ اُمِرْتُ][۲][اِنِّیَ اَخَافُ][۳][تَأْمُرُوْنِیَ اَعْبُدُ] ابوجعفر نے ان کو مفتوح پڑھا ہے۔[۴][اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ] سب کیلئے مفتوح ہے۔[۵][یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا][۵۳] ابوجعفر نے اسے مفتوح پڑھا ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][عِبْدَهٗ یٰعِبَادِ][۱۶] رویس کیلئے حالین میں اثبات اور باقی ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۲][فَاتَّقُوْنِ][۱۶] میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔[۳][فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ][۱۷] یعقوب وصلاً حذف اور وقفاً اثبات ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ﴾

قوله:......﴿یَدْعُوا اِتْلُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ)[۲۰] کو یاءِ غیب سے [یَدْعُوْنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے تاءِ خطاب سے [تَدْعُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [یَدْعُوْنَ] ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے [یَدْعُوْنَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۱۰	وَیَدْعُوْنَ خَاطِبْ اِذْ لَوَی---

(یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ)[۲۰] کو نافع اور ہشام نے تاءِ خطاب سے [تَدْعُوْنَ] پڑھا ہے اور باقیین نے یاءِ غیب سے [یَدْعُوْنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ أَوْ أَنْ ---حُمْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ)[۲۶] کو واو سے پہلے ہمزہ کی زیادتی اور واو کے سکون سے [اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ]

پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے حذف اور واو کے فتحہ سے [وَ اَنْ يُّظْهِرَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ] اور ابوجعفر نے [وَاَنْ يُّظْهِرَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ] اور امام نافع نے [وَاَنْ يُّظْهِرَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ] اور ابوجعفر کیلئے [وَاَنْ يُّظْهِرَ] ہے۔

نیز یاد رہے کہ [اَنْ يُّظْهِرَ] اور [الْفَسَادَ] میں تینوں ائمہ اپنی اصل کے موافق ہے، یعنی ابوجعفر کیلئے [وَاَنْ يُّظْهِرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ]، یعقوب کیلئے [اَوْ اَنْ يُّظْهِرَفِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ] اور خلف کیلئے [اَوْ اَنْ يَّظْهَرَفِى الْاَرْضِ الْفَسَادُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۱۰	ــ اَوْ اَنْ زِدِ الْهَمْزَ ثُمِّلَا
وَسَكِّنْ لَّهُمْ وَاضْمُمْ بِيَظْهَرَ وَاكْسِرَنْ	۱۰۱۱	وَرَفْعُ الْفَسَادَ انْصِبْ اِلَى عَا قِلٍ حَلَا

[اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ] کو کوفیین نے واو سے پہلے ہمزہ اور واو کے سکون سے [اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے بغیر اور واو کے فتحہ سے [وَاَنْ يُّظْهِرَ] پڑھا ہے۔ اور [اَنْ يُّظْهِرَ] اور [الْفَسَادَ] کو نافع، حفص اور بصری نے یاء کے ضمہ، ہاء کے کسرہ اور دال کے رفع کے بجائے نصب سے [اَنْ يُّظْهِرَفِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [اَنْ يَّظْهَرَفِى الْاَرْضِ الْفَسَادُ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَقَلْبِ لَاتُنَوِّنُهُ ـــ حُـمْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُّتَكَبِّرٍ)[۳۵] میں لفظ [قَلْبِ] کو تنوین کے بغیر [قَلْبِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تنوین سے [قَلْبٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح تنوین کے بغیر [قَلْبِ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تنوین کے بغیر [قَلْبِ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے بغیر تنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــــــــــــــــ وَقَلْبِ نَوُ	۱۰۱۲	وِنُوا مِنْ حَمِيدٍ......

(عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُّتَكَبِّرٍ) کو بصری اور ابن ذکوان نے تنوین سے [قَلْبٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے بغیر تنوین سے [قَلْبِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَاقْطَعِ ادْخُلُوا حُـمْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخُلُوْا)[۴۶] کو ہمزہ قطعی کے فتحہ اور خاء کے کسرہ سے [اَدْخِلُوْا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ وصلی مضموم اور خاء کے ضمہ سے [اُدْخُلُوْا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق ہمزہ قطعی مفتوح اور خاء کے کسرہ سے [اَدْخِلُوْا] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ قطعی مفتوح اور خاء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہاں ناظمؒ نے صرف

ہمزہ کی قراءت بیان فرمائی، اور کسرہ کی قراءت کو شہرت کی بناء پر چھوڑ دیا۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۱۲	...اَدۡخِــــلُـــــوۡا نَـــــفَـــــرٌ صِلاً
عَـلَــى الۡـوَصۡـلِ وَاضۡـمُـمۡ كَسۡـرَهُ۔۔	۱۰۱۳	....

(وَيَـوۡمَ تَـقُوۡمُ السَّاعَةُ اَدۡخِلُوۡا) کو مکی، بصری، شامی اور شعبہ نے ہمزہ وصلی مضموم اور خاء کے ضمہ سے [اُدۡخُلُوۡا] اور باقیین نے ہمزہ قطعی مفتوح اور خاء کے کسرہ سے [اَدۡخِلُوۡا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿سَيَدۡخُلُونَ جَهِّلۡ أُلاَ طِبۡ﴾

ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف (سَيَــدۡ خُــلُــوۡ نَ جَهَــنَّــمَ دَاخِــرِيۡـنَ)[۶۰] کو یاء کے ضمہ، خاء کے فتحہ سے [سَيُـدۡ خَلُوۡ نَ] صیغہ مجہول پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ اور خاء کے ضمہ سے [سَيَـدۡ خُلُوۡ نَ] صیغہ معروف پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق صیغہ معروف سے (سَيَــدۡ خُــلُــوۡ نَ جَهَــنَّــمَ دَاخِــرِيۡـنَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور رویس کیلئے صیغہ مجہول سے اور روح وخلف کیلئے صیغہ معروف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

ـــــــــــوَضُــــــــــمَّ يَـــــــــدۡ	۶۰۶	خُــلُــوۡنَ وَفَتۡـحُ الـضَّـمِّ حَقٌّ صِـرًى حَلاَ
وَفِــيۡ مَــرۡيَــمٍ وَالـطَّــوۡلِ الۡاَوَّلِ عَــنۡهُــمۡ	۶۰۷	وَفِـي الثَّـانِ دُمۡ صَفُوًا وَفِـيۡ فَـاطِرٍ حَلاَ

سورۂ نساء، مریم اور مؤمن کے پہلے والے کو مکی، بصری اور شعبہ نے یاء کے ضمہ اور خاء کے فتحہ سے صیغہ مجہول [يُـدۡخَـلُـوۡنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ مؤمن کے دوسرے والے کو مکی، شعبہ نے صیغہ مجہول سے [سَيُـدۡخَـلُـوۡنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ فاطر والے کو صرف بصری نے صیغہ مجہول [يُـدۡخَلُوۡنَهَا] پڑھا ہے، باقیین نے پانچوں جگہ صیغہ معروف سے پڑھا ہے۔ پس مکی، شعبہ کیلئے اول کے چار میں صیغہ مجہول سے [يُـدۡخَلُوۡنَ] اور فاطر والے میں صیغہ معروف سے [يَـدۡخُلُوۡنَهَا] ہے، بصری کیلئے سورۂ مؤمن کے دوسرے والے میں معروف سے [سَيَدۡخُلُوۡنَ] اور باقی چار میں مجہول سے [يُدۡخَلُوۡنَ] ہے، باقیین نافع، شامی، حفص، حمزہ، کسائی کیلئے پانچوں میں صیغہ معروف سے [يَدۡخُلُوۡنَ، سَيَدۡخُلُوۡنَ] ہے۔

قوله:......﴿ أَنِّثَنۡ يَنۡفَعُ اِ لُعُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (يَوۡمَ لا يَنۡفَعُ الظّٰلِمِيۡنَ)[۵۲] کو تاءِ تانیث سے [لا تَنۡفَعُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِ تذکیر سے [لا يَـنۡفَعُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح تاءِ تانیث سے [لا تَـنۡفَعُ] اور خلف نے یاءِ تذکیر سے [لا يَـنۡفَعُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی تاءِ تانیث سے اور امام حمزہ نے یاءِ تذکیر سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر و یعقوب کیلئے تاءِ تانیث سے اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَـنُـفَـعُ كُـوُفِـيٌّ وَفِـي الـطَّـوُلِ حِـصُـنُـهٗ	٩٦٠	....

(لا يَـنُـفَـعُ) جوسورۂ روم اورسورۂ مؤمن میں آیا ہے، سورۂ روم والے کوکوفیین نے یاءِتذکیر سے [لا يَـنُـفَـعُ] پڑھا ہے، اورسورۂ غافر والے کوکوفیین کے ساتھ نافع نے بھی یاءِتذکیر سے [لا يَـــنُـــفَـــعُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ پر تاءِتانیث سے [لا تَنۡفَعُ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ مؤمن میں آٹھ یاءاتِ اضافت ہیں، جودرج ذیل ہیں:۔[۱][۲][۳][اِنّـِی اَخَافُ][۳۲/۳۰/۲۶][۴][لَعَلّـِی اَبۡـلُغُ الۡاَسۡبَابِ][۳۶][۵][مَـالِـیَ اَدۡعُوۡ كُمۡ][۴۱][۶][اَمۡـرِیَ اِلَـی اللّٰهِ][۴۴]ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے۔[۷][ذَرُوۡنِیۡ اَقۡتُلۡ][۲۶][۸][اَدۡعُوۡنِیۡ اَسۡتَجِبۡ][۶۰]ان دو میں سب کیلئے سکون ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][اَلتَّـلاقِ][۱۵][۲][اَلتَّـنَـادِ][۳۲]دونوں میں ابن وردان کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے اورخلف، ابن جماز کیلئے حذف ہے۔[۳][یٰـقَـوۡمِ اتَّـبِـعُـوۡنِ][۳۸]ابوجعفر کیلئے وصلاً اثبات اوروقفاً حذف ہے، اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اورخلف کیلئے حذف سے ہے۔[۴][عِـــقَـــابِ][۵]میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ حٰمٓ السَّجۡدَةِ﴾

سَوَاءٌ اَتَی اخۡفِضۡ حُزۡ وَنَحۡسَاتِ كَسۡرُ حَا 200 وَنَـحۡشُـرُ أَعۡدَا الۡيَا اِ تَـلُ وَارۡفَعۡ مُـجَـهِّلَا

وَبِـالـنُّوۡنِ سَمَّی حُمۡ يُبَشِّرُ فِیۡ حِمًی 201 وَيُـرۡسِـلُ يُوۡحِیۡ انۡصِبۡ اَ لَا عِنۡدَ حُوِّ لَا

قـولـهٗ:......﴿سَوَاءٌ اَتَی اخۡفِضۡ حُزۡ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے (سَـــوَاءً لِّـلسَّـــآئِـلِيۡــنَ)[۱۰]کواصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے رفع سے [سَـوَاءٌ لِّـلسَّآئِلِيۡنَ]اور یعقوب نے جر سے (سَـوَاءٍ لِّـلسَّآئِلِيۡنَ) پڑھا ہے، اوران دوقراءتوں میں یہ دونوں منفرد ہیں ، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے نصب سے (سَوَاءً لِّلسَّائِلِيۡنَ) پڑھا ہے۔

قـولـه:......﴿وَنَحۡسَاتِ كَسۡرُ حَا۔۔اِ تَلُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فِـیۡ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ)[۱۶]کوحاء کے کسرہ سے [فِـیۡ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے حاء کے سکون سے [فِـیۡ اَيَّـامٍ نَّـحۡسَاتٍ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح حاء کے کسرہ سے [فِـیۡ اَيَّـامٍ نَّـحِسَـاتٍ] اور یعقوب نے حاء کے سکون سے [فِـیۡ اَيَّـامٍ نَّـحۡسَـاتٍ

] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے حاء کے کسرہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے حاء کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے حاء کے کسرہ سے اور یعقوب کیلئے حاء کے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَاِسۡكَانُ نَحۡسَاتٍ بِهٖ كَسۡرُهٗ ذَكَا	۱۰۱۵	وَقَوۡلُ مُمِيۡلِ السِّيۡنِ لِلَّيۡثِ اُخۡمِلَا

کوفیین اور شامی نے (فِيۡ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ)[۱۶] کوحاء کے کسرہ سے [فِيۡ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حاء کے سکون سے [فِيۡ اَيَّامٍ نَّحۡسَاتٍ] پڑھا ہے، البتہ ابوالحارث لیث کے لئے سین کے بعد والے الف میں امالہ کا قول متروک ہے۔

قوله:.......﴿وَنَحۡشُرُ أَعۡدَا الۡيَا اِ تلُ وَارۡفَعۡ مُجَهِّلًا وَبِالنُّوۡنِ سَمَّى حُمۡ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ اَعۡدَآءَ اللّٰهِ)[۱۹] میں [نَحۡشُرُ] اور [اَعۡدَآءَ اللّٰهِ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے پہلے کلمہ کو یاء مضموم اور شین کے فتحہ سے صیغہ مجہول اور دوسرے کلمہ کو نائب فاعل ہونے کی بناء پر رفع سے [وَيَوۡمَ يُحۡشَرُ اَعۡدَآءُ اللّٰهِ] اور یعقوب نے پہلے کلمہ کو نون مفتوح اور شین کے ضمہ سے صیغہ جمع متکلم معروف اور دوسرے کلمہ کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب سے [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ اَعۡدَآءَ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ اَعۡدَآءَ اللّٰهِ] اور امام ابوعمرو بصری نے [وَيَوۡمَ يُحۡشَرُ اَعۡدَآءُ اللّٰهِ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [وَيَوۡمَ يُحۡشَرُ اَعۡدَآءُ اللّٰهِ] ہے۔ لہٰذا ابوجعفر و خلف کیلئے [وَيَوۡمَ يُحۡشَرُ اَعۡدَآءُ اللّٰهِ] اور یعقوب کیلئے [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ اَعۡدَآءَ اللّٰهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَنَحۡشُرُ يَاءٌ ضُمَّ مَعۡ فَتۡحِ ضَمِّهٖ	۱۰۱۶	وَاَعۡدَاءُ خُذۡ----------------

(وَيَوۡمَ يُحۡشَرُ) کو نافع کے علاوہ نے یاء مضموم اور شین کے فتحہ سے صیغہ مجہول اور (اَعۡدَآءُ) کو نائب فاعل ہونے کی بناء پر رفع سے [وَيَوۡمَ يُحۡشَرُ اَعۡدَآءُ اللّٰهِ] پڑھا ہے، جبکہ نافع نے نون مفتوح اور شین کے ضمہ سے صیغہ جمع متکلم معروف (وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ) اور (اَعۡدَآءَ) کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب سے [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ اَعۡدَآءَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ فصلت میں دو یاءاتِ اضافت ہیں:۔[۱] [اَيۡنَ شُرَكَآئِيۡ][۴۷] تینوں ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔[۲] [اِلٰى رَبِّيۡ اِنَّ لِيۡ][۵۰] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰى﴾

قوله:......﴿يُبَشِّرُ فِىۡ حمٓ﴾

خلف اور یعقوب نے اصل کے خلاف (ذٰلِكَ الَّـذِىۡ يُبَشِّـرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ)[۲۳] کو یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید سے [يُبَشِّـرُ اللّٰهُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف سے [يَبۡشُـرُ اللّٰهُ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق شین کی تشدید سے [يُبَشِّـرُ اللّٰهُ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی شین کی تشدید سے [يُبَشِّرُ اللّٰهُ] پڑھا تھا)

نیز یادرہے کہ سورۂ اٰل عمران میں ناظم نے [يُبَشِّـرُ كُلًّا فِدْ] فرمایا، جس سے معلوم ہو چکا ہے کہ خلف تمام قرآن میں لفظ [يُبَشِّرُ] کو تشدید سے پڑھتے ہیں، پھر یہاں دوبارہ اس لئے بات دہرائی گئی کہ یعقوب کے ذکر سے تخصیص کا شبہ نہ ہو۔

قال الشاطبیؒ:......

مَـعَ الۡكَهۡفِ وَالۡإِسۡـرَاءِ يَبۡشُـرُ كَـمۡ سَـمَـا	۵۵۵	نَـعَـمۡ ضُـمَّ حَـرِّكۡ وَاكۡسِـرِ الضَّـمَّ أَثۡـقَلَا
نَعَمۡ عَمَّ فِي الشُّـوۡرٰى وَفِـي التَّـوۡبَةِ اعۡكَسُوا	۵۵۶	لِحَـمۡـزَةَ مَـعۡ كَـافٍ مَعَ الۡحِجۡـرِ اَوَّلَا

کلمہ (يُبَشِّرُ) جو سورۂ آل عمران میں دو جگہ، کہف اور اسراء میں آیا ہوا ہے، ان چاروں جگہ میں نافع، مکی، بصری، شامی اور عاصم نے یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید اور کسرہ از باب تفعیل سے [يُبَشِّرُ] پڑھا ہے، جبکہ حمزہ اور کسائی نے یاء کے فتحہ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف اور ضمہ از باب نصر سے [يَبۡشُرُ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ شوریٰ کے [يُبَشِّرُ] میں انہی مذکورہ قیود کے ساتھ عاصم، نافع اور ابن عامر نے [ذٰلِكَ الَّـذِىۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ] پڑھا ہے، اور باقی نے باب نصر سے [ذٰلِكَ الَّـذِىۡ يَبۡشُـرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ توبہ والا [يُبَشِّرُهُمۡ] اور مریم میں دونوں جگہ [نُبَشِّـرُكَ، لِتُبَشِّـرَ] اور سورۂ حجر کے پہلے والے [نُبَشِّـرُكَ] میں صرف حمزہ نے تخفیف سے [يَبۡشُرُهُمۡ، نَبۡشُرُكَ، لِتَبۡشُرَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تشدید سے [يُبَشِّرُهُمۡ، نُبَشِّرُكَ، لِتُبَشِّرَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَيُرۡسِلُ يُوۡحِىۡ انۡصِبۡ أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اَوۡيُـرۡسِـلَ رَسُـوۡلًا فَيُـوۡحِيَ)[۵۱] میں دونوں فعلوں کو لام کلمہ کے نصب سے [اَوۡيُرۡ سِلَ ،فَيُوۡحِيَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے دونوں فعلوں کو لام کلمہ کے رفع سے [اَوۡيُرۡ سِلُ ،فَيُوۡحِيۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح لام کلمہ کے نصب سے ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيُـرۡسِـلَ فَـارۡفَـعۡ فَيُـوۡحِـي مُسَكِّـنًـا	۱۰۲۰	اٰ تَـــــانَـــــا----------------

(اَوۡيُـرۡ سِلَ رَسُوۡلًا فَيُوحِيَ) میں دونوں فعل کے لام کلمہ کو نافع نے رفع سے [اَوۡيُرۡ سِلُ ،فَيُوۡحِيۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نصب سے [اَوۡيُرۡ سِلَ ،فَيُوۡحِيَ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ شوریٰ میں کوئی یاءِ اضافت نہیں ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں ایک یاءِ زائدہ ہے: [۱] [اَلۡجَوَارِ] [۳۲] میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف﴾

قوله:......﴿عِنۡدَ حُزۡ لَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُالرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا) [۱۹] کے بجائے (اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] اور خلف نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا ہے (کیونکہ امام نافع نے بھی [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] اور امام حمزہ نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] اور خلف کیلئے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عِبَادُ بِرَفۡعِ الدَّالِ فِيۡ عِنۡدَ غَلۡغَلَا	۱۰۲۱	....

کوفیین اور بصری نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] کے بجائے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُالرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا ہے۔

وَجِئۡنَاكُمۡ سَقۡفًا كَبَصۡرٍ اِذًا وَحُزۡ 202 كَحَفۡصٍ نُقَيِّضۡ يَا وَأَسۡوِرَةٌ حُلَا
وَفِي سُلُفًا فَتۡحَانِ ضُمَّ يَصِدُّ فُقۡ 203 وَيَلۡقَوۡا كَسَالَ الطُّوۡرِ بِالۡفَتۡحِ أُصِّلَا

قوله:......﴿وَجِئۡنَاكُمۡ ۔۔۔ اِذًا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡنَاكُمۡ) [۲۴] کو نون سے [وَجِئۡنَاكُمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقیین نے (وَجِئۡتُكُمۡ) پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ ائمہ ثلاثہ نے اپنے اصول کے موافق [قَالَ اَوَلَوۡ] کے بجائے [قُلۡ اَوَلَوۡ] پڑھا ہے۔ اس لئے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلۡ قَالَ عَنۡ كُفۡؤٍ	۱۱۰۲۳	....

حفص، شامی نے [قُلۡ اَوَلَوۡ] کے بجائے [قَالَ اَوَلَوۡ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے [قُلۡ اَوَلَوۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ سَقُفًا كَبَصۡرٍ اِذًا وَحُزۡ كَحَفۡصٍ ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے (سَـقۡـفًـا مِّـنۡ فِضَّةٍ)[۳۳] میں لفظ[سَـقۡـفًـا] کواصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے امام ابوعمرو بصری کی طرح سین کے فتحہ اورقاف کے سکون سے[سَقۡفًا] اور یعقوب نے حفص کی طرح سین اور قاف کے ضمہ سے [سُـقُـفًا] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے سین اور قاف کے ضمہ سے[سُـقُـفًا] اور امام ابوعمرو بصری نے سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے[سَــــقۡــــفًــــا] پڑھا تھا)اور خلف نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح سین اور قاف کے ضمہ سے [سُقُفًا] پڑھا ہے۔لہٰذا ابوجعفر کیلئے[سَقۡفًا] اور یعقوب وخلف کیلئے[سُقُفًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------وَسَــقۡــفًــا بِـضَـمِّـهِ	۱۰۲۳	وَتَـحۡـرِيۡـكِـهِ بِـالـضَّـمِّ ذَكَّـرَ اَنۡبَلَا

(سَـقۡفًامِّنۡ فِضَّةٍ) میں لفظ[سَـقۡفًا] کوکوفیین ،شامی اور نافع نے سین اور قاف کے ضمہ سے[سُقُفًا] پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے[سَقۡفًا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نُقَيِّضۡ يَا---حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نُـقَيِّـضۡ لَـهٗ شَيۡطٰنًا)[۳۶] کویاءِغیب سے[يُـقَيِّـضۡ لَـهٗ شَيۡطٰنًا] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نےنون سے[نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَأَسۡوِرَةٌ حُلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَسۡوِرَةٌ) کوسین کے سکون اوراس کے بعد حذفِ الف سے پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نےسین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے[اَسَـاوِرَةٌ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق سین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے(اَسَـاوِرَةٌ) پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی[اَسَـاوِرَةٌ] پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے[اَسۡوِرَةٌ]اور ابوجعفر وخلف کیلئے[اَسَاوِرَةٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۲۴	وَاَسۡـوِرَـةٌ سَـكِّـنۡ وَبِـالۡـقَـصۡـرِ عُـدِّ لَا

(اَسۡـوِرَةٌ) کوحفص نے سین کے سکون اور حذفِ الف سے[اَسۡـوِرَةٌ] پڑھا ہے،اور باقیین نے سین کے فتحہ اور سین کے بعد الف سے(اَسَاوِرَةٌ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَفِی سُلُفًا فَتۡحَانِ ---فُقۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (فَـجَعَلۡنٰهُمۡ سُلُفًا)[۵۶] کوسین اور لام کے فتحہ سے[سَلَفًا] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے سین اور لام کے ضمہ سے[سُـلُفًا] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح سین اور لام کے فتحہ سے [سَـلَفًا] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی سین اور لام کے فتحہ سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے سین اور لام

کے فتحہ سے [سَلَفًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ سَـلَـفًــا ضَـمَّـا شَـرِيۡفٍ----	۱۰۲۵	....

(فَـجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا) کو حمزہ، کسائی نے سین اور لام کے ضمہ سے [سُلُفًا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے سین اور لام کے فتحہ سے (فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ضُمَّ يَصِدُّ فُقۡ﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اِذَاقَـوۡمُکَ مِـنۡـهُ يَصِدُّوۡن)[۵۷] کو صاد کے ضمہ سے [يَـصُدُّوۡن] پڑھا ہے (جبکہ امام حمزہ نے صاد کے کسرہ سے [يَـــصِـــدُّوۡن] پڑھا تھا) اور باقی دونوں ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہیں یعنی ابوجعفر نے خلف کی طرح صاد کے ضمہ سے [يَـصُـدُّوۡن] اور یعقوب نے صاد کے کسرہ سے (يَـصِـدُّوۡن) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی صاد کے ضمہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے صاد کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور ابوجعفر کیلئے [يَصُدُّوۡن] اور یعقوب کیلئے [يَصِدُّوۡن] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-----وَصَـــــــــــــــــــادُهُ	۱۰۲۵	يَـصُـدُّوۡنَ كَسۡـرُ الـضَّـمِّ فِـيۡ حَـقِّ نَهۡشَلاَ

(اِذَاقَـوۡمُکَ مِـنۡـه يَصُدُّوۡن) میں [يَصُدُّوۡن] کو حمزہ، مکی، بصری اور عاصم نے صاد کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [يَصِدُّوۡن] پڑھا ہے، اور باقیین نے صاد کے ضمہ سے (اِذَاقَوۡمُکَ مِنۡه يَصُدُّوۡن) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَيَلۡقَوۡا كَسَالَ الطُّوۡرِ بِالۡفَتۡحِ أُ صِّلاَ﴾

ابوجعفر نے یہاں سورۂ زخرف، طور اور معارج میں (حَتّٰـى يَـلۡـقَوۡا)[۸۳/۴۵/۴۲] کو لام کے سکون، حذفِ الف اور قاف کے فتحہ سے [حَتّٰى يَلۡقَوۡا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءِ عشرہ نے لام کے فتحہ، اثباتِ الف اور قاف کے ضمہ سے (حَتّٰى يُلٰقُوۡا) پڑھا ہے۔

وَطِبۡ يَرۡجِعُونَ النَّصۡبُ فِی قِيۡلِهِ فَشَا 204 وَتَـغۡـلِی فَذَكِّرۡ طُلۡ وَضَـمُّ اعۡتِلُوا حَلاَ
وَبِـالۡكَسۡرِ اِذۡ آيَـاتٌ اكۡسِرۡ مَعًا حِمًى 205 وَبِـالـرَّفۡعِ فُزۡ خَـاطِبًـا يُؤۡمِنُوا طُلاَ

قولہ:......﴿وَطِبۡ يَرۡجِعُونَ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَاِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ)[۸۵] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے [وَاِلَيۡـهِ تُـرۡجَعُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یاءِ غیب سے [وَاِلَيۡـهِ يُـرۡجَعُوۡنَ] اور ابوجعفر وروح نے تاءِ خطاب سے [وَاِلَيۡـهِ تُـرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ

یعقوب کے دونوں راویوں کیلئے علامتِ مضارع مفتوح اور جیم مکسور ہے۔جیسا کہ سورۂ بقرہ میں گزر چکا ہے،اور ابوجعفر وخلف کیلئے علامتِ مضارع مضموم اور جیم مفتوح ہے۔لہٰذا رویس کیلئے [وَاِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ]،روح کیلئے [وَاِلَيۡهِ تَرۡجِعُوۡنَ]،ابوجعفر کیلئے [وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ]اور خلف کیلئے [وَاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۲۷	وَفِيۡ تُرۡجَعُوۡنَ الۡغَيۡبُ شَا يَعۡ دُ خُلۡلَا

(وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ) کوحمزہ،کسائی اور مکی نے یاءِ غیب سے [يُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [تُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿النَّصۡبُ فِى قِيۡلِهٖ فَشَا ﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ)[۸۸]کولام کے نصب اور ہاءِ ضمیر کے ضمہ سے [وَقِيۡلَهٗ يٰرَبِّ] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے لام کے جر اور ہاءِ ضمیر کے کسرہ سے [وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق لام کے نصب اور ہاءِ ضمیر کے ضمہ سے [وَقِيۡلَهٗ يٰرَبِّ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَقِيۡلَهٗ يٰرَبِّ] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے [وَقِيۡلَهٗ يٰرَبِّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

------------------ نَصِيۡرٍ	۱۰۲۸	وَفِيۡ قِيۡلُهٗ اكۡسِرۡ وَاكۡسِرِ الضَّمَّ بَعۡدُ فِيۡ

(وَقِيۡلَهٗ يٰرَبِّ) کوحمزہ اور عاصم نے لام کے جر اور ہاءِ ضمیر کے کسرہ سے [وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ] پڑھا ہے،اور باقیین نے لام کے نصب اور ہاءِ ضمیر کے ضمہ سے [وَقِيۡلَهٗ يٰرَبِّ] پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ زخرف میں دو یاءاتِ اضافت ہیں:[۱][مِنۡ تَحۡتِيَ اَفَلَا][۵۱]میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے[۲][يٰعِبَادِيۡ لَا]ابوجعفر اور رویس کیلئے حالین میں سکون اور خلف وروح کیلئے حالین میں حذف ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں:[۱][سَيَهۡدِيۡنِ][۲۷][۲][وَاَطِيۡعُوۡنِ][۶۳]دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف سے ہے۔[۳][وَاتَّبِعُوۡنِ][۶۱] میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف سے ہے۔[۴][يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ][۶۸] میں ابوجعفر، رویس کیلئے حالین میں سکون سے اور روح وخلف کیلئے حالین میں حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الدُّخَانِ﴾

قوله:......﴿وَتَغۡلِي فَذَكِّرۡ طِلۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (تَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ)[۴۵] کو یاءِ تذکیر سے [يَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث سے [تَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق تاءِ تانیث سے [تَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاءِ تانیث سے [تَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ] پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے یاءِ تذکیر سے اور روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۲۹	---------وَيَغۡلِي دَنَا عَلَا

(يَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ) کو مکی اور حفص نے یاءِ تذکیر سے [يَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [تَغۡلِيۡ فِي الۡبُطُوۡنِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَضَمُّ اعۡتِلُوا حَلَا وَبِالۡكَسۡرِ إِذۡ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے (فَاعۡتِلُوۡا)[۴۷] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے تاء کے ضمہ سے [فَاعۡتُلُوۡا] اور ابوجعفر نے تاء کے کسرہ سے [فَاعۡتِلُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے کسرہ سے اور امام نافع نے تاء کے ضمہ سے پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح تاء کے کسرہ سے پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے تاء کے کسرہ سے [فَاعۡتِلُوۡا] اور یعقوب کیلئے تاء کے ضمہ سے [فَاعۡتُلُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۳۰	وَضُمَّ اعۡتِلُوهُ اكۡسِرۡ غِنًى---

(فَاعۡتُلُوۡا) کو کوفیین اور بصری نے تاء کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [فَاعۡتِلُوۡا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تاء کے ضمہ سے [فَاعۡتُلُوۡا] پڑھا ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ دخان میں دو یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [اِنِّيَ اٰتِيۡكُمۡ][۱۹] ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔ [۲] [وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِيۡ][۲۱] سب کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں: [۱] [اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ][۲۰] [۲] [فَاعۡتَزِلُوۡنِ][۲۱] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَة﴾

قوله:......﴿ آيَاتٌ اكۡسِرۡ مَعًا حِمًى وَبِالرَّفۡعِ فُوۡزٌ ﴾

یعقوب اور خلف نے (اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ)[۴] اور (اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ)[۵] میں لفظ (اٰیٰتٌ) کو دونوں جگہ اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے تاء کے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] اور خلف نے تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] اور امام حمزہ نے تاء کے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی تاء کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں جگہ تاء کے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] اور خلف و ابوجعفر کیلئے تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَعًا رَفۡعُ اٰیٰتٍ عَلٰی کَسۡرِہٖ شَفَا	۱۰۳۱	....

(اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ) اور (اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ) میں لفظ (اٰیٰتٌ) کو دونوں جگہ پر حمزہ، کسائی نے رفع کے بجائے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے رفع سے [اٰیٰتٌ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ خَاطِبًا یُؤۡمِنُوا طُلاَ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَاٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ)[۶] کو تاءِ خطاب سے [تُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [یُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے رویس کی طرح تاءِ خطاب سے [تُؤۡمِنُوۡن] اور ابوجعفر و روح نے یاءِ غیب سے [یُؤۡمِنُوۡن] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے تاءِ خطاب سے [تُؤۡمِنُوۡن] اور ابوجعفر و روح کیلئے یاءِ غیب سے [یُؤۡمِنُوۡن] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَاطِبُ فِیۡهَا یُؤۡمِنُوۡنَ کَمَا فَشَا	۶۵۹	وَصُحۡبَةُ کُفۡوٌ فِي الشَّرِیۡعَةِ وَصَّلاَ

(وَجَآءَتۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ) جو سورۂ انعام میں آیا ہوا ہے، اس کو شامی اور حمزہ نے تاءِ خطاب سے [لَا تُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [لَا یُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے۔ اسی طرح (وَاٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ) جو سورۂ جاثیہ میں آیا ہے، اس کو حمزہ، کسائی، شعبہ اور شامی نے تاءِ خطاب سے [وَاٰیٰتِہٖ تُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [وَاٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے۔

لِنَجۡزِیۡ بِیَا جَهِّلۡ أَلَا کُلُّ ثَانِیًا 206 بِنَصۡبٍ حَوَی وَالسَّاعَةَ الرَّفۡعُ فُصِّلاَ

قوله:......﴿لِنَجۡزِیۡ بِیَا جَهِّلۡ أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا)[۱۴] کو یاء کے ضمہ، زاء کے فتحہ، اور اس کے بعد اثباتِ الف سے مضارع مجہول [لِیُجۡزٰی قَوۡمًا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، (کیونکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ، زاء کے

کسرہ اور حذفِ الف سے [لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے (لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا) اور خلف نے (لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا] اور امام حمزہ نے [لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے [لِیُجۡزٰی قَوۡمًا] یعقوب کیلئے [لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا] اور خلف کیلئے [لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

لِنَجۡزِیَ یَا نَصٌّ سَمَا---	۱۰۳۲	....

(لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا) کو عاصم، نافع، مکی اور بصری نے یاءِ غیب سے (لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا) پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا) پڑھا ہے۔

قولہ:.......﴿کُلٌّ ثَانِیًا بِنَصۡبٍ حَوَی﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (کُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰی) [۲۸] میں لفظ (کُلُّ) کو لام کے نصب سے [کُلَّ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے لام کے رفع سے پڑھا ہے، نیز یاد رہے کہ [ثَانِیًا] کی قید احترازی ہے، اور اس سے پہلا والا (وَتَرٰی کُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً) [۲۸] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق منصوب ہے۔

قولہ:.......﴿وَالسَّاعَةَ الرَّفۡعُ فُصِّلَا﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَالسَّاعَةَ لا رَیۡبَ فِیۡهِ) [۳۲] میں لفظ [وَالسَّاعَةَ] کو تاء کے رفع سے [وَالسَّاعَةُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تاء کے نصب سے [وَالسَّاعَةَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق تاء کے رفع سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی تاء کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے تاء کے رفع سے [وَالسَّاعَةُ] ہے۔ نیز یاد رہے کہ (قُلۡتُمۡ مَا نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَةُ) کو تمام قراءعشرہ نے تاء کے رفع سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَوَالسَّاعَةَ ارۡفَعۡ غَیۡرَ حَمۡزَةَ---	۱۰۳۳	....

(وَالسَّاعَةُ لا رَیۡبَ فِیۡهِ) کو حمزہ کے علاوہ نے تاء کے رفع سے [وَالسَّاعَةُ] پڑھا ہے، اور حمزہ نے تاء کے نصب سے [وَالسَّاعَةَ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ جاثیہ میں نہ کوئی یاءِ اضافت ہے اور نہ کوئی یاءِ زائدہ ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡاَحۡقَافِ اِلٰى سُوۡرَةِ الرَّحۡمٰنِ﴾

وَحُزۡ فَصۡلُهٗ كُرۡهًا تَرَى وَالۡوِلَا كَعَا 207 صِمٍ تَقۡطَعُوا أُمۡلِى اسۡكِنِ الۡيَاءَ حُلِّلَا

قوله:......﴿وَحُزۡ فَصۡلُهٗ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ)[١٥] کوفاء کے فتحہ اورصاد کے سکون سے [وَحَمۡلُهٗ وَفَصۡلُهٗ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے فاء کے کسرہ، صاد کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿كُرۡهًا ۔۔۔ كَعَاصِمٍ ۔۔۔ حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (كُرۡهًا)[١٥] کوامام عاصم کی طرح کاف کے ضمہ سے [كُرۡهًا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے کاف کے فتحہ سے [كَرۡهًا] پڑھا تھا) اورخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق کاف کے ضمہ سے [كُرۡهًا] ہے، البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق کاف کے فتحہ سے [كَرۡهًا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی کاف کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے کاف کے ضمہ سے [كُرۡهًا] اورابوجعفر کیلئے کاف کے فتحہ سے [كَرۡهًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

شِهَابٌ وَفِي الۡاَحۡقَافِ ثُبِّتَ مَعۡقِلَا	۵۹۴	وَضُمَّ هُنَا كَرۡهًا وَعِنۡدَ بَرَاءَةٍ

سورۂ نساء اورسورۂ براءت میں (كَرۡهًا) کوحمزہ، کسائی نے کاف کے ضمہ سے [كُرۡهًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے فتحہ سے [كَرۡهًا] پڑھا ہے، اورسورۂ احقاف میں (كَرۡهًا) کوکوفیین اورابن ذکوان نے کاف کے ضمہ سے [كُرۡهًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے فتحہ سے [كَرۡهًا] پڑھا ہے۔ لہٰذا حمزہ، کسائی کیلئے تینوں جگہ کاف کے ضمہ سے ہے، اورنافع، مکی، بصری اور ہشام کیلئے تینوں جگہ کاف کے فتحہ سے ہے، اورعاصم، ابن ذکوان کیلئے سورۂ نساء اورسورۂ براءت میں کاف کے فتحہ سے اورسورۂ احقاف میں کاف کے ضمہ سے ہے۔

قوله:......﴿تَرَى وَالۡوِلَا كَعَاصِمٍ ۔۔۔ حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (لا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمۡ)[٢٥] کوامام عاصم کی طرح یاءِغیب کے ضمہ اورنون کے رفع سے [لا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [لا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ] اورابوجعفر نے تاءِخطاب کے فتحہ اورنون کے نصب سے [لا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِغیب کے ضمہ اورنون کے رفع سے اورامام نافع نے تاءِخطاب کے فتحہ اورنون کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے [لا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ] اورابوجعفر کیلئے [لا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلۡ لَا تَـرَى بِـالۡغَيۡبِ وَاضۡـمُـمۡ وَبَـعۡـدَهٗ	۱۰۳۶	مَسَـاكِـنَـهُـمۡ بِـالـرَّفۡعِ فَـاشِيۡـهِ نُـوِّ لَا

حمزہ،عاصم نے (لا تـرٰى الَّامَسٰـكِنَهُمۡ) کو یاءِغیب کےضمہ اورنون کےرفع سے[لا يُـرٰى الَّامَسٰـكِنُهُمۡ] پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِخطاب کےفتحہ اورنون کےنصب سے[لا تَرٰى الَّامَسٰكِنَهُمۡ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت}

سورۂ احقاف میں چار یاءاتِ اضافت ہیں:[۱][اَوۡزِعۡنِیۡ اَنۡ][۱۵] میں تینوں ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔[۲][اَتَعِدَانِنِیۡ اَنۡ][۱۷][۳][اِنِّیۡ اَخَافُ][۲۱][۴][وَلٰکِنِّیۡ اَرٰکُمۡ][۲۳] تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاء ات زوائد}

اس سورت میں کوئی یاءزائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَةُ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

قوله:......﴿تَقۡطَعُوا۔۔۔حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَتُـقَـطِّـعُـوۡٓا اَرۡحَـامَـكُـمۡ)[۲۲] کوتاء کےفتحہ ،قاف کےسکون اورطاء کی تخفیف سے [وَتَقۡطَعُوۡٓا اَرۡحَامَكُمۡ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے تاء کےضمہ ،قاف کےفتحہ اورطاء کی تشدید سے(وَتُقَطِّعُوۡٓا اَرۡحَامَكُمۡ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ أُمۡلِی اسۡکِنِ الۡیَاءَ حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(وَاَمۡـلٰى لَهُمۡ)[۲۵] کو یاء کے سکون سے [وَاُمۡـلِیۡ لَهُمۡ] پڑھا ہے،اور یاء کے سکون میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ ہمزہ کا ضمہ اور لام کا کسرہ اصل کی موافقت سے نکلا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کےضمہ، لام کے کسرہ اور یاء کےفتحہ سے [وَاُمۡـلِـیَ لَهُـمۡ] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفراور خلف نے اصل کے موافق[وَاَمۡـلٰـى لَهُـمۡ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی[وَاَمۡـلٰى لَهُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے[وَاُمۡـلِیۡ لَهُمۡ]اورابوجعفروخلف کیلئے[وَاَمۡلٰى لَهُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----------وَبِـضَـمِّهِـمۡ	۱۰۳۹	وَكَسۡـرٍ وَتَـحۡـرِيۡكٍ وَاُمۡـلِـیَ حُـصِّلَا

(وَاُمۡلِیَ لَهُمۡ) کو بصری نے ہمزہ کےضمہ، لام کے کسرہ اور یاء کےفتحہ سے[وَاُمۡلِیَ لَهُمۡ] پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ اور لام کےفتحہ سے[وَاَمۡلٰى لَهُمۡ] پڑھا ہے۔

وَنَبۡلُوا كَذَا طِبۡ يُؤۡمِنُوا وَالثَّلاثَ خَا 208 طِبًا حُزۡ سَيُؤۡتِيـهِ بِنُـونٍ يَلِيۡ وِلَا

قـولـه:......﴿وَنَبۡلُوا كَذَا طِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَنَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ)[۳۱] کو واو کے سکون سے [وَنَبۡلُوۡا اَخۡبَارَكُمۡ] پڑھا ہے، اور سکون ماقبل پر عطف سے نکلا ہے، اسی وجہ سے ناظم نے [كَذَا] فرمایا، جس سے [وَاُمۡلِيۡ] کے اسکانِ یاء کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود ہے۔ اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے واو کے نصب سے (وَنَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ) پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ ائمہ ثلاثہ نے اپنے اصول کے موافق نون سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَبۡـــــلُـــــوَنۡ ـــــــــــــــــــ	۱۰۴۰	نَـكُـمۡ نَـعۡـلَـمُ الۡيَـا صِفۡ وَنَبۡـلُـوَ وَاَقۡبَلَا

شعبہ نے تینوں فعلوں کو یاءِ غیب سے (يَبۡلُوَنَّكُمۡ)، (حَتّٰى يَعۡلَمَ)، (وَيَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ) پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں کو نون سے (نَبۡلُوَنَّكُمۡ)، (حَتّٰى نَعۡلَمَ)، (وَنَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت زوائد }

سورۂ محمد ﷺ میں نہ کوئی یاءِ اضافت اور نہ کوئی یاءِ زائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡفَتۡحِ﴾

قـولـه:......﴿ يُؤۡمِنُوا وَالثَّلاثَ خَاطِبًا حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لِيُؤۡمِنُوۡا)[۹] اور اس کے بعد آنے والے تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ وَتُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے چاروں فعلوں کو یاءِ غیب سے [لِيُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَيُعَزِّرُوۡهُ وَيُوَقِّرُوۡهُ وَيُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے [لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ وَتُسَبِّحُوۡهُ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی چاروں فعلوں کو تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے چاروں فعل تاءِ خطاب سے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ يُـؤۡمِـنُـوۡا حَـقٌّ وَبَـعۡـدُ ثَـلٰثَةٌ	۱۰۴۱	....

مکی بصری نے (لِيُؤۡمِنُوۡا) اور اس کے بعد آنے والے تینوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [لِيُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَيُعَزِّرُوۡهُ وَيُوَقِّرُوۡهُ وَيُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے چاروں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ وَتُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿سَیُؤۡتِیۡهِ بِنُونٍ یَلِیۡ وِلاَ﴾

روح نے اصل کے خلاف(فَسَیُـؤۡتِیۡـهِ اَجۡـرًاعَظِیۡمًا)[۱۰] کونون سے[فَسَنُـؤۡتِیۡـهِ اَجۡـرًاعَظِیۡمًا]پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء سے[فَسَیُـؤۡتِیۡهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا]پڑھاتھا)اور ابو جعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق روح کی طرح نون سے[فَسَنُـؤۡتِیۡهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا]ہے، البتہ رویس اور خلف نے اصل کے موافق یاء سے[فَسَیُـؤۡتِیۡـهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا]پڑھا ہے۔لہٰذا روح اور ابو جعفر کیلئے نون سے[فَسَنُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا]اور رویس و خلف کیلئے یاء سے[فَسَیُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا]ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ یَـاءٍ یُـؤۡتِیۡـهِ غَـدٍ یُـرٌ تَسَـلۡسَلاَ	۱۰۴۱	....

(فَسَیُـؤۡتِیۡهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا) کو کوفیین اور بصری نے یاء سے[فَسَیُـؤۡتِیۡهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا]پڑھاہے،اور باقیین نے نون سے[فَسَنُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًاعَظِیۡمًا]پڑھاہے۔

وَحُطۡ یَعۡـمَلُوا خَاطِبۡ وَفَتۡحَا تَقَدَّمُوا 209 حَوَی حُـجُـرَاتِ الۡـفَتۡـحُ فِی الۡجِیۡمِ اُۥ عُمِلاَ

قولہ:......﴿وَحُطۡ یَعۡمَلُوا خَاطِبۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(وَکَـانَ اللّٰـه بِـمَـایَعۡـمَلُوۡنَ بَصِیۡـرًا)[۲۴] کوتاءِ خطاب سے[بِـمَـاتَـعۡـمَلُوۡنَ] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے[بِمَایَعۡمَلُوۡنَ]پڑھاتھا)اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے[بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ]ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۴۳	بِـمَـا یَـعۡـمَـلُـوۡنَ حَـجَّ--

(وَکَانَ اللّٰه بِمَایَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرًا) کو بصری نے یاءِ غیب سے[بِمَایَعۡمَلُوۡنَ]پڑھاہے،اور باقیین نے تاءِ خطاب سے[بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ]پڑھاہے۔

{یاءات اضافت زوائد}

سورۂ فتح میں نہ کوئی یاءِ اضافت اور نہ کوئی یاءِ زائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡحُجُرَاتِ﴾

قولہ:......﴿ وَفَتۡحَا تُقَدِّمُوا حَوَی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(لاَ تُـقَـدِّمُـوۡا بَیۡـنَ یَدَیِ اللّٰـهِ وَرَسُوۡلِـهٖ)[۱] میں لفظ(لاَ تُـقَدِّمُوۡا) کو تاء اور دال کے فتحہ سے[لاَ تَقَدَّمُوۡا]پڑھاہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے[لاَتُقَدِّمُوۡا]پڑھاہے۔

قوله:......﴿حُجُرَاتِ الۡفَتۡحُ فِي الۡجِيۡمِ اُ عُمِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرَاتِ)[۴] کوجیم کے فتحہ سے [مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجَرَاتِ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے جیم کے ضمہ سے [مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرَاتِ] پڑھا ہے۔

وَإِخۡـوَتِـكُـمۡ حِـزۡ زٌ وَنُـوۡنَ يَـقُـولُ اُدۡ 210 وَقَـوۡمِ انۡـصِبًا حِـفۡظًا وَوَاتَّبَـعَتۡ حَلاَ

وَبَـعۡـدُ ارۡفَـعَـنۡ وَالصَّادُ فِى بِمُصَيۡطِرٍ 211 مَـعَ الۡـجَمۡعِ فِدۡ وَاِ لۡـحَبۡـرُ كَذَّبَ ثَقَّلاَ

كَتَا اللَّاتَ طُلۡ تَـمۡرُونَهُ حُمۡ وَمُسۡتَقِرۡ 212 رٌ اخۡفِضۡ اِ ذًا سَتَعۡلَمُو الۡغَيۡبُ فُصِّلاَ

قوله:......﴿وَإِخۡوَتِكُمۡ حِزۡ زٌ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ)[۱۰] کے بجائے (فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اِخۡوَتِكُمۡ) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔ اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے (فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت زوائد}

سورۂ حجرات میں نہ کوئی یاء اضافت اور نہ کوئی یاء زائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَةُ قٓ﴾

قوله:......﴿ وَنُوۡنَ يَقُولُ اُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَيَـوۡمَ يَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ)[۳۰] کونون سے [وَيَوۡمَ نَقُوۡلُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِغیب سے [وَيَـوۡمَ يَـقُوۡلُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق نون سے [وَيَـوۡمَ نَـقُوۡلُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی نون سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کی قراءت نون سے [وَيَوۡمَ نَقُوۡلُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------يَـــقُـــوۡلُ بِيَـــــاءٍ اِذۡ	۱۰۴۴	صَـفَا ---------------------------

(وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ) کونافع شعبہ نے یاءِغیب سے [وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے [وَيَوۡمَ نَقُوۡلُ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت}

سورۂ قٓ میں کوئی یاءِ اضافت نہیں ہے۔

{ یاء ات زوائد}

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں:۔ [۱][۲][وَعِيۡـدِ][۱۴/۴۵] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔ [۳][يَـوۡمَ يُـنَـــادِ][۴۱] یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات، باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔ [۴][اَلۡمُنَادِ][۴۱] ابوجعفر وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہے، یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰت﴾

قولہ:......﴿وَقَوۡمِ انۡصِبًا حِفۡظًا﴾

یعقوب نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَقَوۡمِ نُوۡحٍ)[۴۶] کومیم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے میم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] اور خلف نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی میم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] اور امام حمزہ نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے میم کے نصب سے اور خلف کیلئے میم کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقَوۡمَ بِخَفۡضِ الۡمِيۡمِ شَرَّفَ حُمَّلَا	۱۰۴۶	------------------------------

(وَقَوۡمَ نُوۡحٍ) کوحمزہ، کسائی، بصری نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے میم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ ذٰریٰت میں کوئی یاءاضافت نہیں ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں:۔[۱][لِيَعۡبُدُوۡنِ][۵۶][۲][اَنۡ يُّطۡعِمُوۡنِ][۵۷][۳] [فَلَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ][۵۹] تینوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے اور باقین کیلئے حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الطُّوۡرِ﴾

قولہ:......﴿ وَوَاتَّبَعَتۡ حَلَا وَبَعۡدُ ارۡفَعَنۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ)[۲۱] میں پہلے کلمہ کو ہمزہ وصلی، تاء کی تشدید، عین کے فتحہ اور اس کے بعد تاء کے سکون سے (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ) اور دوسرے کلمہ کو جمع اور تاء کے رفع سے [ذُرِّيّٰتُهُمۡ] پڑھا ہے، البتہ جمع اصل کی موافقت نے نکلی ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے (وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ ذُرِّيّٰتِهِمۡ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ) ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيّٰتُهُمۡ] اور ابوجعفر وخلف کیلئے [وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبَــصْــرٍ وَاَتۡبَــعْـنَــا بِـوَاتَّبَـعَـتُـــ	۱۰۴۷	....
وَيَـقْـصُــرُ ذُرِّيَّـــاتٍ مَـعْ فَتْـحِ تَــائِـــهِ	۷۰۶	وَفِـي الـطُّـوْرِ فِي الثَّـانِي ظَهِيْرٌ تَـحَـمَّلاَ
وَيَــاسِيْـنَ دُمْ غُـصْـنًــا وَيُـكْسَرُ رَفْعُ اَوْ	۷۰۷	وَلِ الـطُّـوْرِ لِلْبَصْـرِي وَبِـالْـمَـدِّ كَـمْ حَلاَ

ابوعمرو بصری نے (وَاتَّبَعَتْهُمْ) کے بجائے (وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ) پڑھا ہے، اور باقیین نے (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ) پڑھا ہے۔

اور (ذُرِّيّٰتِهِمۡ) جو سورۂ اعراف اور طور میں دوسرا والا ہے، اسکو کوفیین، مکی نے حذفِ الف اور تاء کے فتحہ، اور توحید سے (ذُرِّيَّتَهُــــــــــمۡ) پڑھا ہے، اور سورۂ یٰسین میں مکی، کوفیین کے ساتھ بصری نے بھی حذفِ الف، تاء کے فتحہ اور توحید سے [ذُرِّيَّتَهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں مواقع میں جمع اور تاء کے کسرہ سے (ذُرِّيّٰتِهِمۡ) پڑھا ہے۔

البتہ سورۂ طور کے پہلے والے کو بصری نے جمع اور تاء کے کسرہ سے (وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ ذُرِّيّٰتِهِمۡ) پڑھا ہے، اور باقیین نے توحید اور تاء کے رفع سے (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَالصَّادُ فِی بِمُصَيۡطِرٍ مَعَ الۡجَمۡعِ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ نجم اور سورۂ غاشیہ میں (اَمۡ هُمُ الۡمُصَيۡطِرُوۡنَ)[۳۷] اور (بِمُصَيۡطِرٍ)[۲۲] کو خالص صاد سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ سے خلف نے بلاخُلف اور خلاد نے بالخلف صاد کا زاء کے مانند اشمام سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خالص صاد سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی خالص صا د سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے خالص صاد سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ ناظم کے کلام میں جمع سے مراد (اَمۡ هُمُ الۡمُصَيۡطِرُوۡنَ) ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــــــــــــــوَالْـــــمُسَــــــيۡ	۱۰۴۸	طِرُوۡنَ لِسَــانٌ عَــابَ بِــالْـخُـلۡفِ زُمَّلاَ
وَصَــادَ كَـزَايٍ قَــامَ بِـالْـخُـلۡفِ ضَبۡـعُـهُ	۱۰۴۹	....
....	۱۱۰۹	مُسَيۡــطِــرِ اشۡـمِـمۡ ضَــاعَ وَالْـخُـلۡفُ قُـلِّلاَ
وَبِـــالسِّيۡــنِ لُـذۡ ـــــــــــــــ	۱۱۱۰	....

(سورۂ طور میں جو (اَمۡ هُمُ الۡمُصَيۡطِرُوۡنَ) آیا ہوا ہے۔ اس کو ہشام اور قنبل نے بلاخُلف اور حفص نے بالخلف سین سے [اَمۡ هُـمُ الۡمُسَيۡطِرُوۡنَ] پڑھا ہے، اور خلف نے بلاخُلف اور خلاد نے بالخلف صاد کا زاء کے مانند اشمام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے خالص صاد سے [اَمۡ هُمُ الۡمُصَيۡطِرُوۡنَ] پڑھا ہے، اور یہی حفص اور خلاد کی دوسری وجہ بھی ہے۔

اور سورۂ غاشیہ میں جو (بِمُصَيۡطِرٍ)[۲۲] آیا ہے، اس میں خلف کے لئے بلاخُلف اور خلاد کے لئے بالخلف صاد کا زاء کی طرح اشمام ہے، اور ہشام کیلئے سین سے [بِمُسَيۡطِرٍ] اور باقیین کیلئے خالص صاد سے [بِمُصَيۡطِرٍ] ہے، اور خلاد کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ طور میں نہ کوئی یاءِ اضافت ہے، اور نہ کوئی یاءِ زائدہ۔

﴿سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ﴾

قولہ:......﴿ وَاِلۡحَبۡرُ کَذَّبَ ثَقَّلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مَا کَذَّبَ الۡفُؤَادُ)[11] کو ذال کی تشدید سے [مَا کَذَّبَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے ذال کی تخفیف سے [مَا کَذَبَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق ذال کی تخفیف سے [مَا کَذَبَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابو عمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ذال کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے ذال کی تشدید سے اور یعقوب وخلف کیلئے ذال کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۴۹	وَکَذَّبَ یَرۡوِیۡهِ هِشَامٌ مُثَقَّلَا

(مَا کَذَّبَ الۡفُؤَادُ) کو ہشام نے ذال کی تشدید سے [مَا کَذَّبَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال کی تخفیف سے [مَا کَذَبَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ کَتَا اللَّاتَ طِلۡ ﴾

رویس نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ)[19] کو تاء کی تشدید سے [اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَّ] پڑھا ہے، اور تشدید ماقبل پر عطف سے نکلی ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاء کی تخفیف سے [اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تَمۡرُونَهُ حُمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ)[12] کو تاء کے فتحہ اور میم کے سکون سے [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] اور ابوجعفر کیلئے [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۵۰	تُمَارُوۡنَهٗ تَمۡرُوۡنَهٗ وَافۡتَحُوۡا شَذًا

(اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ) کو حمزہ، کسائی نے تاء کے فتحہ اور میم کے سکون سے (اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ) پڑھا ہے، اور باقیین نے (اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ نجم میں بھی نہ کوئی یاءِ اضافت ہے اور نہ کوئی یاءِ زائدہ۔

﴿سُوۡرَةُ الۡقَمَرِ﴾

قولہ:......﴿وَمُسۡتَقِرٌّ اخۡفِضۡ اِذًا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَكُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ)[۳] میں لفظ [مُسۡتَقِرٌّ] کوراء کے جر سے [وَكُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٍّ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے راء کے رفع سے (وَكُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿سَتَعۡلَمُو الۡغَيۡبُ فُصِّلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (سَتَعۡلَمُوۡنَ غَدًا)[۲۶] کو یاءِ غیب سے [سَيَعۡلَمُوۡنَ غَدًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تاءِ خطاب سے [سَتَعۡلَمُوۡنَ غَدًا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [سَيَعۡلَمُوۡنَ غَدًا] ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب سے [سَيَعۡلَمُوۡنَ غَدًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۵۱	ـ ـ وَخَاطَبَ تَعۡلَمُوۡنَ فَطِبۡ كَلَا

(سَتَعۡلَمُوۡنَ غَدًا) کو حمزہ، شامی نے تاءِ خطاب سے [سَتَعۡلَمُوۡنَ غَدًا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے یاءِ غیب سے [سَيَعۡلَمُوۡنَ غَدًا] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ قمر میں کوئی یاءِ اضافت نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں نو یاءاتِ زوائد ہیں:۔[۱][يَدۡعُ الدَّاعِ][۶] [۲][اِلَى الدَّاعِ][۸] دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات، اور باقی کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۳] تا [۸][وَنُذُرِ][۱۶/۱۸/۲۱/۳۰/۳۷/۳۹] ان چھ جگہ میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حذف ہے۔[۹][فَمَا تُغۡنِ] وصلاً سب کیلئے حذف اور وقفاً سب کیلئے اثبات ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الرَّحۡمٰنِ اِلٰى سُوۡرَةِ الۡاِمۡتِحَانِ﴾

فَشَا الۡمُنۡشَآتُ افۡتَحۡ نُحَاسٌ طَرًا وَحُوۡ 213 رُعِيۡنٌ فَشَا وَاخۡفِضۡ أَلَا شُرۡبَ فُضِّلَا

بِفَتۡحٍ فَرَوۡحُ اضۡمُمۡ طُوًى وَجِمِّي أُخِذۡ 214 وَبَعۡدُ كَحَفۡصٍ أَنۡظِرُوا اضۡمُمۡ وَصِلۡ فُلَا

قولہ:......﴿فَشَا الۡمُنۡشَآتُ افۡتَحۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَلَهُ الۡجَوَارِ الۡمُنۡشِئٰتُ)[۲۴] کو شین کے فتحہ سے [وَلَهُ الۡجَوَارِ الۡمُنۡشَئٰتُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے شین کے کسرہ سے [وَلَهُ الۡجَوَارِ الۡمُنۡشِئٰتُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق شین کے فتحہ سے [وَلَهُ الۡجَوَارِ الۡمُنۡشَئٰتُ] ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے

شین کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي الْمُنْشَاتُ الشِّيْنُ بِالْكَسْرِ فَاحْمِلَا	۱۰۵۳	....
....	۱۰۵۴	صَحِيْحًا بِخُلْفٍ.....

(وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ) کو حمزہ نے بلاخُلف اور شعبہ نے بالخلف شین کے کسرہ سے [وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشِاٰتُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کے فتحہ سے [وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ] پڑھا ہے، اور شعبہ کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

قوله:......﴿ نُحَاسٌ طِرًا ﴾

رویس نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَنُحَاسٌ)[۳۵] کو سین کے رفع سے [وَنُحَاسٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے جر سے [وَنُحَاسٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق رویس کی طرح سین کے رفع سے [وَنُحَاسٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی سین کے رفع سے پڑھا تھا) البتہ روح نے اصل کے موافق سین کے جر سے (وَنُحَاسٍ) پڑھا ہے۔ لہٰذا رویس، ابوجعفر اور خلف کیلئے سین کے رفع سے اور روح کیلئے سین کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۵۵	وَرَفْعَ نُحَاسٌ جَرَّ حَقٌّ.....

مکی، بصری نے (وَنُحَاسٌ) کو سین کے جر سے [وَنُحَاسٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے رفع سے (وَنُحَاسٌ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ رحمٰن میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں ایک یاء زائد ہے: ۔[۱] [وَلَهُ الْجَوَارِ][۲۴] یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات، اور باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ﴾

قوله:......﴿ وَحُوْرُ عِيْنٌ فَشَا وَاخْفِضْ أَلَا ﴾

خلف اور ابوجعفر نے (وَحُوْرٌ عِيْنٌ)[۲۲] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی خلف نے دونوں لفظوں کو رفع والی تنوین سے [وَحُوْرٌ عِيْنٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے رفع کے اطلاق کی طرف اشارہ ہے، اور ابوجعفر نے جر والی تنوین سے [وَحُوْرٍ عِيْنٍ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے جر والی تنوین سے [وَحُوْرٍ عِيْنٍ] اور امام نافع نے رفع والی تنوین سے [وَحُوْرٌ عِيْنٌ] پڑھا تھا) اور

باقی یعقوب نے اصل کے موافق خلف کی طرح رفع والی تنوین سے [وَحُـوۡرٌعِیۡـنٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی رفع والی تنوین سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے رفع والی تنوین سے [وَحُـوۡرٌعِیۡـنٌ] اور ابوجعفر کیلئے جر والی تنوین سے [وَحُـوۡرٍعِیۡـنٍ] ہے۔ نیز یادرہے کہ [وَحُوۡرٌ] کی تنوین ضرورت شعری کی وجہ سے حذف ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۵۹	وَحُـوۡرٌعِیۡـنٌ خَـفۡـضُ رَفۡعِهِمَـا شَـفَـا

حمزہ، کسائی نے (وَحُـوۡرٌعِیۡنٌ) دونوں کو جر والی تنوین سے [وَحُـوۡرٍعِیۡنٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے رفع والی تنوین سے [وَحُوۡرٌعِیۡنٌ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿شُرۡبَ فُضِّلاَ بِفَتۡحٍ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (شُرۡبَ الۡهِیۡمِ)[۵۵] کو شین کے فتحہ سے [شَرۡبَ الۡهِیۡمِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے شین کے ضمہ سے [شُـــرۡبَ الۡهِیۡـمِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے شین کے ضمہ سے [شُـــرۡبَ الۡهِیۡمِ] اور یعقوب نے شین کے فتحہ سے [شَـرۡبَ الۡهِیۡمِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے شین کے ضمہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے شین کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے شین کے فتحہ سے اور ابوجعفر کیلئے شین کے ضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

----------------------	۱۰۶۰	----------وَانۡـضَـمَّ شُـرۡبَ فِـيۡ نَـدَی اَلـصَّـفۡوِ

(شُـرۡبَ الۡهِیۡمِ) کو حمزہ، عاصم، نافع نے شین کے ضمہ سے [شُـرۡبَ الۡهِیۡمِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کے فتحہ سے [شَرۡبَ الۡهِیۡمِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿فَرَوۡحُ اضۡمُمۡ طُوَی﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَـرَوۡحٌ وَّرَیۡـحَان)[۸۹] میں [فَرَوۡحٌ] کو راء کے ضمہ سے [فَرُوۡحٌ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء عشرہ نے راء کے فتحہ سے [فَرَوۡحٌ] سے پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ واقعہ میں نہ کوئی یاء اضافت ہے اور نہ کوئی یاء زائدہ۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡحَدِیۡدِ﴾

قوله:......﴿ وَحِمًّی أُخِذَ وَبَعۡدُ كَحَفۡصٍ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اُخِـذَ مِیۡثٰـقُـكُـمۡ)[۸] کو حفص کی طرح ہمزہ اور خاء کے فتحہ اور قاف کے نصب سے [اَخَـذَ مِیۡثٰقَكُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے ضمہ، خاء کے کسرہ اور قاف کے رفع سے (اُخِـذَ مِیۡثٰقُكُمۡ) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَخَذَ مِیۡثٰقَكُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ

نے بھی [اَخَذَ مِيۡثٰقَكُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقَـدۡ اَخَـذَ اضۡـمُـمۡ وَاكۡسِرِ الۡخَاءَ حُـوِّلَا	١٠٦١	....
....	١٠٦٢	وَمِيۡثٰـقُـكُـمۡ عَـنۡـهُ

(اَخَذَ مِيۡثٰقَكُمۡ) کو بصری نے ہمزہ کے ضمہ، خاء کے کسرہ اور قاف کے رفع سے [اُخِذَ مِيۡثٰقُكُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ، خاء کے فتحہ اور قاف کے نصب سے [اَخَذَ مِيۡثٰقَكُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ أَنۡظِرُوا اضۡمُمۡ وَصِلۡ فُلاَ ﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا][١٣] کو ہمزہ وصل اور ظاء کے ضمہ سے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ قطعی مفتوح اور ظاء کے کسرہ سے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡظِرُوۡنَا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ظِـرُوۡنَـا بِـقَـطۡعٍ وَاكۡسِرِ الضَّمَّ فَيۡصَلاَ	١٠٦٢	وَاَنۡ......................................

(لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡظِرُوۡنَا) کو حمزہ نے ہمزہ قطعی مفتوح اور ظاء مضموم کے بجائے مکسور پڑھا ہے، یعنی [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡظِرُوۡنَا] اور باقیین نے ہمزہ وصل اور ظاء کے ضمہ سے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا ہے۔

وَيُؤۡخَذُ أَنِّثۡ اِذۡ حَمَى نَزَلَ اشۡدُدِ اِذۡ 215 وَخَاطِبُ يَكُوۡنُوا طِبۡ وَآتَاكُمۡ حَلَا

قولہ:......﴿وَيُؤۡخَذُ أَنِّثۡ اِذۡ حَمَى﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (فَالۡيَوۡمَ لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ)[١٥] کو تاءِ تانیث سے [لا تُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے (فَالۡيَوۡمَ لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ) پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے تاءِ تانیث سے اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	١٠٦٣	وَيُـؤۡخَـذُ غَيۡـرُ الشَّـامِ

(فَالۡيَوۡمَ لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ) کو شامی کے علاوہ نے یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے، جبکہ شامی نے تاءِ تانیث سے [لا تُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ نَزَلَ اشۡدُدِ اِذۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَمَانَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ)[۱۶]کوزاء کی تشدید سے[وَمَانَزَّلَ]پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے زاء کی تخفیف سے[وَمَانَزَلَ]پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق زاء کی تشدید سے[وَمَانَزَّلَ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی زاء کی تشدید سے[وَمَانَزَّلَ]پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

.... مَـــا نَـــزَلَ الۡـــخَـــفِــیۡ	۱۰۶۳	فَ اِذۡ عَـــــزَّ---------------------

(وَمَانَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ) کو نافع اور حفص نے زاء کی تخفیف سے[وَمَانَزَلَ]پڑھا ہے،اور باقیین نے زاء کی تشدید سے[وَمَانَزَّلَ]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَخَاطِبُ یَکُونُوا طِبۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف(وَلَایَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ)[۱۶]کوتاءِ خطاب سے[وَلَاتَکُوۡنُوۡا] پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء عشرہ نے یاءِ غیب سے[وَلَایَکُوۡنُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَاٰ تَاکُمۡ حَلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَآ اٰتٰکُمۡ)[۲۳]کوالف کے اثبات سے[اٰتٰکُمۡ]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف سے[اَتٰکُمۡ]پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق اثباتِ الف سے[اٰتٰکُمۡ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی اثباتِ الف سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے اثباتِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاٰتَـاکُـمۡ فَـاقۡصُرۡ حَـفِیۡظًـا---------	۱۰۶۴	....

(وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَآ اٰتٰکُمۡ) بصری نے حذفِ الف سے[اَتٰکُمۡ]پڑھا ہے،اور باقیین نے اثباتِ الف سے[اٰتٰکُمۡ]پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ حدید میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡمُجَادَلَۃِ﴾

وَیَظَّاهَرُوا کَالشَّامِ أَنِّثۡ مَعًا یَکُو 216 نُ دُوۡلَۃٌ اِذۡ رَفۡـعٌ وَأَکۡثَرُ حُـصِّلَا

قولہ:......﴿وَیَظَّاهَرُوۡا کَالشَّامِ--- اِذۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف دونوں جگہ(یُظّٰهِرُوۡنَ)[۳/۲]کوابن عامر شامی کی طرح یاء اور ھاء کے فتحہ ،ظاء کی تشدید اور

اس کے بعد الف سے [یَظّٰهَرُوۡنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے [یَظَّهَّرُوۡنَ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [یَظّٰهَرُوۡنَ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [یَظّٰهَرُوۡنَ] پڑھا تھا) البتہ یعقوب کی قراءت اصل کے موافق (یَظَّهَّرُوۡنَ) ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [یَظَّهَّرُوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [یَظّٰهَرُوۡنَ] اور یعقوب کیلئے [یَظَّهَّرُوۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَتَـظَّـاهَـرُوۡنَ الـظَّـاءُ خُـفِّفَ ثَـابِتًـا	۴۶۵	وَعَـنۡهُـمۡ لَـدَى التَّـحۡـرِيۡـمِ اَيۡـضًـاتَـحَـلَّلَا
وَتَظَّـاهَـرُوۡنَ اضۡـمُمۡـهُ وَاكۡسِرۡ لِعَـاصِمٍ	۹۶۷	وَفِـيۡ الۡهَـاءِ خَـفِّفۡ وَامۡدُدِ الظَّـاءِ ذُ بَّلَا
وَخَـفَّـفَـهُ ثَبۡتٌ وَفِـيۡ قَـدۡ سَـمِعَ كَـمَـا	۹۶۸	هُـنَـا وَهُـنَـاكَ الـظَّـاءُ خُـفِّفَ نَـوۡ فَلَا

سورۂ بقرہ اور سورۂ تحریم میں لفظ (تَظٰهَرُوۡنَ) اور (وَاِنۡ تَظٰهَرَا) کو کوفیین نے ظاء کی تخفیف سے [تَظٰهَرُوۡنَ]، [وَاِنۡ تَظٰهَرَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ظاء کی تشدید سے [تَظّٰهَرُوۡنَ]، [وَاِنۡ تَظّٰهَرَا] پڑھا ہے۔

اور لفظ [تَظٰهَرُوۡنَ] میں عاصم کیلئے تاء کے ضمہ اور ھاء کے کسرہ سے ہے، اور باقیین کیلئے تاء اور ھاء کے فتحہ ہے، اور کوفیین وشامی کیلئے ظاء کے بعد الف مدہ اور ھاء کی تخفیف سے اور باقیین کیلئے حذف الف اور ھاء کی تشدید سے ہے، اور کوفیین کیلئے ظاء تخفیف سے اور باقیین کیلئے تشدید سے ہے اور سورۂ مجادلہ میں بھی ایسے ہی ہے، جیسا کہ یہاں سورۂ احزاب میں ہے، البتہ سورۂ مجادلہ میں عاصم کیلئے ظاء کی تخفیف سے اور باقیین کیلئے ظاء کی تشدید سے ہے۔

لہٰذا یہاں سورۂ احزاب میں چار قراءتیں ہیں: عاصم کیلئے [تُظٰهِرُوۡنَ]، شامی کیلئے [تَظّٰهَرُوۡنَ]، حمزہ، کسائی کیلئے [تَظٰهَرُوۡنَ] اور نافع، مکی اور ابوعمرو بصری کیلئے [تَظَّهَّرُوۡنَ] ہے۔ اور سورۂ مجادلہ میں دونوں جگہ عاصم کیلئے [یُظٰهِرُوۡنَ]، حمزہ، کسائی اور شامی کیلئے [یَظّٰهَرُوۡنَ] اور باقی نافع، مکی اور ابوعمرو بصری کیلئے [یَظَّهَّرُوۡنَ] ہے۔

قولہ:......﴿ أَنِّثْ مَعًا يَكُونُ دُوۡلَةٌ اِذۡ رَفۡعٌ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف سورۂ مجادلہ میں (مَايَكُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ) [۷] اور سورۂ حشر میں (كَيۡلَا يَكُوۡنَ دُوۡلَةٌ) [۷] دونوں جگہ پر لفظ [یَكُوۡن] کو تاءِ تانیث سے [تَكُوۡن] اور (دُوۡلَةٌ) کو تاء کے رفع سے [دُوۡلَةٌ] پڑھا ہے، اور سورۂ مجادلہ میں لفظ [تَكُوۡنُ] تاءِ تانیث سے پڑھنے میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء عشرہ نے سورۂ مجادلہ میں یاءِ تذکیر سے [یَكُوۡنُ] پڑھا ہے، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق لفظ (یَكُوۡنُ) کو یاء تذکیر سے اور [دُوۡلَةٌ] کو تاء کے نصب سے [دُوۡلَةً] پڑھا ہے لہٰذا ابوجعفر کیلئے [مَاتَكُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ]، [كَيۡلَا تَكُوۡنَ دُوۡلَةٌ] اور یعقوب وخلف کیلئے [مَايَكُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ]، [كَيۡلَا يَكُوۡنَ دُوۡلَةً] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۶۷	وَمَـعۡ دُوۡلَةٌ اَنِّـثۡ يَـكُـوۡنَ بِـخُـلۡفٍ لَاَ

(كَيۡلَا يَكُوۡنَ دَوۡلَةٌ) میں لفظ (یَكُوۡنَ) کو ہشام نے تاءِ تانیث اور یاءِ تذکیر دونوں طرح سے اور [دُوۡلَةً] کو تاء کے

رفع سے [دُوۡلَةٌ] پڑھا ہے، یعنی [كَيۡلا تَكُوۡنَ دُوۡلَةٌ]، [كَيۡلا يَكُوۡنَ دُوۡلَةٌ] اور باقیین نے یاءِ تذکیر سے [يَكُوۡنَ] اور تاء کے نصب سے [دُوۡلَةً] پڑھا ہے، یعنی [كَيۡلا يَكُوۡنَ دُوۡلَةً]

قوله:......﴿ وَأَكۡثَرُ حُصِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلا اَكۡثَرَ اِلَّاهُوَ مَعَهُمۡ)[۷] کوراء کے رفع سے [وَلا اَكۡثَرُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِعشرہ نے راء کے نصب سے [وَلا اَكۡثَرَ] پڑھا ہے۔

وَفُزۡ يَتَنَاجَوۡ يَنۡتَجُوا مَعۡ تَنۡتَجُو 218 طُوًى يُخۡرِبُوا خَفِّفۡهُ مَعۡ جُدُرٍ حَلَا

قوله:......﴿وَفُزۡ يَتَنَاجَوۡ يَنۡتَجُوا۔۔۔طُوًى﴾

خلف اور رویس نے (يَتَنٰجَوۡنَ)[۸] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی خلف نے حفص کی طرح [يَتَنٰجَوۡنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، اور رویس نے امام حمزہ کی طرح یاء کے بعد نون کے سکون، تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے [يَنۡتَجُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے [يَنۡتَجُوۡنَ] اور ابوعمرو بصری نے [يَتَنٰجَوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور روح کی قراءت اصل کے موافق خلف کی طرح [يَتَنٰجَوۡنَ] ہے۔ لہٰذا خلف، ابوجعفر اور روح کیلئے [يَتَنٰجَوۡنَ] اور رویس کیلئے [يَنۡتَجُوۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡ يَتَنَاجَوۡنَ اقۡصُرِ النُّوۡنَ سَاكِنًا	۱۰۶۵	وَقَدِّمۡهُ وَاضۡمُمۡ جِيۡمَهُ فَتُكَمِّلَا

(يَتَنٰجَوۡنَ) کو حمزہ نے یاء کے بعد نون کے سکون، تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے (يَنۡتَجُوۡنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے (يَتَنٰجَوۡنَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿مَعۡ تَنۡتَجُوۡ طُوًى ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَلا تَتَنٰجَوۡا)[۹] کو نون کے سکون، تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے (فَلا تَنۡتَجُوۡا) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِعشرہ نے (فَلا تَتَنٰجَوۡا) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ مجادلہ میں ایک یاءِ اضافت ہے۔: [۱] [وَرُسُلِيَ اِنَّ اللّٰهَ][۲۱] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاءِ زائدہ نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡحَشۡرِ﴾

قوله:......﴿ يُخۡرِبُوا خَفِّفۡهُ۔۔۔حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ)[۲] کو راء کی تخفیف اور خاء کے سکون سے

[يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمر وبصری نے راء کی تشدید اور خاء کے فتحہ سے (يُخَرِّبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۶۷	يُخۡرِبُوۡنَ الثَّقِيۡلَ حُـ ـزَ........

بصری نے [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] کو راء کی تشدید سے [يُخَرِّبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کی تخفیف سے [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿ مَعۡ جُدُرٍ حَلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ)[۱۴] کو جیم اور دال کے ضمہ اور حذفِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمر و بصری نے جیم کے کسرہ، دال کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں کیلئے جیم اور دال کے ضمہ اور حذفِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

.... ذَوِيۡ اُسۡـوَةٍ	۱۰۶۸	وَكَسۡرُ جِدَارٍ ضُمَّ وَالۡفَتۡحُ وَاقۡصُرُوۡا

(اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ) کو کوفیین، شامی اور نافع نے جیم کے کسرہ اور دال کے فتحہ کے بجائے ضمہ اور حذفِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے جیم کے کسرہ، دال کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ حشر میں ایک یاءِ اضافت ہے۔:[۱] [اِنِّيۡ اَخَافُ اللّٰهَ][۱۶] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقین کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاءِ زائدہ ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡاِمۡتِحَانِ اِلٰى سُوۡرَةِ الۡجِنِّ﴾

وَيُفۡصَلُ مَعۡ أَنۡصَارَ حَاٍ وِ كَحَفۡصِهِمۡ 218 لَـوَوۡا ثِقۡلٌ اِدۡ وَالۡخِفُّ يَسۡرِىۡ أَكُنۡ حَلَا

قوله: ......﴿وَيُفۡصَلُ ---حَاٍ وِ كَحَفۡصِهِمۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ)[۳] کو حفص کی طرح یاء کے فتحہ، فاء کے سکون اور صاد کے کسرہ سے [يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمر و بصری نے یاء کے ضمہ، فاء کے سکون اور صاد کے فتحہ سے صیغہ مجہول [يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے [يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ] اور خلف نے

[یُـفَـصِّـلُ بَیۡـنَـکُـمۡ] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی[یُـفۡـصَـلُ بَیۡـنَـکُـمۡ]اورامام حمزہ نے[یُـفَـصِّـلُ بَیۡـنَـکُـمۡ] پڑھاتھا)لہٰذا یعقوب کیلئے[یَفۡصِلُ بَیۡنَکُمۡ]ابوجعفر کیلئے[یُفۡصَلُ بَیۡنَکُمۡ]اورخلف کیلئے[یُفَصِّلُ بَیۡنَکُمۡ]ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَیُـفۡـصَـلُ فَتۡـحُ الـضَّـمِّ نَـصٌّ وَصَـادُہٗ	۱۰۶۹	بِـکَسۡـرٍ ثَـوَی وَالثِّـقۡـلُ شَـافِیۡـهِ کُـمِّلَا

[یُـفۡـصَـلُ بَیۡـنَـکُـمۡ]کوعاصم نے یاء کے ضمہ کے بجائے فتحہ،فاء کے سکون اورصاد کے کسرہ سے[یَـفۡـصِـلُ بَیۡـنَکُمۡ]پڑھاہے،اورحمزہ،کسائی نے یاء کے ضمہ،فاء کے فتحہ اورصاد کی تشدید سے[یُـفَـصِّلُ بَیۡنَکُمۡ]اورشامی نے یاء کے ضمہ ،فاء کے فتحہ اورصاد کی تشدیدوفتحہ سے[یُـفَـصَّـلُ بَیۡـنَـکُمۡ]پڑھاہے،اور باقیین نے یاء کے ضمہ،فاء کے سکون اورصاد کی تخفیف سے[یُفۡصَلُ بَیۡنَکُمۡ]پڑھاہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ ممتحنہ میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الصَّفِّ﴾

قوله:......﴿ مَعۡ أَنۡصَارَ حَا وٍ کَحَفۡصِهِمۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (کُـوۡنُـوۡۤا اَنۡـصَـارَالـلّٰـهِ)[۱۴]کوحفص کی طرح تنوین کے بغیر[کُـوۡنُـوۡۤا اَنۡـصَـارَ اللّٰهِ]پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے تنوین سے[کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارًااللّٰهِ]پڑھاتھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح بلاتنوین ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی بلاتنوین[کُـوۡنُـوۡۤا اَنۡـصَـارَاللّٰـهِ]پڑھاتھا)البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق تنوین سے(کُـوۡنُوۡۤا اَنۡصَارًااللّٰهِ)پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی تنوین سے[کُـوۡنُوۡۤا اَنۡصَارًااللّٰهِ]پڑھاتھا)لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے تنوین کے بغیراورابوجعفر کیلئے تنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَلِـلّٰـهِ زِدۡ لَامًـا وَاَنۡـصَـارَ نَـوِّنًـا	۱۰۷۱	سَـمَا-------------------------------

نافع،مکی اورابوعمروبصری نے (کُـوۡنُـوۡۤا اَنۡصَارَاللّٰهِ)میں لفظ(اَللّٰهِ)میں ایک لام زائداور(اَنۡصَارَ) کوتنوین سے[کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارًالِلّٰهِ]پڑھاہے،جبکہ باقیین لام زائدہ اورتنوین کے بغیر(کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَاللّٰهِ)پڑھاہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ صف میں دویاءاتِ اضافت ہیں۔:[۱][مِـنۡ بَـعۡـدِیَ اسۡـمُـهٗ][۶]میں ابوجعفر،یعقوب کیلئے فتحہ اورخلف کیلئے سکون ہے۔[۲][مَنۡ اَنۡصَارِیۡ اِلَی اللّٰهِ][۱۴]میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقین کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡمُنَافِقِیۡنَ﴾

قولہ:......﴿لَوَوۡا ثِقَلٌ اِذۡ وَالۡخِفُّ یَسۡرِیۡ﴾

ابوجعفر اور روح نے (لَـــوَوۡا رُءُ وۡسَھُـــمۡ)[۵] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے پہلی واو کی تشدید سے [لَـــوَّوۡا رُءُ وۡسَھُـــمۡ] اور روح نے تخفیف سے [لَـــوَوۡا رُءُ وۡسَھُـــمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے واو کی تخفیف سے اور امام ابوعمرو بصری نے تشدید سے پڑھا تھا) البتہ رویس اور خلف نے اصل کے موافق واو کی تشدید سے [لَـــوَّوۡا رُءُ وۡسَھُـــمۡ] پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے واو کی تشدید سے اور روح کیلئے تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَفَّ لَـوَوۡا اِ لَـفًـا............	۱۰۷۳	....

[لَـوَّوۡا رُءُ وۡسَھُـمۡ] کو نافع نے واو کی تخفیف سے [لَـوَوۡا رُءُ وۡسَھُـمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے واو کی تشدید سے [لَوَّوۡا رُءُ وۡسَھُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ أَكُنۡ حَلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ)[۱۰] میں لفظ [وَاَكُنۡ] کو نون کے جزم اور اس سے پہلے واو کے حذف سے [وَاَكُـنۡ مِّـنَ الـصّٰـلِـحِیۡـن] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [وَاَكُـوۡنَ مِّـنَ الصّٰلِحِیۡن] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡن] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡن] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۷۳	اَكُـوۡنَ بِـوَاوٍ وَانۡـصِبُـوا الۡـجَـزۡمَ حُـفِّلَا

بصری نے [وَاَكُـوۡنَ] کو کاف کے بعد واو کے اثبات اور نون کے نصب سے [وَاَكُـوۡنَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے نون کے جزم اور اس سے پہلے واو کے حذف سے [وَاَكُنۡ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ منافقین میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ التَّغَابُنۡ﴾

وَيَـجۡـمَعُكُمۡ نُوۡنٌ حِمًى وُجِدِ كَسۡرُ يَا 219 تَـفَاوُتِ فِدۡ تَـدۡعُـونَ فِى تَدَّعُوا حُـلَى

قولہ:......﴿وَيَجۡمَعُكُمۡ نُوۡنٌ حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَیَوۡمَ یَجۡمَعُكُمۡ)[۹] کو نون سے [وَیَوۡمَ نَجۡمَعُكُمۡ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں

یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے یاء سے [وَيَوۡمَ يَجۡمَعُكُمۡ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۃ تغابن میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الطَّلَاقِ﴾

قوله:......﴿ وُجدِ كَسۡرُ يَا ﴾

روح نے اصل کے خلاف (مِنۡ وُّجۡدِكُمۡ)[٦] کوواو کے کسرہ سے [مِنۡ وِّجۡدِكُمۡ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے واو کے ضمہ سے (مِنۡ وُّجۡدِكُمۡ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۃ طلاق میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُلۡكِ﴾

قوله:......﴿تَفَاوُتِ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (مِـــــنۡ تَـــــفٰـــــوُتٍ)[٣] کوفاء کے بعد اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے [مِنۡ تَفٰوُتٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے حذفِ الف اورواو کی تشدید سے [مِنۡ تَفَوُّتٍ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے [مِنۡ تَفٰوُتٍ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمر وبصری نے بھی اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عَـلَـى الۡـقَـصۡـرِ وَالتَّشۡـدِيۡـدِ شَـقَّ تَهَـلُّلَا	١٠٧٥	---------مِــــنۡ تَـــــفَـــــوُّتٍ

(مِـنۡ تَـفٰوُتٍ) کوحمزہ، کسائی نے حذفِ الف اورواو کی تشدید سے [مِـنۡ تَـفَوُّتٍ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے [مِنۡ تَفٰوُتٍ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تَدۡعُونَ فِي تَدَّعُوا حُلَى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (تَـدَّعُوۡنَ)[٢٧] کودال کی تخفیف سے [تَـدۡعُوۡنَ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے دال کی تشدید سے (تَدَّعُوۡنَ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۃ ملک میں دو یاءاتِ اضافت ہیں۔: [١] [اَهۡـــلَـــكَـــنِـــيَ الـــلّٰـــهُ][٢٨] میں تینوں ائمہ کیلئے فتحہ ہے۔ [٢] [وَمَنۡ مَّعِيَ اَوۡ][٢٨] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں۔[۱][کَیۡفَ نَـذِیۡـرِ][۱۷][۲][کَیۡفَ نَـکِیۡـرِ][۱۸] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡحَآقَّۃِ﴾

وَحُطۡ یُـؤۡمِـنُـوا یَذَّکَّرُوا یَسۡأَلُ اضۡمُمَا 220 أَلَا وَشَهَـادَاتٍ خَـطِیۡئَـاتِ حُـمِّلَا

قوله:.......﴿وَحُطۡ یُؤۡمِنُوا یَذَّکَّرُوا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (قَـلِیۡلاً مَّـایُـؤۡمِنُوۡنَ)اور(قَـلِیۡلاً مَّـایَذَّکَّرُوۡنَ)[۴۱/۴۲] دونوں کلموں کو یاءِ غیب سے [قَلِیۡلاً مَّایُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَلِیۡلاً مَّایَذَّکَّرُوۡنَ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کلموں کو تاءِ خطاب سے [قَـلِیۡلاً مَّـاتُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَـلِیۡلاً مَّـاتَذَّکَّرُوۡنَ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق دونوں کلموں کو تاءِ خطاب سے پڑھا ہے یعنی ابوجعفر کیلئے [قَـلِیۡلاً مَّـاتُـؤۡمِنُوۡنَ]،[قَـلِیۡلاً مَّـاتَذَّکَّرُوۡنَ]اور خلف کیلئے [قَـلِیۡلاً مَّـاتُـؤۡمِنُوۡنَ]، [قَلِیۡلاً مَّاتَذَکَّرُوۡنَ] ہے۔

نیز ذال کی تخفیف وتشدید ائمہ ثلاثہ اپنے اصول کے موافق پڑھتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَیَـذَّکَّـرُوۡنَ یُـؤۡمِـنُـوۡنَ مَـقَـا لُـهُ	۱۰۸۰	بِـخُـلۡفٍ لَـهُ دَاعٍ..........
وتـذکـرون الـکـل خف عـلا شـذا	۷۷۲	....

[قَـلِیۡلاً مَّـاتُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَـلِیۡلاً مَّاتَذَّکَّرُوۡنَ] کو ابن ذکوان نے بالخلف اور ہشام ومکی نے بلا خلف دونوں کلموں کو یاءِ غیب سے [قَـلِیۡلاً مَّـایُـؤۡمِـنُوۡنَ]،[قَـلِیۡلاً مَّـایَذَّکَّـرُوۡنَ] پڑھا ہے،اور باقیین نے دونوں کلموں کو تاءِ خطاب سے [قَلِیۡلاً مَّاتُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَلِیۡلاً مَّاتَذَّکَّرُوۡنَ] پڑھا ہے۔

اور ہر جگہ کلمہ [تَـذَکَّرُوۡنَ] کو حفص،حمزہ اور کسائی نے ذال کی تخفیف سے [تَـذَکَّرُوۡنَ]اور باقیین نے ذال کی تشدید سے [تَذَّکَّرُوۡنَ] پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ اضافت وزوائد }

سورۂ حاقہ میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡمَعَارِجُ﴾

قوله:.......﴿ یَسۡأَلُ اضۡمُمَا أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَلَا یَسۡـئَـلُ حَـمِیۡـمٌ حَـمِیۡـمًـا)[۱۰] کو یاء کے ضمہ سے صیغہ مجہول

[وَلا يُسْــَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے یاء کے فتحہ سے صیغہ معروف (وَلا يَسْئَلُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَشَهَادَاتٍ ـ ـ ـ حُمِّلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْن)[۳۳]کوجمع سے [بِشَهٰدٰتِهِمْ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمْ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمْ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمْ] پڑھا تھا)اورتاء کوتینوں ائمہ نے اصل کے موافق مکسور پڑھا ہے۔لہٰذا یعقوب کیلئے جمع سے اورابوجعفر وخلف کیلئے واحد سے ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ معارج میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ نُوۡح عليه السلام﴾

قوله:......﴿خَطِيْئٰتِ حُمِّلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِـمَّـا خَـطِيْـٓئَاتِهِمْ)[۲۵]کوجمع سے [مِـمَّـا خَـطِيْـٓئَاتِهِمْ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،اورتاء کا کسرہ اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [خَـطٰيٰـكُـمْ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق جمع سے پڑھا ہے،البتہ ابوجعفر کیلئے تاء کے رفع سے [مِـمَّـا خَـطِيْـٓـئَـاتُـهُـمْ]اورخلف کیلئے تاء کے کسرہ سے [مِـمَّاخَطِيْٓئَاتِهِمْ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے جمع اورتاء کے رفع سے [مِـمَّاخَطِيْٓئَاتُهُمْ] اورامام حمزہ نے جمع اور تاء کے کسرہ سے [مِمَّاخَطِيْٓئَاتِهِمْ] پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے جمع اورتاء کے کسرہ سے اورابوجعفر کیلئے جمع اورتاء کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــــــــــــــــــــــوَقُــــــــــــــلُ	۱۰۸۶	شَهَــادَاتِهِــمْ بِــالْــجَــمْــعِ حَـفْـصٌ تَـقَبَّلاَ
خَـطِيْـئَـاتُـكُـمْ وَحِّدُهُ عَنْـهُ وَرَفْـعُـهُ	۷۰۲	كَـمَـا اَلَّـفُـوْا وَالْـغَيْـرُ بِـالْـكَسْـرِ عَـدَّلاَ
وَلٰـكِـنَّ خَـطَـايَـا حَـجَّ فِيْهَـا وَنُـوْحِهَـا	۷۰۳	....

(بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْن)کوحفص نے جمع سے [بِشَهٰدٰتِهِمْ] پڑھا ہے،اور باقیین نے واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمْ] پڑھا ہے۔

(خَطِيْٓئَاتِكُمْ،مِـمَّاخَطِيْٓئَاتِهِمْ) کوشامی نے واحداورتاء کے رفع سے [مِمَّاخَطِيْٓئَتُهُمْ] پڑھا ہے،اورنافع نے جمع اورتاء کے رفع سے [مِـمَّـا خَـطِيْـٓئَاتُهُمْ] اورابوعمرو بصری نے سورۂ اعراف اورنوح میں [خَـطٰيٰـكُمْ] جمع تکسیر منصوب محلاً سے پڑھا ہے،اور باقیین نے جمع اورتاء کے کسرہ سے [مِمَّاخَطِيْٓئَاتِهِمْ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ نوح علیہ السلام میں تین یاءاتِ اضافت ہیں۔:[۱][دُعَآءِ یَ اِلاَّ][۶][۲][اِنِّـیَ اَعْلَنْتُ][۹]میں ابوجعفر کیلئے

فتحہ اور باقین کیلئے سکون ہے[۳][بَيۡتِيَ مُؤۡمِنًا][۲۸] میں تینوں کیلئے سکون ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں ایک یاءزائدہ ہے۔[۱][وَاَطِيۡـعُوۡنِ][۳] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡجِنِّ اِلٰى سُوۡرَةِ الۡمُرۡسَلٰتِ﴾

وَأَنَّــهُ تَعَــالَــى كَــانَ لَمَّــا اُفۡتَحًــا أَبٌ 221 تَــقُــولَ تَقَوَّلَ حُــزۡ وَقُــلۡ إِنَّمَــا أَلَا

وَقَـالَ فَتًى يَعۡـلَـمُ فَضُمَّ طَوَى وَحَـا 222 مَ وَطۡـأً وَرَبُّ اخۡفِضۡ حَوَى الرِّجۡزَ اِذۡ حَلَا

فَــضُــمَّ وَإِذۡ أَدۡبَــرُ حَـكَـى وَإِذَا دَبَــرُ 223 وَيَـذۡكُـرُ أُدۡ يُـمۡـنَى حُـلًى وَسَلَاسِلَا

لَـدَى الۡـوَقۡفِ فَاقۡصُرۡ طُلۡ قَوَارِيۡرَ أَوَّلَا 224 فَنَوِّنۡ فَتًى وَالۡـقَصۡرُ فِى الۡوَقۡفِ طِبۡ وَلَا

قـولـه:......﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى كَانَ لَمَّا اُفۡتَحًا أَبٌ﴾

یہاں سے ناظم سورۃ الجن میں[وَاَنَّـهٗ تَـعَـالٰى جَدُّ رَبِّنَا] سے لیکر[وَاَنَّـهٗ لَمَّا] تک[وَاَنَّـهٗ،وَاَنَّا،وَاَنَّهُمۡ] کے تیرہ کلمات کا اختلاف بیان فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف چارجگہ ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے، یعنی(وَاَنَّـهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا)[۳](وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا)[۴](وَاَنَّهٗ كَا نَ رِجَالٌ)[۶](وَاَنَّهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ)[۱۹]اور باقی نوجگہ اصل کے موافق ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے تمام تیرہ کلمات کو ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے تمام کلمات کواصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے[وَاَنَّـهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] میں ہمزہ کا فتحہ اور باقی بارہ کلمات میں ہمزہ کوکسرہ سے اورخلف نے تیرہ کے تیرہ کلمات میں ہمزہ کوفتحہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی[وَاَنَّـهٗ لَـمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] میں ہمزہ کا فتحہ اور باقی بارہ کلمات میں ہمزہ کوکسرہ سے اورامام حمزہ نے تیرہ کے تیرہ کلمات میں ہمزہ کوفتحہ سے پڑھا تھا)

نیز یادرہے کہ[وَاَنَّ الۡمَسَاجِدَ] تمام قراءعشرہ کیلئے باتفاق ہمزہ کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۸۴	مَـعَ الۡـوَاوِ فَـافۡتَـحۡ اِنَّ كَـمۡ شَـرۡفًـا عَلَا
وَعَـنۡ كُـلِّهِـمُ اَنَّ الۡـمَسَـاجِـدَ فَتۡحُـهٗ	۱۰۸۵	وَفِـيۡ اَنَّـهٗ لَـمَّـا بِكَسۡرٍ صُوَى الۡعُلَا

سورۃ الجن میں[وَاَنَّـهٗ،وَاَنَّا،وَاَنَّهُمۡ] کے جتنے کلمات بھی واو کے بعد ہیں،ان سب میں شامی،حمزہ،کسائی،حفص کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور باقیین کیلئے ہمزہ کا کسرہ ہے۔اور(وَاَنَّ الۡـمَسٰـجِـدَ لِـلّٰـهِ)کوسب حضرات نے ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے،اور [وَاَنَّهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] کونافع اورشعبہ نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے۔

لہٰذا نافع ،شعبہ کیلئے تیرہ کے تیرہ کلمات میں ہمزہ مکسور سے ،شامی ،حفص ،حمزہ اور کسائی کیلئے ہمزہ مفتوح سے اور مکی ،بصری کیلئے [وَ اَنَّهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] میں فتحہ اور باقی بارہ میں کسرہ ہے۔اور (وَ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ) میں سب کیلئے فتحہ ہے۔

قولہ:......﴿تقُولَ تَقَوَّلُ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَنۡ لَّـنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ)[۲۰] کے بجائے (اَنۡ لَّـنۡ تَقَوَّلَ الۡاِنۡسُ) پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے [اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَقُلۡ إِنَّمَا أَ لَا وَقَالَ فَتىً ﴾

ابوجعفر اور خلف نے (قُلۡ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا)[۲۰] میں لفظ [قُلۡ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے صیغہ امر سے [قُلۡ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے،اور خلف نے صیغہ ماضی سے [قَـالَ اِنَّـمَـا اَدۡعُوۡا] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے صیغہ ماضی سے [قَـالَ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] اور امام حمزہ نے صیغہ امر سے [قُلۡ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا تھا) اور یعقوب نے بھی خلف کی طرح صیغہ ماضی سے پڑھا ہے،البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی صیغہ ماضی سے [قَالَ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے صیغہ امر سے اور یعقوب وخلف کیلئے صیغہ ماضی سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----وَفِـــيۡ قَـــــالَ اِنَّـــمَـــــا	۱۰۸۲	هُـــنَـــا قُـلۡ فَشَــا نَــصًّــا------

حمزہ اور عاصم نے [قَـالَ اِنَّـمَا اَدۡعُوۡا] کو صیغہ امر سے [قُـلۡ اِنَّـمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا ہے،اور باقیین نے صیغہ ماضی سے [قَالَ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَعۡلَمُ فَضُمَّ طَوَى ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (لِيَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ)[۲۸] میں [لِيَعۡلَمَ] کو یاء کے ضمہ سے [لِيُعۡلَمَ] پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے یاء کے فتحہ سے [لِيَعۡلَمَ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۃ الجن میں ایک یاء اضافت ہے۔:[۱][رَبِّیَ اَمَدًا][۲۵] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُزۡمِّلُ﴾

قولہ:......﴿وَحَامَ وَطأً﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (هِـــیَ اَشَــدُّ وَطۡــاً)[۶] میں لفظ (وَطۡــاً) کو واو کے فتحہ اور طاء کے سکون سے

[وَطۡـأً] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واو کے کسرہ، طاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے [وِطَآءً] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [وَطۡأً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [وَطۡأً] پڑھا تھا) پس تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۸۸	وَوَطۡئًا وِطَآءً فَاكۡسِرُوهُ كَمَا حَكَوۡا

ابن عامر شامی اور ابوعمرو بصری نے [وَطۡـــــــــأً] کو واو کے کسرہ، طاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے [وِطَآءً] پڑھا ہے، اور باقیین نے واو کے فتحہ اور طاء کے سکون سے [وَطۡأً] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَرَبُّ اخۡفِضۡ حَوَى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (رَبُّ الۡـــمَشۡـــرِقِ)[۹] کو باء کے جر سے (رَبِّ الۡـــمَشۡـــرِقِ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے باء کے رفع سے (رَبُّ الۡـــمَشۡـرِقِ) پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [رَبِّ الۡـمَشۡرِقِ] ہے، البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق باء کے رفع سے [رَبُّ الۡـمَشۡرِقِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی باء کے رفع سے [رَبُّ الۡمَشۡرِقِ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے باء کے جر سے اور ابوجعفر کیلئے باء کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَرَبُّ بِـخَـفۡـضِ الـرَّفۡـعِ صُـحۡبَتُهُ كَلاَ	۱۰۸۸	....

(رَبُّ الۡمَشۡرِقِ) کو شعبہ، حمزہ، کسائی اور شامی نے باء کے رفع کے بجائے جر سے (رَبِّ الۡمَشۡرِقِ) پڑھا ہے، اور باقیین نے باء کے رفع سے (وَرَبُّ الۡمَشۡرِقِ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ مزمل میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُدَّثِّرُ﴾

قولہ:......﴿الرِّجۡزَ اِذۡ حَلاَ فَضُمَّ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (وَالـرِّجۡـزَ فَـاهۡـجُـرۡ)[۵] میں لفظ [وَالـرِّجۡـزَ] کو راء کے ضمہ سے [وَالـرُّجۡزَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے راء کے کسرہ سے [وَالـرِّجۡزَ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق راء کے کسرہ سے [وَالـرِّجۡزَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی راء کے کسرہ سے [وَالـرِّجۡزَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے راء کا ضمہ اور خلف کیلئے راء کا کسرہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۹۰	وَوَالرِّجۡزَضَمَّ الۡكَسۡرَحَفۡصٌ ...

(وَالرِّجۡزَ فَاهۡجُرۡ) کوحفص نے راء کے کسرہ کے بجائے ضمہ سے [وَالرُّجۡزَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے کسرہ سے [وَالرِّجۡزَ فَاهۡجُرۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَإِذۡ أَدۡبَرَ حَكۡى وَإِذَا دَبَرَ ــ اُ دُ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے [إِذۡ أَدۡبَرَ] [۳۳] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے [إِذۡ أَدۡبَرَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہور ہا ہے، اور ابوجعفر نے [إِذَادَبَرَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [إِذَادَبَرَ] اور امام نافع نے [إِذۡ أَدۡبَرَ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے موافق یعقوب کی طرح [إِذۡ أَدۡبَرَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [إِذۡ أَدۡبَرَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [إِذۡ أَدۡبَرَ] اور ابوجعفر کیلئے [إِذَادَبَرَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَدۡبَرَ فَاهۡمِزۡهُ وَسَكِّنۡ عَنِ اجۡتَلَا	۱۰۹۰	.........إِذَ قُلۡ إِذۡ
....	۱۰۹۱	فَبَادِرۡ..................

[إِذۡ أَدۡبَرَ] کو حفص، نافع اور حمزہ نے ذال کے سکون پھر ہمزہ مفتوحہ اور دال کے سکون سے پڑھا ہے، اور باقیین نے [إِذَادَبَرَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَيَذۡكُرُوۡا اُدُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ) [۵۶] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہور ہا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاءِ خطاب سے [وَمَاتَذۡكُرُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ الۡغَيۡبَ خُصَّ وَخُلِّلَا	۱۰۹۱	....

نافع کے سوا سب قراء سبعہ کیلئے (وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ) یاءِ غیب سے ہے، اور نافع کیلئے تاءِ خطاب سے (وَمَاتَذۡكُرُوۡنَ) ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ مدثر میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡقِیٰمَۃِ﴾

قوله:......﴿ یُمۡنَی حُلاً ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی)[۳۷] کو یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِیٍّ تُمۡنٰی] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کیلئے بھی اصل کے موافق تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِیٍّ تُمۡنٰی] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِیٍّ تُمۡنٰی] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے یاءِ تذکیر سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۹۲	------------یُمۡنٰی عُلاً عَلاَ

[مِنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی] کو حفص نے یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِیٍّ تُمۡنٰی] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ قیامہ میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الدَّھۡرِ﴾

قوله:......﴿وَسَلاَسِلاَ لَدَی الۡوَقۡفِ فَاقۡصُرۡ طُلۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف لفظ (سَلٰسِلاً)[۴] کو حالین میں حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] پڑھا ہے، البتہ وصلاً حذفِ الف اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے وصلاً حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلاً] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی روح نے وصلاً حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلاً] اور ابوجعفر نے حالین میں اثباتِ الف سے [سَلٰسِلاً] اور خلف نے حالین میں حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

سَلاَسِلَ نَوِّنۡ اِذۡ رَوَوۡا صَرۡفَہٗ لَنَا	۱۰۹۳	وَبِالۡقَصۡرِ قِفۡ مِنۡ عَنۡ هُدًی خُلۡفُهُمۡ فَلاَ
زَ کَا..............	۱۰۹۴	....

[سَلٰسِلاً] کو نافع، ہشام، شعبہ اور کسائی نے وصلاً تنوین سے [سَلٰسِلاً] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلا] پڑھا ہے، اور قنبل، حمزہ نے وصلاً ترکِ تنوین سے [سَلٰسِلَ] اور وقفاً حذفِ الف سے [سَلٰسِلۡ] پڑھا ہے، اور بزی، ابن ذکوان اور حفص نے وصلاً بلاتنوین [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف اور حذفِ الف دونوں طرح سے [سَلٰسِلا، سَلٰسِلۡ] پڑھا ہے، اور ابوعمرو بصری کیلئے وصلاً بلاتنوین [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلا] ہے۔

قولہ:......﴿قَوَارِيۡرَ أَوَّلَا فَنَوِّنۡ فَتًى وَالۡقَصۡرُ فِى الۡوَقۡفِ طِبۡ وَلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف[كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا][۱۵]کووصلاً تنوین سے [قَوَارِيۡرًا]اوروقفاً اثباتِ الف سے [قَوَارِيۡرَا] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے وصلاً ترکِ تنوین سے [قَوَارِيۡرَا] اوروقفاً راءساکنہ سے [قَوَارِيۡرۡ] پڑھا تھا)اور رویس نے اصل کے خلاف وقفاً راءساکنہ سے [قَوَارِيۡرۡ] پڑھا ہے،اور وصلاً ترکِ تنوین اصل کے موافق ہے۔اور باقی ابوجعفر اورروح نے اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے وصلاً تنوین سے [قَوَارِيۡرًا]اوروقفاً اثباتِ الف سے [قَوَارِيۡرَا]اورروح نے وصلاً ترکِ تنوین سے[قَوَارِيۡرَا]اوروقفاً اثباتِ الف سے[قَوَارِيۡرَا] ہے۔

نیز یادرہے کہ دوسرے[قَوَارِيۡرَا مِنۡ] کوائمہ ثلاثہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے۔یعنی ابوجعفر کیلئے وصلاً تنوین سے اوروقفاً اثبات الف سے،اورخلف کیلئے وصلاً ترکِ تنوین سے اوروقفاً راءساکنہ سے،اور پورے یعقوب کیلئے وصلاً ترکِ تنوین سےاوروقفا راءساکنہ سے ہے۔

توخلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر نے دونوں[قَوَارِيۡرًا] کووصلاً تنوین سےاوروقفاً اثباتِ الف سے پڑھا ہے،اورخلف نے پہلے [كَانَتۡ قَوَارِيۡرًا] کووصلاً تنوین سےاوروقفاً اثباتِ الف سےاوردوسرے[قَوَارِيۡرَا مِنۡ] کووصلاً ترکِ تنوین سےاوروقفاً راءساکنہ سے پڑھا ہے،اوررویس نے دونوں[قَوَارِيۡرَا] کووصلاً ترکِ تنوین سےاوروقفا راءساکنہ سے پڑھا ہے،اورروح نے بھی دونوں[قَوَارِيۡرَا] کووصلاً ترکِ تنوین سےاوروقفاً پہلے کواثباتِ الف سےاوردوسرے کوراءساکنہ سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....وَقَوَارِيۡرًافَنَوِّنۡهُ اِذۡ دَنَا	۱۰۹۴	رِضًا صَرۡفِهٖ وَاقۡصُرۡهُ فِى الۡوَقۡفِ فَيۡصَلَا
وَفِى الثَّانِ نَوِّنۡ اِذۡ رَوَوۡا صَرۡفَهٗ وَقُلۡ	۱۰۹۵	يَمُدُّ هِشَامٌ وَاقِفًا مَعَهُمۡ وِلَا

[كَانَتۡ قَوَارِيۡرًا]کونافع،مکی،کسائی اورشعبہ نے وصلاً تنوین سے [قَوَارِيۡرًا] پڑھا ہے،اور باقیین نے وصلاً ترکِ تنوین سے پڑھا ہے،اورحمزہ نے وقفاً حذفِ الف سے پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے اثباتِ الف سے پڑھا ہے۔اوردوسرے [قَوَارِيۡرًا مِنۡ]کونافع،کسائی شعبہ نے وصلاً تنوین سے پڑھا ہے،اور باقیین نے ترکِ تنوین سے پڑھا ہے،اوروقفاً اہلِ تنوین والوں کے ساتھ ہشام نے بھی اثباتِ الف سے پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے حذفِ الف سے پڑھا ہے۔

لہٰذا نافع،کسائی اورشعبہ کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرًا] وصلاً تنوین سے اوروقفاً اثباتِ الف سے ہے،اورابوعمروبصری،ابن ذکوان اورحفص کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرَا] وصلاً ترکِ تنوین سے اوروقفاً پہلا اثباتِ الف اوردوسرا حذفِ الف سے ہے،ہشام کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرَا] وصلاً ترکِ تنوین سے اوروقفاً اثباتِ الف سے ہے،اورمکی کیلئے پہلا [كَانَتۡ قَوَارِيۡرًا] وصلاً تنوین سے اوروقفاً اثباتِ الف سے اوردوسرا [قَوَارِيۡرَا مِنۡ] وصلاً ترکِ تنوین سے اوروقفاً حذفِ الف سے ہے،اورحمزہ کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرَا] وصلاً ترکِ تنوین سے اوروقفاً حذفِ الف سے ہے۔

وَعَـالِيُهِمُ انۡصِبُ فُزۡ وَاِسۡتَبۡرَقُ اخۡفِضًا 225 اَ لَا وَيَشَـاءُوۡنَ الۡـخِطَـابُ حِمًى وِلَا

قوله:......﴿وَعَالِيُهِمُ انۡصِبۡ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف [عَالِيَهُمۡ][۲۱] کو یاء کے نصب سے [عَالِيَهُمۡ] پڑھا ہے، اور یاء کے نصب کی وجہ سے ھاء کا ضمہ لزومی ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاء کے سکون اور ھاء کے کسرہ سے [عَـــــالِيۡهِـــمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے خلف کی طرح [عَـالِيَهُمۡ] اور ابوجعفر نے امام حمزہ کی طرح [عَـالِيۡهِمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [عَالِيَهُمۡ] اور امام نافع نے [عَالِيۡهِمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے [عَالِيَهُمۡ] اور ابوجعفر کیلئے [عَالِيۡهِمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۹۶	وَعَـالِيهِـمُ اسۡكِـنۡ وَاكۡسِـرِ الضَّمَّ اِذۡ فَشَا

[عَـالِيَهُمۡ] کو نافع اور حمزہ نے یاء کے سکون اور ھاء کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [عَـالِيۡهِمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے نصب اور ھاء کے کسرہ کے بجائے ضمہ سے [عَالِيَهُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَاِسۡتَبۡرَقُ اخۡفِضَنۡ اَ لَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [وَاِسۡتَبۡـرَقٌ][۲۱] کو قاف کے جر سے [وَاِسۡتَبۡـرَقٍ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے قاف کے رفع سے [وَاِسۡتَبۡرَقٌ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق قاف کے جر سے [وَاِسۡتَبۡرَقٍ] پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ [خُـــضۡـــرٌ] میں ائمہ ثلاثہ اپنی اصل کے موافق ہیں، یعنی ابوجعفر اور یعقوب کیلئے راء کے رفع سے [خُضۡرٌ] اور خلف کیلئے راء کے جر سے [خُضۡرٍ] ہے۔

لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ] اور خلف کیلئے [خُضۡرٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۹۶	وَخُـضۡـرٌ بِـرَفۡـعِ الۡخَـفۡـضِ عَـمَّ حُلًا عُلَا
....	۱۰۹۷	وَاِسۡتَبۡـرَقٌ حِـرۡمِـيُّ نَـصۡـرٍ-----

[خُـــضۡـــرٌ] کو نافع، شامی، بصری اور حفص نے راء کے رفع سے [خُـــضۡـــرٌ] اور باقیین نے راء کے کسرہ سے [خُـضۡـرٍ] پڑھا ہے، اور [وَاِسۡتَبۡـرَقٌ] کو نافع، مکی اور عاصم نے راء کے کسرہ کے بجائے رفع سے [وَاِسۡتَبۡـرَقٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے جر سے [وَاِسۡتَبۡـــرَقٍ] پڑھا ہے۔ لہٰذا نافع، حفص کیلئے [خُـــضۡـــرٌ وَّاِسۡتَبۡـــرَقٌ]، حمزہ، کسائی کیلئے [خُضۡرٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ]، مکی، شعبہ کیلئے [خُضۡرٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ] اور بصری، شامی کیلئے [خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ] ہے۔

قوله:......﴿ وَيَشَاءُوۡنَ الۡخِطَابُ حِمًى وِلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَمَـايَشَـآءُوۡنَ اِلَّآاَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ)[۳۰] میں لفظ [وَمَـايَشَآءُوۡنَ] کو تاءِ خطاب سے

[وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [وَمَایَشَآءُ وْنَ]پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح تاءِخطاب سے [وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی تاءِخطاب سے [وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے خطاب کی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

............وَخَاطَبُوا تَشَاءُوْنَ حِصْنٌ---------	۱۰۹۷	

[وَمَایَشَآءُ وْنَ]کونافع اورکوفیین نے تاءِخطاب سے [وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے،اور باقیین نے یاءِغیب سے [وَمَایَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ دھرمیں دونوں یاءمیں سے کوئی یاءنہیں ہے۔

﴿وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُرْسَلٰتِ اِلٰى سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ﴾

وَحُزْ أُقِّتَتْ هَمْزًا وَبِالْوَاوِ خَفَّ اُدْ 226 وَضُمَّ جِمَالَاتُ افْتَحِ انْطَلِقُوْا طُلَا
بِثَانٍ وَقَصْرٌ لَابِثِيْنَ يَدٌ وَمُدْ 227 دَ فُقْ رَبُّ وَالرَّحْمٰنُ بِالْخَفْضِ حُمِّلَا

قولہ:......﴿وَحُزْ أُقِّتَتْ هَمْزًا وَبِالْوَاوِ خَفَّ اُدْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ)[۱۱]میں لفظ[اُقِّتَتْ]کوواو کے بجائے ہمزہ سے [اُقِّتَتْ]پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واو سے [وُقِّتَتْ]پڑھاتھا)اورخلف نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح ہمزہ سے [اُقِّتَتْ]پڑھاہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہمزہ سے [اُقِّتَتْ]پڑھاتھا)البتہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف واواورقاف کی تخفیف سے [وُقِتَتْ]پڑھاہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے قاف کی تشدید سے پڑھاہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

---وُقِّتَتْ وَاوُهُ حَلَا	۱۰۹۷	....

لفظ[اُقِّتَتْ]کوابوعمرو بصری نے واو سے [وُقِّتَتْ]پڑھاہے،اور باقیین نے واو کے بجائے ہمزہ سے [اُقِّتَتْ]پڑھاہے۔

قولہ:......﴿وَضُمَّ جِمَالَاتُ افْتَحِ انْطَلِقُوْا طُلَا بِثَانٍ﴾

ناظم نے اس عبارت میں رویس کیلئے دوکلموں کا اختلاف بیان فرمایا کہ رویس نے اصل کے خلاف لفظ (جِمٰلَتٌ)کو جیم کے ضمہ اورجمع سے [جُمٰلٰتٌ]پڑھاہے،اورجیم کے ضمہ میں یہ منفرد ہیں،البتہ جمع اصل کے موافق ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جیم کے کسرہ اورجمع سے [جِمٰلٰتٌ]پڑھاتھا)اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھاہے،یعنی روح اور ابوجعفر نے جیم کے کسرہ اورجمع سے [جِمٰلٰتٌ]پڑھاہے،اورخلف نے جیم کے کسرہ اورتوحید سے [جِمٰلَتٌ]پڑھاہے،(کیونکہ

امام ابوعمرو بصری اور امام نافع نے جیم کے کسرہ اور جمع سے [جِمٰلٰتٌ] اور امام حمزہ نے جیم کے کسرہ اور توحید سے [جِمٰلَتٌ] پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے [جُمٰلٰتٌ] روح، ابوجعفر کیلئے [جِمٰلٰتٌ] اور خلف کیلئے [جِمٰلَتٌ] ہے۔

اور دوسرا کلمہ (اِنۡطَلِقُوۡٓا اِلٰی ظِلٍّ)[۳۰] میں لفظ (اِنۡطَلِقُوۡا) ہے، اس کو رویس نے اصل کے خلاف لام کے فتحہ سے (اِنۡطَلَقُوۡا) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء عشرہ نے لام کے کسرہ سے [اِنۡطَلِقُوۡا] پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ [ثَانِی] کی قید احترازی ہے، کیونکہ اس سے اول والے [اِنۡطَلِقُوۡا] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق قراء عشرہ لام کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

--وَجِمَالاَتٌ فَوَحِّدْ شَذًا عَلاَ	۱۰۹۸	....

حمزہ، کسائی اور حفص نے [جِمٰلٰتٌ] کو جیم کے کسرہ اور واحد سے [جِمٰلَتٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے جیم کے کسرہ اور جمع سے [جِمٰلٰتٌ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ مرسلات میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورۃ میں ایک یاء زائدہ ہے۔ [۱] [فَکِیۡدُوۡنِ][۳۹] میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر و خلف کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ النَّبَاِ﴾

قوله:......﴿وَقَصۡرٌ لَابِثِیۡنَ یَدۡ وَمُدَّ فُقۡ﴾

روح اور خلف نے لفظ [لٰبِثِیۡنَ فِیۡهَآ اَحۡقَابًا][۲۳] میں لفظ [لٰبِثِیۡنَ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی روح نے حذفِ الف سے [لَبِثِیۡنَ] اور خلف نے اثباتِ الف سے [لٰبِثِیۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے اثباتِ الف سے [لٰبِثِیۡنَ] اور امام حمزہ نے حذفِ الف سے [لَبِثِیۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور رویس نے اصل کے موافق اثباتِ الف سے [لٰبِثِیۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی اثباتِ الف سے پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے حذفِ الف سے اور ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے اثباتِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلْ لاَبِثِیۡنَ الْقَصْرُ فَاشٍ--	۱۰۹۹	....

لفظ [لٰبِثِیۡنَ] کو حمزہ نے حذفِ الف سے [لَبِثِیۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے اثباتِ الف سے [لٰبِثِیۡنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ رَبُّ وَالرَّحۡمَنُ بِالۡخَفۡضِ حُمِّلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا الرَّحۡمٰنِ][۳۷] میں لفظ[رَبّ]اور[اَلرَّحۡمٰن] کو باء اور نون کے جر سے[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنِ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کو رفع سے[رَبُّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے دونوں کومرفوع [رَبُّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ]اور خلف نے پہلے کومجرور اور دوسرے کومرفوع[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں کو مرفوع اور امام حمزہ نے پہلے کو مجرور اور دوسرے کومرفوع پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں مجرور،ابوجعفر کیلئے دونوں مرفوع اور خلف کیلئے پہلا مجرور اور دوسرا مرفوع ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ رَفۡـعِ بَـارَبُّ السَّمٰوَاتِ خَفۡضُـهٗ	۱۱۰۰	ذَلُـوۡلٌ وَفِـي الـرَّحۡمٰنِ نَـامِيۡـهِ كَمَّلاَ

[رَبِّ] کی باء کو شامی کوفیین نے جر سے[رَبِّ]اور باقیین نے رفع سے[رَبُّ] پڑھا ہے،اور[اَلرَّحۡمٰنِ] کے نون کو عاصم اور شامی نے رفع کے بجائے جر سے[اَلرَّحۡمٰنِ] پڑھا ہے،اور باقیین نے رفع سے[اَلرَّحۡمٰنُ] پڑھا ہے۔لہٰذا شامی عاصم کیلئے دونوں مجرور[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنِ] ہے،اور نافع،مکی،بصری کیلئے دونوں مرفوع[رَبُّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] ہے،اور حمزہ کسائی کیلئے پہلا مجرور اور دوسرا مرفوع[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ نبأ میں دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ النّٰزِعٰتِ﴾

تَزَکّٰی حَلاَ اشۡدُدۡ نَاخِرَۃً طِبۡ وَنُونُ مُنۡ 228 ذِرٌ قُتِّلَتۡ شَدِّدۡ أَلاَ سُعِّرَتۡ طِلاَ

قولہ:......﴿تَزَکّٰی حَلاَ اشۡدُدۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(اِلٰی اَنۡ تَزَکّٰی)[۱۸]کو زاء کی تشدید سے[تَزَّکّٰی] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے زاء کی تخفیف سے[تَزَکّٰی] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے زاء کی تشدید سے [تَزَّکّٰی]اور خلف نے زاء کی تخفیف سے[تَزَکّٰی] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے زاء کی تشدید سے اور امام حمزہ نے زاء کی تخفیف سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے زاء کی تشدید سے اور خلف کیلئے زاء کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـــــــيۡ	۱۱۰۱	تَـزَكّٰـى تَصَدّٰى الثَّـانِ حِرۡمِيٌّ اثۡقَلاَ

(اِلٰـی اَنۡ تَـزَکّٰـی)اور(لَـهٗ تَـصَدّٰی) کو نافع اور مکی نے زاء اور صاد کی تشدید سے(اِلٰـی اَنۡ تَـزَّکّٰـی)،(لَـهٗ

تَصَّدّٰی)پڑھا ہے،اور باقیین نے تخفیف سے(اِلٰی اَنۡ تَزَکّٰی)،(لَهٗ تَصَدّٰی)پڑھا ہے۔

قوله:......﴿نَاخِرَةُ طِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (عِظٰمًا نَّخِرَةً)[۱۱]کونون کے بعد الف سے[نٰخِرَةً] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف سے[نَخِرَةً] پڑھا تھا)اور خلف نے بھی اصل کے موافق رویس کی طرح الف سے[نٰخِرَةً] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی الف سے[نٰخِرَةً] پڑھا تھا)البتہ ابوجعفراور روح نے اصل کے موافق حذفِ الف سے[نَخِرَةً] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور ابوعمرو بصری نے بھی حذفِ الف سے[نَخِرَةً] پڑھا تھا)لہٰذا رویس اور خلف کیلئے الف سے اور ابوجعفر وروح کیلئے حذفِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۰۱	وَنَاخِرَةً بِالۡمَدِّ صُحۡبَتُهُمۡ...

(عِظٰمًا نَّخِرَةً) کوشعبہ،حمزہ،کسائی نے نون کے الف سے(عِظٰمًا نّٰخِرَةً)پڑھا ہے،اور باقیین نے حذفِ الف سے(عِظٰمًا نَّخِرَةً)پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَنُونُ مُنۡذِرٌ۔۔اَلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف(اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرُمَنۡ یَّخۡشٰهَا)[۴۵]میں لفظ[مُنۡذِرُ]کونون تنوین سے[اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌمَّنۡ یَّخۡشٰهَا]پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے بغیر تنوین سے[اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرُمَنۡ یَّخۡشٰهَا]پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ نٰزعٰت میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ التَّکۡوِيۡرِ﴾

قوله:......﴿قُتِّلَتۡ شَدِّدُ اَلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف[بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ][۹]کوتاء کی تشدید سے[بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِّلَتۡ]پڑھا ہے،اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے تاء کی تخفیف سے[بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿سُعِّرَتۡ طِلَا﴾

رویس نے اصل کے خلاف(وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ)[۱۲]میں لفظ[سُعِّرَتۡ]کوعین کی تشدید سے[سُعِّرَتۡ]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے عین کی تخفیف سے[سُعِرَتۡ]پڑھا تھا)اور ابوجعفر نے بھی اصل کے موافق عین کی تشدید سے[سُعِّرَتۡ]پڑھا ہے،البتہ روح اور خلف نے اصل کے موافق عین کی تخفیف سے[سُعِرَتۡ]پڑھا ہے،لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے عین کی تشدید سے اور روح وخلف کیلئے عین کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

...سُعِّرَتۡ عَنۡ اُولِیٓ مَلاَ	۱۱۰۳	....

[سُعِّرَتۡ] کو حفص، نافع اور ابن ذکوان نے عین کی تشدید سے [سُعِّرَتۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور باقیین نے عین کی تخفیف سے [سُعِرَتۡ] پڑھا ہے۔

وَحُزۡ نُشِّرَتۡ خَفِّفۡ وَضَادُ ظَنِينِ يَا 229 تُكَذِّبُ غَيۡبًا أُدۡ وَتَعۡرِفُ جَهِّلَا
وَنَضۡرَةُ حُزۡ أُدۡ وَاتۡلُ يَصۡلَى وَآخِرَ الۡـ 230 بُرُوجِ كَحَفۡصٍ يُؤۡثِرُوا خَاطِبًا حُلَا

قولہ:......﴿وَحُزۡ نُشِّرَتۡ خَفِّفۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ)[۱۰] کو شین کی تخفیف سے [نُشِرَتۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے شین کی تشدید سے [نُشِّرَتۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے شین کی تخفیف سے [نُشِرَتۡ] اور خلف نے شین کی تشدید سے [نُشِّرَتۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے شین کی تخفیف سے اور امام حمزہ نے تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے شین کی تخفیف سے اور خلف کیلئے شین کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

.......شَرۡ يُعَةُ حَقٍّ	۱۱۰۳	ـــــــــــثَقِّلُ نُشِّرَتۡ

[نُشِّرَتۡ] کو حمزہ، کسائی، مکی اور بصری نے شین کی تشدید سے [نُشِّرَتۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کی تخفیف سے [نُشِرَتۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَضَادُ ظَنِينِ يَا﴾

روح نے اصل کے خلاف (وَمَاهُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ)[۲۴] میں لفظ [بِضَنِيۡنٍ] کو ضاد سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ظاء سے [بِظَنِيۡنٍ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر و خلف نے بھی اصل کے موافق ضاد سے [بِضَنِيۡنٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ضاد سے پڑھا تھا) البتہ رویس نے اصل کے موافق ظاء سے [بِظَنِيۡنٍ] پڑھا ہے۔ لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے ضاد سے اور رویس کیلئے ظاء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۰۴	وَظَاءِ بِضَنِيۡنٍ حَقُّ رَاوٍ---

(وَمَاهُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ) میں لفظ [بِضَنِيۡنٍ] کو مکی، بصری اور کسائی نے ظاء سے [بِظَنِيۡنٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد سے [بِضَنِيۡنٍ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ تکویر میں کوئی یاءِ اضافت نہیں ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں ایک یاءِ زائدہ ہے۔[۱][اَلۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ][۱۶] میں صرف یعقوب کیلئے وقفاً اثبات اور باقیین کیلئے حالین میں اور یعقوب کیلئے وصلاً حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡاِنۡفِطَارِ﴾

قولہ:......﴿تُکَذِّبُ غَیۡبًا اُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ)[۹] کو یاءِ غیب سے [یُکَذِّبُوۡنَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاءِ خطاب سے [تُکَذِّبُوۡنَ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ انفطار میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِیۡنَ﴾

قولہ:......﴿وَتَعۡرِفُ جَہِّلَاوَنَضۡرَۃُ حُزۡ اُدۡ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے (تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡھِھِمۡ نَضۡرَۃَ النَّعِیۡمِ)[۲۴] میں لفظ [تَعۡرِفُ] اور [نَضۡرَۃَ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو تاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے رفع سے [تُعۡرَفُ فِیۡ وُجُوۡھِھِمۡ نَضۡرَۃُ النَّعِیۡمِ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے پہلے کلمہ کو تاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے نصب سے [تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡھِھِمۡ نَضۡرَۃَ النَّعِیۡمِ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ تطفیف میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ وَالۡبُرُوۡجِ﴾

قولہ:......﴿وَاِ تُلُ یَصۡلَی ــــ کَحَفۡصٍ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَیَصۡلٰی سَعِیۡرًا)[۱۲] کو حفص کی طرح یاء کے فتحہ، صاد کے سکون اور لام کی تخفیف سے [وَیَصۡلٰی سَعِیۡرًا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء کے ضمہ، صاد کے فتحہ اور لام کی تشدید سے [وَیُصَلّٰی سَعِیۡرًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

یُصَلّٰی ثَقِیۡلًا ضُمَّ عَمَّ رِضًا دَ نَا	۱۱۰۶	....

[وَیَصۡلٰی سَعِیۡرًا] کونافع ،شامی، کسائی اورمکی نے یاء کے ضمہ،صاد کے فتحہ اورلام کی تشدید سے [وَیُصَلّٰی سَعِیۡرًا] پڑھا ہےاور باقیین نے یاء کے فتحہ ،صاد کےسکون اورلام کی تخفیف سے [وَیَصۡلٰی سَعِیۡرًا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَاِ تۡلُ ۔۔۔ وَاٰخِرَ الۡبُرُوۡجِ کَحَفۡصٍ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف سورۂ بروج کےآخر میں (فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ)[۲۲]کوحفص کی طرح ظاء کےرفع کے بجائے جر سے [فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے ظاء کےرفع سے [فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٌ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کےموافق ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے،لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَحۡفُوۡظٌ اخۡفِضۡ رَفۡعَهٗ خُصَّ۔۔	۱۱۰۷	....

نافع کےعلاوہ باقی تمام قراءسبعہ نے (فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ) کوظاء کےجر سے پڑھا ہے،اورنافع نے ظاء کےرفع سے(فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٌ)پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ انشقاق اورسورۂ بروج میں بھی دونوں یاءات میں سےکوئی یاءنہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡاَعۡلٰی﴾

قولہ:......﴿ یُؤۡثِرُوا خَاطِبًا حُلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف (بَلۡ یُؤۡثِرُوۡنَ)[۱۶] کوتاءِخطاب سے [بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [بَلۡ یُؤۡثِرُوۡنَ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نےبھی اصل کےموافق تاءِخطاب سے [بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نےبھی تاءِخطاب سے [بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ]پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کےلئے تاءِخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بَلۡ یُؤۡثِرُوۡنَ حُزۡ۔۔۔۔۔	۱۱۰۸	....

(بَلۡ یُؤۡثِرُوۡنَ) کوبصری نے یاءغیب سے پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءخطاب سے(بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ)پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ اعلیٰ میں بھی دونوں یاءات میں سےکوئی یاءنہیں ہے۔

﴿وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ﴾

وَيُسْمَعُ مَعْ مَا بَعْدَ كَالْكُوْفِ يَا أَخِي 231 وَإِيَّابَهُمْ شَدِّدْ فَقَدَّرَ أُ عُمِلَا

قولہ:......﴿وَيُسْمَعُ مَعْ مَا بَعْدَ كَالْكُوْفِ يَا أَخِي﴾

روح اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ) [۱۱] میں لفظ [لا يُسْمَعُ] اور [لاغِيَةٌ] کو کوفیین کی طرح پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو تاءِ تانیث کے فتحہ اور دوسرے کلمہ کو تاء کے نصب سے [لا تَسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةً] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ] اور امام نافع نے [لا تُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ] پڑھا تھا) اور باقی خلف اور رویس نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے روح کی طرح [لا تَسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةً] اور رویس نے [لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ] پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے [لا تَسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةً] اور رویس کیلئے [لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

تُسْمَعُ التَّذْكِيْرُ حَقٌّ وَ ذُوْ جِلاَ	۱۱۰۸	....
....	۱۱۰۹	وَضَمَّ أُولُوا حَقٍّ وَلاَغِيَةٌ لَّهُمْ

(لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ) میں لفظ [لا يُسْمَعُ] کو مکی، بصری نے یاءِ تذکیر سے [لا يُسْمَعُ] اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [لا تُسْمَعُ] پڑھا ہے، اور نافع، مکی اور بصری کیلئے حرف مضارع مضموم اور باقیین کیلئے مفتوح ہے، اور لفظ [لاغِيَةٌ] کو نافع، مکی اور بصری نے تاء کے رفع سے [لاغِيَةٌ] اور باقیین نے تاء کے نصب سے [لاغِيَةً] پڑھا ہے۔ لہٰذا نافع کیلئے (لا تُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ) ہے، مکی اور بصری کیلئے (لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ) ہے، اور شامی، کوفیین کیلئے (لا تَسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةً) ہے۔

قولہ:......﴿وَإِيَّابَهُمْ شَدِّدْ۔۔۔ أُ عُمِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ) [۲۵] میں لفظ [اِيَابَهُمْ] کو یاء کی تشدید سے [اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَّابَهُمْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ غاشیہ میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْفَجْرِ﴾

قولہ:......﴿فَقَدَّرَ أُ عُمِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ) [۱۶] میں لفظ [فَقَدَرَ] کو ابن عامر شامی کی طرح دال کی تشدید سے [فَقَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے دال کی تخفیف سے [فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ] پڑھا تھا) اور

باقی دوائمہ نے اصل کے موافق دال کی تخفیف سے [فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی دال کی تخفیف سے [فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دال کی تشدید سے اور یعقوب وخلف کیلئے دال کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

فَـقَــدَّرَ يَـــرۡوِى الۡيَــحۡــصَبِــيُّ مُثَــقَّلَا	۱۱۱۰	....

[فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] کو ابن عامر شامی نے دال کی تشدید سے [فَقَدَّرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دال کی تخفیف سے [فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا ہے۔

تَـحُضُّونَ فَامۡدُدۡ اِذۡ يُعَـذِّبُ يُوۡثِقُ افۡـ 232 تَـحًـا فَكُّ إِطۡـعَـامٌ كَحَفۡصٍ حُـلًى حَلَا

قوله:......﴿تَحُضُّونَ فَامۡدُدۡ اِذۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَلَا تَـحُـضُّـوۡنَ)[۱۸] کو حفص کی طرح تاءِ خطاب، حاء کے فتحہ اور الف مدہ مع مد لازم سے [وَلَا تَحَٓضُّوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاء خطاب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلَا تَحُضُّوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح اور یعقوب نے یاءِ غیب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلَا يَحُضُّوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَلَا يَحُضُّوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے (وَلَا تَحَٓضُّوۡنَ) اور یعقوب کیلئے (وَلَا يَحُضُّوۡنَ) ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

يَـحُـضُّـوۡنَ فَتۡـحُ الـضَّـمِّ بِـالۡـمَدِّ ثُـمِّلَا	۱۱۱۱	وَاَرۡبَـعُ غَيۡــبٍ بَـعۡـدَ بَلۡ لَا حُـصُـوۡلُهَـا

ابوعمرو بصریؒ نے (لَا تُكۡرِمُوۡنَ ،وَلَا تَحَٓضُّوۡنَ ،وَتَاۡكُلُوۡنَ ،وَتُحِبُّوۡنَ) چاروں فعلوں کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاء خطاب سے پڑھا ہے۔ اور (وَلَا تَـحَٓـضُّـوۡنَ) کو کوفیین نے تاءِ خطاب، حاء کے فتحہ اور الف مدہ مع مد لازم سے [وَلَا تَـحَٓـضُّـوۡنَ] پڑھا ہے، اور ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلَا يَـحُـضُّـوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلَا تَحُضُّوۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿يُعَذِّبُ يُوۡثِقُ افۡـتَحًا۔حُلًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَا يُـعَـذِّبُ عَـذَابَـهٗ اَحَـدٌ☆ وَلَا يُـوۡثِـقُ)[۲۵/۲۶] میں لفظ [لَا يُـعَـذِّبُ] اور [وَلَا يُوۡثِقُ] کو ذال اور ثاء کے فتحہ سے [لَا يُعَذَّبُ]، [وَلَا يُوۡثَقُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لَا يُعَذِّبُ]، [وَلَا يُـوۡثِقُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لَا يُـعَذِّبُ]، [وَلَا يُـوۡثِـقُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لَا يُـعَـذِّبُ]، [وَلَا يُوۡثِقُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے ذال اور ثاء کے فتحہ سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے ذال اور ثاء کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۱۲	يُـعَـذِّبُ فَـافۡتَـحۡـهُ وَيُوۡثِقُ رَاوِيًـا

[لا يُعَذِّبُ]،[وَلا يُوۡثِقُ] کوکسائی نے ذال اور ثاء کے فتحہ سے [لا يُعَذَّبُ]،[وَلا يُوۡثَقُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لا يُعَذِّبُ]،[وَلا يُوۡثِقُ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت}

سورۂ فجر میں دو یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [رَبِّـیَ اَکۡرَمَنُ] [۲] [رَبِّـیَ اَهَانَنُ] دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے۔

{ یاء ات زوائد}

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں: [۱] [يَسۡـرِ] میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے، [۲] [اَکۡـرَمَنُ] [۳] [اَهَـانَنُ] دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے۔ [۴] [بِـالۡوَادِ] یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡبَلَدِ﴾

قولہ:......﴿ فَكُّ إِطۡعَامٌ كَحَفۡصٍ حُلًى حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَکُّ رَقَبَةٍ اَوۡ اِطۡـعَـامٌ)[۱۴/۱۳] میں پہلے کلمہ کو کاف کے رفع سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے جر سے اور تیسرے کلمہ کو ہمزہ کے کسرہ ،عین کے بعد اثباتِ الف اور میم کو رفع والی تنوین سے [فَکُّ رَقَبَةٍ اَوۡ اِطۡعَامٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [فَکَّ رَقَبَةً اَوۡ اَطۡعَمَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۱۲	ــــــــوَفَكَّ ارۡفَـــــعَـــــنۡ وِلاَ
وَبَـعۡـدُ اخۡـفِـضَـنۡ وَاکۡسِرۡ وَمُدَّ مُنَوِّنًا	۱۱۱۳	مَـعَ الـرَّفۡـعِ اِطۡـعَـامٌ نَـدًا عَـمَّ فَـانۡهَلاَ

نافع، شامی، عاصم اور حمزہ نے [فَکُّ رَقَبَةٍ اَوۡ اِطۡـعَـامٌ] میں پہلے کلمہ کو کاف کے رفع سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے جر سے اور تیسرے کلمہ کو ہمزہ کے کسرہ، عین کے بعد اثباتِ الف اور میم کو رفع والی تنوین سے [فَکُّ رَقَبَةٍ اَوۡ اِطۡعَامٌ] پڑھا ہے ،اور باقیین نے پہلے کلمہ کو کاف کے فتحہ سے دوسرے کلمہ کو تاء کے نصب سے اور تیسرے کلمہ کو ہمزہ کے فتحہ ،عین کے بعد حذفِ الف اور میم کو فتحہ بلا تنوین سے [فَکَّ رَقَبَةً اَوۡ اَطۡعَمَ] پڑھا ہے۔

وَقُـلْ لُبَـدًا مَـعْـهُ الْبَـرِيَّةِ شُـدَّ اُ دْ 233 وَمَـطْـلَـعِ فَـاكْسِـرْ فُـزْ وَجَـمَّـعَ ثَـقِّلَا
اَلَا يَـعْـلُ لِيْـلافِ اِ تْـلُ مَـعْـهُ إِلَافِهِـمْ 234 وَكُـفُـؤًا سُـكُونُ الْـفَـاءِ حِـصْـنٌ تَـكَمَّلَا

قولہ:......﴿وَقُلْ لُبَدًا۔۔۔اُ دْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مَـالاً لُّبَدًا)[٦] کو باء کی تشدید سے [مَـالاً لُّبَّدًا] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے باء کی تخفیف سے [مَالاً لُّبَدًا] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ بلد میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْبَيِّنَة﴾

قولہ:......﴿ مَعْهُ الْبَرِيَّةِ شُدَّ اُ دْ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (شَـــرُّ الْبَـــرِيَّةِ) اور (خَيْـــرُ الْبَـــرِيَّةِ)[٦/٧] دونوں جگہ یاء کی تشدید سے [شَـــرُّ الْبَـــرِيَّةِ]، [خَيْـــرُ الْبَـــرِيَّةِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے دونوں جگہ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب [شَـــرُّ الْبَـــرِيْـــئَةِ]، [خَيْـــرُ الْبَـــرِيْـــئَةِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح یاء کی تشدید سے [شَرُّ الْبَرِيَّةِ]، [خَيْرُ الْبَرِيَّةِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاء کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔۔وَحَـــــــرُفَـــــــي الْ	١١١٦	بَـــرِيَّةِ فَـــاهْـــمِـــزْ آ هِلاً مُتَـــأَ هِّلَا

نافع اور ابن ذکوان نے (شَـــرُّ الْبَـــرِيَّةِ) اور (خَيْـــرُ الْبَـــرِيَّةِ) دونوں جگہ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب [شَرُّ الْبَرِيْئَةِ]، [خَيْرُ الْبَرِيْئَةِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [شَرُّ الْبَرِيَّةِ] اور [خَيْرُ الْبَرِيَّةِ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ بینہ میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْقَدْرِ﴾

قولہ:......﴿وَمَطْلَعِ فَاكْسِرْ فُزْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ)[٥] کولام کے کسرہ سے [حَتّٰى مَطْلِعِ الْفَجْرِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے لام کے فتحہ سے [حَتّٰى مَـطْـلَـعِ الْفَجْرِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق لام کے فتحہ سے [حَتّٰى مَـطْـلَـعِ الْـفَـجْـرِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی لام کے فتحہ سے [حَتّٰـى مَـطْـلَـعِ الْـفَـجْـرِ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف کیلئے لام کے کسرہ سے اور ابوجعفر و یعقوب کیلئے لام کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَطْلَعِ كَسْرُ اللَّامِ رَحْبٌ..	۱۱۱۶	....

[حَتّٰی مَطْلَعَ الْفَجْرِ]کوکسائی نے لام کے کسرہ سے[حَتّٰی مَطْلِعِ الْفَجْرِ]پڑھاہے،اور باقیین نے لام کے فتحہ سے[حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ]پڑھاہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ قدر میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡھُمَزۃِ﴾

قوله:......﴿ وَجَمَّعَ ثِقْلًا أُ لَا يَعْلُ ﴾

ابوجعفراورروح نے اصل کے خلاف(اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالاً)[۲]میں لفظ[جَمَعَ]کومیم کی تشدید سے[اَلَّذِیْ جَمَّعَ مَالاً]پڑھاہے،(جبکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے میم کی تخفیف سے[اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالاً]پڑھاتھا)اورخلف نے بھی اصل کے موافق میم کی تشدید سے[اَلَّذِیْ جَمَّعَ مَالاً]پڑھاہے،البتہ رویس نے اصل کے موافق میم کی تخفیف سے[اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالاً]پڑھاہے،لہٰذاابوجعفر،روح اورخلف کیلئے میم کی تشدید سے ہے،اوررویس کیلئے میم کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۱۷	وَجَمَّعَ بِالتَّشْدِيدِ شَافِيهِ كَمَّلَا

[اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالاً]حمزہ،کسائی اورابن عامرشامی نے میم کی تشدید سے[اَلَّذِیْ جَمَّعَ مَالاً]پڑھاہے،اور باقیین نے میم کی تخفیف سے[اَلَّذِیْ جَمَعَ مَالاً]پڑھاہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ ہمزہ میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ قُرَیۡشٍ﴾

قوله:......﴿لِيْلَافِ اِ تُلْ مَعَهُ إِلَافِهِمْ﴾

ابوجعفرنے (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِهِمْ)[۱]میں[لِاِیْلٰفِ]اور[اٖلٰفِهِمْ]کواصل کے خلاف پڑھاہے،یعنی پہلے کلمہ کوہمزہ کے بغیر یاءساکنہ سے[لِیْلٰافِ]اوردوسرےکلمہ کو یاءساکنہ کے بغیر(اِلٰفِهِمْ)پڑھاہے،اوران دونوں قراءتوں میں یہ منفرد ہیں ،جبکہ باقی قراءعشرہ نے[لِاِیْلٰفِ]،[اٖلٰفِهِمْ]پڑھاہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ قریش میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

نوٹ:....... سورۂ ماعون اور سورۂ کوثر میں اصل کے خلاف کچھ نہیں ہے، البتہ سورۂ کافرون میں ایک یاء اضافت ہے، یعنی [وَلِيَ دِيۡنِ]، اس کو سب نے سکون سے پڑھا ہے، اور ایک یاء زائدہ ہے، یعنی [دِيۡنِ] جس کو یعقوب نے حالین میں اثبات سے اور ابوجعفر وخلف نے حذف سے پڑھا ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡاِخۡلاَصِ﴾

قولہ:......﴿وَكُفُؤًا سُكُونُ الۡفَاءِ حِصۡنٌ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)[۴] میں لفظ [كُفُوًا] کو فاء کے سکون سے (كُفۡوًا) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے فاء کے ضمہ سے [كُفُوًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [كُفۡوًا] اور ابوجعفر نے فاء کے ضمہ سے [كُفُوًا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے فاء کے سکون سے [كُفۡؤًا] اور امام نافع نے فاء کے ضمہ سے [كُفُؤًا] پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ حالین میں ہمزہ کا اثبات تینوں ائمہ کے لئے اپنی اصل کی موافقت سے نکلا ہے۔ لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے فاء کا سکون اور ہمزہ سے [كُفۡؤًا] اور ابوجعفر کیلئے فاء کا ضمہ اور ہمزہ سے [كُفُؤًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۴۶۰	وَهُزۡؤًا وَكُفۡؤًا فِي السَّوَاكِنِ فُصِّلَا
وَضُمَّ لِبَاقِيهِمۡ وَحَمۡزَةُ وَقۡفُهٗ	۴۶۱	بِوَاوٍ وَحَفۡصٌ وَاقِفًا ثُمَّ مُوصِلَا

[هُزۡؤًا] ہر جگہ اور [كُفۡؤًا] جو سورۂ اخلاص میں آیا ہوا ہے، ان دونوں کلمات کو حمزہ نے درمیانی حرف کے سکون سے [هُزۡؤًا]، [كُفۡؤًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے [هُزُؤًا]، [كُفُؤًا] پڑھا ہے، اور حمزہ کیلئے وقفاً دونوں کلمات واو کے ابدال سے ہیں، اور حفص کیلئے حالین میں واو سے اور باقیین کیلئے حالین میں ہمزہ سے ہے۔

لہٰذا تین قراءتیں ہوئیں: [۱] حمزہ کیلئے وصلاً درمیانی حرف کے سکون اور ہمزہ سے اور وقفاً ہمزہ کا واو سے ابدال۔

[۲] حفص کیلئے درمیانی حرف کے ضمہ اور حالین میں واو سے [۳] باقیین کیلئے درمیانی حرف کے ضمہ اور حالین میں ہمزہ سے ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ اخلاص میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

قولہ:......﴿تکمّلا﴾

یہاں سے ناظم اپنے قصیدہ کے اختتام کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔

﴿خَاتِمَةُ الْقَصِيۡدَةِ﴾

اس میں چھ شعر ہیں اور ساتواں کسی نے اپنی طرف سے زیادہ کر دیا ہے، کیونکہ ناظمؒ نے اس کے اشعار دوسو چالیس بتائے ہیں، جیسا کہ ابھی شعر ۲۳۵ میں آ رہا ہے، پس اگر خاتمہ کے شعر چھ کے بجائے سات ہوں گے تو کل اشعار دوسو اکتالیس ہوجائیں گے اور وہ اشعار یہ ہیں:۔

وَتَمَّ نِظَامُ الدُّرَّةِ احْسِبْ بِعَدِّهَا 235 وَعَامَ أَضَاحَجِّي فَأَحْسِنْ تَفَؤُّلَا

اس شعر میں ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اس قصیدہ لامیہ کا نام [الدُّرَّة] ہے، اور اس کے نام کے حرفوں سے قصیدہ کے مجموعی اشعار کی تعداد کا اظہار ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ الف کا ایک، لام کے تیس، دال کے چار، راء کے دوسو اور ھاء کے پانچ عدد ہیں، اور ان کا مجموعہ دوسو چالیس ہے، جس سے معلوم ہوا کہ یہ قصیدہ بھی دوسو چالیس اشعار پر مشتمل ہے۔

قوله:......﴿وَعَامَ أَضَاحَجِّي فَأَحْسِنْ تَفَؤُّلَا﴾

اس جملہ سے اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ یہ قصیدہ ناظمؒ نے ۸۲۳ھ کو مرتب کیا، اور اس سال ناظمؒ نے حج بھی کیا، اور مذکورہ سن ھجری [وَعَامَ أَضَاحَجِّي] کے حروف کے اعداد سے ظاہر ہیں، یعنی الف کا ایک، ضاد کے آٹھ سو، الف کا ایک، حاء کے آٹھ، جیم کے تین اور یاء کے دس عدد ہیں، اس طرح کل اعداد آٹھ سو تئیس ہو گئے، اور اس قصیدہ کی تصنیف کا سال بھی یہی آٹھ سو تئیس ہے۔ اور جب یہ قصیدہ ایسے بابرکت سال میں تصنیف ہوا ہے تو تم اس کے بارے میں اچھی بات کہنا یعنی اس کو مبارک سمجھ کر اس کے مطالب کو نہایت عمدگی اور خوبی سے بیان کرنا اور لغزشیں تلاش کر کے قصیدہ کو ناقص بتانے کی کوشش نہ کرنا۔

غَرِيْبَةُ أَوْطَانٍ بِنَجْدٍ نَظَمْتُهَا 236 وَعُظْمُ اشْتِغَالِ الْبَالِ وَافٍ وَكَيْفَ لَا

یہ قصیدہ غریب الدیار ہے، (کیونکہ اس کی تصنیف کے وقت میں سفر میں تھا) چنانچہ میں نے اس کو ملک نجد میں اس حال میں نظم کیا ہے، کہ دل اور ذہن کی مشغولی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، اور ایسی حالت کیوں نہ ہوتی؟

صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَزَوْرِيَ الْـ 237 مَقَامَ الشَّرِيْفَ الْمُصْطَفَى أَشْرَفَ الْمَلَا

اور مجھے بیت اللہ سے اور اس مقام سے روک دیا گیا تھا، جو تمام مقامات میں سب سے زیادہ شرف والا اور عزت والا ہے، یعنی میں بیت اللہ کے حج اور نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کے ارادے سے جا رہا تھا لیکن اچانک ایسی صورت پیش آئی جس سے میں ان دونوں مبارک مقصدوں سے محروم رہ گیا۔

وَطَوَّقَنِي الْأَعْرَابُ بِاللَّيْلِ غَفْلَةً 238 فَمَا تَرَكُوا شَيْئًا وَكِدْتُ لَأُقْتَلَا

فَأَدْرَكَنِيَ اللُّطْفُ الْخَفِيُّ وَرَدَّنِيْ 239 عُنَيْزَةَ حَتَّى جَاءَنِي مَنْ تَكَفَّلَا

بِحَمْلِي وَإِيْصَالِي لِطَيْبَةَ آمِنًا 240 فَيَا رَبِّ بَلِّغْنِي مُرَادِيْ وَسَهِّلَا

اور پریشانی کا سبب یہ تھا کہ مجھے دیہاتیوں نے رات کے وقت اچانک لوٹ لیا، اور کچھ بھی نہ چھوڑا، اور قریب تھا کہ

میں قتل کر دیا جاتا، اور اس پریشانی کی حالت میں حق تعالیٰ کی غیبی مدد نے مجھے پالیا جس کی طرف میرا خیال بھی نہ تھا اور مہربانی نے مجھے قبیلہ عنیزہ میں پہنچا دیا یہاں تک کہ وہاں میرے پاس ایک ایسا شخص آپہنچا جس نے مجھے سواری دینے کا اور مجھے امن وعافیت کے ساتھ مدینہ منورہ تک پہنچا دینے کا ذمہ لے لیا، پس اے رب مجھے اپنی مراد پالینے میں کامیابی عطا فرما اور سہولت نصیب فرما۔

ان دو اشعار میں ناظمؒ دوران سفر ایک پیش آنے والے حادثہ کو بیان فرمارہے ہیں کہ سفر میں ایک رات ہمارے قافلے پر ڈاکوں نے حملہ کیا، اور تمام سامان لوٹ لیا، اور ان کی اچانک حملہ سے مال ومتاع تو لٹا، ساتھ جان کی بھی خیر نہ رہی، پھر اس کے بعد میرے لئے سفر کرنا اتنا مشکل ہوگیا کہ میں حج سے ناامید ہوگیا، کہ قریبی عنیزہ نامی گاؤں کے قبیلے والے مجھے اپنے ہمراہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہاں مجھے ایک ایسا صاحب خیر بھی ملا، جس نے میرے لئے سامان اور سواری کا بندوبست کیا۔

یہ واقعہ ۸۲۲ھ کا ہے، علامہ صاحب رحمہ اللہ کا تمام مال اسباب لٹ گیا، حج بھی نہیں کر سکے، آئندہ سال حج کیلئے مقام ینبوع میں ٹھہر گئے، پھر مدینہ منورہ اور اس کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، اور ۸۲۳ھ میں حج کیا، اور عراق واپس لوٹ گئے، اور ۸۲۶ھ میں پھر حج کیا، اور ۸۲۷ھ میں قاہرہ گئے۔

وَمُنَّ بِجَمْعِ الشَّمْلِ وَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا 241 وَصَلِّ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ وَمَنْ تَلَا

اور اے اللہ میری یہ مراد بھی پوری کر دیجئے کہ مجھے میرے وطن میں پہنچا دیجئے اور آخرت کی اعلیٰ ترین راحت بھی عطا فرمایئے، اور میرے اہل خانہ جو متفرق ہیں، ان کو بھی مجھ سے ملا دیجئے اور اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجئے اور ان صحابہ اور تابعین پر بھی جنہوں نے آپ کی پیروی کی ہے۔

﴿علامہ ابن الجزری ؒ کے مختصر حالات﴾

محقق امام العلامہ قدوۃ المجودین شیخ القراء والمحدثین مجدد زمان شمس الدین والملۃ شیخ الاسلام ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری دمشقی ثم الشیر ازی شافعی ۲۵ رمضان المبارک ۷۵۱ھ کو پیدا ہوئے پندرہ سولہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا پھر ابتدائی علوم کی تحصیل کی، پھر سبعہ قراءت افراداً پڑھی پھر ۷۶۸ھ میں جمعاً پڑھی، پھر حج کیا اور ۷۶۹ھ میں مصر گئے وہاں کے شیوخ سے پہلے دس پھر بارہ پھر تیرہ قراءتیں پڑھیں پھر دمشق وقاہرہ واسکندریہ وغیرہ کے شیوخ سے حدیث وفقہ وغیرہ کی تکمیل کی اور متعدد مرتبہ قراءت پڑھیں۔۷۸۵ھ تک تمام شیوخ نے اجازت مرحمت فرمادی صرف قراءت کے شیوخ چالیس کے قریب ہیں اور اسی زمانہ سے پڑھانا شروع کردیا۔ چنانچہ دمشق میں شیخ القراء کے منصب پر فائز ہوئے اور اس زمانہ میں شام ملکِ مصر کا ایک صوبہ تھا آپ کو شاہ مصر سیف الدین برقوق نے الجامعۃ الصلاحیہ میں امور تعلیمی کا ناظم مقرر کیا، پھر گورنر شام امیر التمش نے ۷۹۷ھ میں آپ کو شام کے عہد قضاپر مامور کیا،لیکن امور قضا کے بعض اہم واقعات میں آپ کو حکومت سے اختلاف ہوا تو آپ ۷۹۸ھ سے ۸۰۵ھ تک سلطان بایزید کے یہاں بروصہ (روم) میں بڑی عزت کے ساتھ رہے، کیونکہ شاہ روم نے علامہ جزریؒ کی شہرت پہلے سنی تھی اس لئے آپ سے بڑی تعظیم وتکریم سے پیش آیا اور بروصہ میں مستقل قیام کی درخواست کی ،جس کو آپ نے منظور فرمایا۔ تدریس وتالیف کا فیض جاری ہوا،سلطان بایزید بن عثمان نے بذات خود آپ سے قراءات عشرہ کی تکمیل کی علوم کے قدردانوں بالخصوص علم قراءت کے ہزاروں پروانوں نے آپ سے بروصہ میں استفادہ کیا،اور پھر ۸۰۵ھ میں امیر تیمور لنگ نے ترکی اور روم کی سلطنت پر زبردست حملہ کیا،جس کے نتیجہ میں یہ سلطنت تباہ ہوگئی اور سلطان بایزید نے تیمور کے ہاتھوں گرفتار ہوکر بے بسی کے عالم میں وفات پائی۔ امیر تیمور کو زروجواہر کے علاوہ چیدہ چیدہ ماہرین علوم وفنون کو بھی اپنے دارالسلطنت سمرقند میں جمع کرنے کا شوق تھا چنانچہ علامہ جزریؒ اور دیگر چند منتخب علماء کو اس نے باعزت تمام اپنے ہمراہ چلنے پر مجبور کیا۔ شاہی لشکر کے ہمراہ ماوراء النہر کے بڑے بڑے علمی شہروں میں تشریف لے گئے دوران قیام بڑے بڑے مقامی علماء نے آپ سے استفادہ کو نعمت کبریٰ سمجھا،اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی تصانیف پہلے ہی علماء کے ہاتھوں پہنچ چکی تھیں، تیمور کو آپ سے بہت عقیدت تھی، وہ کہا کرتا تھا کہ یہ صاحب مکاشفہ ہیں، جب چاہئیں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ۸۰۷ھ میں تیمور کا انتقال ہوگیا۔ آپ خراسان، یزد اور اصفہان ہوتے ہوئے ۸۰۸ھ میں شیراز پہنچے۔ حاکم شیراز پیر محمد جو تیمور کا پوتا تھا۔ علامہ کا بے حد معتقد تھا۔ اس نے آپ کو شیراز میں قیام پر مجبور کیا اور قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ایک مدت بعد ۸۲۷ھ میں حج کیلئے تشریف لے گئے وہاں سے قاہرہ پہنچے علماء اور طلباء نے دور دور سے حاضر ہوکر آپ کی زیارت کی قاہرہ میں سینکڑوں قراء اور علماء کا ہجوم تھا۔ بطور برکت کے سب نے آپ سے قراءت میں چند آیات سنیں اور

اجازت حاصل کی انہی علماء میں شارح بخاری حافظ ابن حجرؒ بھی جو ابھی جوان تھے، موجود تھے علاوہ ازیں مسند احمد اور مسند شافعی وغیرہ کا بھی درس دیا اور اجازت مرحمت فرمائی۔ شیراز واپس تشریف لائے ایک بہت بڑا مدرسہ دارالقران قائم فرمایا۔ واضح رہے کہ دمشق میں بھی ایک درسگاہ اسی نام سے آپ قائم فرما چکے تھے نیز یاد رہے کہ بعض حضرات نے مدرسہ کا نام دارالقراء لکھا ہے، یہ ان کا وہم ہے۔[**الغاية النهاية للشيخ جزریؒ**]

علم قراءت میں آپ کے دور سے لیکر آج تک کوئی آپ کا ہمسر نہیں ہوا۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں[**انتهت اليه رياسة علم القراء ت فی الممالک**] دنیا میں علم قراءت کی ریاست آپ پر منتھی ہوئی) علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں[**قدتفرد بعلم القراء ات فی جميع الدنيا**] (آپ علم قراءات میں ساری دنیا میں منفرد تھے) علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں [**لانظير له فی القراء ات فی الدنيا فی زمانه حافظ للحديث**] (آپ کے زمانہ میں دنیا میں علم قراءات میں آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی اور آپ حافظ الحدیث بھی تھے) حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ فرماتے ہیں[واز مجددین صدی ہشتم زین الدین عراقیؒ وشمس الدین جزری وسراج الدین بلقینیؒ](آٹھویں صدی کے مجددین میں سے زین الدین عراقیؒ، شمس الدین جزریؒ اور سراج الدین بلقینیؒ تھے)

علامہ موصوف نے مختلف فنون پر تقریباً پینتالیس کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے[**النشر، تقريب النشر، الدره، منجدالمقرئين، مقدمة الجزری، تحبيرالتيسير، طبقات القراء، التمهيد، الطيبة اورحصن حصين**] مشہور ہیں۔ ان تصانیف میں نشر کبیر میں تو کمال ہی کیا ہے، ہر اختلافی مسئلہ کی ایسی چھان بین کی ہے کہ اس سے زیادہ ناممکن ہے بعد کے تمام علماء نشر ہی کی تحقیق پر اعتماد کرتے چلے آئے ہیں اور اب بھی یہی حال ہے، خود فرماتے ہیں کہ یہ کتاب قراءت عشرہ کیلئے نشر ہے، جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ علم مرگیا اس سے کہہ دو کہ نشر سے زندہ ہوگیا، یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے۔ ۸۲ سال کی عمر میں ۵ ربیع الاول بروز جمعہ دوپہر کے وقت ۸۳۳ھ شیراز میں وفات پائی اور دارالقرآن میں سپرد خاک ہوئے۔ **سقى الله ثراه رحمة**

قسمت اللہ عفا اللہ عنہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

۸ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ

فہرست

تكملة العشرة

فِي اجراء القراءات العشر المتواترة

من طريق الشاطبية والدرّة

مدارس دینیہ میں عموماً قراءاتِ سبعہ اور ثلاثہ کا الگ الگ اجراء ہوتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم قراءاتِ عشرہ کے اجراء سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے، اسی دشواری کو دور کرنے کیلئے قراءاتِ عشرہ کے اجراء پر کتاب لکھی گئی، جس میں پہلے پارہ کا اجراء ہے، اور ہر آیت کے اجراء سے پہلے اُس آیت کے تمام مختلف فیہ کلمات وصلاً و وقفاً وجوہ کے ساتھ بیان کیے گئے اور ساتھ میں ہر اختلاف کا مأخذ بھی لکھا گیا، تاکہ طالب علم کیلئے آیت کا اجراء سمجھنا آسان ہو۔

تالیف

قسمت اللہ عفا اللہ عنہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

مَتنُ الدُّرَّةِ بِحَلِّ الشَّاطِبِيَّة

تألیف

ألعلامة ألشیخ أبی الخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی یوسف

الجزری الشافعی رحمه اللہ تعالیٰ

مدارس دینیہ میں قراءاتِ سبعہ کے بعد قراءاتِ ثلاثہ کیلئے علامہ ابن الجزریؒ کی مایہ ناز تصنیف ''الدرّۃ المضیئۃ '' پڑھی پڑھائی جاتی ہے، لیکن درّہ کا متن انتہائی مغلق اور مختصر ہے، اور اس کا سمجھنا شاطبیہ پر موقوف ہے؛ اس لئے اب پہلی مرتبہ درّہ کا ایک ایسا متن مرتب کیا گیا، جس میں درّہ کے ہر شعر کے نیچے استشہاد کے طور پر شاطبیہ کا شعر بھی درج ہے، تاکہ طلباء کیلئے درّہ کا متن سمجھنا آسان ہو اور دورانِ درس تمام اختلافات قراءات مستحضر رہیں۔

قسمت اللہ

الأستاذ بجامعة دار العلوم كراتشی

تسهیل جمال القرآن

باللغۃ العربیۃ

تأليف

حكيم الأمة ألعلامة أشرف على ألتهانوى رحمہ اللہ تعالیٰ

جمال القرآن کو تجوید میں جو مقبولیت اور شہرت حاصل ہے، وہ محتاج بیان نہیں ہے، سالہا سال سے یہ کتاب پاک و ہند کے مدارس دینیہ میں داخل نصاب چلا آرہا ہے، جس کی سب سے بڑی وجہ مصنف رحمہ اللہ کا خلوص اور ان کا علمی مقام ہے، بہت سی زبانوں میں اس کتاب کا متن اور اس کی شروح لکھی گئی ہیں، عربی میں اب تک اس کتاب پر جتنا کام ہوا ہے، وہ یا تو تجویدی اصطلاحات سے خالی ہے، یا وہ تعریب اصل کتاب کی تلخیص ہے،، چنانچہ حضرت قاری عبدالرشید قدس سرہ (شیخ التجوید جامعہ دارالعلوم کراچی) کی بڑی خواہش تھی کہ مکمل جمال القرآن کی ایسی تعریب کی جائے، جس میں تجویدی اصطلاحات بھی موجود ہوں اور ساتھ میں تسہیل بھی ہو، چنانچہ حضرت رحمہ اللہ نے یہ کام بندہ کے ذمہ سپرد کیا، بندہ نے اللہ کے فضل وکرم اور قاری صاحب رحمہ اللہ کی دعاؤں کی بدولت یہ کام پایا تکمیل تک پہنچایا، اور پھر اس کے بعد حضرتؒ نے اپنی حیات میں اس کام پر نظر ثانی فرما کر توثیق فرمائی تھی۔ لہٰذا اب پہلی مرتبہ جمال القرآن کی مکمل تعریب مع تجویدی اصطلات و تسہیل کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

﴿تسهيل﴾

فضيلة الأستاذ ألمقرئ عبدالرشيد رحمہ اللہ تعالیٰ

ضبط وتحقيق

قسمت اللہ

الأستاذ بجامعة دارالعلوم كراتشي

البدور الزاهرة

فی القراء ات العشر المتواترة

من طریق الشاطبیۃ والدرۃ

تالیف

فضیلۃ الشیخ المقرئ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللّٰہ

مترجم

قسمت اللہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

الوافی

فی شرح القراء ات السبع

تالیف

الشیخ المقرئ عبدالفتاح عبدالغنی القاضی رحمہ اللہ

مترجم

قسمت اللہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

اصولِ قراءاتِ عشرة

بطريق الشاطبية والدرة والطيبة

ومعه

مصطلحات القراءات والرسم والضبط

اردو میں پہلی بار شاطبیہ، درہ اور طیبہ کے اصول کو ملوّن جدول میں مآخذ سمیت بیان کیا گیا ہے، اور درہ کے اصول کے ساتھ منفرد قراءات اور طیبہ کے اصول کے ساتھ وجوہ طیبہ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے، اور ساتھ میں طریق طیبہ کی وضاحت بھی موجود ہے، جس سے طالب علموں کیلئے یاد کرنا اور سمجھنا آسان ہوگا، اور کتاب کے آخر میں قراءات، رسم، ضبط کی اصطلاحات کا بیان بھی ہے۔

تالیف

قسمت اللہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner